عمران سیریز

فلاسٹر پراجیکٹ

حصہ اول، دوم

مظہر کلیم ایم۔اے۔

عمران سیریز

200

ڈبل سنچری نمبر

فلاسٹر پروجیکٹ

مظہر کلیم ایم اے

آئیڈیل پبلک لائبریری
گلی مٹھو ہوٹل نزد گھنٹہ گھر کمالیہ
[illegible] وسیم احمد [illegible]

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ میں اپنا دو سوواں ناول ڈبل سنچری نمبر انتہائی مسرت و انبساط اور اللہ تعالیٰ کے حضور انتہائی عجز و انکسار کے جذبات کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ مسرت و انبساط اس لئے کہ کسی بھی ادیب کے لئے وہ لمحہ واقعی انتہائی مسرت و انبساط کا لمحہ ہوتا ہے جب وہ اپنے تخلیقی سفر کے کسی اہم سنگ میل تک پہنچتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور انتہائی عجز و انکسار کے ساتھ اس لئے کہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کا بے پایاں کرم ہے کہ اس نے مجھ جیسے حقیر اور ناچیز انسان کو اپنی خاص رحمت اور نظر کرم سے نوازتے ہوئے یہ توفیق بخشی کہ میں اس تخلیقی سفر میں ایک اور اہم ترین سنگ میل تک کامیاب و کامران پہنچ گیا ہوں۔ اپنے پہلے ناول سے اس دو سوویں ناول تک پہنچنے کے لئے بلاشبہ میں نے ایک طویل تخلیقی سفر طے کیا ہے اور خاص طور پر جاسوسی ادب کے بظاہر محدود اور تنگ نظر آنے والے میدان میں جہاں موضوعات کی تنگی ہر قدم پر دامن پکڑنے کی کوشش کرتی ہے دو سو مختلف منفرد اور متنوع موضوعات کو صفحہ قرطاس پر اس طرح ابھارنا کہ ہر کتاب موضوع۔ کہانی۔ کردار نگاری کے لحاظ سے منفرد ہونے کے ساتھ ساتھ سسپنس ایکشن اور معیاری مزاح کی چاشنی بھی لئے ہوئے ہو اور خاص طور پر جب مقصد صرف صفحات کالے کرنا نہ ہو بلکہ کوشش یہ ہو کہ قارئین میں اسلامی اقدار کی عظمت، غیرت، حمیت، خودداری، مشکل سے مشکل حالات میں بھی

حوصلہ افزائی کے ساتھ ساتھ مجھے میری خامیوں سے بھی برابر آگاہ کئے رکھا ہے۔

میں اپنے ان تمام قارئین کا دلی طور پر شکر گزار ہوں کہ باوجود اس کے کہ میں صفحات کی تنگی کی وجہ سے ان کے لاتعداد خطوط اور آرا کا انہیں جواب نہیں دے سکا۔ وہ جواب اور رسید سے بے نیاز ہو کر میری رہنمائی اور حوصلہ افزائی کا اہم فریضہ مسلسل ادا کرتے رہے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ وہ آئندہ بھی مجھے اپنی آرا سے اسی طرح نوازتے رہیں گے تاکہ ان کی پُرخلوص تجاویز اور مشوروں کی روشنی جاسوسی ادب میں میرے قلم کو اسی طرح رواں دواں رکھ سکے۔

موجودہ ناول کے بارے میں کچھ لکھنے سے پیشتر میں ادارہ یوسف برادرز کے رُوحِ رواں جناب محمد اشرف قریشی۔ جناب محمد یوسف قریشی صاحبان کا بھی دلی طور پر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے میرے ناولوں کی بروقت اشاعت کے ساتھ ساتھ ناولوں کی کتابت، طباعت اور انہیں صوری حسن بخشنے کے لئے اس قدر پُرخلوص انداز میں دن رات محنت کی ہے کہ میرے ناول صوری حسن کے لحاظ سے بھی ایک نمایاں اور منفرد مقام کے حامل نظر آتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ آئندہ بھی اپنی ان بے پناہ اور پُرخلوص کوششوں کو جاری رکھیں گے۔

جہاں تک موجودہ ناول کا تعلق ہے اس ناول کے بارے میں صرف اتنا لکھ دینا ہی کافی ہے کہ اس ناول میں عمران اور سیکرٹ سروس کی ٹیم نے یہودیوں کے ایک ایسے پروجیکٹ کے خلاف اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ایسی بے مثال جدوجہد کی ہے کہ اس ناول

کی ہر سطر اور ہر صفحہ ان کی اس عظیم اور بے مثال جدوجہد کا منہ بولتا ثبوت بن گیا ہے۔
مجھے یقین ہے کہ یہ ناول آپ کو ہر لحاظ سے پسند آئے گا۔ کیونکہ اس میں ہر وہ پہلو اپنے عروج پر ہے کہ جو کسی بھی ناول کو ناقابل فراموش ہونے کا درجہ بخش دیتا ہے۔

والسّلام
مظہر کلیم ایم۔اے

عمران ناشتے کے انتظار میں بیٹھا اخبار کی ورق گردانی میں مصروف تھا۔ چونکہ آج کل سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس نہ تھا۔ اس لئے راوی چین ہی چین لکھتا تھا۔ عمران کا اب روزانہ کا معمول بن چکا تھا کہ وہ ناشتہ کرنے کے بعد فلیٹ سے نکل کر سیدھا اماں بی کے پاس جاتا۔ ثریا کی یونیورسٹی بھی تعطیلات کی وجہ سے بند تھی۔ ثریا کے ساتھ مذاق اور اماں بی سے گپ شپ کرنے کے بعد وہ دوپہر کا کھانا ان سب کے ساتھ کھاتا اور اس کے بعد وہ سوپر فیاض کے دفتر میں پہنچ جاتا۔ آج کل فیاض سے اس کی بڑی گاڑھی چھن رہی تھی۔ کیونکہ عمران نے ایک کیس میں فیاض کی اس طرح مدد کی تھی کہ فیاض کی کارکردگی کو سر رحمان تو ایک طرف وزارت داخلہ اور صدر مملکت نے بھی بے حد سراہا تھا۔ اس لئے فیاض عمران سے بے حد خوش تھا۔ وہ دونوں اکٹھے ہی رات گئے تک مختلف ہوٹلوں کے

فنکشنز اٹنڈ کرتے۔ جہاں کھانے پینے کا سارا بل فیاض ہی ادا کرتا تھا۔

عمران اس وقت بھی اخبار میں ان ہوٹلوں کی طرف سے دیئے گئے اشتہارات کو بغور دیکھ رہا تھا۔ جہاں آج مختلف فنکشنز منعقد کئے جانے تھے۔ ظاہر ہے وہ بیک وقت سارے فنکشنز تو اٹنڈ نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے وہ کسی ایسے ہوٹل کا انتخاب کر رہا تھا جہاں کا فنکشن سب سے زیادہ دلچسپ اور شاندار ہو۔ آج تو ویسے بھی سرکاری دفتروں میں تعطیل تھی۔ اور عمران جانتا تھا کہ تعطیل کے روز تقریباً تمام بڑے ہوٹلوں میں شاندار فنکشنز منعقد کئے جاتے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ اسے انتخاب میں مشکل پیش آ رہی تھی۔ مگر تھوڑی دیر بعد اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔ کیونکہ ایک ہوٹل میں موسم بہار کا فیشن شو منعقد کئے جانے کا اعلان تھا۔ اور فیشن شو منعقد کرانے میں اس ہوٹل کی شہرت دور دور تک پھیلی ہوئی تھی۔ کہا جاتا تھا کہ اس ہوٹل کے فیشن شو میں شرکت کرنے والی ماڈلز کا انتخاب بالکل مقابلہ حسن کے اصولوں پر کیا جاتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس شو میں پیش ہونے والی ہر ماڈل لڑکی اپنی جگہ ملکہ حسن ہوتی تھی۔ اور پھر اس فیشن شو کو دیکھنے کے لئے دارالحکومت کا تقریباً تمام حسن امڈ آتا تھا۔ اور ظاہر ہے فیشن شو دیکھنے والی خواتین اپنے اپنے طور پر اس طرح فیشن کر کے آتی تھیں کہ ہوٹل کا پورا ہال ہی ایک لحاظ سے فیشن شو کا درجہ اختیار کر جاتا تھا۔ عمران نے اخبار ایک طرف رکھا اور سامنے پڑے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر

ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ وہ سوپر فیاض کی کوٹھی کا نمبر ڈائل کر رہا تھا۔ کیونکہ تعطیل کی وجہ سے سوپر فیاض کو ظاہر ہے گھر پر ہی ہونا تھا۔ سوپر فیاض کی عادت تھی کہ وہ تعطیل کے روز دن چڑھے تک پڑا سوتا رہتا تھا اور اس کی سخت ترین ہدایت ہوتی تھی۔ کہ جب تک وہ خود بیدار نہ ہو۔ کوئی اسے ڈسٹرب نہ کرے۔ ورنہ وہ واقعی مرنے مارنے پر ہی تل جاتا تھا۔ اور عمران کو یقین تھا کہ فیاض ابھی بیڈ روم میں پڑا سو رہا ہوگا۔ لیکن ظاہر ہے عمران اب اس کے اٹھنے کا انتظار تو نہ کر سکتا تھا۔

"جی جناب"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی فیاض کے گھریلو ملازم شاکر بابا کی آواز سنائی دی۔ شاکر بابا سوپر فیاض کا پرانا ملازم تھا۔ پرانے زمانے کا منشی فاضل پاس تھا۔ اس لئے ہمیشہ انتہائی گاڑھی اور پر تکلف اردو بولنے کی کوشش کرتا تھا۔ اور اسی وجہ سے وہ کئی بار سوپر فیاض سے جھاڑیں بھی کھا چکا تھا۔ لیکن چونکہ یہ اس کی عادت تھی اس لئے ظاہر ہے وہ باز آ کیسے کر سکتا تھا۔ لیکن عمران نہ صرف اس کی گفتگو سے لطف لیتا تھا بلکہ جان بوجھ کر اس سے اس کے انداز میں گفتگو بھی کرتا تھا۔ جس کی وجہ سے شاکر بابا عمران کا بے حد عقیدت مند تھا۔

"شاکر بابا۔ نصیب دشمناں آپ کی طبع مبارک کچھ ناسازی طبع کی طرف مائل بہ پرواز محسوس ہو رہی ہے۔ کہیں آپ کی رات سیخ کباب کی طرح پہلو بدلتے تو نہیں گزری"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"**عمران** صاحب۔ آپ۔ آج تو اللہ تعالیٰ کی رحمت جلیلہ موجزن **نظر** آتی ہے۔ کہ صبح سویرے آپ کی رسیلی، سریلی، مدھم سی **بھاری** آواز سے سماعت آشنائی ہوگئی ہے۔ ویسے عمران صاحب اب ہم عمر کے اس حصے میں داخل ہو چکے ہیں کہ سیخ کباب کی طرح پہلو بدلنا تو ایک طرف رہے سے پہلو بدلنے کی ہی نوبت نہیں آتی جس پہلو لیٹ گئے سو اسی پہلو صبح ہوگئی۔ ہاں ایک زمانہ تھا۔ اور کیسا حسین زمانہ تھا۔ عیش و نعم کا زمانہ کہ ہمیں ساری رات کسی پہلو قرار ہی نہ آتا تھا۔ اور پھر پہلو بھی تو آج کل کی طرح خالی نہ ہوتا تھا۔ اب کیا کہوں۔ بس میں ہوں اور ستم ہائے روزگار ہے۔ بہرحال فرمائیے آج صبح سویرے کیسے زمزمہ سرائی فرمائی ہے آپ نے" شاکر بابا کو خدا ایسا موقع دے دے تو ویسے ہی ایسی گفتگو کے لئے ترستے رہتے تھے۔ اس لئے ان کی زبان پوری رفتار سے چل نکلی۔

"ایک محاورے کا مطلب پوچھنا تھا آپ کے صاحب سے۔ سنا ہے آج کل وہ بھی قدیم شاعروں کے دیوان پڑھ رہے ہیں۔ تاکہ آپ سے صحیح معنوں میں ہمکلام ہو سکیں" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صاحب اور شاعروں کے دیوان۔ اجی صاحب وہ تو شاعروں کو ہی از قسم فضولیات میں سے گردانتے ہیں۔ وہ کیا پڑھیں گے۔ اگر آپ کی شان عالی میں اسے گستاخی نہ سمجھا جائے تو آپ کا یہ خادم بھی محاورے کا مطلب بتا سکتا ہے۔ لیکن ایک بات

یہ مد نظر رہے کہ محاورے کا صحیح مطلب و مفہوم سمجھایا نہیں جا سکتا۔ پھر بھی کوشش بسیار تو کی جا سکتی ہے" ــــ شاکر بابا نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" یہ تو میری خوش بختی بلکہ خوش نصیبی ہوگی شاکر بابا کہ آپ جیسے عالم اجل کسی محاورے کا مطلب مجھے سمجھا دیں۔ محاورہ بظاہر تو بڑا سیدھا سادھا سا نظر آتا ہے مگر مجھ جیسے کم علم کی سمجھ میں نہیں آ رہا" ــــ عمران نے بڑے انکسارانہ لہجے میں کہا۔

" ارے صاحب۔ محاوروں کی اپنی علیحدہ دنیا ہوتی ہے۔ چاشنی اور تحیر کے غلاف میں لپٹی ہوئی طلسماتی دنیا۔ فرمائیے کون سا ایسا گنجلک محاورہ ہے جو آپ جیسے موزوں طبع پر بھی آشکارا نہیں ہو پا رہا" ــــ شاکر بابا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلوئے لنگور میں حور۔ اب بھلا آپ ہی فرمائیے شاکر بابا۔ کہاں لنگور اور کہاں حور۔ اسی لئے میرا خیال ہے کہ یہ محاورہ اشاراتی محاورہ ہے۔ لنگور سے یہاں مراد سیاہی اور حور سے مراد سفیدی ہوگی اور پہلوئے لنگور میں حور کا مطلب ہوگا۔ وہ وقت جب رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی آپس میں مل رہی ہوں۔ آپ کا کیا خیال ہے" عمران نے کہا۔

" واہ۔ کیا طبع رسا پائی ہے آپ نے عمران صاحب۔ لطف آ گیا۔ لیکن ازراہ اصلاح عرض کر دیتا ہوں کہ آپ نے محاورہ ناموزوں انداز میں بولا ہے۔ محاورہ ہے پہلوئے حور میں لنگور۔ اور اس کا مطلب ہوتا ہے۔ انتہائی خوب صورت چیز کے ساتھ

جب کوئی انتہائی بدصورت چیز جڑی ہوئی ہو۔ ایک مثال سے واضح کر دیتا ہوں۔ اگر کسی حسینہ کا شوہر کوئی بدصورت سا آدمی ہو تو اس وقت یہ محاورہ بولا جاتا ہے“ ——— شاکر بابا نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

” مگر شاکر بابا۔ آپ تو خود ہی فرما رہے تھے۔ کہ آپ کا پہلو جوانی میں خالی نہ ہوتا تھا۔ اور یہ تو مجھے معلوم ہے اللہ بخشے بی جگن کسی حور سے کم نہ تھیں“ ——— عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

” آہ۔ کیا یاد دلا دیا آپ نے صاحب۔ بس ایک تیر مارا سینے میں کہ ہائے ہائے۔ آہ کیا زمانہ تھا۔ واقعی بی جگن کسی حور سے کم نہ تھی۔ اللہ بخشے جب وہ مسکراتی تھی تو خدا گواہ ہے۔ ماحول مسکرا اٹھتا تھا۔ اب یہ اور بات ہے کہ حسن مسکرانے میں فطری طور پر بخیل ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی کبھی تو ویرانے میں بھی بہار آ ہی جاتی تھی۔ اور آپ کی بات بھی درست ہے کہ وہ مجھے لنگور ہی کہا کرتی تھی۔ میں نے اسے لاکھ بار سمجھانے کی کوشش بھی کی کہ نیک بخت مرد کا حسن نہیں دیکھا جاتا۔ کیا ہوا اگر میرا رنگ سیاہ ہے تو کعبہ کا غلاف بھی تو سیاہ ہوتا ہے۔ کیا ہوا اگر میرے منہ پر چیچک کے داغ ہیں تو چاند میں بھی تو داغ ہوتے ہیں۔ مگر نیک بخت کی سمجھ میں میری باتیں ہی نہ آتی تھیں۔ کاش وہ بھی کسی مدرسے میں زانوئے تلمذ تہہ کر لیتی۔ بہر حال آپ نے کیا یاد دلا دیا۔ آج بھی جب وہ یاد آ جاتی ہے تو دل پہلو میں مچل مچل اٹھتا ہے“ ——— شاکر بابا نے بڑے جذباتی لہجے میں یاد کرتے ہوئے کہا۔ بی جگن کی یاد آتے ہی وہ سب محاورے وغیرہ

بھول گئے تھے۔

” یہ کیا تم نے صبح صبح ہائے ہائے کرنی شروع کر دی ہے۔ کس کا فون ہے“ ——— اچانک دور سے سوپر فیاض کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

” جی عمران صاحب اور میرے درمیان محاورے پر گفتگو ہو رہی ہے“ ——— شاکر بابا کی قدرے سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

” عمران۔ اوہ مجھے دکھاؤ۔ اور سنو۔ آئندہ اگر صبح صبح تم نے یہ ہائے ہائے کی تو جوتیاں مار مار کر تمہاری یہ ساری علمیت نکال دوں گا سمجھے۔ جاؤ دفع ہو جاؤ“ ——— سوپر فیاض نے غراتے ہوئے کہا۔ اور چند لمحوں بعد فیاض کی آواز سنائی دی۔

” کیا بات ہے۔ کیوں صبح صبح فون کیا ہے“ ——— فیاض کے لہجے میں ابھی تک غصہ جھلک رہا تھا۔

” شاکر بابا تمہارے باپ کی عمر کے تو ہوں گے لیکن تم انہیں اس طرح ڈانٹ رہے ہو جیسے وہ کوئی کم عمر لڑکے ہوں۔ کچھ شرم کیا کرو“ ——— عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

” اس شرم کے چکر میں تو وہ گھر میں ٹکے ہوئے ہیں۔ ورنہ جتنا یہ شخص بولتا ہے۔ میرا بس چلے تو اس کی زبان ہی گدی سے کھینچ لوں۔ اب دیکھو اچھا بھلا سو رہا تھا کہ اس کی ہائے ہائے نے میری نیند ہی خراب کر دی۔ تم بتاؤ۔ تمہیں کیا تکلیف ہوئی ہے“ فیاض کا موڈ شاید بے وقت جاگنے کی وجہ سے بڑی طرح خراب ہو رہا تھا۔

"ایک تکلیف ہو تو بتاؤں۔ میں بھی ابھی سو رہا تھا کہ ڈیڈی کا فو گیا۔ اب تمہاری طرح میں تو انہیں ڈانٹ کر بھی اپنا غصہ نہ نکا سکتا تھا۔ اس لئے مجبوراً خون کے دو چار نہیں بلکہ دس بارہ بڑے بڑے گھونٹ پینے پڑے۔ وہ پوچھ رہے تھے کہ کیا واقعی فیاض نے سٹی بنک میں نیا اکاؤنٹ کھولا ہے۔ کیونکہ انہیں اطلاع ملی تھی کہ سٹی بنک کی شان بازار والی برانچ میں کھلنے والا اکاؤنٹ جو مدثر رضا کے نام پر کھلا ہے۔ اور جس میں دس لاکھ روپے جمع کرائے گئے ہیں۔ وہ دراصل فیاض کا اکاؤنٹ ہے۔ مجھ سے اس لئے تصدیق کر رہے تھے کہ انہیں کسی نے اطلاع دی ہے کہ اکاؤنٹ کھولتے وقت میں بھی تمہارے ساتھ تھا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گگ۔۔۔ گگ۔۔۔ کیا مطلب۔ میرا اکاؤنٹ سٹی برانچ میں۔ یہ کس نے کہہ دیا ان سے۔ میرا مطلب ہے کس نے اطلاع دی ہے انہیں"۔۔۔ فیاض نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"آخر وہ سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل ہیں۔ ظاہر ہے ان تک کسی نہ کسی ذریعے سے اطلاع پہنچ ہی جاتی ہوگی"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"پھر۔۔۔ پھر تم نے کیا کہا"۔۔۔ فیاض اور زیادہ گھبرا گیا تھا۔

"میں نے کیا کہنا تھا۔ مجھے تو کئی سال ہو گئے ہیں صرف بنکوں کے بورڈ ہی پڑھتا رہتا ہوں۔ اندر جانے کی کبھی نوبت ہی نہیں

آئی۔ اس لئے میں نے کہا کہ جناب فیاض کو آپ کتنی تنخواہ دیتے ہیں کہ وہ بنکوں میں اکاؤنٹ کھلوائے گا۔ سلمیٰ بھابھی تو آدھا مہینہ ادھار پر گزارہ کرتی ہیں۔ فیاض بیچارے کے پاس ایک ہی سوٹ ہے جو اس نے شادی کے روز پہنا تھا۔ اور اب تک اسے پہننے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ اس نے کیا خاک اکاؤنٹ کھلوانا ہے۔ البتہ اگر آپ حکم دیں تو میں انکوائری کر کے بتا سکتا ہوں اور پتہ ہے ڈیڈی نے کیا کہا"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"کیا۔۔۔ کیا کہا"۔۔۔ فیاض نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"انہوں نے کہا کہ میں مکمل چھان بین کر کے انہیں کل رپورٹ دوں۔ ورنہ وہ اس بنک کے منیجر کو بلا کر اس سے خود پوچھ گچھ کریں گے۔ ابھی انہوں نے براہ راست بنک منیجر سے اس لئے بات نہیں کی کہ اگر اطلاع درست نہ ہوئی تو محکمے کی بدنامی ہوگی"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مگر عمران میرا تو واقعی اکاؤنٹ نہیں ہے وہاں۔ اور میں کسی مدثر رضا کو جانتا بھی نہیں"۔۔۔ فیاض نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا فیصلہ تو ظاہر ہے انکوائری کے بعد ہی ہو سکتا ہے۔ ویسے یہ بتا دوں کہ رین بو ہوٹل کا منیجر الفت یار خان میرا گہرا دوست ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ عمران۔ پلیز تم میرے بھائی ہو۔ پیارے بھائی۔ پلیز عمران۔۔۔ سر رحمان کو یہی رپورٹ دو کہ اس اکاؤنٹ سے

فیاض کا کوئی تعلق نہیں۔ وہ دراصل اب کیا کہوں۔ تم سمجھدار ہو۔ پلیز عمران۔ ورنہ وہ مجھے کھڑے کھڑے گولی مار دیں گے۔ پلیز عمران" فیاض الفت یار خان کا حوالہ سنتے ہی منتوں پر اتر آیا تھا۔ کیونکہ اتنا تو وہ بھی جانتا تھا کہ اس اکاؤنٹ کی تصدیق الفت یار خان نے ہی کی تھی۔ اور اس میں جمع شدہ پچاس لاکھ روپیہ بھی الفت یار خان سے ہی فیاض نے اینٹھا تھا۔ کیونکہ الفت یار خان اپنے شراب فروخت کرنے کے لائسنس سے ناجائز فائدہ اٹھا رہا تھا۔ اور الفت یار خان اچھی طرح جانتا تھا کہ اگر یہ رپورٹ سر رحمان تک پہنچ گئی تو لائسنس کی منسوخی تو ایک طرف سرے سے ہوٹل ہی بند ہو سکتا تھا۔

"سوری فیاض۔ ڈیڈی نے پہلی بار مجھ پر اعتماد کیا ہے۔ اب میں بھلا ان کے اعتماد کو کیسے دھوکہ دے سکتا ہوں۔ لیکن تم بھی دوست ہو۔ اسی لئے اب بتاؤ میں کیا کروں۔ اِدھر دوستی ہے۔ اُدھر اعتماد" ــــ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران پلیز ــــ خدا کے لئے کوئی ایسا راستہ نکالو میں کل ہی وہ اکاؤنٹ ختم کر دوں گا۔ میرا وعدہ۔ اس کا ریکارڈ ہی ختم کرا دوں گا" ــــ فیاض نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ریکارڈ کی بات تو چھوڑو۔ اس لئے کہ بنک ریکارڈ تو تلف ہو ہی نہیں سکتا۔ اور اگر اس بارے میں تم نے کوئی کوشش بھی کی تو پھر بچ نکلنے کا کوئی سکوپ نہ رہے گا۔ ہاں البتہ ایک درمیانی راستہ نکالا جا سکتا ہے جس سے میرا اعتماد بھی قائم رہے

اور تمہاری جان بھی محفوظ رہے۔ آخر تم سلمیٰ بھابھی کے شوہر ہو نامدار ہی سہی ہو تو سہی اور سلمیٰ بھابھی میری بڑی بہن ہیں" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون سا راستہ۔ جلدی بتاؤ عمران۔ تم نے تو مجھے ہلا کر رکھ دیا ہے۔ پلیز عمران تم بہت اچھے دوست ہو۔ نجانے کس کم بخت نے یہ اطلاع سر رحمان تک پہنچائی ہے۔ میں آپ ڈھونڈ دوں گا اور ایک بار وہ مجھے مل گیا تو پھر دیکھنا میں اس کا کیا حشر کرتا ہوں" فیاض نے بیک وقت انکسارانہ اور غصیلے لہجے میں کہا۔ شاید وہ اس وقت عجیب ذہنی کیفیت میں مبتلا تھا۔

"راستہ یہ ہے۔ فیاض پیارے کہ تم دس لاکھ روپے کا چیک لکھ دو۔ تاکہ میں اسے تمہاری طرف سے کسی یتیم خانے کو بھجوا دوں اس طرح اکاؤنٹ ختم ہو جائے گا۔ اور میں اطمینان سے ڈیڈی کے سامنے سچ بولوں گا کہ جناب وہاں تو اس وقت مدثر رضا کا کوئی اکاؤنٹ ہی نہیں ہے۔ بتاؤ کیسا اچھا راستہ نکالا ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دس ــــ دس لاکھ کا چیک۔ کمال ہے۔ یتیم خانے کو اتنی بڑی رقم کی کیا ضرورت ہے۔ چلو ایسا کر دیں دس ہزار کا چیک دے دیتا ہوں تم یتیم خانے کو بھجوا دینا۔ اور میرا وعدہ کہ باقی رقم کل نکلوا کر اکاؤنٹ بند کر دوں گا۔ میرا خیال ہے یہ تجویز بے حد مناسب ہے" ــــ فیاض نے رک رک کر کہا

"تمہاری مرضی۔ میں اب کیا کہہ سکتا ہوں۔ اگر تقدیر کو یہی منظور

ہے کہ سلمیٰ بھابھی بیوہ اور اس کے بچے یتیم ہو جائیں ۔ تو تم بتاؤ فیاض میں کیا کر سکتا ہوں ۔ انسان تو مجبور محض ہوتا ہے "۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

" گگ ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ یہ کیا بکواس کر رہے ہو ۔ ہوش میں ہو تم "۔۔۔۔ فیاض نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا ۔

" بکواس نہیں سوپر فیاض صاحب ۔ ایک اکاؤنٹ کی رپورٹ ملنے کے بعد ڈیڈی خاموش تھوڑا ہو جائیں گے ۔ تم جانتے تو ہو ان کی عادت پورے پاکیشیا کے بنکوں کے اکاؤنٹ کی چھان بین شروع ہو جائے گی ۔ اور پھر جب یہ تفصیلی رپورٹ ڈیڈی کے سامنے پہنچے گی تو اس کے بعد سلمیٰ بھابھی کیا ہو جائے گی اور بچے کیا بن جائیں گے ۔ یہ تم مجھ سے زیادہ بہتر طور پر سمجھ سکتے ہو ۔ آخر تم سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ ہو "۔۔۔۔ عمران نے کہا ۔

" مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ میں ابھی آ رہا ہوں تمہارے فلیٹ پر ۔ دس لاکھ کا چیک لے کر ۔ پلیز عمران ۔ تم میرے دوست ہو بھائی ہو ۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کوئی اکاؤنٹ نہ کھولوں گا "۔۔۔۔ فیاض کے لہجے میں شدید خوف نمایاں تھا ۔ اس کی آواز واضح طور پر کانپ رہی تھی ۔ شاید وہ تصور میں وہ منظر دیکھ رہا تھا جب سر رحمان کے سامنے فیاض کے بنک اکاؤنٹس کی تفصیلی رپورٹ پڑی ہو گی ۔

" نہیں ۔ اب اس کے ساتھ دوسری شرط بھی ہے ۔ اور وہ یہ کہ تم ابھی اور اسی وقت شاکر بابا کو بلا کر اونچی آواز میں ان

سے معافی مانگو ۔ تم نے ایک بزرگ کی توہین کی ہے ۔ کیا ہوا اگر شاکر بابا تمہارے ملازم ہیں ۔ لیکن بزرگ ہی ہوتے ہیں ۔ اگر شاکر بابا نے تمہیں معاف کر دیا تو ٹھیک ورنہ پھر تفصیلی رپورٹ والا منظر تو بہرحال پیش آئے گا ہی ہی "۔۔۔۔ عمران نے ایک اور شرط لگا دی ۔

" شاکر بابا ۔ شاکر بابا ۔ مہربان بزرگ شاکر بابا "۔۔۔۔ فیاض نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا ۔

" کیا ہوا صاحب ۔ کیا آتش نار کی کسی شرار نامراد نے آپ کے دل و ذہن کو بھسم کرنے کی سعی ناکام فرمائی ہے "۔۔۔۔ شاکر بابا کی آواز سنائی دی اور عمران ان کی اس عجیب و غریب زبان دانی پر بے اختیار مسکرا دیا ۔

" شاکر بابا میں آپ سے گستاخی کی معافی چاہتا ہوں ۔ آپ میرے بزرگ ہیں "۔۔۔۔ فیاض کی اونچی آواز سنائی دی لیکن لہجہ ایسا تھا جیسے وہ یہ سب کچھ نہ جانے کس قدر جبر کر کے کہہ رہا ہو ۔

" معافی ۔۔۔ اوہ صاحب ۔ یہ آپ کیا فرما رہے ہیں ۔ میں تو آپ کا انتہائی حقیر خادم خاص ہوں ۔ نصیب دشمناں آپ کی طبیعت واقعی ناساز معلوم ہو رہی ہے ۔ کچھ خلل سا محسوس ہو رہا ہے آپ کی بلند پایہ ذہنی کیفیات میں "۔۔۔۔ شاکر بابا کی حیرت بھری آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار ہنس پڑا ۔

" اب جاؤ ۔ بس چلے جاؤ "۔۔۔۔ فیاض کی بھنچی بھنچی سی آواز سنائی دی ۔ اور عمران سمجھ گیا کہ وہ فون پر ہاتھ رکھ کر اسے کہہ رہا ہے

لیکن اُسے یہ بھی خطرہ ہے کہ کہیں عمران نہ سن لے۔

"تم نے سن لیا عمران۔ میں نے شاکر بابا سے معافی مانگ لی ہے۔ اب میں آجاؤں چیک لے کر"۔۔۔ فیاض نے اونچی آواز میں کہا۔

"ارے۔ تم مت آنا یہاں۔ ابھی ڈیڈی نے آنا ہے۔ اماں بی کے ساتھ۔ ایک گھریلو مسئلہ ہے۔ میں سلیمان کو بھیج دیتا ہوں۔ تم چیک اُسے دے دینا۔ وہ وہیں سے سیدھا یتیم خانے جا کر دے آئے گا۔ اس طرح کسی کو پتہ بھی نہ چلے گا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اچھا اچھا۔ ٹھیک ہے بھیج دو۔ جلدی بھیج دو"۔۔۔ فیاض نے سر رحمان کے فلیٹ پر آنے کی بات سنتے ہی ہراساں لہجے میں کہا۔

"چلو یہ مسئلہ تو ہوا ختم۔ تم بچ گئے انکوائری سے۔ لیکن آج رات ہوٹل ریگن بو میں فیشن شو ہو رہا ہے۔ سنا ہے بڑا زوردار شو ہوتا ہے۔ کیا خیال ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں سیٹیں ریزرو کرا لوں گا۔ مگر خیال رکھنا سر رحمان کو پوری طرح مطمئن کر دینا اس اکاؤنٹ کے متعلق"۔ فیاض نے کہا۔

"تم فکر ہی نہ کرو۔ ایسا مطمئن کروں گا کہ وہ اکاؤنٹ کے ہجے ہی بھول جائیں گے۔ یاد سے سیٹیں بک کرا لینا۔ اچھا خدا حافظ"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔

"ارے ابھی تک ناشتہ ہی نہیں آیا۔ سلیمان۔ سلیمان"۔۔۔ عمران

نے ناشتے کا خیال آتے ہی چونک کر اونچی آواز میں کہا۔

"ناشتہ تو تیار ہے۔ بس صرف دودھ کو ابلنے میں کچھ دیر ہے آپ ذرا خیال رکھئے گا۔ میں وہ یتیم خانے والا کام جلدی سے نمٹا آؤں۔ نیکی کے کام میں دیر نہیں ہونی چاہیئے"۔۔۔ سلیمان نے دروازے پر آ کر کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا گیا۔

"ارے ارے۔ سنو تو سہی۔ کس یتیم خانے میں دو گے وہ چیک۔ سنو تو سہی"۔۔۔ عمران نے چیختے ہوئے کہا۔ لیکن سلیمان اب اس کی کہاں سنتا تھا۔ چند لمحوں بعد عمران کو بیرونی دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی دی۔ اور عمران نے بے اختیار دونوں ہاتھوں میں سر پکڑ لیا۔

"کاش یہ سلیمان بہرہ ہوتا۔ ویسے مجھ جیسے غریب آدمی کو بہرے ملازم ہی رکھنے چاہئیں"۔۔۔ عمران نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ دوسرے لمحے اُسے دودھ کے ابلنے کا خیال آیا تو وہ ایک جھٹکے سے اٹھا۔ اور باورچی خانے کی طرف بڑھ گیا۔ دودھ واقعی ابلنے ہی والا تھا۔ ناشتہ بھی ٹرالی پر تیار رکھا ہوا تھا۔ عمران نے چولہا بند کیا۔ دودھ کو دودھ دانی میں ڈالا اور پھر خود ہی ٹرالی دھکیلتا ہوا کمرے میں لے آیا۔ اور اس کے بعد اس نے ناشتہ شروع کر دیا۔ لیکن اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ ناشتہ کم نہیں رہا زہر مار کر رہا ہے۔ ظاہر ہے سلیمان کے ہاتھ لگ جانے کے بعد دس لاکھ کی رقم ملنی تو ایک طرف چیک کی شکل بھی وہ نہ دیکھ سکے

گا۔ اس نے تو سلیمان کا نام فیاض کو صرف بہلانے کے لئے کہہ دیا تھا۔ تاکہ وہ چیک تیار رکھے۔ اس کا خیال تھا کہ ناشتے کے بعد وہ اماں بی کو ملتا ہوا فیاض کے گھر سے چیک بھی لے لے گا۔ لیکن اُسے شاید خیال نہ رہا تھا کہ سلیمان کے کان اس سے بھی بڑے ہیں۔

" اچھا سلیمان پیارے۔ تمہیں بھی کسی یتیم خانے بھجوانا ہی پڑے گا مجھے" عمران نے کہا۔ اور ناشتہ ختم کر کے ٹرالی اس نے ایک طرف دھکیل دی اور دوبارہ اخبار اٹھانے ہی لگا تھا کہ کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی۔

" شاید کوئی اور سخی فیاض اللہ کا بندہ آگیا ہو۔ اللہ واقعی بڑا رحیم وکریم ہے" ——— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ چونکہ اندر سے بند نہ تھا۔ اس لئے عمران نے دروازہ کھولا تو دوسرے لمحے وہ بری طرح چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ دروازے پر سر رحمان کھڑے تھے۔

" ڈ ——— ڈیڈی آپ۔ آپ نے کیسے سن لی فون کال۔ وہ - وہ دس لاکھ تو یتیم خانے کے لئے لئے ہیں میں نے" ——— عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" کیا تم اب نشہ بھی کرنے لگ گئے ہو۔ چلو لباس بدلو اور میرے ساتھ چلو" ——— سر رحمان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے انہیں عمران کی بات کیا سمجھ میں آنی تھی۔

" مم ——— مم ——— مگر ڈیڈی۔ آج تو تعطیل ہے۔ جج۔ جیل بھی تو بند

ہو گی" ——— عمران نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

" میں کہتا ہوں بکواس بند کرو۔ اور جلدی سے تیار ہو جاؤ۔ اگر الطاف خان اصرار نہ کرتے تم سے ملنے کے لئے تو کم از کم مجھے تمہاری یہ بکواس تو نہ سننا پڑتی۔ چلو تیار ہو جاؤ" ——— سر رحمان نے پہلے سے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا اور تیزی سے راہداری میں سے گزرتے ہوئے ڈرائنگ روم میں آ گئے۔ جہاں ابھی تک ناشتے کی ٹرالی پڑی ہوئی تھی۔

" یہ کیا بدتمیزی ہے۔ یہ ٹرالی یہاں کیوں پڑی ہے کہاں ہے وہ سلیمان۔ اور ہاں تم خود کیوں آئے تھے دروازہ کھولنے" ——— سر رحمان نے تیز لہجے میں کہا۔

" سلیمان یتیم خانے گیا ہے ڈیڈی" ——— عمران نے جلدی سے ٹرالی کھینچ کر اُسے دروازے سے باہر کر کے راہداری میں باورچی خانے کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔

" یتیم خانے گیا ہے۔ کیا مطلب" ——— سر رحمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ڈ ——— ڈیڈی اب کیا بتاؤں۔ آپ ناراض ہو جاتے ہیں اس لئے میں نے تو اب کچھ کہنا ہی چھوڑ دیا ہے" ——— عمران نے سر جھکا کر ایسے انداز میں کہا جیسے وہ بات کرتے ہوئے بے حد شرمندہ سا ہو رہا ہو۔

" کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات۔ اور یہ تم شرمندہ کیوں ہو رہے ہو۔ صاف بات کرو" ——— سر رحمان واقعی عمران

کے انداز پریشان سے ہو گئے تھے۔

"ڈیڈی۔ پلیز اماں بی کو آپ کچھ نہ بتائیں۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ ایکسٹو سے مجھے چیک اس وقت ملتا ہے۔ جب کوئی کام ہوتا ہے۔ اور گزشتہ چھ ماہ سے کوئی کام نہیں ہے۔ ادھار لینے سے آپ نے منع کر رکھا ہے۔ آخر فرمانبرداری بھی تو کوئی چیز ہوتی ہے۔ اگر آدمی اپنے باپ کا بھی فرمانبردار نہ ہو تو پھر اس کی زندگی کیسے گزر سکتی ہے۔ بس ڈیڈی اس لئے مجبوراً سلیمان کو یتیم خانے بھیجنا پڑتا ہے" ۔۔۔ عمران نے رک رک کر اور توڑ توڑ کر الفاظ بولتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ یہ سب کچھ کسی انتہائی مجبوری کی بنا پر کہہ رہا ہو۔

"سلیمان کو یتیم خانے بھیجنا پڑتا ہے۔ میں اب بھی تمہاری بات نہیں سمجھا" ۔۔۔ سر رحمان واقعی الجھ گئے تھے۔

"ڈیڈی۔ وہ یتیم خانے کا منیجر سلیمان کا دوست ہے۔ اور ڈیڈی اس نے رجسٹر میں ہم دونوں کا نام بھی لکھ رکھا ہے۔ بس اب کیا کہوں۔ بہرحال ہفتے میں دو روز کا گزارہ تو ہو ہی جاتا ہے اب ظاہر ہے میں ادھار تو نہیں لے سکتا۔ آخر فرمانبرداری بھی تو کوئی چیز ہے" ۔۔۔ عمران کی اداکاری اپنے عروج پر تھی اور سر رحمان کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ وہ اس طرح عمران کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہے تھے جیسے ان کی بینائی اچانک چلی گئی ہو۔ اور عمران کے جھکے ہوئے چہرے پر شدید شرمندگی کے آثار نمایاں تھے۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ میں یقین دلاتا ہوں ڈیڈی میں کبھی خود نہیں گیا۔ بس سلیمان جاتا ہے۔ آپ خود سوچئے۔ مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ میں کیسے جا سکتا ہوں۔ آخر اتنے بڑے باپ کا بیٹا ہوں" ۔۔۔ عمران نے اسی طرح شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ تو اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے۔ تم اب یتیم خانے کے مال پر پل رہے ہو۔ اس سے تو بہتر تھا کہ تم سڑکوں پر بھیک مانگنا شروع کر دیتے۔ کیا میں نے تمہیں اس لئے اعلیٰ تعلیم دلائی تھی" ۔۔۔ سر رحمان کے لہجے میں بے پناہ آزردگی تھی۔ جیسے انہیں عمران کی اس بات نے شدید دکھ پہنچایا ہو۔

"ڈیڈی۔ مجبوری انسان سے کیا کچھ نہیں کرا دیتی۔ اس اعلیٰ تعلیم کی وجہ سے تو میں سڑکوں پر بھیک نہیں مانگ سکتا۔ آپ کی معاشرے میں عزت کی وجہ سے فٹ پاتھ پر بیٹھ کر مکئی کے بھٹے نہیں بیچ سکتا۔ آپ سے کچھ مانگ نہیں سکتا۔ کہ آپ ناراض ہوتے ہیں۔ ادھار اس لئے نہیں لے سکتا کہ میں آپ کا فرمانبردار بیٹا ہوں۔ اس لئے اب بھرم قائم رکھنے کا اور کیا طریقہ رہ جاتا ہے۔ ویسے آپ بے فکر رہیں۔ آخر مجھ میں آپ کا غیرت مند خون دوڑ رہا ہے۔ جیسے ہی مجھے کام ملا اور کوئی موٹی رقم ملی میں اس یتیم خانے کو اس سے لی ہوئی رقم سے دوگنی دے دوں گا۔ لیکن اب یہ مجبوری ہے۔ اور میں تو آپ کو بتاتا بھی نہ۔ لیکن اب آپ نے پوچھ ہی لیا ہے تو ظاہر ہے کہ میں آپ سے تو جھوٹ بھی نہیں بول سکتا۔ ہاں وہ الطاف خان صاحب کے پاس چلنا تھا۔ یہ کون صاحب

ہیں" ــــ عمران نے پہلے تو انتہائی جذباتی لہجے میں بات کی لیکن آخر میں اس نے ایسے لہجے میں بات کرنی شروع کر دی جیسے وہ اب اس موضوع کو ٹالنا چاہتا ہو۔

"لعنت بھیجو الطاف خان پر۔ کتنی رقم لے چکے ہو یتیم خانے سے۔ یہ بتاؤ تم۔ اور سنو۔ اب اگر تم نے اس سلیمان کو بھیجا یتیم خانے تو پھر تمہیں بھی اس کے ساتھ ہی جانا پڑے گا۔ بولو کتنی رقم لے چکے ہو" سر رحمان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"چھوڑیں ڈیڈی۔ وہ منیجر بے حد مہربان آدمی ہے۔ بس گزارہ ہو جاتا ہے کسی نہ کسی طرح" ــــ عمران نے دل ہی دل میں مسکراتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اس کی اداکاری پوری طرح کامیاب ہو چکی تھی۔ سر رحمان اپنے بٹوے میں سے چیک بک نکال چکے تھے۔

"بتاؤ" ــــ سر رحمان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ اچانک بیرونی دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی جب قدموں کی آواز راہداری میں گونجی تو عمران کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔ کیونکہ قدموں کی آواز بتا رہی تھی کہ آنے والا سلیمان ہے۔ جو ظاہر ہے فیاض سے دس لاکھ کا چیک وصول کر کے آ رہا تھا۔

"یتیم خانے کا منیجر آپ کو سلام دے رہا تھا صاحب" ــــ سلیمان نے دروازے کے سامنے سے تیزی سے گزرتے ہوئے اونچی آواز میں کہا۔ اس نے مڑ کر بھی ادھر نہ دیکھا تھا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ کہیں عمران اس سے چیک نہ وصول کر لے۔ اب اس

غریب کو کیا معلوم کہ سر رحمان بھی ڈائننگ روم میں موجود تھے۔

"سلیمان۔ ادھر آؤ" ــــ سر رحمان نے انتہائی کڑک دار لہجے میں کہا۔

"ج ــ ج ــ جی ــ بب ــ بڑے صاحب سلام" ــــ سلیمان کی شدید گھبراہٹ بھری آواز سنائی دی۔ اور دوسرے لمحے وہ دروازے پر نمودار ہوا۔ اس کا چہرہ دھواں دھواں ہو رہا تھا۔

"کتنی رقم لے آئے ہو" ــــ سر رحمان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ر ــ رقم ــ رقم ــ مم ــ مم ــ مگر بڑے صاحب" ــــ سلیمان کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔

"بکواس مت کرو۔ ورنہ زندہ زمین میں دفن کر دوں گا۔ مجھے سب معلوم ہو گیا ہے۔ سچ سچ بتاؤ" ــــ سر رحمان نے پہلے سے بھی زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"مم ــ مم ــ مجھے تو چھوٹے صاحب نے بھیجا تھا۔ ایمان سے میں خود نہیں گیا تھا۔ آپ مجھ سے قسم لے لیں" ــــ سلیمان کی حالت واقعی دیکھنے والی تھی۔

"میں جو پوچھ رہا ہوں وہ بتاؤ۔ نکالو رقم۔ کہاں ہے" ــــ سر رحمان کا غصہ لحظہ بہ لحظہ بڑھتا جا رہا تھا۔

"چ ــ چچ ــ چیک ہے۔ رقم نہیں ہے۔ آج تو تعطیل ہے چیک ہے" ــــ سلیمان نے بوکھلا کر آخر اصل بات اگل دی۔

اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے جیب سے چیک نکال کر سر رحمان کی طرف بڑھا دیا۔

"دس لاکھ روپے کا چیک۔ کیا مطلب۔ کیا یتیم خانوں کے پاس اتنی رقم ہوتی ہے۔ یہ محمد رضا کون ہے جس کے چیک پر دستخط ہیں" سر رحمان کی آنکھیں دس لاکھ کا چیک دیکھ کر پھیل سی گئی تھیں۔

"محمد رضا یتیم خانے کا منیجر ہے۔ ڈیڈی۔ اور ڈیڈی ہمارے ملک میں بڑے نیک لوگ ہیں۔ بڑے مخیر لوگ ہیں۔ خوب دل کھول کر رقمیں دیتے ہیں"۔۔۔ عمران کو اب مجبوراً مداخلت کرنی پڑی تھی۔ کیونکہ اب اُسے خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ کہیں سلیمان خوف زدہ ہو کر فیاض کا نام نہ لے دے۔ اور ظاہر ہے اس کے بعد فیاض کے بچوں کو واقعی یتیم خانے میں داخل ہونا پڑتا۔

"مگر اتنی بڑی رقم دس لاکھ۔ کون سا یتیم خانہ ہے یہ۔ نام بتاؤ۔ میں اس کے منیجر سے خود بات کرتا ہوں"۔۔۔ سر رحمان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ڈ۔۔۔ ڈیڈی۔ بس یہی غضب نہ کیجئے گا۔ اسی لئے تو میں سلیمان کو بھیجتا ہوں۔ تاکہ آپ کا بھرم رہ جائے اور آپ خود بات کر کے یہ بھرم ختم کرنا چاہتے ہیں۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں اس رقم سے دوگنی رقم واپس کر دوں گا۔ اس منیجر نے سوچا ہو گا کہ ہر ہفتے کی بجائے اکٹھا چھ سات مہینوں کا خرچہ دے دے"۔۔۔ عمران نے جلدی سے بات بناتے ہوئے کہا۔

"بہرحال آئندہ یہ یتیم خانے کا مال یہاں نہیں آئے گا۔ ابھی میں

مرا نہیں ہوں سمجھے"۔۔۔ سر رحمان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے دس لاکھ روپے کے اس چیک کو پرزے پرزے کر کے ایک طرف پھینک دیا۔

"ج۔۔۔ ج۔۔۔ جی بہتر"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں واپس کوٹھی جا رہا ہوں۔ الطاف خان سے میں معذرت کر لوں گا۔ اور تم کوٹھی آؤ۔ میں تمہاری والدہ سے بات کرتا ہوں۔ اس طرح کب تک کام چلے گا۔ اب یا تو تم وہیں کوٹھی میں رہو یا پھر کہیں نوکری کر لو۔ سمجھے"۔۔۔ سر رحمان نے اُسی طرح غصیلے لہجے میں کہا اور پھر بٹوہ اور چیک بک جیب میں ڈال کر وہ تیزی سے مڑے اور ڈرائنگ روم سے نکل کر باہر راہداری کی طرف بڑھ گئے۔ اور سلیمان کا چہرہ تو پہلے ہی لٹکا ہوا تھا اب عمران کا چہرہ بھی لٹک گیا۔ اس نے تو ساری اداکاری اس لئے کی تھی کہ سر رحمان سے کوئی بڑا چیک اینٹھ لے گا۔ لیکن سر رحمان نے پہلا چیک بھی پھاڑ دیا تھا۔ اور ساتھ ہی بغیر کچھ دیئے واپس چلے گئے۔

"تمہیں باہر ڈیڈی کی کار نظر نہ آئی تھی"۔۔۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر نظر آ جاتی تو میں سیڑھیاں چڑھ سکتا تھا۔ نجانے کہاں کھڑی تھی بڑے صاحب کی کار۔ میں دوبارہ جاؤں فیاض صاحب کے پاس"۔۔۔ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ اب چیک دینے کی بجائے تمہیں گولی بھی مار سکتا ہے خواہ مخواہ دس لاکھ روپے کا سکوپ مروا دیا۔ میں نے ایک یتیم خانے

سے بات کر رکھی تھی۔ اب بے چارہ انتظار کرتا رہے گا اس کا منیجر۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سلیمان خاموشی سے آگے بڑھ گیا۔

" اور قبضہ کرو چیک پر۔ اب میں شام کو جا کر فیاض سے دوسرا چیک وصول کر لوں گا"___ عمران نے سلیمان کے جاتے ہی مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن ابھی وہ ڈریسنگ روم کے دروازے تک ہی پہنچا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران واپس مڑ آیا۔ اُسے یقین تھا کہ فیاض کا فون ہوگا۔ اس نے اس لئے فون کیا ہوگا تاکہ اُسے بتا دے کہ سلیمان اس سے چیک لے گیا ہے۔

" دس لاکھ پرزے ہوئے ہیں دس لاکھ کے چیک کے۔ پتہ نہیں کس دل سے دیا تھا تم نے"___ عمران نے رسیور اٹھاتے ہی منہ بنا کر کہا۔

" کس چیک کی بات کر رہے ہو عمران بیٹے"___ دوسری طرف سے سر سلطان کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔ اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ تعطیل کے روز سر سلطان کی طرف سے فون آنے کا مطلب تھا کہ ضرور کوئی اہم مسئلہ درپیش ہے۔

" اوہ۔ آپ۔ اب کیا بتاؤں آپ کو۔ بس اللہ تعالیٰ کسی کو کسی امیر کا بیٹا بھی نہ بنائے۔ میں نے تو یہ سوچ کر ایک غریب آدمی وعدہ کر لیا تھا کہ چلو ڈیڈی نہ سہی اماں بی سے رقم لے کر اس غریب کو دے دوں گا۔ بے چارہ بے حد مجبور تھا۔ لیکن اب اس کی قسمت۔ چیک تو ڈیڈی نے لکھ دیا لیکن پھر غصہ آیا تو اُسے

پرزے پرزے کر دیا"___ عمران نے عادت کے مطابق فوراً ہی اپنی بھیرویں شروع کر دی۔

" اور وہ غریب اور مجبور آدمی یا تو تم خود ہو گے۔ یا وہ تمہارا باورچی سلیمان۔ دیکھو عمران ابھی میں اتنا بوڑھا بھی نہیں ہوا۔ کہ میری یادداشت ہی ختم ہو گئی ہو۔ تم نے فون اٹھاتے ہی کہا تھا کہ دس لاکھ کا چیک پتہ نہیں کس دل سے دیا تھا تم نے اور ظاہر ہے تم یہ فقرہ سر رحمان کو نہیں کہہ سکتے"___ سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اوہ اوہ۔ آپ کو تو وکیل ہونا چاہیئے تھا۔ اب تو آپ لفظ پکڑ لیتے ہیں"___ عمران نے شرمندہ سا لہجہ بناتے ہوئے کہا اور سر سلطان ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

" یہ تو بتاؤ عمران۔ تم ان رقموں کا کرتے کیا ہو"___ سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

" یہ مجھے اپنے سیکرٹری سے پوچھنا پڑے گا اور میرا سیکرٹری اس وقت دس لاکھ روپے کے چیک کے پرزے ہونے کا سوگ منا رہا ہے۔ اس لئے فوری طور پر کچھ بتایا نہیں جا سکتا"___ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" سچ سچ بتاؤ۔ کس سے لیا تھا دس لاکھ روپے کا چیک اور کیا کہہ کر لیا تھا"___ سر سلطان بھی شاید موڈ میں تھے۔

" یہ بھی سیکرٹری سے ہی پوچھنا پڑے گا۔ ایسے معاملات وہ خود نمٹاتا ہے۔ ہاں اگر آپ کی چیک بک میں کوئی چیک خالی پڑا ہو۔

تو آپ جیسے اعلیٰ عہدے دار سے میں خود معاملہ کر سکتا ہوں"۔۔۔۔
عمران نے کہا اور سر سلطان ہنس پڑے۔
"میرے پاس اتنی بڑی رقم کہاں سے آئی۔ ہاں اگر تمہیں
واقعی ضرورت ہو تو میں اپنے پراویڈنٹ فنڈ سے نکلوا کر دے سکتا
ہوں۔ لیکن اس کے لئے ایک دو روز لگ ہی جائیں گے"۔۔۔۔
سر سلطان نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔
"کتنی رقم ہو گی آپ کے پراویڈنٹ فنڈ میں"۔۔۔۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے پوچھا۔
"ایک دو لاکھ تو پڑے ہی ہوں گے"۔۔۔۔ سر سلطان نے جواب
دیا۔
"ایک دو لاکھ۔ کیا مطلب۔ آپ ریٹائر ہونے کے قریب
ہیں۔ اور ابھی تک ایک دو لاکھ ہی ہوتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے
واقعی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"اوہ عمران بیٹے۔ اب کیا بتاؤں۔ وہ دو سال پہلے بیٹی کی شادی
کی تھی۔ تم تو جانتے ہی ہو کہ ایسے موقع پر کیا خرچ ہوتا ہے۔ اور
اب میری جاگیریں یا کارخانے تو نہیں ہیں۔ بہرحال جو کچھ بھی ہے
وہ تو حاضر ہے"۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا اور عمران نے ہونٹ
بے اختیار بھینچ لئے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ سر سلطان نے بیٹی کی شادی
کے لئے پراویڈنٹ فنڈ سے رقم لی ہو گی۔
"مگر میں نے تو پوچھا تھا آپ سے۔ مگر آپ نے کہا تھا کہ کوئی
ضرورت نہیں"۔۔۔۔ عمران کو واقعی سر سلطان پر غصہ آ رہا تھا۔

"بیٹیوں سے لیا نہیں جاتا دیا جاتا ہے۔ اچھا سنو عمران بیٹے میں
نے ایک انتہائی ضروری مسئلے کے لئے تمہیں فون کیا ہے۔ ابھی
ایک سپیشل میسنجر کے ذریعے مجھے کوٹھی پر ہی ایک فائل ملی ہے۔
آران حکومت کی طرف سے بھیجی گئی ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ صدر
مملکت کے پاس اس فائل کو بھیجنے سے پہلے تم اسے ایک نظر
دیکھ لو"۔۔۔۔ سر سلطان نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔
"کیا ہے اس فائل میں"۔۔۔۔ عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔
"اس میں ویسے تو اسلامی ممالک کے سربراہوں کی آران میں
آئندہ ماہ ہونے والی کانفرنس کا ایجنڈا ہے۔ لیکن اس میں ایک
کاغذ ایسا بھی ہے جسے پڑھ کر میں بے حد پریشان ہو گیا ہوں اس
کاغذ میں بتایا گیا ہے کہ حکومت آران کے ایجنٹوں نے ایک
ایسی یہودی تنظیم کا پتہ چلایا ہے جسے یورپ کے ایک دور افتادہ
ملک آرک لینڈ میں قائم کیا گیا ہے۔ اور اس یہودی تنظیم کے
عزائم اسلامی بلاک کے خلاف انتہائی خطرناک نوعیت کے ہیں۔
اس میں درج ہے کہ اگر اسلامی سربراہ کانفرنس کے ممبران چاہیں
تو اسے بھی کانفرنس کے ایجنڈے میں شامل کیا جا سکتا ہے تاکہ
اس تنظیم کے خلاف کوئی مشترکہ لائحہ عمل تجویز کیا جا سکے"۔۔۔۔
سر سلطان نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔
"آرک لینڈ میں"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔ کیونکہ اس
کے ذہن میں فوراً ہی اسرائیل کی سیکرٹ سروس کے نئے چیف
جم مارکر کا نام ابھر آیا تھا۔ جو آرک لینڈ سیکرٹ سروس کا

چیف بھی تھا۔

"ہاں آرک لینڈ ہی لکھا ہوا ہے اس میں۔ تفصیلات تو گو اس میں درج نہیں ہیں لیکن اگر تم چاہو تو حکومت آران سے اس بارے میں تفصیلات بھی طلب کی جا سکتی ہیں"۔۔۔۔ سر سلطان نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میں آرہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو جانے پر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کی پیشانی پر لکیریں ابھر آئی تھیں۔ یہودی تو ہمیشہ مسلمانوں اور اسلامی ممالک کے خلاف ایسی تنظیمیں قائم کرتے رہتے تھے۔ لیکن آرک لینڈ کا نام درمیان میں آنے سے عمران کے لئے اس کی اہمیت واقعی بڑھ گئی تھی۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ جم مارکر کٹر یہودی ہے۔ ہو سکتا ہے اس نے انتقامی طور پر کوئی ایسی تنظیم قائم کی ہو۔ بہرحال اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس کی تفصیلات ضرور حاصل کرے گا۔ اور اگر واقعی اس تنظیم کے قیام کے پیچھے جم مارکر کا ہی ہاتھ ہے تو پھر اس جم مارکر کو اس کی قیمت بھی ادا کرنی پڑے گی۔

سیاہ رنگ کی نئے ماڈل کی کار فراخ سڑک پر انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک باوردی ڈرائیور موجود تھا۔ جب کہ عقبی سیٹ پر جم مارکر بیٹھا ہوا تھا۔ کار کے سامنے آرک لینڈ کا شاہی پرچم پھڑپھڑا رہا تھا۔ کار کے آگے انتہائی خوب صورت یونیفارمز میں ملبوس دو پائلٹ موٹر سائیکل سوار باقاعدہ سائرن بجاتے ہوئے جا رہے تھے۔ اور ان سائرنوں کی وجہ سے آگے جانے والی ٹریفک تیزی سے سائیڈوں میں ہٹتی جا رہی تھی۔ کار کی منزل آرک لینڈ کے دارالحکومت ہاگن کے انتہائی شمال مشرق میں واقع کنگ لینڈ کا علاقہ تھا۔ جہاں شاہی خاندان کی رہائش گاہیں اور دفاتر تھے۔ جم مارکر اس وقت کنگ آف آرک لینڈ سے ایک خصوصی ملاقات کے لئے جا رہا تھا۔۔۔۔ اس ملاقات کے لئے اُسے اس کے ہیڈ کوارٹر سے باقاعدہ طلب

کیا گیا تھا۔ جم مارکر ایک سال اسرائیل میں گزارنے کے بعد وہاں سیکرٹ سروس کو تیار کرنے کے بعد آرک لینڈ واپس آ گیا تھا۔ کنگ آف آرک لینڈ تو یہودی نہ تھا۔ لیکن یہودیوں سے اس کے تعلقات انتہائی گہرے تھے۔ ویسے بھی آرک لینڈ میں تمام صنعتوں اور کاروبار پر یہودی چھائے ہوئے تھے۔ مقامی افراد کا تعلق زیادہ تر زراعت سے ہی تھا۔ آرک لینڈ کے پاس جو فوج تھی۔ اس میں بھی زیادہ تعداد یہودیوں کی ہی تھی۔ اس لئے آرک لینڈ کو عام طور پر ایک یہودی ریاست ہی سمجھا جاتا تھا۔ حالانکہ آرک لینڈ سرکاری طور پر غیر مذہبی ریاست تھی۔ آرک لینڈ قریباً پانچ سو چھوٹے بڑے جزیروں پر مشتمل ملک تھا۔ جن میں سے صرف ساڑھے تین سو جزیروں پر آبادی تھی۔ باقی جزیروں پر صرف جنگلات تھے چونکہ آرک لینڈ نشیب میں واقع ہے اور اس کا کوئی حصہ سطح سمندر سے پانچ سو فٹ سے زیادہ بلند نہیں اس لئے وہاں کوئی دریا نہ تھا البتہ چند چھوٹی بڑی جھیلیں ضرور تھیں۔ آرک لینڈ میں مسلمان بھی رہتے تھے۔ لیکن ان کی تعداد خاصی کم تھی۔ البتہ مسلمان آرک لینڈ میں ہوٹلوں اور ریستورانوں میں ملازمت کرنے کے ساتھ ساتھ ٹرانسپورٹ کے ساتھ بھی منسلک تھے۔ آرک لینڈ بے حد ترقی یافتہ ملک تھا۔ خاص طور پر دارالحکومت ہاگن تو یورپ کے انتہائی ترقی یافتہ علاقوں میں شامل ہوتا تھا۔ ہاگن میں انتہائی شاندار عمارات کے ساتھ ساتھ ہوٹلوں، باروں، کلبوں کی بھی کثیر تعداد موجود تھی۔ کیونکہ ہاگن قدرتی حسن سے مالا مال جزیرہ تھا۔ یہاں کا موسم بھی تقریباً سارا سال انتہائی خوشگوار رہتا تھا۔ اس لئے یہاں پوری دنیا سے

سیاحوں کی کثیر تعداد آتی رہتی تھی۔ آرک لینڈ چونکہ غیر مذہبی ریاست تھی اس لئے یہاں اخلاقیات کی کچھ زیادہ پرواہ نہ کی جاتی تھی۔ یہاں انسانی آزادی کے نام پر ایسے ایسے قوانین موجود تھے کہ اخلاقیات کو مجبوراً اپنا چہرہ چھپا لینا پڑتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ہاگن میں نہ صرف ہر قسم کی منشیات وافر مقدار میں مل جاتی تھیں۔ بلکہ یہاں کے کلبوں، باروں اور ہوٹلوں میں ایسے ایسے انسانیت سوز مظاہرے عام نظر آتے تھے جنہیں دوسرے ممالک میں شاید کسی حالت میں بھی برداشت نہ کیا جا سکتا تھا۔ آرک لینڈ میں باقاعدہ عوام کی منتخب حکومت تھی۔ لیکن آئینی طور پر یہاں بادشاہت قائم تھی اور کنگ آف آرک لینڈ کو خصوصی اختیارات حاصل تھے۔ عام طور پر کنگ آف آرک لینڈ حکومتی کاموں میں مداخلت نہ کرتا تھا۔ لیکن خصوصی اختیارات کی بنا پر وہ سیاہ و سفید کا مالک تھا۔ اور حکومت اس کی مرضی اور اجازت کے بغیر کوئی قدم نہ اٹھا سکتی تھی۔ جم مارکر آرک لینڈ کی سیکرٹ سروس کا چیف تھا۔ اور اس لحاظ سے وہ براہِ راست کنگ آف آرک لینڈ کو جوابدہ تھا۔ یہاں سیکرٹ سروس کے قیام کا مقصد بادشاہت کے خلاف ہونے والی سازشوں کا قلع قمع کرنا تھا۔ جم مارکر نے مقامی سیکرٹ سروس کو اس طرح تربیت دے رکھی تھی کہ سیکرٹ سروس انتہائی فعال ہو گئی تھی۔ اس کا باقاعدہ خفیہ ہیڈ کوارٹر تھا جہاں انتہائی جدید ترین مشینری نصب تھی۔ جم مارکر نے پورے آرک لینڈ میں مخبروں کا ایسا جال پھیلا رکھا تھا کہ اس کا دعویٰ تھا کہ آرک لینڈ میں اگر کوئی آدمی اپنے غسل خانے میں بھی گنگنا

تھا۔ تو اس کا علم سیکرٹ سروس ہیڈکوارٹر کو فوراً ہو جاتا تھا۔ آرک لینڈ چونکہ منشیات۔ شراب اور اسلحے کے سمگلروں کی جنت خیال کیا جاتا تھا۔ اس لئے یہاں مجرموں اور جرائم پیشہ افراد کی کثیر تعداد موجود تھی۔ لیکن سیکرٹ سروس ان معاملات میں ہاتھ نہ ڈالتی تھی۔ اور مقامی پولیس ہی اس سے نمٹتی رہتی تھی۔ کنگ کے عظیم الشان گیٹ کے سامنے جا کر کار رک گئی۔ پھر خصوصی اجازت نامے چیک کرنے کے بعد کار کو ایک بند راہداری سے گزرنا پڑا۔ اس بند راہداری میں ایسی جدید مشینری موجود تھی کہ اس کی موجودگی میں اندر جانے والے ہر فرد کا باقاعدہ تجزیہ کر لیا جاتا تھا۔ کنگ لینڈ میں چونکہ کسی قسم کا اسلحہ لے کر جانا سخت ممنوع تھا۔ اس لئے خاص طور پر اسلحے کو چیک کیا جاتا تھا۔ کار اس راہداری سے گزرنے کے بعد ایک وسیع میدان سے گزرتی ہوئی سرخ پتھروں سے بنی ہوئی ایک انتہائی جدید اور شاندار عمارت کے سامنے رک گئی۔ یہ کنگ آف آرک لینڈ کا سرکاری دفتر تھا۔ یہاں قدم قدم پر مسلح افراد کا پہرہ تھا اور یہاں یہ حکم تھا کہ مشکوک آدمی کو پوچھ گچھ کی بجائے براہِ راست گولی سے اڑا دیا جائے۔ کار رکتے ہی جم مارکر دروازہ کھول کر نیچے اترا اور ایک باوردی فوجی نے جو رینک کے لحاظ سے کرنل تھا، آگے بڑھ کر جم مارکر کو باقاعدہ سیلوٹ کیا۔ جم مارکر نے سر ہلا کر اس کے سیلوٹ کا جواب دیا۔

"کنگ اپنے خاص کمرے میں آپ سے ملاقات کریں گے" — کرنل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور جم مارکر نے جواب دینے کی بجائے صرف

اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر کرنل کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے وسیع و عریض عمارت کی فراخ روشن اور شاندار انداز میں سجی ہوئی گیلریوں میں سے گزرتے ہوئے وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچ گیا۔ یہ کمرہ انتہائی قیمتی فرنیچر سے مزین تھا۔ اور سجاوٹ کے لحاظ سے انتہائی شاندار تھا۔ جم مارکر چونکہ پہلے بھی کئی بار اس کمرے میں آ چکا تھا۔ اس لئے وہ اطمینان سے ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اندرونی دروازہ کھلا اور کنگ آف آرک لینڈ اندر داخل ہوئے۔ وہ ادھیڑ عمر آدمی تھے۔ ان کے جسم پر تھری پیس سوٹ تھا اور ہاتھ میں سونے کے دستے والی ایک خوبصورت چھڑی۔ جم مارکر نے کھڑے ہو کر سر جھکا کر کنگ کا استقبال کیا۔

"بیٹھو جم مارکر، ہم نے ایک خصوصی مقصد کے لئے تمہیں بلوایا ہے" — کنگ نے قدرے بے تکلفانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اور خود بھی ایک اونچی نشست کے صوفے پر بیٹھ گئے۔

"فرمائیے سر" — جم مارکر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ بات تو تم اچھی طرح جانتے ہو کہ آرک لینڈ ویسے تو ایک غیر مذہبی ریاست ہے۔ لیکن اسے عام طور پر یہودی ریاست خیال کیا جاتا ہے۔ اور ویسے بھی آرک لینڈ کے یہودی ریاست اسرائیل کے ساتھ انتہائی گہرے دوستانہ تعلقات ہیں" — کنگ نے بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر" — جم مارکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہمیں بے حد مسرت ہے کہ اسرائیل کے صدر اور وزیراعظم

نے تمہاری وہاں کارکردگی کی خصوصی تعریف کی ہے " ــــ کنگ نے کہا۔

" ان کی مہربانی ہے سر" ــــ جم مارکر نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اب ہم تمہیں ایک خاص بات بتاتے ہیں۔ ایک سال قبل اسرائیل کے صدر ایک خفیہ دورے پر یہاں آئے تھے۔ ان کی یہاں آمد پر اسرائیل اور آرک لینڈ کے درمیان ایک خصوصی معاہدہ ہوا تھا جسے پوری دنیا سے خفیہ رکھا گیا۔ اس معاہدے کے تحت اسرائیل کی سرپرستی میں اور پوری دنیا کے یہودیوں کی دولت سے ایک خفیہ بین الاقوامی یہودی تنظیم قائم کی گئی جس کا کوڈ نام فلاسٹر رکھا گیا ہے۔ فلاسٹر کا ہیڈ کوارٹر بھی آرک لینڈ میں ہی قائم کیا گیا ہے۔ اور فلاسٹر کے اصل مقاصد کے حصول کے لئے آرک لینڈ میں اس کی خفیہ لیبارٹری قائم کی گئی۔ یہ لیبارٹری اور ہیڈ کوارٹر کہاں ہیں اور ان میں کیا ہو رہا ہے۔ اس سے ہمیں کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور بظاہر ہمارا یا حکومت آرک لینڈ کا فلاسٹر سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن ہمیں اتنا بہرحال علم ہے کہ فلاسٹر کا قیام دنیا کے اسلامی ممالک اور مسلمانوں کے خلاف خصوصی مقاصد کے لئے کیا گیا ہے۔ ہمیں مسلمانوں اور اسلامی ممالک سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اور سوائے رسمی بین الاقوامی تعلقات کے ہمارے اسلامی بلاک کے ملکوں سے تعلقات ہی نہیں ہیں۔ پھر فلاسٹر کے قیام کے عوض آرک لینڈ اور خصوصاً

شاہی خاندان کو یہودیوں کی طرف سے بے پناہ مفادات بھی مل رہے ہیں۔ اس لئے ہم نے فلاسٹر کے قیام کی سرکاری طور پر اجازت دے دی۔ اور اس سلسلے میں جو خصوصی سرکاری مراعات اسرائیل چاہتا تھا وہ بھی اُسے مہیا کر دی گئیں اس طرح معاہدے پر عمل درآمد بھی شروع ہو گیا۔ اور کسی کو اس کا علم نہ ہو سکا ــ اسرائیل اسے پوری دنیا سے حتیٰ کہ ایکریمیا اور گریٹ لینڈ تک سے بھی خفیہ رکھنا چاہتا تھا۔ اس لئے وہ خفیہ رہی۔ لیکن آج صبح اسرائیل کے صدر نے ہاٹ لائن پر ہم سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ فلاسٹر کے بارے میں اسلامی ممالک کے ایجنٹوں نے معلومات حاصل کر لی ہیں۔ اور آئندہ ماہ آران میں ہونے والی اسلامی ممالک کی سربراہی کانفرنس میں شاید اس بارے میں کوئی لائحہ عمل سوچا جائے۔ لیکن انہوں نے ایک ایسی بات کی جس پر ہم بے حد حیران ہوئے۔ انہوں نے کہا ہے کہ فلاسٹر کے قیام کی خبر ایشیا کے ایک اسلامی ملک پاکیشیا تک پہنچ گئی ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ پاکیشیائی سیکرٹ سروس فلاسٹر کے خاتمے کے لئے آرک لینڈ آئے۔ اس لئے ہم اپنی سیکرٹ سروس کو اس بارے میں ہوشیار کر دیں۔ ان کا کہنا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کسی طرح بھی فلاسٹر کی لیبارٹری اور اس کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچنے نہ دیا جائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ جم مارکر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تفصیلات جانتے ہیں۔ اس لئے انہیں صرف خبر کر دی جائے باقی انتظامات وہ خود کر لیں گے۔ چنانچہ ان کی اس بات کی وجہ سے ہم نے تمہیں یہاں طلب کیا ہے۔ اب تم

ہمیں بتاؤ کہ اس سیکرٹ سروس میں ایسی کیا بات ہے کہ اسرائیل کے صدر پورے اسلامی بلاک سے زیادہ اس سیکرٹ سروس کے بارے میں سن کر پریشان محسوس ہو رہے تھے" ــــ کنگ آف آرک لینڈ نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔ جم مارکر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں سنتے ہی چونک کر سیدھا ہو گیا تھا۔

" سر۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس انتہائی فعال تنظیم ہے۔ اس نے پوری دنیا کے یہودیوں اور خاص طور پر اسرائیل کو انتہائی زبردست نقصانات پہنچائے ہیں۔ یہودیوں کی قائم کردہ بڑی بڑی تنظیمیں اور پراجیکٹ ان کے ہاتھوں تباہ ہو چکے ہیں۔ اس لئے پوری دنیا کے یہودی ان سے خوف زدہ رہتے ہیں۔ مجھے بھی اسرائیل میں اس لئے بلایا گیا تھا تاکہ میں اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرنے کے لئے کوئی ٹھوس لائحہ عمل انہیں بتا سکوں۔ اور اتفاق سے جب میں پہلی بار وہاں پہنچا تو پاکیشیا سیکرٹ سروس اسرائیل میں کام کر رہی تھی۔ اس نے اسرائیل کی بڑی بڑی تنصیبات کو تباہ کر کے رکھ دیا تھا۔ اسرائیل کی تمام سپیشل ایجنسیاں ان کے مقابلے میں ناکام ہو چکی تھیں۔ لیکن میں نے وہاں جاتے ہی ذاتی طور پر ان کے خلاف کام شروع کیا اور میری ذاتی کارکردگی کی وجہ سے انہیں اپنا مشن ادھورا چھوڑ کر اسرائیل سے واپس جانا پڑ گیا۔ اس کے بعد میں نے ان سے آئندہ نمٹنے کے لئے اسرائیل میں باقاعدہ سیکرٹ سروس قائم کی اور اسے خصوصی تربیت دی۔ بلکہ اعزازی طور پر اسرائیل سیکرٹ سروس کا سربراہ بھی مقرر کر دیا گیا۔ اسرائیلی

ے حکام تو چاہتے تھے کہ میں آرک لینڈ کو چھوڑ کر مستقل اسرائیل رہ اؤں لیکن میں نے آرک لینڈ چھوڑنے سے صاف انکار کر دیا۔ یونکہ آرک لینڈ مجھے اسرائیل سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ بہر حال یہ طے ہوا کہ جب میری ضرورت پڑے گی تو مجھے اسرائیل کال کر لیا ائے گا۔ اور اس کے لئے باقاعدہ آپ سے اجازت بھی لے لی گئی۔ اب مجھے یہ سن کر بے حد مسرت ہو رہی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس میرے ملک آرک لینڈ آ رہی ہے۔ اگر واقعی ایسا ہے تو پھر یہاں سے ان کے جسموں کی بجائے ان کی روحیں ہی واپس جا سکیں گی۔ یہ میرا ملک ہے۔ اور یہاں میری اپنی سیکرٹ سروس موجود ہے۔ یہاں میں انہیں عبرتناک شکست دوں گا۔ آپ نے یہ بتا کر کہ وہ لوگ یہاں آ رہے ہیں۔ مجھے میری زندگی کی سب سے بڑی خوشی بخش دی ہے" ــــ جم مارکر نے بڑے جذباتی اور مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہمیں مکمل یقین ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس جس قدر فعال اور خوف ناک سہی وہ بہر حال تم اور تمہاری سیکرٹ سروس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ البتہ ہم ان کی لاشیں دیکھنا ضرور پسند کریں گے" ــــ کنگ آف آرک لینڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ضرور جناب۔ آپ کی یہ خواہش ان کے یہاں پہنچتے ہی پوری ہو جائے گی۔ لیکن سر ایک بات ہے کہ مجھے یہ علم ضرور ہونا چاہئے کہ فلاسٹر کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ ان کی وہ مخصوص لیبارٹری کہاں ہے۔ تاکہ میں اس کی حفاظت کے لئے اس کے گرد

سیکرٹ سروس کا ایسا جال بُن دوں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس جال میں بے بس مکھی کی طرح پھنس کر رہ جائے۔ کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہدف تو بہرحال فلاسٹر ہی ہوگی"۔۔۔ جم مارکر نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ لیکن اس کے لئے تمہیں براہِ راست اسرائیل کے صدر سے بات کرنی ہوگی۔ ہم ان جھمیلوں میں نہیں پڑنا چاہتے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتا دوں کہ ہم آرک لینڈ میں کسی قسم کی کوئی تباہی بھی پسند نہیں کریں گے۔ اس لئے تمہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرتے ہوئے یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیئے کہ وہ کوئی انتقامی کارروائی آرک لینڈ کے خلاف نہ کرے"۔۔۔ کنگ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سر۔ آپ قطعی بے فکر رہیں۔ ایسا کبھی بھی نہیں ہوگا۔ آرک لینڈ کا ایک معمولی سا پتھر بھی مجھے اپنی جان سے زیادہ عزیز ہے" جم مارکر نے انتہائی با اعتماد لہجے میں کہا۔ اور کنگ کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ پھیل گئی۔

"اوکے۔ بس ہم نے یہی بات کرنی تھی"۔۔۔ کنگ نے کہا۔ اور جم مارکر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے سر جھکا کر سلام کیا اور پھر ایک طرف ہٹ کر مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔ کنگ آف آرک لینڈ اٹھے اور اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ جب وہ کمرے سے چلے گئے تو جم مارکر تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر آ گیا۔ جہاں وہ کرنل موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد جم مارکر ایک بار پھر شاہی

کار میں بیٹھا اپنے ہیڈکوارٹر کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

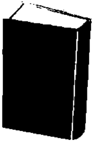

عمران نے آپریشن روم کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ بلیک زیرو گزشتہ ایک ہفتے سے چھٹی پر تھا۔ اس لئے دانش منزل کا سارا انتظام خود کار کر دیا گیا تھا اور یہاں کے فون کا سلسلہ بھی عمران کے فلیٹ میں واقع خصوصی کمرے کے ساتھ لنک کر دیا گیا تھا۔ چونکہ سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس نہ تھا۔ اس لئے عمران کو بھی یہاں آنے کی ضرورت نہ پڑتی تھی۔ لیکن سر سلطان سے آران حکومت کی طرف سے آئی ہوئی فائل دیکھنے کے بعد عمران سیدھا دانش منزل پہنچا تھا۔ تاکہ اس تنظیم کے بارے میں مزید معلومات حاصل کی جا سکیں۔ گو سر سلطان نے اُسے کہا تھا کہ وہ آران حکومت کو باضابطہ خط بھیج کر مزید تفصیلات منگوا سکتے ہیں۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ اول تو اس میں کافی وقت

ٹک جائے گا۔ اور دوسرا وہ خاص معلومات بھی مہیا نہیں ہو سکیں گی جو عام طور پر حکومتیں خاص مصلحتوں کی بنا پر سرکاری خط و کتابت میں آؤٹ نہیں کرتیں۔ اس لئے عمران نے سوچا کہ وہ خود آران سیکرٹ سروس کے چیف آغا طغرل سے بات کرے۔ تب ہی صحیح صورت حال کا علم ہو سکتا تھا۔ آپریشن روم میں بیٹھ کر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں موجود ایک خاص کاپی جس میں پوری دنیا کے اہم ٹیلی فون نمبروں کا ریکارڈ موجود تھا نکالی اور آغا طغرل کی رہائش گاہ کا نمبر تلاش کرنے لگا۔ کیونکہ آران سیکرٹ سروس کا چیف باقاعدہ ہیڈ کوارٹر میں بیٹھتا تھا۔ اور باقاعدہ دفتری کام کرتا تھا۔ آج چونکہ وہاں بھی تعطیل ہو گی اس لئے وہ آغا طغرل کی رہائش گاہ کا نمبر تلاش کر رہا تھا۔ آغا طغرل سے اس کی کئی بار ملاقات ہو چکی تھی۔ اور آغا طغرل اس کے کارناموں کی وجہ سے اُسے بے حد پسند کرتا تھا۔ اس لئے وہ اس سے بے تکلفانہ گفتگو بھی کر لیتا تھا۔ ورنہ عام طور پر آغا طغرل بے حد لئے دیئے رکھتا تھا۔ نمبر تلاش کر کے عمران نے رسیور اٹھایا اور آران کے لئے فارن کال کا مخصوص نمبر ڈائل کرنے کے بعد اس نے آغا طغرل کی رہائش گاہ کا نمبر ڈائل کیا۔

" ہیلو ش " ___ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

" پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ آغا صاحب سے بات کرائیں " ___ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ہولڈ فرمائیں " ___ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں

بعد آغا طغرل کی بھاری آواز رسیور پر سنائی دی۔

" یس۔ آغا بول رہا ہوں " ___ آغا طغرل کا لہجہ رعب دار تھا۔

" علی عمران بول رہا ہوں آغا جی " ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ علی عمران۔ خیریت۔ کیسے فون کیا آج تعطیل کے روز " ___ آغا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ لیکن لہجہ اُسی طرح رعب دار تھا۔

" بڑے دن ہو گئے تھے آپ کی بارعب آواز نہ سنی تھی۔ اور پھر سچی بات یہ ہے کہ کوئی مفت کا فون بھی نہ مل رہا تھا۔ آج موقع ملا ہے۔ تو میں نے سوچا کہ آغا سے رعب بھرے لہجے میں بات کرنے کا طریقہ ہی سیکھ لیا جائے " ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار آغا بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم ویسے ہی شریر ہو پہلے کی طرح۔ اصل میں اس لہجے میں بات کرنے کی عادت سی ہو گئی ہے " ___ آغا نے ہنستے ہوئے اس بار خاص طور پر اپنے لہجے کو نرم رکھتے ہوئے کہا۔

" وہ کیا کہتے ہیں۔ خدا جب حسن دیتا ہے تو نزاکت آ ہی جاتی ہے۔ اور نزاکت کا الٹ رعب ہی ہوتا ہے۔ اس لئے جب رعب آ جائے تو پھر اب آگے آپ خود سمجھ دار ہیں۔ آخر آپ آران سیکرٹ سروس کے چیف ہیں۔ تو ظاہر ہے سمجھ دار بھی ہوں گے " ___ عمران کی زبان ظاہر ہے بھلا کہاں رکنے والی تھی۔

" مطلب ہوا کہ میں بد صورت ہوں۔ ٹھیک ہے تم کو کہہ سکتے ہو۔ اب تمہاری طرح پرنس چارمنگ تو بہرحال نہیں ہوں "

آغا طغرل نے ہنستے ہوئے کہا۔
" ارے ارے۔ آغا جی آپ تو کنگ جادمنگ ہیں۔ میں تو
بس سمجھ داری کی بات کر رہا تھا۔ بہرحال اب مجھے حقیقی خطرہ پیدا
ہو گیا ہے کہ کہیں آپ ناراض ہو کر فون ہی نہ بند کر دیں۔ کیونکہ
مجھے معلوم ہے کہ آپ کے غصے کا پارہ یک لخت آگ بن جاتا ہے"
عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔
"یہ تم سے ناراض ہو کر میں نے مزید محاورے تو نہیں سننے۔
بہرحال اگر موڈ میں آ گئے ہو تو پھر بتا دو کہ فون کیوں کیا ہے کیونکہ
مجھے ایک ضروری میٹنگ میں جانا ہے۔ میں جانے کے لئے تیار
ہی ہوا تھا کہ تمہارا فون آ گیا" ___ آغا طغرل نے سنجیدہ لہجے
میں کہا۔
" آپ کی حکومت کی طرف سے آئندہ ماہ ہونے والی سربراہی
کانفرنس کے ایجنڈے کی جو فائل پاکیشیا بھیجی گئی ہے۔ اس میں
کسی یہودی تنظیم کا بھی ذکر ہے۔ جو آرک لینڈ میں قائم کی گئی ہے۔
اس بارے میں مزید تفصیلات پوچھنا چاہتا تھا" ___ عمران نے
بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔
" اوہ۔ تو اسے بھی ایجنڈے میں شامل کر لینے کا فیصلہ کر لیا گیا
ہے" ___ آغا طغرل نے چونکتے ہوئے کہا۔
" ابھی صرف ممبروں سے پوچھا گیا ہے" ___ عمران نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔
" اس تنظیم کے بارے میں ایک اتفاق سے کچھ معلومات ملی ہیں۔

ہمارے۔ سکا۔ کیونکہ فلاسٹر کو انتہائی خفیہ رکھا گیا ہے۔ البتہ صرف اتنا
لڑکی سے ہو سکا ہے کہ فلاسٹر کے سربراہ کا نام کیوبک ہے۔ اور اس
جا رہی ہے جنوبی ایکریمیا سے ہے۔ اس سے زیادہ کچھ معلوم نہیں ہو
کے ہیڈ کے ___ آغا طغرل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
لڑکی کو بھی ئے کے۔ بے حد شکریہ جناب۔ آغا صاحب۔ آپ واقعی
یہودیوں کی نہمنگ ہیں۔ اس بات کو ذہن میں رکھیے گا۔ اور یہ میری
کے چیف نے ہے۔ آنٹی مادام طغرل کی رائے ہے" ___ عمران نے
یں فلاسٹر ہیڈ کو" کہا اور آغا طغرل بے اختیار ہنس پڑا۔
ہے۔ اسے بتایا گیا طان ہو۔ اچھا یہ بتاؤ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس فلاسٹر
ایئرپورٹ پر اس تنظیم نے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں" ___ آغا طغرل
لئے اس لڑکی کو مزاحیہ میں کہا۔
نیا نام تھا۔ اس لئے اس والا شیطان کہلاتا ہے۔ اس بار آنٹی سے
کی اطلاع دی۔ اس پر مزاحیہ چھیوں کا آپ سے۔ ویسے پاکیشیا سیکرٹ
کی گئی۔ بہت بھاگ دوڑ کے بعد ہے۔ اس کی مرضی ہے۔ میرا کام تو
کہ اسرائیل اور آرک لینڈ کے کا اور بس" ___ عمران نے مسکراتے
معاہدہ ہوا ہے۔ جس کے تحت اسرائیل
کے یہودیوں نے فنڈ اکٹھا کر کے آرک لینڈ سے کہا گیا۔ اور
ہیڈ کوارٹر قائم کیا ہے۔ اور کہیں کوئی ایسی لیبارٹری سیدور رکھ دیا۔
گئی ہے۔ جس میں یقیناً کوئی ایسا ہتھیار تیار ہو رہا ہے ہنسے کے بعد
اسلامی بلاک کے خلاف استعمال کیا جائے گا۔ اس سے زمانے رہا
معلومات حاصل نہیں ہو سکیں۔ اس پر میں نے آران حکومت جان بوجھ

کہ بیگم آغا طغرل کا حوالہ ساتھ دے دیا تھا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ بیگم آغا طغرل انتہائی سخت مزاج کی خاتون ہیں اور آغا طغرل ہمیشہ اس کے سامنے بھیگی بلی بنے رہتے ہیں۔ اور یہی وجہ تھی کہ آغا طغرل بھی جلدی میں خدا حافظ کہنے پر مجبور ہو گئے تھے۔

"کیوبک۔ جنوبی ایکریمیا۔ نام تو سنا ہوا ہے"۔۔۔۔ عمران نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور اٹھ کر لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔ لائبریری اس نے کمپیوٹرائزڈ کر رکھی تھی۔ اس لئے تھوڑی دیر بعد وہ ہزاروں فائلوں میں سے ایک فائل برآمد کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ یہ فائل وائٹ بٹر فلائی نامی تنظیم کے متعلق تھی۔ کسی زمانے میں جنوبی ایکریمیا میں اس تنظیم نے بڑا ادھم مچا رکھا تھا۔ تنظیم ہر قسم کے بین الاقوامی جرائم میں ملوث تھی۔ پھر بین الاقوامی فورم پر اس کے خلاف کام کیا گیا۔ اور آخر کار تنظیم کا خاتمہ کر دیا گیا۔ اور تنظیم ٹوٹنے کے ساتھ اس کے ممبران بکھر کر دوسری تنظیموں میں شامل ہو گئے تھے۔ کیوبک بھی وائٹ بٹر فلائی کا اہم آدمی تھا۔ اس لئے کمپیوٹرانڈکس میں اس کے نام کے ساتھ وائٹ بٹر فلائی کا نام بھی موجود تھا۔ یہی وجہ تھی کہ کیوبک اور جنوبی ایکریمیا کے الفاظ ٹائپ ہوتے ہی کمپیوٹر نے وائٹ بٹر فلائی کی فائل کی نشاندہی کر دی تھی۔ کہ کیوبک کے بارے میں جو تفصیل بھی موجود ہے وہ اس فائل میں ہے۔ فائل خاصی ضخیم تھی۔ اس لئے عمران اسے اٹھا کر واپس آپریشن روم میں آ گیا۔ اور پھر وہ فائل کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔ جانے

کتنا وقت گزرا تھا کہ کمرے میں سیٹی کی مخصوص آواز گونجی اور عمران یہ آواز سن کر چونک پڑا۔ اس نے کھلی ہوئی فائل کے صفحات پر پیپر ویٹس رکھے اور خود اٹھ کر اس نے میز کے دوسرے کنارے پر موجود ایک بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی سیٹی کی آواز آنی بند ہو گئی۔ اور دروازے کے اوپر دیوار پر ایک سکرین روشن ہو گئی۔ سکرین پر بلیک زیرو موجود تھا۔ اور عمران اسے دیکھ کر مسکرا دیا پھر اس نے وہ بٹن دوبارہ پریس کیا اور میز کی درمیانی دراز کھول کر اس نے اس کے اندر ہاتھ ڈالا اور ایک بڑے سے بٹن کو پریس کر دیا۔ اس کے بعد دراز بند کر کے وہ اطمینان سے واپس اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس بڑے بٹن کے پریس ہونے سے دانش منزل کا آٹو لاکنگ نظام آف ہو گیا تھا۔ اس لئے اب بلیک زیرو جو ایمرجنسی ڈور پر موجود تھا۔ اسے باہر سے کھول کر اندر آسکتا تھا۔ کیونکہ عمران نے اندر آ کر آٹو لاکنگ نظام آن کر دیا تھا تاکہ وہ اطمینان سے بیٹھ کر کام کر سکے۔ یہی وجہ تھی کہ بلیک زیرو ایمرجنسی ڈور سے بھی اندر نہ آسکا تھا۔ تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو آپریشن روم میں داخل ہوا۔

"عمران صاحب۔ خیریت۔ آج آپ نے لاکنگ سسٹم آن کر رکھا تھا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے سلام کرنے کے بعد حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اتنی بڑی عمارت میں اکیلے بیٹھنے سے مجھے ڈر لگ رہا تھا۔ اس لئے تالے لگا کر بیٹھا ہوا تھا"۔۔۔۔ عمران نے فائل سے سر

اٹھائے بغیر جواب دیا۔ اور بلیک زیرو مسکرا دیا۔ پھر لباس بدلنے کے لئے وہ اپنے خاص کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کی اور پھر فون کے پاس رکھی ہوئی ٹیلی فون ریکارڈ بک اٹھا کر اس میں سے نمبر تلاش کرنے لگا۔ چند لمحوں بعد اس کی نظریں ایک نمبر پر جم گئیں۔ وہ چند لمحے بغور اسے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے بک بند کی اور ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ وہ اس وقت بے حد سنجیدہ نظر آ رہا تھا۔

"پرنس کارگو" ـــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہڈسن سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں" ـــ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔ اور پھر چند لمحوں بعد ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ ہڈسن بول رہا ہوں۔ کون صاحب بات کر رہے ہیں" ہڈسن نے کہا۔

"پاکیشیا سے علی عمران" ـــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ عمران صاحب۔ فرمایئے" ـــ دوسری طرف سے ہڈسن نے چونک کر کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"تمہارا دوست کیوبک کہاں ہے آج کل" ـــ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیوبک۔ اوہ کافی پرانی بات کر رہے ہیں۔ طویل عرصے سے اس سے ملاقات نہیں ہوئی۔ ویسے سنا ہے آج کل وہ آرک لینڈ میں ہے۔ خیریت۔ کیوبک سے کیا کام پڑ گیا" ـــ ہڈسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آرک لینڈ میں ہے۔ مگر مجھے تو معلوم ہوا ہے کہ وہ آج کل ایشیا کی کسی بین الاقوامی تنظیم سے وابستہ ہے۔ اور یہیں جنوبی ایکریمیا میں ہی ہے۔ ایک بڑا سودا تھا منشیات کا۔ میں نے سوچا کہ چلو کمیشن معقول بن جائے گا۔ تم تو اسلحے کا دھندہ کرتے ہو۔ ورنہ تو تم سے بھی بات ہو سکتی تھی" ـــ عمران نے کہا۔

"میں تو واقعی اسلحے کا کام کرتا ہوں۔ اور کسی دھندے میں نہیں پڑتا۔ کیوبک کے بارے میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔ ہو سکتا ہے منشیات گینگ میں ہی شامل ہو۔ لیکن بہرحال ہے وہ آرک لینڈ میں ہی" ـــ ہڈسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کوئی ایسا آدمی بتا دو۔ جس کے ذریعے اس سے رابطہ ہو سکے" عمران نے کہا۔

"آدمی ـــ ایک منٹ ہولڈ کرو۔ میرے ذہن میں ایک خیال آیا ہے۔ شاید تمہارا کام بن جائے" ـــ ہڈسن نے کہا اور پھر ڈیڑھ منٹ کی مسلسل خاموشی کے بعد ایک بار پھر اس کی آواز رسیور پر سنائی دی۔

"ہیلو۔ علی عمران۔ کیا تم لائن پر ہو" ـــ ہڈسن نے کہا۔

"ہاں۔ کچھ پتہ چلا" ـــ عمران نے جواب دیا۔

" آدمی کا تو پتہ نہیں چلا۔ البتہ یہ معلوم ہو گیا ہے۔ کہ آرک لینڈ کے دارالحکومت ہاگن میں ایک بہت بڑا گیم کلب ہے۔ ڈنسی گیم کلب۔ اُسے اکثر وہاں دیکھا گیا ہے۔ تم وہاں کسی کو فون کر کے معلوم کر لو۔ شاید ملاقات ہو جائے" ـــــ ہڈسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ڈنسی گیم کلب۔ او کے۔ تھینک یو" ـــــ عمران نے کہا۔ اور رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے بلیک زیرو واپس آیا تو وہ نہ صرف لباس بدل چکا تھا۔ بلکہ اس کے ہاتھ میں چائے کے دو کپ بھی تھے۔

" میں نے سوچا آپ بے حد مصروف ہیں۔ اس لئے چائے کا ایک کپ پیش کر دوں" ـــــ بلیک زیرو نے کپ عمران کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

" شکریہ۔ تم جیسے سگھڑ اور سلیقہ مند سے یہی توقع ہو سکتی تھی" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ انٹرنیشنل فون ڈائریکٹری میں سے چیک کر کے آرک لینڈ کے دارالحکومت ہاگن میں واقع ڈنسی گیم کلب کا نمبر تلاش کر کے مجھے بتاؤ۔ اور ساتھ ہی سٹلائٹ کوڈ بھی" ـــــ عمران نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

" آرک لینڈ۔ خیریت" ـــــ بلیک زیرو نے کرسی سے اٹھتے ہوتے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور عمران نے مختصر لفظوں میں اُسے سر سلطان کے پاس فائل لے آنے سے لے کر اب تک

کے حالات بتا دیئے۔ ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ اسرائیلی سیکرٹ سروس کا نیا چیف جم مارکر ہی آرک لینڈ سیکرٹ سروس کا چیف بھی ہے۔ اور بلیک زیرو کے چہرے پر بھی گہری سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے۔ کیونکہ اب وہ بھی سمجھ گیا تھا کہ معاملہ خاصا سنجیدہ ہے۔

" آخر کب تک ہم ان یہودی تنظیموں کا مقابلہ کرتے رہیں گے۔ یہ تو ختم ہونے میں ہی نہیں آتیں" ـــــ بلیک زیرو نے انٹرنیشنل ڈائریکٹری کا یورپ والا حصہ الماری سے نکال کر اپنے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

" جب تک ہماری زندگی ہے اور جب تک یہ یہودی مسلمانوں کے خلاف تنظیمیں بناتے رہیں گے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے ڈائریکٹری کھول کر اس میں چیکنگ شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے پیڈ پر نمبر لکھے۔ اور پیڈ عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے ایک نظر پیڈ کو دیکھا اور پھر رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ دو بار مسلسل کوشش کرنے کے بعد تیسری بار رابطہ ہو ہی گیا۔

" ڈنسی گیم کلب" ـــــ ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" میں جنوبی ایکریمیا سے ہڈسن بول رہا ہوں۔ میرے دوست جناب کیوبک یہاں اکثر آتے رہتے ہیں۔ میں نے ان سے بات کرنی ہے۔ کیا آپ بات چیت کرا دیں گی مس" ـــــ عمران نے خالصتاً جنوبی ایکریمیا کے لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔

"کیو بک۔ نہیں جناب۔ اس نام کے کسی صاحب سے میں واقف نہیں ہوں۔ ایک منٹ۔ میں آپ کی بات زگالو سے کرا دیتی ہوں۔ یہ ہمارے گیم کلب کے سب سے باخبر آدمی ہیں۔ شاید انہیں معلوم ہو"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"شکریہ مس"۔۔۔۔ عمران نے اسی لہجے میں کہا۔

"ہیلو۔ زگالو بول رہا ہوں۔ کون صاحب"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"مسٹر زگالو۔ میں جنوبی ایکریمیا کے ملک فاک لینڈ کے دارالحکومت سٹینلے سے بول رہا ہوں۔ میرا نام ہڈسن ہے۔ مسٹر کیو بک جو پہلے یہاں فاک لینڈ میں ہی ہوتے تھے۔ میرے پرانے دوست ہیں۔ آج کل ہانگ کانگ میں ہوتے ہیں۔ اور مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ آپ کے گیم کلب میں آتے جاتے رہتے ہیں۔ میں نے ان سے انتہائی اہم بات کرنی ہے۔ مگر میرے پاس ان کا فون نمبر نہیں ہے۔ اگر آپ کوئی مدد کر سکیں تو مشکور ہوں گا"۔۔۔۔ عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"سوری مسٹر ہڈسن۔ آپ اتنی دور سے کال کر رہے ہیں۔ مجھے آپ کی مدد کر کے یقیناً بے حد خوشی ہوتی۔ لیکن کیو بک نام کے کوئی صاحب گیم کلب کے مستقل ممبر نہیں ہیں۔ ہاں کبھی ایک دو بار گیسٹ کی حیثیت سے آئے ہوں تو پھر میں انہیں جانتا نہیں"۔ زگالو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ معلوم تو یہی ہوا ہے۔ کہ وہ آپ کے گیم کلب کے مستقل

ممبر ہیں۔ لیکن وہ ایسے ویسے کاموں میں چونکہ ملوث رہتے ہیں۔ اس لئے ہو سکتا ہے انہوں نے نام تبدیل کر لیا ہو۔ اگر آپ کو زحمت نہ ہو تو میں ان کا حلیہ بتا دیتا ہوں۔ اگر آپ کو یاد آ جائے تو"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بتلائیے"۔۔۔۔ زگالو نے جواب دیا۔ اور عمران نے فائل میں لگے ہوئے کیو بک کے فوٹو کے مطابق اس کا حلیہ بتانا شروع کر دیا۔ حلیے میں وہ البتہ خاص طور پر ان مخصوص خدوخال کو زیادہ واضح کر رہا تھا۔ جو وقت گزرنے کے باوجود زیادہ تبدیل نہیں ہو سکتے۔

"اوہ اوہ۔ جو حلیہ آپ بتا رہے ہیں۔ اس سے ملتا جلتا حلیہ لارڈ باٹر کا تو ہے۔ کلڈی کے سب سے بڑے رئیس ہیں۔ لیکن آپ تو کہہ رہے ہیں کہ وہ ایسے ویسے کاموں میں ملوث رہتے ہیں۔ جب کہ لارڈ باٹر تو آرک لینڈ کے انتہائی معزز آدمی ہیں۔ شاہی خاندان اور خاص طور پر پرنسز ڈنسی کے وہ گہرے دوست ہیں۔ یہ گیم کلب پرنسز ڈنسی کی ہی ملکیت ہے۔ لیکن جو حلیہ آپ نے بتایا ہے وہ بہرحال ان سے ملتا جلتا ہے"۔۔۔۔ زگالو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے وہ لارڈ تو نہیں ہو سکتے۔ ویسے بائی دی وے لارڈ باٹر کہاں رہتے ہیں۔ میرا مطلب ہے مستقل طور پر"۔۔۔۔ عمران نے سرسری سے انداز میں پوچھا۔

"کلڈی میں ان کی بہت بڑی جاگیر ہے۔ لیکن یہاں ہانگ کانگ میں ان

کا امپورٹ ایکسپورٹ کا بہت وسیع کاروبار ہے۔ کلڈی کارپوریشن کے نام سے۔ رہائش کا مجھے علم نہیں ہے۔ البتہ رہتے یہیں ہانگ کانگ میں ہی ہیں" ۔۔۔ زگالو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ پرنسز ڈنسی کیا کنگ آف آرک لینڈ کی صاحبزادی ہیں" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں بھتیجی ہیں" ۔۔۔ زگالو نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اچھا سمجھ گیا۔ میں نے بھی ان کے متعلق سنا ہے کہ انہوں نے بیوہ ہونے کے بعد کاروبار شروع کیا ہوا ہے" ۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"کاروبار تو نہیں کہہ سکتے آپ۔ البتہ وہ شاہی خاندان کے دوسرے افراد کی نسبت سوشل زیادہ ہیں۔ البتہ یہ جیم کلب ان کی ملکیت ہے۔ یہیں ان کا دفتر بھی ہے۔ لیکن وہ بیوہ کیسے ہو سکتی ہیں۔ انہوں نے تو شادی ہی نہیں کی" ۔۔۔ زگالو نے جواب دیا۔

"کیا اس وقت بھی وہ دفتر میں ہیں" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ ہیں تو سہی۔ لیکن مسٹر ہڈسن وہ اپنے سٹیٹس سے کم افراد سے بات کرنا بھی گوارا نہیں کرتیں" ۔۔۔ زگالو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ میری کیا جرأت ان سے بات کرنے کی۔ میں تو ویسے ہی پوچھ رہا تھا۔ اچھا شکریہ" ۔۔۔ عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور رکھ دیا۔

"اب ڈائریکٹری میں اس پرنسز ڈنسی کا نمبر تلاش کرو بلیک زیرو مجھے یقین ہے یہ لارڈ باٹم وہی کیو بک ہی ہے۔ اور پرنسز ڈنسی سے اگر اس کے تعلقات وسیع ہیں تو پھر یقیناً یہ پرنسز بھی فلاسٹر سے متعلق ہوگی۔ اگر نہ بھی ہوگی تب بھی جانتی ضرور ہوگی" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو کیا آپ اس سے براہ راست فلاسٹر کے بارے میں پوچھیں گے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اگر فلاسٹر کے بارے میں اتنی آسانی سے معلومات مل سکتیں تو پھر آغا طغرل کب کی ساری معلومات حاصل کر چکا ہوتا۔ میں تو وہاں جانے کے لئے اپنا سکوپ بنانا چاہتا ہوں" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔ اور تھوڑی دیر کی ورق گردانی کے بعد آخر کار اس نے ایک نمبر تلاش کر لیا۔ پیڈ کو اپنی طرف کھسکا کر اس نے وہ نمبر لکھا اور پیڈ ایک بار پھر عمران کی طرف کھسکا دیا۔

"یہ اس کی رہائش گاہ کے نمبر ہیں۔ بس یہی نمبر ہے۔ ڈائریکٹری میں" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔ اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور تیزی سے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اس بار اُسے تین بار کوشش کرنی پڑی۔ پھر رابطہ قائم ہوا۔

"یس۔ پرنسز ڈنسی مینشن" ۔۔۔ ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سیکرٹری ٹو پرنس آف ڈھمپ۔ سپیکنگ فرام کافرستان۔

پرنس آف ڈھمپ پرنسز سے بات کرنا چاہتے ہیں" ـــــ عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ" ـــــ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

"یس ـــ پرنس آف ڈھمپ آف کافرستان" ـــــ عمران نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"پرنسز مینشن میں تو موجود نہیں ہیں ۔ اپنے گیم کلب والے دفتر میں ہیں ۔ لیکن آپ ہولڈ کریں ۔ میں ان سے بات کرتی ہوں" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا ۔ اور پھر تقریباً ایک منٹ بعد وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ہیلو ۔ سیکرٹری ٹو پرنس ۔ کیا آپ لائن پر ہیں" ـــــ بولنے والی کا لہجہ اس بار قدرے مؤدبانہ تھا۔

"یس میڈم" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"پرنسز بات کرنے کے لئے تیار ہیں ۔ آپ نمبر نوٹ کر لیں ۔ اس نمبر پر پرنس براہ راست بات کر سکتے ہیں ۔ یہ نمبر پرنسز کا خصوصی نمبر ہے" ـــــ اس عورت نے کہا۔

"شکریہ ۔ فرمائیے" ـــــ عمران نے کہا ۔ اور دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا ۔ اور عمران نے ایک بار پھر شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور دوبارہ وہی نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"آپ نے ڈھمپ ریاست کو اب کافرستان میں شامل کر دیا ہے ۔ یہ تو پاکیشیا کے لئے بہت بڑا نقصان ہے" ـــــ بلیک زیرو

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آرک لینڈ میں جم مار کر موجود ہے ۔ اس لئے مجبوری ہے ۔ پاکیشیا کا نام سن کر وہ بھڑک اٹھے گا" ـــــ عمران نے کہا ۔ اسی لمحے رابطہ قائم ہو گیا۔

"ہیلو" ـــــ ایک لوچ دار نسوانی آواز سنائی دی ۔ لہجہ اور آواز بتا رہی تھی کہ بولنے والی کوئی نوجوان لڑکی ہے۔

"کیا ہمیں پرنسز ڈنسی سے شرف گفتگو حاصل ہو رہا ہے ۔ ہم پرنس آف ڈھمپ بنفس نفیس بات کر رہے ہیں" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوہ ۔ پرنس آف ڈھمپ ہمیں آپ سے گفتگو کر کے دلی مسرت محسوس ہو رہی ہے ۔ ہماری خواہش تھی کہ ہماری ملاقات کسی ایسٹرن پرنس سے ہو جاتے ۔ لیکن مشرق یہاں سے بہت دور ہے ۔ ہمیں تو یہ خیال بھی نہ تھا ۔ کسی روز اچانک ایسا بھی ہو سکتا ہے" ـــــ دوسری طرف سے حیرت اور مسرت کے ملے جلے لہجے میں کہا گیا۔

"فاصلے دلوں کے درمیان کوئی اہمیت نہیں رکھتے پرنسز ۔ آپ کو یقیناً حیرت تو ہو رہی ہو گی کہ ہم نے آپ کو فون کیوں کیا ہے ۔ اصل میں ہم سیاحت کا بے حد شوق رکھتے ہیں ۔ اور اس شوق میں ہم نے دنیا کا کافی حصہ دیکھ ڈالا ہے ۔ لیکن ہم آرک لینڈ اب تک نہیں دیکھ سکے ۔ کچھ روز پہلے ہم گریٹ لینڈ میں تھے ۔ تو لارڈ جانسن نے جو ہماری طرح سیاح ہیں ۔ آرک لینڈ کی

بے حد تعریف کی اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے آپ کا ذکر بھی کچھ ان الفاظ میں فرمایا کہ ہمارے دل میں آرک لینڈ سے بھی زیادہ آپ سے ملاقات کا شوق بھڑک اٹھا۔ لیکن ظاہر ہے آپ سے تعارف نہ تھا۔ اس لئے مجبوراً آپ کو فون کرنا پڑا۔ اگر آپ ملاقات کا وعدہ کریں تو ہم آرک لینڈ کی سیاحت کے لئے تیار ہیں۔ لیکن پرنسز ایک بات کی ہم پہلے ہی وضاحت کر دیں تو زیادہ بہتر ہے کہ سیاحت کے دوران ہم کسی کے مہمان نہیں بنا کرتے کیونکہ اس طرح سیاحت کا صحیح لطف ختم ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہم صرف ملاقات کی درخواست کر رہے ہیں" ——— عمران نے کہا۔

" اوہ پرنس۔ ہمیں آپ سے ملاقات کر کے مسرت ہوگی۔ آپ اپنی آمد کے متعلق تفصیلات بتا دیں تو ہمارے آدمی آپ کا ائیرپورٹ پر استقبال کرنا فخر محسوس کریں گے" ——— پرنسز ڈنسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہم آپ کی اس عنایت پر بے حد مشکور ہیں۔ ہم اطلاع کر دیں گے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" ویسے پرنس۔ آپ کی ریاست ڈھمپ کافرستان کا حصہ ہے یا خود مختار ریاست ہے" ——— پرنسز ڈنسی نے پوچھا۔

" کافرستان سے ملحقہ کوہ ہمالیہ میں ایک ریاست ہے۔ بہر حال آزاد اور خود مختار ریاست ہے۔ لیکن چونکہ کافرستان بڑا ملک ہے۔ اس لئے حوالے کے لئے کافرستان کا نام ساتھ لیا جاتا ہے" ——— عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" کوہ ہمالیہ تو پاکیشیا سے بھی ملحق ہے۔ کیا آپ کی ریاست پاکیشیا سے بھی ملحق ہے" ——— پرنسز کا لہجہ ایسا تھا کہ عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" نہیں پرنسز۔ پاکیشیا سے ریاست ڈھمپ کا کوئی الحاق نہیں بنتا۔ اور ویسے بھی ہمارے مفادات کافرستان سے وابستہ ہیں اور پاکیشیا سے نہیں۔ مگر آپ کیوں خاص طور پر پوچھ رہی ہیں۔ آپ پاکیشیا تشریف لے گئی ہیں کبھی" ——— عمران نے پوچھا۔

" اوہ نہیں پرنس۔ ہم نے تو ایشیا دیکھا ہی نہیں۔ دراصل آرک لینڈ سیکرٹ سروس کے چیف سے گزشتہ دنوں ملاقات ہوئی تھی۔ وہ بتا رہے تھے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ایک مشن پر آرک لینڈ آ رہی ہے۔ اس لئے انہوں نے اس کو روکنے کے لئے خصوصی انتظامات کئے ہیں۔ اس لئے میں نے پوچھا تھا" ——— پرنسز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ ملاقات کی درخواست منظور ہونے پر ہم آپ کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتے ہیں۔ گڈ بائی" ——— عمران نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

" اس کا کیا مطلب ہوا عمران صاحب۔ کہ آپ تو ابھی معلومات حاصل کر رہے ہیں۔ اور وہاں جم مار کر آپ کو روکنے کے لئے تیاریاں کر رہا ہے" ——— بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ لاؤڈر پر وہ ساری بات چیت سن رہا تھا۔

" دیکھا احتیاط کام آ گئی۔ اگر میں پاکیشیا کا حوالہ دے دیتا۔

تو یہ بات بھی سامنے نہ آتی ۔ اور اب تو یہ پرنس آف ڈھمپ والا سلسلہ بھی ختم ہو گیا ۔ کیونکہ جم مارکر کو جس حد تک میں نے دیکھا ہے ۔ وہ خاصا ذہین آدمی ہے ۔ وہ کافرستان کا سن کر بھی چونک پڑے گا ۔ اور اس کے بعد ہمارا وہاں کام کرنے کا سکوپ بھی بے حد محدود رہ جائے گا ۔ اور جم مارکر کی پیشگی تیاری کے سلسلے میں البتہ یہ بات واقعی حیران کن ہے کہ جم مارکر کو اس بات کی اطلاع مل چکی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس آرک لینڈ آ رہی ہے ۔ حالانکہ آج صبح سر سلطان سے پہلی بار فائل کے بارے میں بات ہوئی ہے ۔ اور وہ بھی ان کی رہائش گاہ پر ۔ جہاں کوئی غیر آدمی بھی موجود نہیں ہے ۔ اور سر سلطان سے مل کر میں براہِ راست یہاں دانش منزل آ گیا ہوں "۔۔۔ عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا ۔ اور بلیک زیرو کے چہرے پر بھی تشویش کے آثار ابھر آئے ۔

" اوہ ۔ یقیناً اسرائیلی ایجنٹوں کو اس بات کی خبر مل گئی ہو گی کہ فائل پاکیشیا روانہ کی گئی ہے ۔ اور اسرائیلی حکام جانتے ہیں ۔ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پاس سوائے یہودی تنظیموں کا خاتمہ کرنے کے اور کوئی کام ہی نہیں ہے ۔ اس لئے انہوں نے خود بخود یہ طے کر لیا ہو گا کہ فلاسٹر کے خاتمے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس آرک لینڈ آج پہنچی کہ کل پہنچی ۔ چنانچہ جم مارکر کو خبردار کر دیا گیا ہو گا "۔۔۔ عمران نے چند لمحوں بعد تجزیہ کرتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ کیونکہ

موجودہ حالات میں اس کے سوا اور کچھ سوچا بھی تو نہ جا سکتا تھا ۔

" آپ کا انداز بتا رہا ہے عمران صاحب کہ آپ فلاسٹر کے خاتمے کے لئے مہم پر نہیں جانا چاہتے ۔ لیکن پہلے آپ نے کہا ہے کہ آپ اس سلسلے میں کام کریں گے ۔ آخر اس تضاد کی وجہ" بلیک زیرو نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران مسکرا دیا ۔

" ضروری تو نہیں کہ ہر یہودی تنظیم کے خاتمے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس ہی جائے ۔ غیر متعلق لوگ بھی تو جا سکتے ہیں ۔ وہ بھی تو مسلمان ہیں "۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔

" کیا مطلب ۔ کن غیر متعلق لوگوں کی بات کر رہے ہیں آپ" بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا ۔

" ٹائیگر ۔ جوزف ۔ جوانا ۔ آغا سلیمان پاشا اور میں ۔ ہم سب غیر متعلق لوگ ہی ہیں "۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" سلیمان کو بھی آپ اس مہم میں ساتھ لے جانا چاہتے ہیں" بلیک زیرو کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی ۔

" پہلے کبھی آرک لینڈ جانا نہیں ہوا ۔ اب پتہ نہیں وہاں کے لوگ مونگ کی دال کیسی پکاتے ہوں "۔۔۔ عمران نے کہا ۔ اور بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا ۔

" دال وغیرہ کی بات چھوڑیں عمران صاحب ۔ اگر آپ نے واقعی سیکرٹ سروس کے ممبران کو ساتھ نہیں لے جانا تو پھر ایسا کریں کہ سلیمان کی بجائے آپ مجھے ساتھ لے جائیں ۔ یہاں جولیا ہماری عدم موجودگی میں سیکرٹ سروس کو سنبھال لے گی "

بلیک زیرو نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" وہاں بھی مقابلہ سیکرٹ سروس سے ہی ہوگا۔ فلاسٹر تو ابھی مقابلے پر ہی نہیں ہے۔ اس لئے ایسا کیوں نہ کریں۔ کہ تم سیکرٹ سروس کو لے کر چلے جاؤ۔ اور وہاں ٹرانسمیٹر پر انہیں کنٹرول کرتے رہو۔ یہاں میں سنبھال لوں گا " ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اگر آپ نے یہ بات سنجیدگی سے کہی ہے تو مجھے منظور ہے" بلیک زیرو نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تم فارغ بیٹھے بیٹھے واقعی تنگ آ گئے ہو۔ اوکے۔ یہ مشن مکمل طور پر تمہارے ذمہ رہا۔ تم اسے پلان کرو گے اور تم ہی اسے ڈیل کرو گے۔ مجھے بہر حال کامیابی کی رپورٹ چاہئے " ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تو بلیک زیرو کی آنکھوں میں مسرت کے چراغ جل اٹھے۔

" انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا عمران صاحب " ـــــ بلیک زیرو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اب غور سے میری ہدایات سن لو۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ وہاں جم مارکر اپنی سیکرٹ سروس سمیت تمہارے شکار کے لئے یقیناً جال پھیلائے منتظر ہوگا۔ دوسری بات یہ کہ آرک لینڈ تم سب کے لئے اجنبی ملک ہوگا۔ لیکن جم مارکر کا وہ اپنا ملک ہے۔ تیسری بات یہ کہ جم مارکر نے اپنی سیکرٹ سروس کی تنظیم کس طرح منظم کی ہوئی ہے۔ اس کا بھی کسی کو علم نہیں۔ اور اس

کے ممبران کے بارے میں بھی تم کچھ نہیں جانتے۔ چوتھی بات یہ کہ تم آرک لینڈ سیکرٹ سروس کا مقابلہ کرنے نہیں جا رہے بلکہ تمہارا مقصد فلاسٹر تنظیم کا خاتمہ ہے۔ اس کے ہیڈکوارٹر اور لیبارٹری دونوں کا یا کم از کم کسی ایک کا۔ اس بات کا پورے مشن کے دوران خاص طور پر خیال رکھنا ایسا نہ ہو کہ تم جم مارکر اور اس کی سیکرٹ سروس سے ہی الجھتے رہ جاؤ اور اصل مشن کی طرف توجہ ہی نہ دو۔ اور آخری بات یہ کہ تم نے اپنے ممبرز سے بھی چھپ کر رہنا ہے۔ اور انہیں اس طرح کنٹرول بھی کرنا ہے۔ کہ ان پر ایکسٹو کی کارکردگی کا رعب بھی قائم رہے" عمران نے باقاعدہ ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

" آپ سب کچھ مجھ پر چھوڑ دیں عمران صاحب۔ یہ اب میرے لئے چیلنج کیس ہوگا۔ آپ صرف اتنا کریں کہ اس جم مارکر کا حلیہ قد و قامت اور اس بارے میں جس قدر تفصیل بھی آپ بتا سکیں بتا دیں۔ تاکہ میں اسے مارک کر سکوں" ـــــ بلیک زیرو نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔ اور عمران نے اسے جم مارکر کے بارے میں تفصیل بتانی شروع کر دی۔

" ٹھیک ہے۔ کافی ہے۔ باقی کام میں خود کر لوں گا" ـــــ بلیک زیرو نے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم ایسا کرو کہ ٹیم میں سے وہ ممبرز ساتھ لے جاؤ جنہیں جم مارکر نہیں جانتا۔ اس طرح تمہیں زیادہ آسانی رہے

گی۔ ایکشن گروپ کے علاوہ باقی ممبرز" ——— عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ زیادہ بہتر رہے گا۔ آپ نے چوہان، خاور، صدیقی اور نعمانی پر مشتمل ایکشن گروپ بنایا تھا تو ان کی بجائے صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور جولیا کو ساتھ لے جاتا ہوں" ——— بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ تو سپر ایکشن گروپ ہے۔ اس لئے ذرا اپنا بھی خیال رکھنا ایسا نہ ہو کہ فلاسٹر کو ٹریس کرنے کے ساتھ ساتھ یہ سپر ایکشن گروپ تمہیں بھی ساتھ ہی ٹریس کر ڈالے۔ اور مجھے تمہاری بجائے سلیمان کو بلیک زیرو بنانا پڑے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ بے فکر رہیں عمران صاحب۔ آپ تو مجھے بھیجتے ہوئے ایسے گھبرا رہے ہیں جیسے کوئی ماں اپنے بچے کو پہلی بار کسی میلے میں بھیج رہی ہو۔ کہ خیال رکھنا گم نہ ہو جانا۔ کسی سے کوئی چیز لے کر نہ کھانا وغیرہ وغیرہ" ——— بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا

"اوہ ایک ہفتے کی چھٹی میں یہ سب تجربے بھی کر ڈالے تم نے۔ یعنی ماں اور بچے کی نفسیات پر بھی عبور ہو گیا تمہیں" ——— عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔ وہ واقعی مشن پر جانے کی وجہ سے بے حد خوش نظر آ رہا تھا۔

جم مارکر نے کار کلڈی کارپوریشن کی چار منزلہ انتہائی جدید ترین عمارت کے اندر بنی ہوئی پارکنگ میں روکی اور پھر کار سے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا عمارت کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ کلڈی کارپوریشن امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس کرتی تھی اور اس کا بزنس پورے ایکریمیا اور یورپ میں پھیلا ہوا تھا۔ کلڈی اسٹیٹ کے لارڈ باٹمر اس کارپوریشن کے چیئرمین تھے۔ اور جم مارکر اس وقت لارڈ باٹمر سے ہی ملنے جا رہا تھا۔ کیونکہ اسرائیل کے صدر سے اس نے براہِ راست فون پر بات کر کے فلاسٹر کے ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن اسرائیل کے صدر نے اُسے بتایا کہ فلاسٹر کے بارے میں سوائے فلاسٹر کے خاص آدمیوں کے دنیا بھر کا کوئی آدمی کچھ نہیں جانتا۔ حتیٰ کہ وہ خود بھی اس کی تفصیلات سے ناواقف ہیں۔

ایسا اس لئے کیا گیا ہے کہ فلاسٹر کو اپنا مشن مکمل کرنے سے پہلے مکمل
طور پر محفوظ رکھا جا سکے۔ البتہ انہوں نے اُسے یہ بتا دیا تھا کہ کلاڈی
کارپوریشن کے چیئرمین لارڈ باٹر، فلاسٹر اور باقی دنیا کے درمیان رابطہ
کا کام کرتے ہیں۔ لیکن وہ خود بھی فلاسٹر کے بارے میں کچھ نہیں
جانتے۔ اس لئے اگر وہ فلاسٹر کو کوئی پیغام دینا چاہتا ہے تو پھر لارڈ
باٹر سے مل لے۔ لارڈ باٹر کو اس کے ساتھ مکمل تعاون کرنے
کی ہدایت کر دی جائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ اسرائیل کے صدر
نے بھی اُسے بتایا کہ تنظیم کو اس قدر خفیہ رکھنے کے باوجود اسلامی
بلاک تک اس کے متعلق خبر پہنچ گئی ہے۔ لیکن اسلامی بلاک
لاکھ کوشش کرے وہ نہ ہی فلاسٹر کو تلاش کر سکتا ہے اور نہ ہی
اس کے مشن کو۔ لیکن اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے
بارے میں کوئی دعویٰ نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے یہ لوگ اگر آرک
لینڈ آئیں تو پھر ان سے نمٹنا اس کا ہی کام ہوگا اور جواب میں
جم مارکر نے انہیں تسلی دی کہ اگر عمران اور اس کے ساتھیوں
نے آرک لینڈ کا رخ کیا تو پھر کسی صورت بچ کر نہ جا سکیں گے
اور اس کے ساتھ ہی اس نے اسرائیل کے صدر کی تسلی کے لئے
اُسے ان انتظامات کی تفصیل بھی بتا دی جو اس نے پاکیشیا سیکرٹ
سروس کو ٹریس کرنے اور گرفتار کرنے کے لئے یہاں فوری طور
پر کئے تھے۔ اس پر اسرائیل کے صدر واقعی بے حد مطمئن ہو گئے
تھے۔ اور اب جم مارکر لارڈ باٹر سے ملنے اس کے دفتر جا رہا تھا
کیونکہ اتنا تو وہ بھی جانتا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اگر آرک لینڈ

ں آئے گی تو اس کا اصل ٹارگٹ فلاسٹر ہی ہو گی۔ اس لئے وہ چاہتا
تا کہ وہ بھی اس بارے میں مکمل طور پر ہوشیار رہیں۔
لفٹ کے ذریعے وہ چوتھی منزل پر پہنچ گیا جہاں لارڈ باٹر کا دفتر
ا۔ چونکہ ٹیلی فون پر وہ پہلے ہی لارڈ باٹر سے بات کر چکا تھا۔ اس
ئے اس کا نام سنتے ہی اُسے فوراً ایک انتہائی شاندار انداز میں
جے ہوئے دفتر تک پہنچا دیا گیا۔ یہ لارڈ باٹر کا دفتر تھا۔ لارڈ باٹر
بے قد اور ٹھوس جسم کے آدمی تھے۔ اور دیکھنے میں اپنی عمر سے خاصے
م لگتے تھے۔ چہرہ لمبوترا اور آنکھوں میں ذہانت کا تاثر موجود تھا
وڑی کی مخصوص ساخت کی وجہ سے وہ سنگ دل آدمی ظاہر ہوتا
تھا۔

" آیئے مسٹر جم مارکر۔ مجھے تو خود آپ سے ملنے کی بے حد خواہش
تھی۔ لیکن مصروفیات کی وجہ سے فرصت نہ مل سکی۔ آپ کے
کارناموں کی تو پورے ایکریمیا اور آرک لینڈ میں دھوم مچی ہوئی
ہے" ___ طویل و عریض میز کے پیچھے سے نکل کر جم مارکر کی طرف
بڑھتے ہوئے لارڈ باٹر نے پر جوش انداز میں جم مارکر کا استقبال
کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ شکریہ جناب۔ ویسے آپ کا فلاسٹر سے تعلق بتا رہا ہے
کہ آپ بظاہر نہ سہی بہرحال ہمارے ہی فیلڈ کے آدمی ہیں" ___
جم مارکر نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور لارڈ باٹر بے اختیار کھلکھلا
کر ہنس پڑا۔

" بہت خوب۔ آپ واقعی ذہین آدمی ہیں۔ تشریف رکھیئے " ___

۔رڈ باٹم نے ہنستے ہوئے ایک سائیڈ پر رکھے ہوئے صوفوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ" ـــــ جم مارکر نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ دونوں صوفوں پر آمنے سامنے بیٹھ گئے۔ چند لمحوں بعد ایک باوردی ملازم نے شراب کے دو جام لا کر ان کے سامنے رکھ دیئے۔

"مجھے پریذیڈنٹ آف اسرائیل نے بتا دیا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فلاسٹر کو ٹریس کرنے اور ختم کرنے کے لئے آرک لینڈ آنے کا خدشہ موجود ہے اور آپ اس سیکرٹ سروس کو فلاسٹر تک پہنچنے سے روکنے کے لئے انتظامات کر رہے ہیں" ـــــ لارڈ باٹم نے شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ میں چاہتا ہوں کہ فلاسٹر بھی اس معاملے میں پوری طرح ہوشیار رہے۔ کیونکہ بہرحال ان کا اصل ٹارگٹ تو فلاسٹر ہی ہے" ـــــ جم مارکر نے جواب دیا۔

"فلاسٹر کی طرف سے تو آپ قطعی بے فکر رہیں۔ اسے وہ تو کیا میں اور آپ بھی اگر ٹریس کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے۔ حالانکہ میرا فلاسٹر سے گہرا تعلق ہے۔ لیکن میں بھی نہیں جانتا کہ اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ اور کون کون لوگ اس سے منسلک ہیں؟ اور ان کے مقاصد کیا ہیں۔ میرا اور فلاسٹر کا رابطہ صرف ایک سپیشل ٹرانسمیٹر کے ذریعے ہوتا ہے۔ اور یہ سپیشل ٹرانسمیٹر بھی یک طرفہ ہے۔ میرا مطلب ہے کہ وہ خود ضرورت پڑنے پر مجھے کال کر سکتے ہیں۔ میں اگر چاہوں تو از خود انہیں کال نہیں کر سکتا۔ اس

سے آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ وہ اجنبی افراد کس طرح فلاسٹر کو ٹریس کر سکتے ہیں" ـــــ لارڈ باٹم نے کہا۔

"آپ کی بات چیت کس سے ہوتی ہے۔ اس کا نام وغیرہ تو بہرحال آپ جانتے ہوں گے" ـــــ جم مارکر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ بس چیف آف فلاسٹر کا نام استعمال ہوتا ہے۔ لہجہ مشینی سا ہے۔ جیسے کوئی روبوٹ بول رہا ہو اور بس۔ مجھے احکامات دے دیئے جاتے ہیں اور میں ان کی تعمیل کر دیتا ہوں" ـــــ لارڈ باٹم نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ واقعی خاصا اچھا سسٹم ہے۔ بہرحال اب جب چیف آف فلاسٹر کی کال آئے تو آپ اسے بتا دیں کہ وہ مزید ہوشیار رہیں اور اگر انہیں کسی بھی لمحے کسی قسم کا کوئی خطرہ محسوس ہو تو وہ براہ راست مجھ سے بات کر سکتے ہیں" ـــــ جم مارکر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کا پیغام پہنچا دیا جائے گا۔ لیکن ایک بات بتائیں۔ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس آخر ہے کیا کہ آپ بھی پریشان ہیں۔ اسرائیل کے صدر صاحب بھی اس قدر پریشان ہیں کہ میں بتا نہیں سکتا۔ کیا آپ مجھے اس بارے میں کچھ تفصیلات بتائیں گے" ـــــ لارڈ باٹم نے کہا۔

"جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔ ایشیائی ملک پاکیشیا کی سیکرٹ سروس ہے۔ اس کے لیڈر کا نام علی عمران ہے۔ بظاہر مسخرہ آدمی ہے۔ لیکن اس کے کارناموں کا ریکارڈ دیکھا جائے تو لگتا ہے کہ مافوق الفطرت آدمی ہے۔ مجھے البتہ اسرائیل میں ان سے

ٹکرانے کا موقع ملا اور میں نے وہاں اکیلا ہونے کے باوجود انہیں واپس فرار ہو جانے پر مجبور کر دیا۔ اصل بات یہ ہے کہ اس نے اپنے کارناموں کا عالمی سطح پر پروپیگنڈا اس طرح کیا ہے کہ سب اس سے ذہنی طور پر پہلے سے ہی مرعوب ہو جاتے ہیں۔ اس طرح وہ اس نفسیاتی دباؤ کا فائدہ اٹھا لیتا ہے۔ اور بس اس سے زیادہ ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے" ـــــ جم مارکر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ آپ کی ذہانت دیکھ کر مجھے بے حد اطمینان ہوا ہے کہ آپ یقیناً ان کا خاتمہ کرنے میں کامیاب رہیں گے۔ ویسے ایک درخواست کر سکتا ہوں" ـــــ لارڈ باٹر نے کہا۔

"جی ہاں فرمائیے" ـــــ جم مارکر نے چونک کر پوچھا۔

"جیسے ہی ان لوگوں کی یہاں آمد کی کوئی اطلاع ملے آپ مجھے ضرور خبر دیں" ـــــ لارڈ باٹر نے کہا۔

"اوہ۔ مگر کیوں" ـــــ جم مارکر نے حیرت بھرے لہجے میں

"آپ نے جو پہلے اندازہ لگایا تھا میں اسی سلسلے میں بات کر رہا ہوں۔ اب آپ سے کیا چھپانا۔ کاروبار میں تحفظ کے لئے کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے میرے پاس بھی ایک ایسا گروپ موجود ہے جس میں ایسے معاملات کو نمٹانے کے ماہر شامل ہیں"۔ لارڈ باٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ میں سمجھ گیا۔ ٹھیک ہے میں اطلاع کر دوں گا

لارڈ باٹر صاحب اگر ایسی بات ہے تو پھر آپ کو بھی مقامی سیکرٹ سروس سے مکمل تعاون کرنا ہوگا" ـــــ جم مارکر نے کہا۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں۔ ہمارا اور آپ کا یہ مشترکہ مشن رہے گا۔ اور اگر ہم نے کچھ کر لیا تب بھی بہرحال نام تو آپ کا ہی سامنے رہے گا" ـــــ لارڈ باٹر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"او کے۔ اب مجھے اجازت" ـــــ جم مارکر نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر لارڈ باٹر سے مصافحہ کرنے کے بعد وہ اس کے دفتر سے باہر آ گیا۔ لارڈ باٹر کو دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ لارڈ باٹر صرف کاروباری آدمی نہیں ہے۔ اس کا تعلق یقیناً زیر زمین دنیا سے ہے۔ اور پھر جس طرح لارڈ باٹر نے اپنے خفیہ گروپ کی بات کی تھی۔ اب جم مارکر کو یہ پختہ یقین تھا کہ لارڈ باٹر ہی دراصل فلاسٹر کا چیف بھی ہے۔ اور اس نے صرف فلاسٹر کو چھپانے کے لئے یہ سب ڈرامہ رچا رکھا ہے۔ لیکن فوری طور پر وہ اپنی پوری توجہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرف ہی مبذول رکھنا چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے اس بات کو ذہن سے جھٹک دیا۔ لیکن اس کے باوجود وہ فیصلہ کر چکا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نمٹنے کے بعد وہ اس فلاسٹر تنظیم کو بھی ٹریس کرے گا۔ کیونکہ اسے اس بات پر غصہ آ رہا تھا کہ اتنی بڑی تنظیم یہاں کام کر رہی ہے۔ اور وہ باوجود سیکرٹ سروس کے چیف ہونے کے اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا۔ پھر جیسے ہی

وہ اپنے دفتر میں داخل ہوا۔ میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور جم مارکر نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔ جم مارکر سپیکنگ " ـــــ جم مارکر نے سخت لہجے میں کہا۔

" ہیری بول رہا ہوں باس۔ ایک اطلاع دینی ہے آپ کو۔ ایک سیاح جوڑا ابھی تھوڑی دیر قبل ایکریمیا سے آنے والی فلائٹ پر یہاں پہنچا ہے۔ لیکن اس جوڑے کے پاسپورٹ پاکیشیا کے جاری کردہ ہیں۔ جوڑا ایک مرد اور ایک عورت پر مشتمل ہے مرد تو ایشیائی ہے۔ لیکن عورت سوئس نژاد ہے۔ لیکن پاسپورٹ پر اس کی قومیت پاکیشیائی ہی درج ہے۔ ویسے ان کے پاس انٹرنیشنل سیاحت کارڈ بھی موجود ہیں " ـــــ ہیری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" پاکیشیا سے آئے ہیں۔ ان میں ایک سوئس نژاد عورت ہے۔ کیا نام ہیں ان کے " ـــــ جم مارکر نے چونک کر پوچھا۔

" مرد کا نام صفدر سعید ہے۔ اور عورت کا نام جولیانا فٹز واٹر " ہیری نے جواب دیا۔

" وہ اس وقت کہاں ہیں " ـــــ جم مارکر نے پوچھا۔

" ایئرپورٹ سے وہ سیدھے ہوٹل پرنس گئے ہیں۔ ان کے کمرے وہاں پہلے سے بک کرائے گئے تھے۔ دونوں نے علیحدہ علیحدہ کمرہ لیا ہے۔ مرد کا کمرہ نمبر بارہ ہے اور عورت کا کمرہ نمبر گیارہ۔ دوسری منزل " ـــــ ہیری نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

" ان کے سامان کی کیا پوزیشن ہے " ـــــ جم مارکر نے پوچھا۔

" سامان کی ایئرپورٹ پر تفصیلی چیکنگ کی گئی ہے۔ لیکن سوائے لباس۔ قانونی کرنسی اور کاغذات کے اور کچھ نہیں ہے ان کے پاس۔ ایک بات میں نے نوٹ کی ہے۔ کہ وہ جب بھی آپس میں بات کرتے تھے تو کسی ایشیائی زبان میں ہی بات کرتے تھے۔ وہ سوئس نژاد لڑکی اس طرح ایشیائی زبان اپنے ساتھی سے بولتی ہے۔ جیسے یہ اس کی مادری زبان ہو " ـــــ ہیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم اس وقت کہاں سے بول رہے ہو " ـــــ جم مارکر نے پوچھا۔

" ہوٹل پرنس کے پبلک فون بوتھ سے بات کر رہا ہوں " ہیری نے جواب دیا۔

" میں خود انہیں چیک کرتا ہوں۔ یہ مشکوک افراد ہیں۔ ویسے تم زیرو سیکشن کو ہدایات دے دو کہ نہ صرف ان کی مکمل نگرانی کی جائے بلکہ ان کے کمروں میں سپیشل ڈکٹا فون بھی پہنچا دیئے جائیں۔ اور ان کے درمیان ہونے والی تمام بات چیت باقاعدہ ریکارڈ کی جائے۔ اس طرح ان کمروں کے فون بھی ٹیپ ہونے چاہئیں۔ انٹرنیشنل سیاحتی کارڈ کی وجہ سے ہم بغیر کسی ثبوت کے ان پر ہاتھ نہیں ڈال سکتے۔ اس لئے ہمیں پوری طرح محتاط رہنا ہوگا " ـــــ جم مارکر نے کہا۔

"باس۔ آپ کے اس طرح ملنے سے وہ کہیں مشکوک نہ ہو جائیں"۔۔۔۔ ہیری نے کہا۔

"احمق ہو گئے ہو۔ میں ان سے سیکرٹ سروس کے چیف کی حیثیت سے تو نہیں ملوں گا۔ آرک لینڈ کے ٹورسٹ پروموشن بیورو کے ایک آفیسر کے تحت ملوں گا"۔۔۔۔ جم مارکر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ہیری نے کہا اور جم مارکر نے رسیور رکھا اور پھر تیزی سے واپس دروازے کی طرف مڑا ہی تھا کہ دوسرے لمحے ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس کے ذہن میں فوراً ایک خیال آگیا تھا کہ اگر ان کا تعلق واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہوا تو پھر لازماً انہیں اس کے حلیے کا علم ہو گا اور اگر وہ اصل حلیے میں ان سے ملا تو پھر یہ غائب بھی ہو سکتے ہیں اس لئے اس نے میک اپ کر کے وہاں جانے کا فیصلہ کیا اور یہ فیصلہ کرتے ہی وہ مڑ کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

کیپٹن شکیل اور تنویر ایکریمین میک اپ میں تھے۔ وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی آرک لینڈ پہنچے تھے۔ ان کے پاس کاغذات بھی ایکریمین ہی تھے۔ اور کاغذات کی رو سے وہ ایکریمیا کے بزنس مین تھے۔ اور بزنس ٹور پر آرک لینڈ آئے تھے لیکن ان دونوں کے حلیے ایسے تھے کہ وہ بزنس مین کم اور چھٹے ہوئے غنڈے زیادہ نظر آ رہے تھے۔ لیکن آرک لینڈ چونکہ مجرموں کی جنت کہلاتا تھا۔ اس لئے یہاں ان باتوں کی کوئی پرواہ نہ کرتا تھا۔ صرف ان کے کاغذات چیک کئے گئے اور پھر انہیں فارغ کر دیا گیا۔ ائیرپورٹ سے باہر نکل کر انہوں نے ایک ٹیکسی لی اور اسے گولڈن کلب چلنے کے لئے کہا۔ اور ٹیکسی نے تھوڑی دیر بعد انہیں ایک چھوٹی لیکن جدید انداز کی بنی ہوئی عمارت کے سامنے اتار دیا۔ عمارت پر گولڈن کلب کا نیون

سائن جگمگا رہا تھا۔ وہ دونوں ہاتھوں میں بریف کیس اٹھائے قدم بڑھاتے کلب کے ہال میں داخل ہوئے۔ ہال عورتوں اور مردوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ شراب تو بہر حال عام تھی۔ لیکن ہال منشیات کے دھویں سے پُر تھا۔ وہاں کھلے عام شراب کے ساتھ منشیات بھی استعمال کی جا رہی تھی۔ ہال میں موجود عورتوں کی بھی کافی تعداد تھی۔ لیکن وہ سب عورتیں نیم عریاں تو کیا تقریباً عریاں تھیں۔ اور وہاں مرد اور عورتیں کھلے عام اس طرح کی حرکتوں میں مصروف تھے۔ کہ کیپٹن شکیل اور تنویر دونوں کے چہروں کے عضلات بے اختیار تن گئے۔

"اوہ۔ یہ لوگ تو جانوروں سے بھی بدتر ہیں"۔۔۔ تنویر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ یہاں کی معاشرت ہے۔ اس لئے زیادہ تعجب کا اظہار ہمیں مشکوک بھی کر سکتا ہے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے آہستہ سے کہا اور تنویر نے سر ہلا دیا۔ وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔ جہاں ایک نیم عریاں لڑکی اور ایک باڈی بلڈر ٹائپ مرد موجود تھا۔ لڑکی کے سامنے فون تھا اور وہ صرف فون اٹنڈ کر رہی تھی۔ جب کہ مرد ویٹرز کے آرڈرز بھگتانے میں مصروف تھا۔

"ہنٹر سے کہو ایکریمیا سے راک برادرز آئے ہیں"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے اس عورت سے مخاطب ہو کر سخت لہجے میں کہا۔ جس نے ابھی فون کا رسیور رکھا تھا۔

"راک برادرز"۔۔۔ عورت نے چونک کر غور سے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"بے بی جو تمہیں کہا جا رہا ہے وہ کرو"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے سخت لہجے میں کہا اور اس عورت نے سر ہلاتے ہوئے کاؤنٹر کے نیچے ہاتھ ڈال کر رسیور اٹھا لیا۔

"باس۔۔۔ ایکریمیا سے راک برادرز آئے ہیں"۔۔۔ لڑکی کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"یس باس"۔۔۔ دوسری طرف سے جواب سن کر لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اور رسیور واپس رکھ کر اس نے ایک ویٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ان صاحبان کو باس کے دفتر تک چھوڑ آؤ"۔۔۔ عورت کا لہجہ تحکمانہ تھا۔

"آیئے سر"۔۔۔ اس ویٹر نے بھی ان دونوں کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اور ایک طرف موجود راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ وہ دونوں خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑے۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا۔ جس کے باہر آرنلڈ ہنٹر کے نام کی پلیٹ بھی موجود تھی۔

"یہ دفتر ہے باس کا"۔۔۔ ویٹر نے دروازے کی طرف اشارہ کیا اور پھر بغیر کچھ کہے وہ واپس مڑ گیا۔ کیپٹن شکیل نے آگے بڑھ کر دروازے پر دستک دی۔

"یس۔ کم ان"۔۔۔ اندر سے ایک کرخت سی آواز سنائی

دی ۔ اور کیپٹن شکیل نے دروازہ دھکیل کر کھولا اور پھر اندر داخل ہو گیا ۔ تنویر اس کے پیچھے تھا ۔ یہ واقعی دفتر تھا اور ایک میز کے پیچھے ایک بھاری جسم اور درمیانے قد کا آدمی بیٹھا ہوا تھا وہ ادھیڑ عمر تھا اور سر سے گنجا تھا ۔ آنکھیں چھوٹی لیکن خاصی چمکدار تھیں ۔ چہرے پر زخموں کے نشانات خاصی کثرت سے نمایاں تھے ۔ انہیں اندر آتے دیکھ کر وہ کرسی سے اٹھا اور میز کی سائیڈ سے باہر نکل کر ان کی طرف بڑھنے لگا ۔

" میرا نام جیک واک ہے اور یہ میرا چھوٹا بھائی ہے جوزف واک " ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا ۔

" میں ایکریمیا کے مشہور واک برادرز کو اپنے کلب میں خوش آمدید کہتا ہوں " ۔۔۔ ہنٹر نے مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا ۔ اور پھر واقعی اس نے ان دونوں سے انتہائی گرم جوشی سے مصافحہ کیا اور انہیں صوفوں پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کی طرف بڑھ گیا ۔

" مسٹر ہنٹر ۔ کوئی چیز نہیں چلے گی ۔ ہم سوائے مخصوص اوقات کے اور کسی بھی وقت نہ پیتے ہیں نہ کھاتے ہیں " ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

اور ہنٹر جو انٹرکام کا رسیور اٹھا چکا تھا ۔ اُسے رکھ کر واپس مڑا ۔ لیکن اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے ۔

" کیا واقعی " ۔۔۔ ہنٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" آپ جیسے دوست سے غلط بیانی کا ہمیں کیا فائدہ ملتا ہے " کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہنٹر مسکرا کر ایک صوفے پر بیٹھ گیا ۔ تنویر مسلسل خاموش تھا ۔

" مسٹر ہنٹر ۔ کیا ڈونلڈ کی کال کے بعد مزید کسی تعارف کی ضرورت ہے یا اس کی کال ہی کافی رہے گی " ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا ۔

" اوہ نہیں مسٹر جیک واک ۔ ڈونلڈ کبھی بھی غلط آدمی کے متعلق کال نہیں کر سکتا ۔ میں اُسے بہت عرصے سے جانتا ہوں ۔ اور آپ کی شہرت تو ظاہر ہے پورے ایکریمیا میں پھیلی ہوئی ہے ۔ ویسے مجھے حیرت ہے کہ آپ کو یہاں ٹاگن میں ایسا کون سا کام پڑ گیا جس کے لئے آپ کو خود یہاں آنے کی تکلیف اٹھانی پڑی ۔ آپ مجھے فون کر دیتے آپ کا کام ہو جاتا ۔ یہاں ہنٹر کا نام کافی لوگ جانتے ہیں " ۔۔۔ ہنٹر نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" ایک بین الاقوامی مسئلہ ہے ۔ اس لئے ہم آپ کو درمیان میں نہیں ڈالنا چاہتے ۔ ہم نے یہاں کچھ خاص لوگوں سے بزنس کے بارے میں مذاکرات کرنے ہیں ۔ اور بس ۔ لیکن اس کے لئے ہمیں یہاں ایک اچھی سی رہائش گاہ ۔ دو کاریں ۔ اور کچھ ضروری اسلحہ چاہیئے ۔ اور ڈونلڈ نے آپ کی بے حد تعریف کی ہے ۔ ورنہ تو یہاں اور ہزاروں پارٹیاں موجود ہیں جو یہ کام کر سکتی ہیں " ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے سپاٹ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا ۔

"ڈونلڈ کی کال کے بعد آپ کو کسی قسم کی فکر کی ضرورت نہیں ہے۔ سب کچھ آپ کو مل جائے گا۔ لیکن ......" ہنٹر بات کرتے کرتے رک گیا۔

"ہم آپ کے لیکن کو اچھی طرح سمجھتے ہیں مسٹر ہنٹر۔ ہمارے مسئلے میں آپ رقم کی فکر مت کریں۔ رقم ہمارے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ لیکن صرف ایک چیز انتہائی اہمیت رکھتی ہے۔ اور وہ ہے راز داری۔ ظاہر ہے ہم یہاں کسی نیک کام کے لئے نہیں آئے۔ اور جہاں آپ جیسے دوست ہوں۔ وہاں کچھ دشمن بھی یقیناً ہوتے ہیں۔ اور اگر آپ ہمارے متعلق کچھ جانتے ہیں تو پھر یقیناً آپ ہمارے دشمنوں کی حیثیت کو بھی سمجھ سکتے ہیں۔ اس لئے آپ صرف رقم لیتے رہیں اور باقی سب کچھ بھول جائیں۔ ویسے بھی آپ کا ہمارا رابطہ جس قدر کم سے کم رہے اتنا ہی آپ فائدے میں رہیں گے۔ اب بتائیں جو کام میں نے بتائے ہیں اس کے لئے آپ کو کتنی رقم چاہیئے" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آپ کی بات کو اچھی طرح سمجھ گیا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں۔ ہنٹر اپنے کاروبار کو اچھی طرح سمجھتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ڈونلڈ نے آپ کو میرے پاس ریفر کیا ہے۔ میں آپ پر اب ساری بات واضح کر دوں۔ جب تک آپ یہاں رہیں گے دس ہزار ڈالر فی ہفتہ میری خدمات کا معاوضہ ہوگا۔ اس کے علاوہ جو کچھ آپ طلب کریں گے اس کے

اخراجات یا قیمت کی ادائیگی آپ کو کرنی ہوگی۔ آپ صرف مجھے فون کر کے ڈیمانڈ دے دیں گے اور آپ کا کام ختم۔ آپ کی ڈیمانڈ پوری ہو جائے گی۔ ہفتہ وار آپ کو بل پہنچ جایا کرے گا۔ فی الحال آپ نے جو کچھ طلب کیا ہے۔ اس میں کوٹھی کا کرایہ فی ہفتہ چار ہزار ڈالر۔ دو کاروں کا کرایہ فی ہفتہ دو ہزار ڈالر اور اسلحہ جس طرح کا آپ چاہیں۔ وہ لسٹ مجھے دے دیں پہنچ جائے گا" ہنٹر نے بھی خالصتاً کاروباری انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

اور کیپٹن شکیل نے سائیڈ پر رکھا ہوا بریف کیس اٹھا کر گھٹنوں پر رکھا اور پھر اسے کھول کر اس نے اس کی ایک خفیہ جیب سے ایک چیک نکال کر بریف کیس دوبارہ بند کر کے سائیڈ پر رکھ دیا۔

"یہ پانچ لاکھ ڈالر کا بنک گارنٹیڈ چیک ہے مسٹر ہنٹر۔ یہ آپ رکھ لیں۔ جب یہ ختم ہونے لگے۔ تو اطلاع کر دیں۔ آپ کو ایسا ہی مزید چیک مل جائے گا۔ لیکن آپ ہمیں باقی سامان کے ساتھ ساتھ پچاس ہزار ڈالر نقد بھی دے دیں کیونکہ ہم نقد کرنسی ساتھ نہیں لے آئے" کیپٹن شکیل نے چیک ہنٹر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اور ہنٹر کی آنکھوں میں موجود چمک پانچ لاکھ ڈالر کا سن کر اور زیادہ بڑھ گئی۔ اس نے چیک ایک طرح سے کیپٹن شکیل کے ہاتھ سے جھپٹا اور دوسرے لمحے بنک گارنٹی کی مہر دیکھ کر اس کے چہرے پر مسرت

کی لہر دوڑ گئی۔

" آپ واقعی بزنس کرنا جانتے ہیں مسٹر جیک راک۔ اب آپ کو سب کچھ مل جائے گا"۔۔۔ ہنٹر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر سائیڈ میں موجود ایک اور کمرے کی طرف بڑھ گیا دروازہ کھول کر وہ اندر چلا گیا۔ اس کی واپسی دس منٹ بعد ہوئی۔

" یہ لیجئے کوٹھی کی چابی۔ ڈیگاردو کالونی کی کوٹھی نمبر اکتیس کارڈ ساتھ ہے۔ کوٹھی کے اندر آپ کو آپ کے مطلب کی ہر چیز مل جائے گی۔ دونوں کاریں بھی۔ کرنسی بھی۔ اور ضروری اسلحہ بھی"۔۔۔ ہنٹر نے چابی کیپٹن شکیل کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

" شکریہ۔ اب آپ ایسا کریں کہ آرک لینڈ کا تفصیلی نقشہ بھی ہمیں مہیا کر دیجئے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے چابی لیتے ہوئے کہا۔

" ابھی دیتا ہوں"۔۔۔ ہنٹر نے کہا اور اٹھ کر میز کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک بک نکال کر اس نے کیپٹن شکیل کے ہاتھ میں دے دی۔ یہ ہاگن اور باقی آرک لینڈ کا تفصیلی نقشہ بھی ہے۔ اور فون ڈائریکٹری بھی۔ اس کے علاوہ آرک لینڈ کے وہ سارے خصوصی قوانین بھی اس میں درج ہیں۔ جن کے جاننے کی نئے آنے والوں کو ضرورت پڑتی ہے"۔۔۔ ہنٹر نے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ بک پر ٹورسٹ گائیڈ کے الفاظ درج

تھے۔ اور ان الفاظ کو دیکھ کر ہی کیپٹن شکیل سمجھ گیا کہ اس میں آپ کے مطلب کی ہر چیز موجود ہو گی۔

" او۔ کے۔ اب اجازت"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور تنویر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر ان دونوں نے ہنٹر سے مصافحہ کیا۔ اور بریف کیس اٹھا کر اس کے دفتر سے باہر آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر ڈیگاردو کالونی کی طرف بڑھے جا رہے تھے۔ کوٹھی واقعی ان کے مطلب کی تھی۔ نئی کاریں بھی موجود تھیں۔ نئی کاریں بھی موجود تھیں۔ اور ایک الماری میں عام استعمال کا ضروری اسلحہ بھی۔ ایک وارڈ روب مختلف لباسوں سے بھی بھری ہوئی تھی۔ اور الماری کے نچلے خانے میں جدید میک اپ باکس بھی تھا۔ دوسرے خانے سے انہیں کرنسی بھی مل گئی۔

" خاصا سمجھدار آدمی ہے یہ ہنٹر"۔۔۔ تنویر نے ان ساری چیزوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" یہ اس کا دھندہ ہے۔ نجانے ہم جیسے کتنے لوگوں سے وہ ڈیلنگ کرتا رہتا ہو گا۔ اس لئے اسے ضروریات کا پوری طرح علم ہے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔ وہ گائیڈ بک کھولے اس کے مطالعے میں مصروف تھا۔ اور پھر تنویر بھی اس کے مطالعے میں شامل ہو گیا۔ ہاگن کے تفصیلی نقشے کو ان دونوں نے باقاعدہ ڈسکس کر کے اچھی طرح سمجھ لیا۔

" اب میرے خیال میں کام کا آغاز کر دینا چاہئے"۔۔۔ تنویر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" ابھی نہیں۔ کل سے۔ آج تو ہم صرف شہر کی سیر کریں گے۔ مختلف ہوٹلوں میں جائیں گے۔ کیونکہ مجھے یقین ہے۔ کہ ہماری نگرانی ہو رہی ہو گی۔ البتہ کل تک یہ یقیناً ختم ہو جائے گی"۔ کیپٹن شکیل نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" تو پھر چلو اٹھو۔ اب یہاں عورتوں کی طرح کب تک بیٹھے رہیں گے"۔۔۔ تنویر نے کہا۔ اور کیپٹن شکیل مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ کرنسی اٹھا کر جیب میں رکھنے کے بعد انہوں نے کچھ ضروری اسلحہ بھی الماری سے نکال کر جیبوں میں منتقل کر دیا اور کے بعد کار لے کر وہ کوٹھی سے باہر آ گئے۔ کوٹھی کے گیٹ پر آٹومیٹک لاک لگا دیا گیا۔

" اب کہاں جانا ہے"۔۔۔ کیپٹن شکیل لاک لگا کر جیسے ہی سائیڈ سیٹ پر بیٹھا تنویر نے جو ڈرائیونگ سیٹ پر تھا۔ اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" ڈنسی گیم کلب چلو۔ باس نے بتایا تھا کہ فلاسٹر کا چیف جو لارڈ باٹمر کے نام سے یہاں متعارف ہے وہاں اکثر آتا جاتا رہتا ہے۔ اور یہ کلب کنگ آف آرک لینڈ کی بھتیجی پرنسز ڈنسی کی ملکیت ہے۔ ہو سکتا ہے اس لارڈ باٹمر سے وہاں ملاقات ہو جائے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔ اور تنویر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔ نقشے کو وہ پہلے ہی اچھی طرح سمجھ چکے تھے۔ اس لئے تقریباً ایک گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد جب وہ ڈنسی گیم کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہوئے

تو اس کی انتہائی خوبصورت اور جدید عمارت کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ چار منزلہ عمارت کے گرد وسیع باغ پھیلا ہوا تھا اور گولڈن کلب میں اگر جرائم پیشہ افراد بھرے ہوئے تھے تو یہاں آرک لینڈ کا انتہائی معزز اور امیر طبقہ نظر آ رہا تھا۔ پارکنگ میں نئے ماڈلز کی کاروں کی بھرمار تھی۔ انہیں بڑی مشکل سے پارکنگ میں جگہ ملی۔ اور پھر وہ دونوں کار سے اتر کر اصل عمارت کی طرف بڑھنے لگے۔ عمارت کا ہال انتہائی خوبصورت ہوٹل کے ہال کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ اور وہاں بھی میزیں بھری ہوتی تھیں۔ ایک طرف وسیع و عریض کاؤنٹر پر چار خوبصورت لڑکیاں کھڑی تھیں۔ کیپٹن شکیل اور تنویر اس کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔

" جی فرمایئے"۔۔۔ لڑکی نے ان کے قریب پہنچتے ہی کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے ان سے پوچھا۔

" ہم ایکریمیا سے یہاں پہلی بار آئے ہیں۔ آپ کے کلب کی بہت دھوم سنی ہے۔ لیکن ہم صرف لارڈز کے ساتھ گیم کھیلنے کے قائل ہیں۔ بڑی گیم"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ایک ہزار ڈالر دے دیجئے۔ سپیشل ہاؤس کے داخلہ پاسز کے"۔۔۔ لڑکی نے اسی طرح کاروباری انداز میں کہا۔

اور کیپٹن شکیل نے جیب سے بڑے نوٹوں کی موٹی سی گڈی نکالی۔ سارے نوٹ ہزار ہزار ڈالر کے تھے۔ اس نے دو نوٹ کھینچے اور لڑکی کی طرف بڑھا دیئے۔

" میں نے ایک ہزار ڈالر کہے ہیں"۔۔۔ لڑکی نے حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔

" دونوں رکھ لو۔ ایک کلب کے حساب میں اور ایک اپنے حساب میں۔ تمہارا خوب صورت چہرہ بتا رہا ہے کہ ہم جب یہاں سے واپس جائیں گے تو ہماری جیبیں بڑے نوٹوں کی گڈیوں سے بھری ہوئی ہوں گی" ـــــ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ شکریہ ـــــ آئی وش یو گڈ لک " ـــــ لڑکی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر دو سرخ رنگ کے پاس نکال کر اس نے ان کے سامنے رکھتے ہوئے ایک طرف کھڑے نوجوان کو بلایا۔

" یس مس " ـــــ اس نوجوان نے قریب آتے ہوئے پوچھا۔

" سپیشل ہاؤس تک پہنچا آؤ انہیں " ـــــ لڑکی نے اس نوجوان سے کہا۔

" آئیے سر " ـــــ نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ ان دونوں کو ساتھ لے کر ایک لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد لفٹ انہیں لے کر نیچے جانے لگی۔ لفٹ رکنے کے بعد جب وہ باہر آئے تو وہ ایک راہداری میں تھے۔ جس میں چار مشین گنوں سے مسلح افراد ٹہل رہے تھے۔ انہوں نے ایک نظر انہیں دیکھا پھر سر ہلا دیا۔ راہداری کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جس کے باہر دو مشین گنوں سے مسلح افراد موجود تھے۔

" ٹوکن " ـــــ ان دونوں مسلح افراد نے کہا اور کیپٹن شکیل نے دونوں ٹوکن ان کے ہاتھ پر رکھ دیئے۔

" آپ پہلی بار آئے ہیں " ـــــ ان میں سے ایک نے انہیں سر سے پیر تک غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" ہاں " ـــــ کیپٹن شکیل نے سپاٹ لہجے میں کہا

" تو میں آپ کو بتا دوں کہ یہاں سپیشل ہاؤس میں دس ہزار ڈالر سے کم کی چال کھیلنا ممنوع ہے۔ شارپنگ بھی ممنوع ہے۔ اور اس کے علاوہ کسی قسم کی غلط حرکت بھی" ـــــ اس آدمی نے سرد لہجے میں کہا۔

" ہم گیم کھیلنے آئے ہیں مسٹر۔ جھگڑا کرنے نہیں" ـــــ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور اس آدمی کے اشارے پر دوسرے نے سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ خودکار انداز میں کھل گیا۔ اور وہ دونوں دروازہ پاس کر کے دوسری طرف آ گئے۔ یہ ایک وسیع و عریض ہال تھا۔ جس کے ایک کونے میں تو ریستوران کے انداز میں کرسیاں میزیں موجود تھیں۔ جب کہ باقی تمام ہال میں جوئے کی میزیں لگی ہوئی تھیں۔ جن میں کارڈز سے لے کر دنیا کا جدید ترین مشینی جوا بھی شامل تھا لیکن کارڈز کی میزیں زیادہ تھیں اور جوئے کی مشینیں کم تھیں۔ زیادہ تر لوگ بھی کارڈز کی میزوں پر ہی موجود تھے۔ ہال کمرے کی دیواروں کے ساتھ لحیم شحیم جسم رکھنے والے مسلح غنڈے دیوار سے پشت لگائے اطمینان بھرے انداز میں کھڑے ہوئے تھے۔ ان کے چہروں سے سخت گیری اور سفاکی عیاں تھی۔ کیپٹن شکیل اور تنویر دونوں کی آنکھوں نے اندر داخل ہوتے ہی تیزی سے

پہلے تو وہاں موجود سب افراد کا جائزہ لیا۔ ان دونوں کو اس
لارڈ بالتھم کی تلاش تھی۔ لیکن وہاں اس حلیے کا کوئی آدمی موجود نہ
تھا۔ البتہ انہوں نے یہ ضرور دیکھ لیا تھا کہ وہاں موجود افراد اپنے لباس
اور چال ڈھال سے طبقہ امرا میں سے ہی لگتے تھے۔ دونوں نے
ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر وہ اس حصے کی طرف بڑھ گ
جدھر ریستوران بنایا گیا تھا۔

"میرے خیال میں ہنٹر کو دینے کے لئے کچھ کھیلا نہ جائے۔"
تنویر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا
اور پھر اس سے پہلے کہ کیپٹن شکیل کوئی جواب دیتا ایک باورد
ویٹر تیزی سے قدم بڑھاتا ان کے قریب پہنچ گیا۔ اس کے ہا
میں ایک کارڈ تھا۔ اس نے بڑے ادب سے کارڈ ان کے سا
رکھ دیا۔ تنویر نے کارڈ اٹھا کر دیکھا تو اس پر صرف دنیا کی قیمتی ت
شرابوں کے نام درج تھے اس کے علاوہ اور کچھ درج نہ تھا۔ با
میزوں پر بیٹھے ہوئے افراد بھی شراب ہی پی رہے تھے۔

"یہاں کا انچارج کون ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے ویٹر
مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ماسٹر ریمنڈ" ـــــ ویٹر نے جواب دیا۔

"اگر اس سے ملنا ہو تو کہاں ملا جا سکتا ہے" ـــــ کیپٹن شک
نے پوچھا۔

"وہ ادھر اندھے شیشے والے کیبن میں بیٹھتے ہیں ماسٹر ری
کیا کسی سے کوئی غلطی ہو گئی ہے" ـــــ ویٹر نے قدرے خوف

سے لہجے میں پوچھا۔

"ارے نہیں ہم نے ایک دوست کے بارے میں بات چیت کرنی ہے۔
ذرا کہ پہلے ماسٹر ریمنڈ سے مل لیں پھر کچھ پئیں گے بھی ہی اور کھیلیں گے بھی
ہی" ـــــ کیپٹن شکیل نے اٹھتے ہوئے کہا اور تنویر بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا
الڈ اس نے میز پر رکھ دیا تھا۔ اندھے شیشے کے اس کیبن کے دروازے
پر ایک مسلح آدمی موجود تھا۔

"ماسٹر سے کہو۔ ایکریمیا کے ماک برادرز اس سے ملنا چاہتے ہیں"
کیپٹن شکیل نے اس مسلح آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سوری سر۔ ماسٹر مصروف ہے۔ آج وہ کسی سے نہ مل سکے گا آپ کسی
اور دن آئیں" ـــــ مسلح نوجوان نے بظاہر تو اخلاق بھرے لہجے میں کہا لیکن
اس کے انداز میں خاصی سختی تھی۔

"کیا مصروفیت ہے اس کی" ـــــ کیپٹن شکیل کے بولنے سے پہلے ہی تنویر
بول پڑا اس کے لہجے میں خاصی درشتی تھی اور نوجوان اس طرح چونک کر تنویر کو
دیکھنے لگا جیسے اسے حیرت ہو کہ کوئی شخص اس سے اس لہجے میں بھی بات کر سکتا ہے۔

"میں کہہ رہا ہوں ماسٹر نہیں مل سکتا۔ بس جاؤ" ـــــ نوجوان
کا لہجہ یک لخت انتہائی سرد ہو گیا۔ مگر دوسرے لمحے وہ بُری طرح
چیختا ہوا اچھل کر دو فٹ دور جا گرا۔

"کتے کے بچے۔ ماک برادرز پر رعب جما رہے ہو" ـــــ تنویر
کا لہجہ کاٹ کھانے والا تھا۔ نوجوان کے اس طرح چیخ کر نیچے گرنے
کی وجہ سے پورا ہال بُری طرح چونک پڑا۔ دیواروں کے ساتھ کھڑے
مسلح افراد بھی بے اختیار سیدھے ہو گئے۔

"جانے دو جوزف واک ۔ یہ بے چارہ ہمیں جانتا ہی نہیں" ___ کیپٹن شکیل نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا ۔

"ہونہہ ۔ تم پہلے شخص ہو جو ہماری توہین کرنے کے باوجود زندہ بچ گئے ہو ۔ جاؤ اور جاکر اپنی جان بچ جانے پر خوشیاں مناؤ" تنویر نے اندر داخل ہونے سے پہلے بڑے حقارت بھرے لہجے میں اٹھتے ہوئے اس نوجوان سے کہا اور پھر تیزی سے کیپٹن شکیل کے پیچھے اندر داخل ہو گیا ۔ یہ ایک خاصا بڑا کیبن تھا جسے انتہائی شاندار انداز میں سجایا گیا تھا ۔ ایک میز کے پیچھے ریوالونگ کرسی پر ایک چھریرے بدن کا آدمی بڑے بے تکلفانہ انداز میں میز پر دونوں ٹانگیں رکھے کرسی کی پشت کو فرش کی طرف کئے فون سننے میں مصروف تھا ۔ لیکن ان دونوں کے اس طرح اندر داخل ہونے پر اس نے رسیور کانوں سے ہٹایا اور حیرت بھرے انداز میں ان دونوں کو دیکھنے لگا ۔

"تمہارا نام ہے ماسٹر رچمنڈ ۔ اور تم ہی یہاں کے انچارج ہو" کیپٹن شکیل کا لہجہ بے حد جارحانہ تھا ۔

"ہاں ۔ مگر تم کون ہو اور تم اندر آگئے کیسے ۔ اس بونے نے تمہیں روکا کیوں نہیں" ___ رچمنڈ نے تیزی سے ٹانگیں نیچے کر کے سیدھے ہوتے ہوئے کہا ۔ اور ساتھ ہی اس نے رسیور بھی کریڈل پر رکھ دیا ۔

"واک برادرز کو روکنے والے دوسرا سانس نہیں لیا کرتے ۔

ماسٹر رچمنڈ" ___ کیپٹن شکیل نے انتہائی تند لہجے میں کہا ۔

"واک برادرز" ___ رچمنڈ نے حیرت بھرے انداز میں منہ بناتے ہوئے کہا ۔ ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا ۔

"لارڈ باٹر کہاں ہیں ۔ ہم نے ان سے فوری ملنا ہے ۔ فلاسٹر کے بارے میں ایک اہم اطلاع ہے ۔ اور ہم اسی اطلاع کی وجہ سے سیدھے ایکریمیا سے آرہے ہیں" ___ کیپٹن شکیل نے اندھیرے میں تیر چلاتے ہوئے کہا ۔

"لارڈ باٹر ۔ فلاسٹر ۔ مگر تم ...." ___ رچمنڈ کی حیرت کچھ اور بڑھ گئی ۔

"اگر مگر چھوڑو ۔ لارڈ باٹر سے ہماری بات کراؤ ۔ اٹ از ایمرجنسی" کیپٹن شکیل نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا ۔

"ہونہہ ۔ ٹھیک ہے بیٹھو ۔ میں بات کراتا ہوں" ___ رچمنڈ چند لمحے خاموش کھڑا ہونٹ کاٹتا رہا ۔ پھر اس انداز میں بولا جیسے وہ کسی فیصلے پر پہنچ چکا ہو ۔ اس کے ساتھ ہی وہ مڑ کر میز کی طرف بڑھا اور اس نے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس کا ایک بٹن دبا دیا ۔

"لارڈ باٹر جہاں کہیں بھی ہوں انہیں سپیشل ہاؤس میں بھجوا دو" رچمنڈ نے سخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر وہ ان دونوں کی طرف بڑھ گیا ۔

"تم دونوں جس انداز میں یہاں آئے ہو اور جس انداز میں باتیں کر رہے ہو وہ واقعی میرے لئے حیرت انگیز ہے ۔ بہر حال

لارڈ باٹر کے آنے کے بعد میں سوچوں گا کہ تمہارے ساتھ آئندہ کیا سلوک ہونا چاہیئے" ــــ رچمنڈ نے اُسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

"مجھے یہ دیکھ کر تعجب ہو رہا ہے کہ تم نے لارڈ باٹر کو اس طرح کال کیا ہے جیسے وہ تمہارا ملازم ہو۔ حالانکہ وہ فلاسٹر کا چیف ہے" ــــ کیپٹن شکیل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ فلاسٹر کون ہے۔ تم بار بار یہ نام کیوں لے رہے ہو۔ لارڈ باٹر اپنے لئے لارڈ ہو گا۔ میرے لئے لارڈ نہیں ہے سمجھے" ــــ رچمنڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لارڈ باٹر کو وہ پیغام پہنچ جائے پھر تم سے بھی باتیں ہو جائیں گی" ــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔ اُسی لمحے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور رچمنڈ تیزی سے مڑا اور اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ــــ رچمنڈ کا لہجہ انتہائی سخت تھا۔

"کلب میں موجود نہیں ہے لارڈ باٹر۔ او۔ کے" ــــ رچمنڈ نے دوسری طرف سے بات سننے کے بعد کہا اور رسیور رکھ کر وہ میز کی سائیڈ سے ہو کر واپس اپنی ریوالونگ کرسی کی طرف بڑھ گیا۔

"میں اس کی رہائش گاہ پر فون کرتا ہوں" ــــ رچمنڈ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ جب کہ کیپٹن شکیل اور تنویر دونوں صوفے پر بیٹھنے کی بجائے ویسے ہی میز کے قریب کھڑے

ہوئے تھے۔ رچمنڈ نے ٹیلی فون کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ مگر اس سے پہلے کہ اس کا ہاتھ رسیور تک پہنچتا میز کے اس کنارے سے جس طرف کیپٹن شکیل اور تنویر کھڑے ہوئے تھے اچانک دودھیا رنگ کی گیس کی تیز دھاریں نکل کر سیدھی ان دونوں کے چہروں سے ٹکرائیں اور اس کے ساتھ ہی ان دونوں کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کی آنکھوں کے سامنے کسی نے اچانک سیاہ پردہ تان دیا ہو۔ اور یہ احساس بھی صرف ایک لمحے کے لئے ہوا۔ اس کے بعد ہر قسم کے احساسات ان کا ساتھ چھوڑ گئے۔

صفدر جولیا کے کمرے میں بیٹھا ٹورسٹ گائیڈ میں موجود شہر کا تفصیلی نقشہ دیکھنے میں مصروف تھا جب کہ جولیا باتھ روم میں لباس بدلنے کے لئے گئی ہوئی تھی۔ کیونکہ اب ان کا موڈ شہر کی سیر کرنے کا تھا کہ اچانک دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی اور صفدر چونک پڑا۔ دوسرے لمحے وہ کرسی سے اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے"۔۔۔ صفدر نے دروازہ کھولنے سے پہلے اونچی آواز میں پوچھا۔

"دروازہ کھولئے۔ میں ٹورسٹ ویلفیئر آفیسر ہوں"۔۔۔ باہر سے ایک آواز سنائی دی اور صفدر نے دروازہ کھول دیا۔ دروازے پر ایک بھاری جسم اور لمبے قد کا آدمی کھڑا ہوا تھا۔ پیشانی فراخ تھی اور آنکھوں میں ذہانت کی چمک بھی موجود تھی۔

"یہ کارڈ دیکھئے۔ میرا تعلق ٹورسٹ بیورو سے ہے۔ میں آپ سے اور آپ کی ساتھی خاتون مس جولیانا فرڈواٹر سے چند باتیں کرنا چاہتا ہوں"۔۔۔ دروازے پر کھڑے آدمی نے ہاتھ میں پکڑا ہوا کارڈ صفدر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ کارڈ واقعی سرکاری تھا اور اس پر کنگ آف آرک لینڈ کی خوب صورت سنہری مہر بھی موجود تھی۔ جس کی موجودگی ہی اس کارڈ کو سرکاری ظاہر کر رہی تھی کارڈ پر رالف کا نام اور عہدہ چیف آفیسر ٹورسٹ ویلفیئر بیورو کے الفاظ درج تھے۔

"تشریف لایئے"۔۔۔ صفدر نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور وہ نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک بار نظریں گھما کر کمرے کو دیکھا۔ اور پھر سامنے رکھی ہوئی کرسیوں کی طرف بڑھ گیا۔

"خاتون باتھ روم میں ہیں"۔۔۔ رالف نے باتھ روم کے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں"۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔ اور اسی لمحے باتھ روم کا دروازہ کھلا اور جولیا باہر آ گئی۔ اور رالف جو اس دوران کرسی پر بیٹھ چکا تھا احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس نے ایک بار پھر اپنا تعارف کرایا۔

"تشریف رکھئے"۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور رالف دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ صفدر اور جولیا بھی اس کے سامنے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ ان دونوں کی نظریں رالف پر جمی ہوئی تھیں۔

جو خود انہیں غور سے دیکھ رہا تھا۔
"جی فرمایئے" ___ صفدر نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔
"مسٹر صفدر اور مس جولیا۔ یہی نام ہیں ناں۔ آپ کے کاغذات پر تو یہی درج ہیں" ___ رالف نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"جی ہاں۔ یہی نام ہیں" ___ صفدر نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ جب کہ جولیا خاموش بیٹھی رہی۔
"آپ پاکیشیائی ہیں۔ حالانکہ مس جولیا ناسوئس نژاد ہیں" رالف نے کہا۔
"میں نے طویل عرصے سے پاکیشیا کی شہریت حاصل کی ہوئی ہے" ___ جولیا نے بات کرتے ہوئے کہا۔
"آپ ویلفیئر آفیسر ہیں یا پولیس آفیسر" ___ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"میں ٹورسٹ ویلفیئر آفیسر ہوں مسٹر صفدر۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ یہاں آرک لینڈ میں بہت سے بین الاقوامی شہرت کے مجرم اور ایجنٹ ٹورسٹ روپ میں آجاتے ہیں اس لئے ہمیں ہر طرح سے اطمینان کرنا پڑتا ہے" ___ رالف نے جواب دیا۔
"ہمارے پاس انٹرنیشنل ٹورسٹ کارڈ موجود ہیں اور آپ تو زیادہ بہتر طور پر جانتے ہوں گے کہ یہ کارڈ کس قدر چھان بین کے بعد جاری کئے جاتے ہیں" ___ صفدر نے جواب دیا۔
"جی ہاں۔ درست ہے۔ لیکن کسی سیکرٹ ایجنٹ کے لئے یہ کارڈ حاصل کرنا کچھ مشکل کام تو نہیں ہے" ___ رالف نے

کہا اور صفدر بے اختیار ہنس دیا۔
"سیکرٹ ایجنٹ اور کارڈ کی بات آپ نے خوب کہی ہے۔ وہ سیکرٹ ایجنٹ کیسے رہ گیا جس کی شناخت کے لئے باقاعدہ کوئی بین الاقوامی ادارہ کارڈ جاری کرتا ہے۔ ویسے اگر آپ کو کوئی شک ہو تو آپ ہمارے کارڈز کی باقاعدہ تصدیق کرا سکتے ہیں" صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔
"تصدیق کرا لی گئی ہے مسٹر صفدر۔ لیکن....." ___ رالف بات کرتے کرتے رک گیا۔
"لیکن کیا" ___ اس بار صفدر اور جولیا دونوں ہی چونک پڑے تھے۔
"چھوڑیئے اس بات کو۔ یہ بتایئے کہ آپ کا یہاں کتنے روز ٹھہرنے کا ارادہ ہے" ___ رالف نے بات ٹالتے ہوئے کہا۔
"یہ تو آرک لینڈ کے حسن پر مبنی ہے کہ یہ ہمیں کتنے روز یہاں رکنے پر مجبور رکھتا ہے" ___ صفدر نے جواب دیا۔
"مسٹر صفدر۔ ایک اہم بات بتا دوں۔ یہاں ایک ایسی خفیہ تنظیم موجود ہے جو سیاحوں کو لوٹ بھی لیتی ہے اور قتل بھی کر دیتی ہے۔ اس کا نام فلاسٹر ہے" ___ رالف بات کرتے کرتے رک گیا۔ لیکن صفدر اور جولیا دونوں کے چہرے سپاٹ رہے۔
"تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ یہ بھی بتا دیں۔ واپس چلے جائیں فلاسٹر سے ڈر کر" ___ صفدر نے خشک لہجے میں کہا۔
"نہیں۔ یہاں آپ کی ہر طرح حفاظت کی جائے گی۔ لیکن آپ

کو خود بھی محتاط رہنا ہوگا"۔۔۔ رالف نے مسکراتے ہوئے
جواب دیا۔
"شکریہ۔ اب اگر آپ کا یہ انٹرویو ختم ہو گیا ہو تو پھر ہمیں
اجازت دیجئے۔ ہم یہاں کمرے میں بند ہو کر بیٹھنے نہیں آئے۔
ہم نے یہاں سیر بھی کرنی ہے اور کچھ اور کام بھی ہیں"۔۔۔ صفدر
نے کہا۔
"اوکے۔ شکریہ۔ اب اجازت دیجئے"۔۔۔ رالف نے
اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ
گیا۔
"حیرت ہے۔ یہ صاحب تو سیاحوں کو باقاعدہ ڈرانے کا کام
کرتے ہیں۔ حالانکہ میں نے سنا ہے کہ آرک لینڈ میں دنیا بھر
سب سے زیادہ سیاح آتے ہیں"۔۔۔ صفدر نے مخصوص
انداز میں جولیا کو ہاتھ سے خاموش رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے
کہا۔
"ہو سکتا ہے صفدر۔ یہاں واقعی ایسی کوئی تنظیم ہو۔ اس۔
مسٹر رالف نے اچھا کیا ہے کہ ہمیں کم از کم ہوشیار تو کر د
ہے"۔۔۔ جولیا نے سر ہلاتے ہوئے اونچی آواز میں جواب
دیتے ہوئے کہا۔
"بہرحال تم اب تیار ہو گئی ہو تو چلیں گھومنے"۔۔۔ صفد
نے کہا۔
"صرف ایک منٹ رک جاؤ"۔۔۔ جولیا نے کہا اور دو

ر دوم کر
لگا دینا تو بہت آسان ہے مسٹر رابرٹ۔ لیکن کیا آپ
ے کھلا
لئے تیز۔ کوئی ایسا ثبوت ہے جسے آپ عدالت میں ثابت کر
صفدر نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔
"خبردار
ے ہو ریک ثبوت موجود ہے۔ اور اس ثبوت کی بنا پر ہی آپ
"یہ کیا ہی عمل میں آئی ہے"۔۔۔ رابرٹ نے مسکراتے
ے اس بار
ثبوت"۔۔۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں
"میں کہا
رنے میں فائو کے چہرے پر بھی حیرت نظر آرہی تھی۔
یلے لہجے میں ٹوں پر موجود آپ دونوں کے فوٹو تصدیق کے
دونوں ہاتھ ر دوسرے ممالک میں بھیجے گئے تھے۔ اور
نے بھی ظاہر نے سے ابھی تھوڑی دیر پہلے یہ اطلاع ملی ہے کہ
کے ہاتھ پشت پر سجاتے ہیں اور آپ کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ
"اب سنو ر آپ نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرف
کہ اگر تم دونوں ذرا اسرائیل میں بے پناہ تباہی و بربادی
سے اڑا دیا جائے۔ اس دونوں اسرائیل کے قومی مجرم ہیں۔
خاموشی سے چلے چلو"۔۔۔ اس پر کچھ سامنے رکھی گئی۔ تو
"چلو بھئی۔ ہم تو اس وقت کو پچھتا رہے ہیں اسرائیل کے
رک لینڈ کی سیاحت کا فیصلہ کیا تھا"۔۔۔ کے یہاں لایا گیا
فیصلے لہجے میں کہا۔ لیکن اس کی بات کا کے سپارے پر یہاں
یا۔ اور پھر انہیں کمرے سے نکال کر دونوں کو یہاں
۔ دونوں پر خصوصی

عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا - اور آپ دونوں اچھی طرح
جانتے ہوں گے کہ اسرائیل کی خصوصی عدالت آپ دونوں کے
متعلق کیا فیصلہ کرے گی" ـــــ رابرٹ نے منہ بناتے
ہوئے جواب دیا۔

"کیا اسرائیل اور آرک لینڈ کے درمیان ایسا معاہدہ ہوا
ہے کہ ایک ملک کے قیدی کو دوسرے ملک سے حاصل کیا
جا سکے - ایک بات تو یہ - دوسری یہ کہ یہاں آرک لینڈ میں
پاکیشیائی سفارت خانہ تو نہیں ہے - لیکن پاکیشیائی مشن ضرور
ہے - کیا آپ نے انہیں اطلاع دی ہے" ـــــ صفدر نے
اس بار سخت لہجے میں کہا - اور رابرٹ بے اختیار ہنس پڑا

"معاہدہ بھی موجود ہے اور مشن کو اطلاع بھی دی جا چکی ہے
لیکن مشن نے اس معاملے میں مداخلت کرنے سے انکار کر دیا
ہے" ـــــ رابرٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے - پھر ہم کیا کر سکتے ہیں - بھجوا دیں ہمیں اسرائیل
اگر ہمارے مقدر میں یہی لکھا ہوا ہے کہ ہم نے بے گناہ
موت کے گھاٹ اترنا ہے تو ایسے ہی سہی" ـــــ صفدر نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یعنی اس بات کے باوجود کہ آپ اپنے آپ کو بے گناہ
سمجھتے ہیں آپ کوئی احتجاج نہیں کرنا چاہتے" ـــــ رابرٹ
نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مسٹر رابرٹ - یہ ملک آپ کا ہے - آپ اس کے

میں آفیسر ہیں - ہم دونوں سیاح ہیں - ہمارے کاغذات
درست ہیں - تصدیق آپ کرا چکے ہیں - ہم اپنی اصل شکلوں میں
ہیں - اس کی بھی آپ تصدیق کرا چکے ہیں - اس کے باوجود اگر
آپ اس بات پر بضد ہیں کہ ہم سیکرٹ ایجنٹ ہیں - اور ہمیں
اسرائیل کے حوالے کر دینا چاہیئے - تو پھر بتایئے ہم کس سے
احتجاج کریں - اور کیا کریں جب یہاں مکمل دھاندلی اور اندھیر
ہے - تو پھر یہاں آنے کی غلطی کا خمیازہ تو بہرحال ہمیں بھگتنا
ہی ہو گا" ـــــ صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ کیا کہتی ہیں مس جولیا" ـــــ رابرٹ نے جولیا سے
مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ جو کچھ بھی کرنا چاہتے ہیں کریں - اس کا نتیجہ کیا نکلے
گا - اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا - ہو سکتا ہے - کہ
بین الاقوامی ادارہ سیاحت آرک لینڈ کی سیاحت کو ممنوع
قرار دے دے - اور پھر یہاں اسرائیلی سیاح ہی آئیں گے -
اور کوئی نہیں آئے گا" ـــــ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
اور رابرٹ نے سر ہلاتے ہوئے میز پر رکھی گھنٹی بجائی - دوسرے
لمحے وہی پولیس آفیسر اندر داخل ہوا جو صفدر اور جولیا کو ساتھ
لے آیا تھا۔

"ان کی ہتھکڑیاں کھول دو اور انہیں عزت و احترام سے واپس
ان کے ہوٹل چھوڑ آؤ" ـــــ رابرٹ نے کہا۔

"یس سر" ـــــ اس پولیس آفیسر نے کہا - اور آگے بڑھ کر

اس نے تیزی سے ان دونوں کی ہتھکڑیاں کھول دیں۔
" امید ہے آپ ناراض نہ ہوں گے۔ دراصل یہ شبہ کیا گی
تھا کہ آپ کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے۔ بظاہر اس شُ
کا کوئی ثبوت نہ تھا۔ اس لئے مجبوراً ہمیں یہ ڈرامہ کرنا پڑا تا
آپ کا ردِ عمل دیکھ کر اندازہ لگایا جا سکے کہ شبہ درست ہے
یا غلط۔ لیکن آپ کا ردِ عمل کسی طرح بھی سیکرٹ ایجنٹوں جیس
نہیں رہا۔ عام افراد جیسا ہی رہا ہے۔ اس لئے اب یہ بات
حتمی طور پر طے ہو گئی کہ آپ پر شبہ غلط تھا۔ آئی۔ ایم۔ سور
فار آل دس" ——— رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" شکریہ " ——— صفدر نے خشک لہجے میں جواب دیا۔ ا
پھر اس پولیس آفیسر کے ساتھ چلتے ہوئے وہ دفتر سے با
آ گئے۔
" آپ تکلیف نہ کریں۔ ہم ٹیکسی میں بیٹھ کر چلے جائیں گے
صفدر نے کہا اور پھر جولیا کے ساتھ چلتا ہوا وہ پولیس ہی
کوارٹر کی عمارت سے باہر آ گیا۔ صفدر نے ایک خالی ٹیک
انگیج کی اور چند لمحوں بعد وہ دونوں شہر کے ایک خوب صور
پارک میں علیحدہ جا کر بیٹھ گئے۔
" یہ سب آخر کیا ہو رہا ہے صفدر۔ باس نے اس
ہمیں عجیب چکر میں الجھا دیا ہے" ——— جولیا نے منہ بنا
ہوئے کہا اور صفدر ہنس دیا۔
" مس جولیا۔ ہمارا رول بے حد کامیاب جا رہا ہے۔ سیک

ں اب پوری طرح ہماری طرف متوجہ ہو گئی ہے۔ اور مسلسل متوجہ
ے گی۔ جب کہ تنویر اور کیپٹن شکیل اس دوران آزادی سے کام کر
فلاسٹر کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔ پھر جیسے ہی
ٹر کے بارے میں حتمی معلومات سامنے آئیں گی۔ ہم سب مل کر
پر ٹوٹ پڑیں گے" ——— صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
کیا ں ہو سکتا ہے کہ جس طرح ہمیں چیک کیا جا رہا ہے اس طرح
یر اور کیپٹن شکیل کو بھی چیک کیا جا رہا ہو گا" ——— جولیا نے
ب۔
ہونے کو تو سب کچھ ہو سکتا ہے۔ لیکن چونکہ پلاننگ چیف کی
ہے۔ اس لئے چیف نے بہرحال کچھ نہ کچھ پیش بندی بھی کر رکھی
ی" ——— صفدر نے جواب دیا۔
' جب سے ہم یہاں آئے ہیں چیف نے سرے سے کوئی رابطہ ہی
یں کیا" ——— جولیا نے قدرے شکایت بھرے لہجے میں کہا۔ اور
فدر ہنس پڑا۔
' ابھی ہم کر کیا رہے ہیں جو چیف ہمیں ہدایات دے" ———
فدر نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
یک بات بتاؤ۔ کیا تمہیں پہلے سے معلوم تھا کہ یہ سب کچھ
ہے۔ میں تو حقیقت ہے یہ سوچ کر ہی پریشان ہو گئی تھی کہ
ں واقعی ہمیں اسرائیل کے حوالے نہ کر دیا جائے" ——— جولیا
ونک کر کہا اور صفدر ہنس پڑا۔
یہ رابرٹ صاحب ہو سکتا ہے اچھے پولیس آفیسر ہوں۔ لیکن

بہرحال اچھے اداکار قطعی نہیں ہیں۔ جو کچھ وہ کہہ رہا تھا اس میں ا
تضادات تھے کہ میں سمجھ گیا کہ یہ سب کچھ بھی چیکنگ کا ہی ایک
حصہ ہے۔ میں نے جان بوجھ کر اُسے پاکیشیائی مشن کی بات کی
اور اس نے کہا کہ ہم نے پاکیشیائی مشن سے بات کر لی ہے۔ حالا
یہاں آرک لینڈ میں پاکیشیائی مشن سرے سے ہے ہی نہیں۔ یہا
ایکریمیا کا سفارت خانہ پاکیشیائی مفادات کا خیال رکھتا ہے"۔۔۔ ص
نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور جولیا بھی مسکرا دی۔

" اس بار عمران کیوں ساتھ نہیں آیا۔ کیا چیف اس سے نارا
ہو گیا ہے"۔۔۔ جولیا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہ

" ناراضگی والی بات تو ناممکن ہے۔ البتہ اس بارے میں
میں نے بھی غور کیا ہے۔ یا تو عمران کسی اور اہم مشن پہ گیا ہوا
اس لئے ساتھ نہیں آسکا۔ یا پھر عمران کو اس بار بالکل علیحدہ ر
بھیجا گیا ہے۔ یہی دونوں صورتیں ہی سمجھ میں آتی ہیں"۔۔۔ صف
نے جواب دیا۔

" اب ہم نے آخر کرنا کیا ہے۔ کم از کم تنویر اور کیپٹن شکی
ہی رابطہ ہوتا تو ہمیں علم تو ہو جاتا کہ وہ کیا کرتے پھر رہے ہیں"
جولیا نے کہا۔

" رابطہ شاید اس لئے نہیں رکھا گیا کہ اس طرح ہم سب ٹر
ہو سکتے ہیں۔ لیکن واقعی ہمیں اپنے طور پر بیکار نہیں رہنا چا
ہمارا مشن یہاں کی سیکرٹ سروس کو الجھانا ہے۔ اور سیکرٹ
کا چیف جم مارکر ہے۔ اس لئے کیوں نہ ہم اپنے طور پر خود آ

سیکرٹ سروس کے خلاف کام شروع کر دیں۔ اس طرح اور بھی زیادہ الجھ
جائے گی"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

" کیا مطلب۔ کیا پلاننگ ہے تمہارے ذہن میں"۔۔۔ جولیا
نے چونک کر پوچھا۔

" ہم اچانک غائب ہو جائیں۔ ظاہر ہے سیکرٹ سروس ہمیں تلاش
کرے گی۔ بلکہ میرا خیال ہے۔ اب یہ بات زیادہ ضروری ہو گئی
ہے۔ کیونکہ رابرٹ نے جو کچھ کہا ہے۔ اس کے نقطہ نظر سے ہم پر
سے ہر قسم کا شک ختم ہو گیا ہے۔ اس لئے اب وہ ہماری طرف سے
بے پرواہ ہو جائیں گے۔ اس طرح ہو سکتا ہے وہ تنویر اور کیپٹن
شکیل کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ اس لئے ہمیں دوبارہ اپنے آپ
کو ان کی نظروں میں مشکوک بنانا پڑے گا۔ یہاں ایک برائٹ
ائٹ کلب کے نام سے کلب ہے۔ اس کا مالک الفانسو ہے۔
الفانسو پہلے ایکریمیا میں رہتا تھا۔ میری اس سے خاصی دوستی
ہے۔ وہ مجھے کسی بین الاقوامی تنظیم کا اہم آدمی سمجھتا ہے۔
یہودیوں کا کٹر مخالف ہے۔ گزشتہ کئی سالوں سے یہاں رہتا
ہے۔ میں نے پاکیشیا سے روانگی سے پہلے اس کے متعلق مکمل
معلومات حاصل کر لی تھیں۔ اگر ہم الفانسو سے مدد لیں۔ تو ہم
اپنے طور پر سیکرٹ سروس کو الجھا کر بھی ٹف ٹائم دے سکتے ہیں"
صفدر نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

" کیا الفانسو یہاں کی سیکرٹ سروس کے خلاف ہماری مدد
کرنے پر آمادہ ہو جائے گا"۔۔۔ جولیا نے ہونٹ

بھنچتے ہوئے پوچھا۔

"بالکل کرے گا۔ میں اُسے اچھی طرح جانتا ہوں وہ دوستی کے معاملے میں بہت آگے چلا جاتا ہے" ۔۔۔ صفدر نے بڑے با اعتماد لہجے میں کہا۔

" او۔ کے۔ ٹھیک ہے ۔۔۔ اس طرح خالی مکھیاں مارنے سے بہتر ہے کہ یہی کام کیا جائے۔ کچھ ہلچل تو پیدا ہوگی" ۔۔۔ جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا اور صفدر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک ٹیکسی میں بیٹھے براسٹ نائٹ کلب کی طرف بڑھے جا رہے تھے۔

بلیک زیرو ایکریمین میک اپ میں آرک لینڈ کے دارالحکومت ہاکن پہنچ چکا تھا۔ یہاں آنے سے پہلے وہ ایکریمیا کے دارالحکومت گیا اور وہاں اس نے ایک ایسے آدمی کو تلاش کر لیا تھا جو آرک لینڈ کی سیکرٹ سروس میں کئی سال کام کر چکا تھا۔ پھر جم مارکر کے ساتھ ذاتی اختلافات کی وجہ سے اُسے سیکرٹ سروس سے علیحدہ کر کے آرک لینڈ سے ایکریمیا بھجوا دیا گیا تھا۔ اور اس نے ایکریمیا میں ایک گیم کلب کھول لیا تھا۔ اس کا پتہ بلیک زیرو کو ایکریمیا میں پاکیشیا کے فارن ایجنٹ نے بہم پہنچایا تھا۔ کیونکہ اِن کی زبانی وہ یہ بات سن چکا تھا کہ جم مارکر آرک لینڈ سیکرٹ سروس کا چیف بننے سے قبل ایکریمیا کی ایک ٹاپ ایجنسی سے متعلق رہا ہے۔ چنانچہ اس نے فارن ایجنٹس کے ذمہ یہ

ڈیوٹی لگائی تھی۔ کہ وہ ایکریمیا میں کوئی ایسا آدمی تلاش کریں جو جم مارکر کے بے حد کلوز رہا ہو۔ فادن ایجنٹس ایسا آدمی تو تلاش نہ کر سکے البتہ انہوں نے آرنلڈ کو تلاش کر لیا تھا۔ جو جم مارکر کے ساتھ آرک لینڈ میں اس کی سیکرٹ سروس میں کام کر چکا تھا اور اب وہ ذاتی طور پر جم مارکر کے سخت خلاف تھا۔ چنانچہ بلیک زیرو اس سے ملا اور اس نے اپنے آپ کو بھی جم مارکر کا مخالف بتایا۔ اس سے آرنلڈ کھل گیا اور پھر بلیک زیرو نے اس سے آرک لینڈ کے سیکرٹ سروس کے ایک ایسے آدمی کا پتہ حاصل کر لیا جو بقول آرنلڈ قدوقامت اور چال ڈھال میں بالکل بلیک زیرو سے ملتا جلتا تھا۔ اس کا نام ہاکسن تھا۔ اور وہ سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر میں اسسٹنٹ انچارج تھا۔ غیر شادی شدہ تھا۔ اور اکیلا ایک فلیٹ میں رہتا تھا۔ یہ ساری تفصیل معلوم ہونے کے بعد بلیک زیرو ایکریمیا سے آرک لینڈ پہنچا۔ اور پھر ایک رات وہ ہوٹل میں رہا تاکہ اپنی نگرانی وغیرہ کو چیک کر سکے۔ لیکن اس نے محسوس کیا کہ صرف چند گھنٹوں تک ایک آدمی اس کی نگرانی کرتا رہا۔ پھر شاید مطمئن ہو کر نگرانی ختم کر دی گئی۔ بلیک زیرو نے ویسے احتیاطاً ہوٹل سے نکل کر ایک پبلک کیفے کے باتھ روم میں جا کر ماسک میک اپ سے حلیہ تبدیل کیا اور پھر پیدل مختلف بازاروں میں گھومنے کے بعد جب اسے مکمل طور پر یقین ہو گیا کہ اسے کسی طرح مارک نہیں کیا جا رہا۔ وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر ولاز پلازا پہنچ گیا جہا

ہاکسن کا رہائشی فلیٹ تھا۔ یہ پورا پلازہ چونکہ رہائشی فلیٹس پر مبنی تھا۔ اس لئے وہاں آنے جانے والوں کا خاصا رش تھا۔ جس میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی۔ تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو تیسری منزل کے چار نمبر فلیٹ کے دروازے پر کھڑا تھا۔ ہاکسن کے نام کی پلیٹ بھی دروازے کے باہر موجود تھی۔ بلیک زیرو نے ہاتھ اٹھا کر دستک دی۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ آرک لینڈ میں دفاتر کھلنے کا وقت دس بجے کا ہوتا ہے۔ جب کہ مارکیٹیں صبح آٹھ بجے مکمل طور پر کھل جاتی ہیں۔ اور ابھی ساڑھے آٹھ بجے تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ ابھی ہاکسن اپنے فلیٹ میں ہی ہو گا۔

"کون ہے" ۔۔۔۔ اندر سے ایک حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"دروازہ کھولئے مسٹر ہاکسن۔ میں پلازا کا نیا مینیجر ہوں"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے نرم لہجے میں کہا۔ اور چند لمحوں بعد دروازہ کھل گیا اور بلیک زیرو کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگ گئی۔ ہاکسن واقعی اس کے قدوقامت کا تھا۔

"نیا مینیجر ۔۔۔۔ کیا مطلب۔ وہ انکل فرانٹر کہاں گیا"۔ ہاکسن نے حیرت سے بلیک زیرو کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"بتاتا ہوں"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے بڑے مطمئن لہجے میں کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا اور ہاکسن سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتا رہ گیا۔

"آپ دفتر جا رہے ہیں شاید"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے اس

کے لباس کو دیکھ کر کہا۔
"ہاں مگر......م ـــــ" ہاکسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے بلیک زیرو کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور ہاکسن بے اختیار چیختا ہوا اچھل کر فرش پر بچھے ہوئے قالین پر جا گرا۔ اس کے نیچے گرتے ہی بلیک زیرو نے اچھل کر اس کی کنپٹی پر لات ماری اور ہاکسن کے حلق سے ایک ادھ چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کا تڑپتا ہوا جسم ساکت ہو گیا۔ بلیک زیرو چونکہ باقاعدہ پلاننگ کے تحت یہاں آیا تھا۔ اس لئے وہ مکمل انتظام کر کے آیا تھا۔ اس نے جیب سے نائلون کی باریک رسی کا ایک گچھا نکالا اور پھر ـــــ
قالین پر پڑے ہوئے ہاکسن کو اس نے اٹھا کر پہلے اس نے اس کے دونوں بازو عقب میں باندھے اور پھر اسی رسی کے بقایا حصے سے اس کے دونوں پیر باندھنے کے بعد اس نے اسے اٹھا کر ایک کرسی پر ڈال دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے جدید ترین میک اپ باکس نکالا اور اس کے ہاتھ تیزی سے اپنے چہرے پر چلنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد اس کا چہرہ مکمل طور پر ہاکسن کے روپ میں آ چکا تھا۔ ہاکسن کے بالوں جیسا رنگ بھی اس نے اپنے بالوں پر چڑھا لیا تھا۔ لیکن ہاکسن کے بال اس کی نسبت قدرے چھوٹے تھے۔ اس لئے بالوں کو ہاکسن کے بالوں کے سائز میں لے آنے کے لئے اس نے میک اپ باکس سے قینچی اٹھائی اور باتھ روم کی طرف بڑھ

گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ باہر آیا۔ تو اس بار بال بھی ہو بہو ہاکسن جیسے ہو چکے تھے۔ اس نے میک اپ باکس بند کر کے ایک طرف رکھا اور پھر ہاکسن کے لباس کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ مخصوص کارڈ کے ساتھ ساتھ ایک کمپیوٹر کارڈ بھی موجود تھا۔ بلیک زیرو اسے دیکھ کر مسکرا دیا۔ اس نے سب چیزیں ایک طرف رکھیں اور پھر اس نے فلیٹ میں ہاکسن کے سامان کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ اسے معلوم تھا کہ ہاکسن کم از کم ایک گھنٹے تک ہوش میں نہ آ سکے گا۔ اس لئے وہ اس کے متعلق تمام امکانی تفصیلات معلوم کر لینا چاہتا تھا۔ تاکہ وہ ہاکسن کے روپ میں اپنا کردار بخوبی نبھا سکے۔ اسے بھی احساس تھا کہ اس کی ذرا سی غلطی اسے سامنے لا سکتی ہے۔ اور اگر وہ چیک ہو گیا تو پھر یقینی موت اس کا مقدر بنے گی۔ اس لئے وہ پوری طرح محتاط اور چوکس رہنا چاہتا تھا۔ تقریباً آدھے گھنٹے تک وہ تلاشی لیتا رہا۔ اس طرح نہ صرف اسے فلیٹ کے بارے میں مکمل معلومات حاصل ہو گئیں بلکہ ایک ڈائری بھی اس کے ہاتھ لگ گئی تھی۔ یہ ہاکسن کی ذاتی ڈائری تھی۔ ہاکسن کو باقاعدہ ڈائری لکھنے کی عادت تھی۔ اس ڈائری کے پہلے صفحے پر ہاکسن نے اپنے ہاتھ سے اپنی تمام ذاتی تفصیلات بھی درج کی ہوئی تھیں۔ اس کا سوشل سیکورٹی نمبر۔ بینک اکاؤنٹ نمبر۔ کار نمبر۔ گیراج نمبر اور اسی طرح کی مکمل اور تفصیلی معلومات۔ وہ ہاکسن کی ڈائری پڑھتا رہا۔ جب اس نے ڈائری ختم کی تو ایک لحاظ سے وہ ہاکسن کو مکمل طور پر جان

چکا تھا۔ ویسے بھی اب دفتر کا وقت قریب تھا۔ اس لئے اس نے ہاکسن سے مزید کوئی پوچھ گچھ کرنے کا ارادہ ملتوی کر دیا اور ہاکسن کی میز کی دراز میں موجود اس کا ریوالور نکال کر اس نے اس کا میگزین چیک کیا اور پھر ریوالور کی نال کرسی پر بے ہوش پڑے ہوئے ہاکسن کی کنپٹی سے لگا کر وہ ٹریگر دبانا ہی چاہتا تھا۔ کہ دوسرے لمحے اسے ایک خیال آگیا اور بلیک زیرو نے نہ صرف ٹریگر سے اپنی انگلی ہٹالی بلکہ ریوالور بھی ہٹا کر اس نے واپس میز کی دراز میں ڈال دیا۔ اس کے بعد اس نے ہاکسن کو کرسی سے گھسیٹ کر قالین پر ڈالا اور اس کے ہاتھوں اور پیروں کی رسیاں کھولنی شروع کر دیں۔ رسیاں کھولنے کے بعد اس نے پہلے اپنا لباس اتارا اور پھر ہاکسن کا لباس اتار کر اس نے خود پہن لیا اب ہاکسن صرف انڈر ویئر میں قالین پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ تمام ضروری چیزیں اپنے لباس کی جیبوں میں منتقل کرنے کے بعد اس نے ہاکسن کو اٹھایا اور باتھ روم میں لے آکر اس نے اس کے سر اور گردن کو مخصوص انداز میں پکڑ کر دونوں ہاتھوں کو مخصوص انداز میں جھٹکا تو بے ہوش ہونے کے باوجود ہاکسن کا جسم کسی سپرنگ کی طرح تڑپا اور پھر ہلکی سی کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی ساکت ہو گیا۔ گردن ٹوٹنے کی وجہ سے وہ ختم ہو چکا تھا۔ بلیک زیرو نے باتھ روم میں موجود بڑی سی وارڈ روب الماری کے پٹ کھولے اور پھر مردہ ہاکسن کو اٹھا کر اس نے الماری کے نچلے حصے میں ڈال کر اس کے اوپر مختلف کپڑے ڈالے

اور الماری بند کر کے وہ باتھ روم سے باہر آگیا۔ اس نے ایک دفعہ پھر اپنی سب چیزوں کا جائزہ لیا اور اس کے بعد وہ اطمینان سے باہر جانے کے لئے دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ میز پر رکھی ہوئی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ بلیک زیرو ٹھٹھک کر رکا اور پھر مڑ کر وہ تیزی سے فون کی طرف بڑھ گیا۔

"یس ـــ ہاکسن بول رہا ہوں" ـــ بلیک زیرو نے رسیور اٹھاتے ہی ہاکسن کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"جم سپیکنگ" ـــ دوسری طرف سے ایک سخت آواز سنائی دی۔

"یس باس" ـــ بلیک زیرو نے اس طرح سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے وہ جم کے نام سے ہی اس کی حیثیت کو سمجھ گیا ہو۔

"ہاکسن۔ تم دفتر آنے کی بجائے باسومیز پہنچو۔ میں وہیں آ رہا ہوں" ـــ دوسری طرف سے تیز لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا گیا۔ بلیک زیرو کے ہونٹ بھنچ گئے۔ کیونکہ اُسے تو باسومیز کا علم ہی نہ تھا۔ اس نے رسیور رکھا اور اس میز کی طرف بڑھ گیا جس کی دراز میں اس نے شہر کا تفصیلی نقشہ دیکھا تھا۔ نقشہ نکال کر اس نے اُسے میز پر پھیلایا اور پھر اس پر جھک گیا۔ سب سے پہلے اس نے وہ پلازہ مارک کیا جس کے ایک فلیٹ میں وہ موجود تھا۔ اس کے بعد کافی مغز ماری کے بعد آخر کار اس نے باسومیز تلاش کر لیا۔ یہ شہر

کے انتہائی شمالی کونے میں ایک بار تھا۔ بلیک زیرو نے پلازہ سے باسومیز جانے والی سڑکوں کو چیک کیا اور پھر نقشہ تہہ کر کے اُسے واپس دراز میں رکھا اور دوبارہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے پلازہ کے نیچے تہہ خانوں میں بنے ہوئے گیراجوں میں اس نے اپنے مخصوص گیراج میں سے کار باہر نکالی اور باسومیز کی طرف بڑھ گیا۔ تقریباً ایک گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد وہ باسومیز بار کے سامنے پہنچ گیا۔ اس نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور پھر کار سے نیچے اتر کر وہ بار کی طرف قدم اٹھانے ہی لگا تھا کہ ایک سیاہ رنگ کی کار اس کے قریب آ کر رکی۔

"ہاکسن۔ میرے پیچھے آ جاؤ" ـــــ کھڑکی میں سے ایک آدمی نے سر باہر نکال کر سخت لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی سیاہ کار آگے بڑھ گئی۔ اور اس آدمی کا چہرہ دیکھ کر اور لہجہ سن کر بلیک زیرو سمجھ گیا کہ یہی آرک لینڈ سیکرٹ سروس کا سربراہ جم مارکر ہے۔ وہ تیزی سے واپس کار میں بیٹھا اور دوسرے لمحے اس نے اپنی کار اس سیاہ رنگ کی کار کے پیچھے ڈال دی سیاہ کار ایک لمبا چکر کاٹ کر دوبارہ شہر کی طرف جا رہی تھی اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو گئی اور کالونی کے تقریباً اختتام پر ایک وسیع و عریض کوٹھی کے پھاٹک پر جا کر رک گئی۔ بلیک زیرو نے بھی اپنی کار سیاہ کار کے عقب میں روک دی۔ سیاہ کار میں سے مخصوص انداز میں ہارن بجایا

ـے۔ تو پھاٹک خود بخود کھل گیا۔ سیاہ کار آگے بڑھ گئی۔ بلیک زیرو بھی کار آگے بڑھا دی۔ کوٹھی خاصی بڑی تھی۔ دونوں کاریں ـب دوسرے کے پیچھے پورچ میں جا کر رک گئیں اور اس کے ـد پہلے جم مارکر نیچے اترا۔ برآمدے میں چار مسلح افراد کھڑے ـے۔ بلیک زیرو بھی کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔

"میرے ساتھ آؤ ہاکسن۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے ـں ایک اہم اطلاع ملی ہے۔ ہم نے اس کا تجزیہ کرنا ہے" ـــــ ـم مارکر نے مڑ کر بلیک زیرو سے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آگے ـتا ہوا درمیانی راہداری میں داخل ہو گیا۔ ظاہر ہے بلیک ـیرو نے اس کی پیروی کرنی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک ـے کمرے میں داخل ہو گئے۔ جس میں دیوار کے ساتھ ایک ـبی سی مشین نصب تھی۔ مشین بند تھی۔ اور کمرے میں کوئی آدمی بھی نہ تھا۔

"اوہ۔ اس کا بیٹری سیکشن تو بند پڑا ہے۔ ٹھیک ہے تم ـسے آپریٹ کرو۔ میں جا کر بیٹری سیکشن آن کرتا ہوں" ـــــ ـم مارکر نے کہا۔ اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ بلیک زیرو قدم بڑھاتا مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ہاکسن کی ڈائری میں یہ بات پڑھ لی تھی کہ ہاکسن ہر قسم کی مشینری آپریٹ کرنے کا ماہر ہے۔ شاید اس لئے جم مارکر اُسے یہاں لے آیا تھا۔ تاکہ اس مشین کو اس سے آپریٹ کرا کر کسی خاص اطلاع کا تجزیہ کر سکے۔ اور وہ جم مارکر کے آنے سے

پہلے اس مشین کی ساخت کا مکمل اندازہ کر لینا چاہتا تھا۔ وہ مشین کے قریب جا کر رکا اور غور سے مشین کو دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک مشین کا ایک حصہ روشن ہوا اور اس کے ساتھ ہی سرخ رنگ کی شعاعوں کا دھارا سا مشین سے نکل کر سامنے کھڑے بلیک زیرو پر پڑا۔ اور دوسرے لمحے بلیک زیرو کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا پورا جسم پتھر کا ہو گیا ہو۔ مشین دوبارہ بند ہو چکی تھی۔

"یہ کیا ہو گیا ہے" ــــ بلیک زیرو نے سوچا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں یک لخت دھماکہ سا ہوا۔ اور بات اس کی سمجھ میں آ گئی تھی۔ کہ اس کی اصلیت چیک کر لی گئی ہے۔ لیکن ظاہر ہے وہ اب سوائے سوچنے کے اور کچھ نہ کر سکتا تھا۔ چند لمحوں بعد اس کے عقب میں قدموں کی آواز ابھری۔ اور دوسرے لمحے اس کا اکڑا ہوا جسم فضا میں اٹھتا چلا گیا۔ اب وہ ایک دیو ہیکل آدمی کے کندھے پر اس طرح لدا ہوا تھا جیسے اس نے انسان کی بجائے لکڑی کا شہتیر اٹھایا ہوا ہو۔ اس کمرے سے نکل کر وہ دیو ہیکل آدمی راہداری میں سے گزرتا ہوا ایک اور کمرے میں داخل ہوا۔ یہاں کمرے کے درمیان میں زمین سے لے کر چھت تک شفاف شیشے کا ایک کیبن بنا ہوا تھا۔ جیسے ہی وہ دیو ہیکل اس کیبن کے قریب پہنچا۔ کیبن کی سامنے کی دیوار درمیان سے پھٹی اور سائیڈوں میں گھس کر غائب ہو گئی۔ اور بلیک زیرو کو شیشے کے اس کیبن میں

ز سرخ رنگ کے فرش پر لٹا دیا گیا۔ اس کے بعد اُسے لے آنے والے نے اس کے جوتے۔ جرابیں۔ گھڑی سمیت تمام باس اتار کر کیبن سے باہر پھینک دیا۔ اب بلیک زیرو شیشے ے اس کیبن میں تیز سرخ رنگ کے فرش پر صرف انڈر ویئر ین لیٹا ہوا تھا۔ اس کا جسم اُسی طرح بے حس و حرکت تھا اُسے ے آنے والا باہر چلا گیا۔ اور اس کے باہر جاتے ہی کیبن کی یوار برابر ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی کیبن کی بلند چھت سے ارنجی رنگ کی تیز شعاعیں بلیک زیرو پر پڑیں اور بلیک زیرو کا بے حس و حرکت جسم خود بخود حرکت میں آ گیا۔ شعاعیں اب غائب ہو چکی تھیں۔ اور بلیک زیرو ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ دوسرے لمحے شیشے کے کیبن کا ایک حصہ یک لخت اس طرح روشن ہو گیا جیسے شفاف شیشے کی بجائے آئینہ ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ اس آئینے میں اُسے اپنی اصل شکل نظر آ رہی تھی۔ وہ میک اپ نجانے کس طرح غائب ہو گیا تھا۔ جو اس نے ہاکس کے فلیٹ میں کیا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ آئینہ نما حصہ دوبارہ شفاف شیشے کی طرح ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی کمرے کا دروازہ کھلا۔ اور جم مارکر مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ریموٹ کنٹرولر نما آلہ تھا۔ اس کے پیچھے مشین گنوں سے مسلح دو آدمی تھے۔

"تم نے اپنی اصل شکل دیکھ لی۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ ہاکس کی

لاش اس کے فلیٹ کے باتھ روم میں موجود وارڈروب سے نکال
لی گئی ہے۔ اس لئے اب تم جو کوئی بھی ہو۔ خود بخود بتا دو۔ ورنہ
اس کیبن کے اندر وہ سب کچھ بتانے پر مجبور بھی ہو سکتے ہو۔ جو
میں چاہتا ہوں۔ صرف فرق اتنا ہو گا کہ یہ سب کچھ تم بے پناہ
تکلیف اٹھا کر بتاؤ گے" ——— جم مارکر کی طنز میں ڈوبی ہوئی
آواز بلیک زیرو کے کانوں میں پڑتی رہی۔

"تم پوچھ کر کیا کرو گے" ——— بلیک زیرو نے مطمئن لہجے
میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ تمہارا لہجہ اور اطمینان بتا رہا ہے کہ تم پاکیشیا
سیکرٹ سروس کے انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہو۔ تم نے
اپنے طور پر بہترین پلاننگ کی تھی۔ لیکن تمہیں شاید یہ معلوم
نہیں تھا کہ میں نے اپنی سروس کے ہر ممبر کی رہائش گاہ
میں ایسے آلات نصب کر رکھے ہیں کہ وہاں جو کچھ ہوتا ہے
اس کا علم ہمیں ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ ہم سوائے خاص حالا
کے ممبرز کی نجی زندگی میں نہیں جھانکتے اس لئے یہ آلات صر
ریکارڈنگ کرتے ہیں۔ لیکن جیسے ہی کوئی ممبر مرتا ہے۔ کمپیو
فوراً اس کا اعلان کر دیتا ہے۔ اور وہی ہوا۔ جیسے ہی تم نے
ہاکسن کو قتل کیا۔ ہمیں اطلاع مل گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی
نے تمہیں چیک کر لیا۔ تمہیں باسو میز ملانے کا مقصد صرف ا
تھا کہ تمہاری عدم موجودگی میں ہاکسن کی لاش حاصل کر لی جا
اور اس کے فلیٹ میں موجود ہر چیز چیک کر لی جائے۔ پھر

راستے میں اطلاع مل گئی۔ اور میں تمہیں یہاں لے آیا۔ مجھے شک
پڑ گیا تھا کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سے ہے اور چونکہ پاکیشیا
سیکرٹ سروس کی شہرت بے پناہ ہے۔ اس لئے میں تمہیں
یہاں لے آیا۔ اور اب تم اس کیبن میں مکمل طور پر ہمارے لئے
بے ضرر بن چکے ہو" ——— جم مارکر نے خود بخود پوری تفصیل
بتلاتے ہوئے کہا۔

"مجھے یہ اندازہ ہی نہ تھا کہ تم نے یہاں اس قدر جدید ترین
آلات کا جال بچھا رکھا ہے۔ بہرحال پہلے تو میں تمہاری یہ
غلط فہمی دور کر دوں کہ میرا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے
ہے۔ میں پاکیشیائی ضرور ہوں۔ لیکن میرا تعلق پاکیشیا سیکرٹ
سروس سے نہیں ہے" ——— بلیک زیرو نے اسی طرح اطمینان
بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"پہلے تم اپنا نام بتاؤ۔ تاکہ بات چیت میں آسانی ہو سکے۔
ویسے میں اپنا تعارف پہلے کرا دوں۔ میرا نام جم مارکر ہے۔
اور میں آرک لینڈ سیکرٹ سروس کا چیف ہوں" ——— جم مارکر
واقعی مزے لے لے کر بات کر رہا تھا۔ جب کہ بلیک زیرو
اس سے بات چیت کرنے کے ساتھ ساتھ مسلسل یہ سوچنے
میں مصروف تھا۔ کہ وہ اس کیبن سے کس طرح نجات حاصل
کر سکتا ہے۔ لیکن بظاہر کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی
تھی۔

"میرا نام خرم ہے۔ اور میں فری لانسر ہوں۔ مجھے باقاعدہ

ایک معاہدے کے تحت ہائر کیا گیا۔ ہاکسن کے متعلق تمام تفصیلات مجھے بتا دی گئیں۔ اور یہ بھی بتا دیا گیا کہ وہ میرے قد و قامت کا ہے۔ میرا کام اس کی جگہ لے کر آرک لینڈ سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر میں رہنا تھا۔ اس کے بعد وہ لوگ مجھ سے رابطہ کرتے اور جو معلومات وہ چاہتے۔ میں بحیثیت ہاکسن انہیں مہیا کر دیتا۔ لیکن اس کی نوبت ہی نہیں آئی"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس نے تمہیں ہائر کیا ہے"۔۔۔۔ جم مارکر کا لہجہ اس بار زیادہ سخت تھا جیسے اسے بلیک زیرو کا جواب سن کر خاصی مایوسی ہوئی ہو۔

"پاکیشیا کا ایک بظاہر مسخرہ لیکن انتہائی ذہین آدمی ہے علی عمران۔ اس نے مجھے ہائر کیا ہے۔ پہلے بھی وہ مجھے اپنی ضرورت کے تحت ہائر کرتا رہتا ہے۔ وہ چونکہ معاوضہ دل کھول کر دیتا ہے۔ اس لئے اس کے لئے کام کرتے ہوئے مجھے ہمیشہ خوشی ہوتی ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ وہ عمران اس وقت ہاکن میں کہاں موجود ہے"۔۔۔۔ جم مارکر نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا

"میں نے تمہیں بتایا ہے کہ وہ انتہائی ذہین آدمی ہے۔ اس لئے وہ پوری بات کبھی کسی کو نہیں بتاتا۔ مجھے بھی اس نے صرف اتنا بتایا جتنا مجھے ہاکسن کی پوزیشن لینے کے لئے

ضروری تھا۔ اس کے بعد وہ کس طرح مجھ سے رابطہ کرتا۔ کیا پوچھتا۔ یا کیا کام میرے ذمہ لگاتا میں یہ بات نہیں جانتا۔ مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ مجھ سے پہلے آرک لینڈ آچکا ہے یا بعد میں آئے گا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے تم ہمارے لئے ناکارہ آدمی ہو۔ پھر ناکارہ آدمی کو مزید زندہ رکھنا صرف وقت ضائع کرنا ہے۔ چنانچہ کیوں نہ تمہیں موت کے گھاٹ اتار دیا جائے"۔۔۔۔ جم مارکر نے ہونٹ چباتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"میں جو کام کرتا ہوں مسٹر جم مارکر۔ اس میں موت کا رسک سو فیصد ہوتا ہے۔ اس لئے موت کی دھمکی میرے لئے فضول ہے۔ اور اب جب کہ میں اپنے مشن میں ناکام ہو چکا ہوں۔ ظاہر ہے تم نے مجھے ہلاک ہی کرنا ہے کر دو۔ آخر ایک روز یہ وقت آنا ہی تھا۔ کامیابی ہمیشہ تو مقدر میں نہیں ہوتی۔ اور میرے پیشے میں ناکامی کا مطلب ہی موت ہوتی ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے اور زیادہ مطمئن لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو میرا خیال درست ہے کہ تم تربیت یافتہ ایجنٹ ہو کوئی عام فری لانسر ایسے موقع پر کبھی بھی اس طرح کا ردعمل ظاہر نہیں کر سکتا۔ اس لئے اب مجھے اصل بات اگلوانے کے لئے آلات کا سہارا لینا ہی پڑے گا"۔۔۔۔ جم مارکر نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے آلے کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے بلیک زیرو اس طرح فضا میں

اچھلا جیسے اچانک فرش نے اُسے اوپر اچھال دیا ہو۔ اوپر اچھل کر جیسے ہی اس کا جسم دوبارہ فرش پر لگا۔ وہ ایک بار پھر خود بخود اوپر کو اچھلا اور اس بار اس کے اچھلنے کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ اس کا جسم ایک دھماکے سے شیشے کی دیوار سے ٹکرا کر پہلو کے بل نیچے گرا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر زوردار دھماکے سے شیشے کی دوسری دیوار سے جا ٹکرایا۔ ان زوردار دھماکوں سے اس کے جسم کی ہڈیاں بے اختیار کڑکڑا اٹھیں۔ اور جسم میں درد کی تیز لہریں سی دوڑنے لگیں۔ لیکن وہ مسلسل کسی گیند کی طرح اچھل اچھل کر چاروں طرف شیشے کی دیواروں سے ٹکراتا رہا۔ اور ہر بار اس کے اچھلنے اور ٹکرانے کی رفتار پہلے سے بڑھتی جا رہی تھی۔ کچھ دیر تک تو بلیک زیرو تکلیف برداشت کرتا رہا۔ لیکن پھر یہ تکلیف آہستہ آہستہ اس کی برداشت سے باہر ہوتی گئی تو اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی اور پھر تو جیسے چیخوں کا ٹیپ چل پڑتا ہے۔ اس طرح وہ مسلسل چیخیں مارتا رہا اور دیوار سے ٹکراتا رہا۔ اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم میں موجود ہر ہڈی ہزاروں جگہوں سے ٹوٹ گئی ہو۔ اور پورا جسم ہڈیوں کا ملغوبہ سا بن گیا ہو۔ تکلیف اس حد تک بڑھ گئی تھی کہ بلیک زیرو کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا ذہن ایک خوف ناک دھماکے سے پھٹ جائے گا۔ کہ یک لخت اس کا اچھلنا بند ہو گیا اور وہ سرخ رنگ کے فرش پر گر پڑا۔

"یہ تو صرف نمونہ تھا مسٹر۔ اصل کارروائی تو اب شروع

گی۔ اب بھی میں تمہیں ایک موقع دے سکتا ہوں کہ تم سب کچھ سچ سچ بتا دو" ــــــ جم مارکر کی تیز آواز زور زور سے ہانپتے ہوئے بلیک زیرو کے کانوں میں پڑی۔ اور اُسی لمحے جیسے اس کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا۔ یہاں سے نکلنے کا ایک حل اس کے ذہن میں آگیا تھا۔ اس نے اپنے اعصاب کو بے حس کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ بے پناہ جسمانی تکلیف چونکہ پہلے سے ہی موجود تھی۔ اس لئے اعصاب کو بے حس کرنے میں اُسے زیادہ کوشش نہ کرنی پڑی اور جیسے جیسے اعصاب بے حس ہوتے گئے تکلیف کا احساس بھی اسی طرح ختم ہوتا گیا۔ اور چند لمحوں بعد اس کے اعصاب مکمل طور پر بے حس ہو چکے تھے۔ اب وہ کسی قسم کی تکلیف محسوس نہ کر رہا تھا لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ حرکت بھی نہ کر سکتا تھا۔ یہ ایک خصوصی علم تھا۔ جس میں بے پناہ مشقوں کے بعد ہی کامیابی حاصل ہو سکتی تھی۔ اور بلیک زیرو چونکہ دانش منزل میں فارغ رہتا تھا۔ اس لئے وہ ایسی مشقیں مسلسل کرتا رہتا تھا۔ یہ انہی مشقوں کا نتیجہ تھا کہ اس وقت اس کے ذہن کا وہ حصہ جو اعصاب کو کنٹرول کرتا تھا مکمل طور پر بلینک ہو چکا تھا۔ ایک لحاظ سے وہ اس وقت زندہ لاش بنا ہوا تھا۔ وہ صرف سن سکتا تھا دیکھ سکتا تھا۔ سوچ سکتا تھا۔ لیکن بول نہ سکتا تھا۔ اور نہ حرکت کر سکتا تھا۔ اور دیکھنے کے لئے بھی وہ اپنی آنکھوں کو گردش نہ دے سکتا تھا۔ کیونکہ آنکھوں کی گردش اور ان کا کھلنا اور بند ہونا بھی

اعصابی عمل تھا۔ اس وقت وہ جس انداز میں فرش پر گرا ہوا تھا اس کی آنکھیں اوپر چھت کی طرف جمی ہوئی تھیں۔

"ہوں۔ تو تم میں خاصی قوت مدافعت موجود ہے۔ اس لئے پھر بھگتو"—— چند لمحوں بعد جم مارکر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم بجلی کی سی تیزی سے فضا میں اٹھ کر نیچے گرا۔ پھر اچھلا پھر گرا۔ چونکہ اس کا اعصابی نظام مکمل طور پر معطل ہو چکا تھا۔ اس لئے وہ عجیب سے ٹیڑھے میڑھے انداز میں اوپر کو اٹھ کر نیچے گر رہا تھا۔ ایسے جیسے اس کے جسم کا ہر حصہ دوسرے حصے سے علیحدہ ہو۔ ان میں وہ ہم آہنگی موجود نہ ہو جو عام طور پر اعصابی توازن قائم ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس لئے وہ کسی دیوار سے بھی نہ ٹکرا رہا تھا۔ بس اوپر کو اٹھ کر پھر نیچے گر پڑتا۔

"ارے یہ تو مر گیا ہے۔ اوہ اس قدر بودا نکلا ہے نانسنس" اچانک جم مارکر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی بلیک زیرو کا اچھلنا بھی موقوف ہو گیا۔ اچانک اچھلنے اور گرنے کی وجہ سے اس کی آنکھیں بھی بند ہو گئی تھیں اور اب وہ انہیں کھول بھی نہ سکتا تھا۔ اب دیکھنے کا عمل بھی ختم ہو چکا تھا۔ اب وہ صرف سن سکتا تھا۔ چونکہ سانس لینا بھی ایک اعصابی عمل تھا۔ اس لئے وہ شعوری طور پر سانس بھی نہ لے رہا تھا۔ بس آکسیجن جس حد تک اس کے پھیپھڑے خود بخود وصول کر سکتے تھے۔ اتنا وصول کر رہے تھے۔ اور وہ زندہ تھا۔ قدموں

کی تیز آواز کیبن کے قریب آتی گئی اور پھر رک گئی۔

"ہونہہ—— واقعی مر گیا ہے"—— جم مارکر کی آواز سنائی دی۔ اور پھر واپس جاتے قدموں کی آواز سنائی دی۔ آواز دروازے کے قریب جا کر رک گئی۔ اور چند لمحے رکنے کے بعد دروازہ کھلنے اور پھر بند ہونے کی آوازیں سنائی دیں شاید جم مارکر دروازے کے قریب رک کر دوبارہ اس کا جائزہ لیتا رہا تھا کہ اگر بلیک زیرو بن رہا ہے تو اسے واپس جاتے دیکھ کر یا محسوس کر کے اطمینان بھرے انداز میں کوئی حرکت کرے گا۔ لیکن بلیک زیرو چاہنے کے باوجود بھی حرکت نہ کر سکتا تھا۔ کچھ دیر تک وہ اسی طرح پڑا رہا۔ پھر اس کے کانوں میں دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ اور ایک بار پھر قدموں کی آواز اسے کیبن کی طرف آتی سنائی دی۔ لیکن اس بار قدموں کی آواز پہلے سے زیادہ بھاری تھی۔ اور بلیک زیرو سمجھ گیا کہ یہ اسی قوی ہیکل آدمی کے قدموں کی آواز ہے۔ جو اسے اٹھا کر یہاں تک لایا تھا۔ جیسے ہی قدموں کی آواز کیبن تک پہنچی سرسراہٹ کی آواز گونجی۔ اور اس کے ساتھ ہی کسی نے اسے اٹھا کر ایک جھٹکے سے کندھے پر لاد لیا۔ اگر پہلے اس کا جسم کسی شہتیر کی طرح اکڑا ہوا تھا۔ تو اب اس کا جسم بالکل ربڑ کی طرح لجلجا سا ہو رہا تھا۔ بالکل ڈھیلا۔ آنکھیں اسی طرح بند تھیں۔ البتہ ذہن کام کر رہا تھا۔

"لاش گٹر میں پھینک دو مارٹن"—— جم مارکر کی آواز کمرے

میں گونجی اور اس کے ساتھ ہی شک کی ہلکی سی آواز بھی سنائی دی۔ جیسے کوئی مشین بند ہوئی ہو۔ بلیک زیرو کو اٹھا کر لے جانے والا اس کمرے سے نکل کر نجانے کہاں کہاں سے گزرتا رہا۔ اور پھر ایک جگہ وہ رکا اور دوسرے لمحے بلیک زیرو کا جسم جیسے فضا میں اڑتا ہوا ایک زوردار چھپاکے سے پانی میں جا گرا۔ چونکہ اس کے اعصاب سن تھے۔ اس لئے ظاہر ہے وہ کسی لاش کی طرح اس پانی پر تیرنے لگا ہو گا اور بلیک زیرو سمجھ گیا کہ اسے لاش سمجھ کر کسی گٹر میں پھینک دیا گیا ہے۔ اب وقت آ گیا تھا کہ وہ اپنے اعصاب کو دوبارہ بحال کرے۔ لیکن اس کے لئے کافی وقت چاہئے تھا۔ لیکن چند لمحوں بعد یک لخت اسے ایک زوردار چھینک آئی اور اس کے ساتھ ہی جیسے اس کے منجمد اعصاب یک لخت حرکت میں آ گئے۔ اس کے ساتھ ہی تیز بو اس کی ناک سے ٹکرائی۔ اور منہ کا ذائقہ بھی انتہائی کڑوا محسوس ہوا۔ دوسرے لمحے اسے ابکائیاں آنی شروع ہو گئیں۔ بلیک زیرو کا جسم اعصاب کے حرکت میں آتے ہی تیزی سے پانی کے اندر اترنے لگا۔ کیونکہ اعصاب کے حرکت پذیر ہوتے ہی اس کے جسم میں وزن کا تناسب قائم ہو گیا تھا۔ مگر بلیک زیرو نے اپنے جسم کو تیزی سے جھٹکا دیا اور پھر وہ قدموں پر کھڑا ہو گیا وہ ایک بڑی سرنگ نما گٹر لائن میں موجود تھا۔ گٹر میں بہتا ہوا غلیظ پانی اس کے گھٹنوں تک آ رہا تھا۔ انتہائی سخت بو کی وجہ سے بلیک زیرو کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ابھی اس کا دماغ پھٹ

جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی آنے والی ابکائیوں کی رفتار تیز ہو گئی۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کی آنتیں ابھی الٹ کر اس کے حلق سے باہر آ جائیں گی۔ اس نے گٹر کی دیوار پر دونوں ہاتھ رکھ کر اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش شروع کر دی۔ اس کے جسم پر صرف انڈر ویئر تھا اور پورا جسم گندے اور غلیظ پانی سے لتھڑا ہوا تھا۔ اس کی طبیعت لمحہ بہ لمحہ خراب سے خراب تر ہوتی جا رہی تھی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں ایک خیال بجلی کے جھماکے کی طرح کوندا کہ یہ بظاہر ناقابل برداشت بو تو پھر بھی برداشت ہو سکتی ہے۔ لیکن بہرحال اس کی زندگی بچ گئی ہے۔ اور اس خیال نے اسے خاصی تقویت بخشی۔ اور اس کا رکتا ہوا دل سنبھلنے لگ گیا۔ جب کچھ دیر بعد وہ ذہنی اور جسمانی طور پر قدرے سنبھل گیا تو اس نے دیوار کے ساتھ لگ کر آگے بڑھنا شروع کر دیا۔ وہ اسی طرف کو بڑھ رہا تھا جدھر سے اس کے خیال کے مطابق اسے گٹر میں گرایا گیا تھا۔ بظاہر یہ ایک احمقانہ فیصلہ تھا۔ کیونکہ اس طرح وہ دوبارہ ان کے ہاتھ لگ سکتا تھا۔ لیکن اس کی جو حالت تھی، اس حالت میں اگر وہ کوٹھی سے ہٹ کر کسی پبلک جگہ پر نکلتا تو پھر یقیناً اسے گرفتار کر لیا جاتا اور وہ جانتا تھا کہ پولیس کے ہاتھ آ جانے کا مطلب ہے کہ جم مارکر کو اس کی اطلاع یقیناً مل جائے گی اور اس کے بعد وہ ایک بار پھر اس کے قبضے میں چلا جائے گا۔ جب کہ کوٹھی کے اندر اس بات کا چانس تھا

که وه کسی طرح اپنا جسم بھی صاف کر سکتا تھا اور لباس بھی پہن سکتا تھا۔ اس لئے اس نے واپس کوٹھی کے اندر جانے کا ہی فیصلہ کیا تھا۔ ابھی چند ہی قدم اس نے اٹھائے ہوں گے۔ کہ اُسے اندھیرے میں اوپر چھت کی طرف سے ہلکی سی روشنی کی لکیر آتی دکھائی دی۔ بلیک زیرو نے نظر اوپر اٹھا کر دیکھا اور پھر اس کے چہرے پر ہلکی سی مسرت کے آثار نمودار ہو گئے۔ کیونکہ جس جگہ سے روشنی کی لکیر دکھائی دے رہی تھی۔ اس جگہ کی ساخت ایسی تھی کہ جیسے یہاں کسی غسل خانے کے پانی کی نکاسی کا پوائنٹ ہو اور یہ پوائنٹ قدرے ٹوٹا ہوا تھا۔ اس لئے غسل خانے میں موجود روشنی اسی ٹوٹے ہوئے حصے میں سے نیچے پڑ رہی تھی پوائنٹ سے پانی نہ آ رہا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ غسل خانہ خالی تھا اس نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے۔ گٹر کی بلندی زیادہ نہ تھی۔ اس لئے اس کے ہاتھ اس پوائنٹ تک آسانی سے پہنچ گئے۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے نیچے کو نکلے ہوئے پائپ کو پکڑا۔ اور اُسے زوردار جھٹکے دینے شروع کر دیئے۔ پائپ کا کنارہ چونکہ پہلے ہی ٹوٹا ہوا تھا۔ اس لئے دو تین زوردار جھٹکوں سے پائپ ٹوٹ کر اس کے ہاتھ میں آ گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی روشنی کا ایک دھارا سا نیچے گٹر میں پڑنے لگا۔ اب اوپر لگی ہوئی جالی صاف نظر آ رہی تھی۔ بلیک زیرو نے زور سے جالی کو نیچے سے ضرب لگائی۔ تو جالی اکھڑ کر اندر ایک جھماکے سے جا گری۔ اور بلیک زیرو نے جالی والی خالی جگہ کی سائیڈوں پر ہاتھ رکھے

اور انہیں زور سے اوپر نیچے جھٹکے دیئے۔ چند لمحوں کی کوشش کے بعد جالی کے ارد گرد موجود سیمنٹ اور بجری ٹوٹ ٹوٹ کر نیچے گٹر میں گرتے چلے گئے۔ یہ ایک حوضی سی تھی۔ جس کے اندر جالی لگائی گئی تھی۔ باقی فرش سے یہ ہٹ کر بنی ہوئی تھی۔ اس لئے اس میں مضبوط سریے بھی استعمال نہ کئے گئے تھے۔ اس کی چوڑائی بہرحال اتنی ضرور تھی کہ بلیک زیرو کا جسم سمٹ سمٹا کر اس میں سے گزر سکتا تھا۔ لیکن ایک دو سریے کو کراس کرتے ہوئے سریے بہرحال راہ میں رکاوٹ تھے۔ بلیک زیرو نے ان سریوں کو توڑنے کی کوشش کی۔ لیکن سریے ٹوٹنے کی بجائے ایک سائیڈ سے نکل کر نیچے کو لٹک آئے اور بلیک زیرو نے پوری کوشش کر کے انہیں اندر سائیڈوں کی طرف گھما دیا۔ ایک تو اس کا ذہن پوری طرح اس طرف متوجہ ہو گیا تھا۔ اور دوسرا اسے اب گٹر میں کافی دیر ہو چکی تھی۔ اس لئے اب ناقابل برداشت اور دماغ کو پھاڑ دینے والی بُو اُسے اس قدر ناقابل برداشت محسوس نہ ہو رہی تھی۔ جب سریے ہٹ گئے تو اس نے دونوں ہاتھ اس حوض سے گزار کر اس کی مخالف سمتوں میں رکھے۔ اور اس کے ساتھ ہی بازوؤں کے زور پر وہ اپنے جسم کو اوپر کی طرف اٹھاتا گیا۔ اس کا سر اور گردن تو آسانی سے اس حوض سے گزر کر دوسری طرف نکل گئے۔ لیکن دونوں کندھے پھنس گئے۔ البتہ اس سے یہ فائدہ ضرور ہوا کہ اس کے دونوں بازوؤں پر پڑنے والا بے پناہ دباؤ ختم ہو گیا۔ بازو چونکہ خود بخود سائیڈوں پر

اندر کی طرف کھسک گئے تھے ۔ اور سر او پر جلنے کی وجہ سے وہ
اب غسل خانے کا اندرونی منظر دیکھ سکتا تھا ۔ صرف اس کے
دونوں کندھے حوض کی سائیڈوں میں پھنسے ہوئے تھے اور باقی
جسم نیچے گٹر میں لٹک رہا تھا ۔ بازوؤں کو آزاد کرنے کے لئے
اس نے خود سانس روک کر دونوں کندھوں کو مخالف سمت میں
زور لگا کر قدرے پھیلا لیا تھا تاکہ وہ نیچے نہ گر پڑے ۔ پھر اس
کا ایک ہاتھ ایک سائیڈ پر موجود واش بیسن کے لوہے کے
پائپ تک پہنچ گیا ۔ جو مضبوط کلپوں کے ساتھ جکڑا ہوا تھا
لیکن دیوار اور پائپ میں اتنا خلا بہرحال موجود تھا کہ اس کی
انگلیاں اس خلا میں سے گزر گئیں ۔ اس طرح اس نے مضبوط
سے پائپ کو پکڑ لیا ۔ اور دوسرا ہاتھ بھی اس نے موڑ کر اس
پائپ کی طرف کیا ۔ اور دوسرے ہاتھ سے اس نے اپنے پہلے
ہاتھ کی کلائی پکڑ لی ۔ اس کے بعد اس نے بازوؤں کا زور لگا
اور اس کا جسم آہستہ آہستہ کھسکتا ہوا باہر نکلنے لگا ۔ جسم پر موجو
پانی کی وجہ سے اس کے جسم کو پھسلنے میں آسانی ہو رہی تھی ۔ ا
تھوڑی دیر کی کوشش کے بعد آخر کار وہ اس حوض سے نکل
غسل خانے کے فرش پر پہنچ جانے میں کامیاب ہو ہی گیا ۔ ا
کے جسم پر خراشیں تو ضرور آ گئی تھیں ۔ لیکن بہرحال وہ ا
قدرے محفوظ جگہ پر تھا ۔ غسل خانہ خاصا بڑا تھا ۔ اور اس
ایک وارڈ روب الماری بھی نظر آ رہی تھی ۔ چند لمحوں تک وہ
یہ پڑا تیز تیز سانس لیتا رہا ۔ پھر جسم کو سمیٹ کر وہ اٹھا

سب سے پہلے دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ دروازے کی دوسری
طرف سکوت تھا ۔ اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا اور دوسری
طرف جھانکا تو دوسری طرف ایک جدید انداز میں سجی ہوئی
خواب گاہ تھی ۔ بلیک زیرو تیزی سے کمرے میں گیا اور اس نے
جا کر کمرے کے دروازے پر لگے ہوئے آٹومیٹک لاک کو بٹن
دبا کر اندر سے لاک کر دیا ۔ اس طرح ایک تو آسانی سے کوئی
اندر نہ آ سکتا تھا ۔ اور دوسرا باہر سے یہی سمجھا جا سکتا تھا ۔ کہ
لاک خراب ہو گیا ہے ۔ فوری طور پر اس بات کا شک نہ ہو سکتا
تھا کہ اندر کوئی موجود ہے ۔ لاک لگا کر بلیک زیرو واپس باتھ
روم میں آیا ۔ اس نے وارڈ روب کھولی تو اس کی آنکھیں چمک
اٹھیں ۔ الماری میں سوٹوں کے ساتھ ساتھ مختلف انداز کے
جوتے اور ایسا ہی دوسرا ذاتی استعمال کا سامان موجود تھا ۔
لباس کا سائز قدرے تنگ تھا ۔ لیکن بہرحال اسے پہنا جا
سکتا تھا ۔ بلیک زیرو نے سب سے پہلے بھرپور انداز میں
غسل کیا اور پھر الماری سے ایک سوٹ نکال کر اس نے پہن
لیا ۔ جرابیں اور بوٹ پہننے کے بعد اس نے بال سیٹ کئے ۔
اب وہ اپنے آپ کو خاصا ہلکا پھلکا اور فریش محسوس کر رہا تھا ۔
گو غسل خانے کا پانی اب دھارے کی صورت میں اس ٹوٹی
ہوئی حوض سے نیچے گٹر میں گر رہا تھا ۔ اور گٹر کی بو بھی غسل خانے
میں خاصی محسوس ہو رہی تھی ۔ لیکن بلیک زیرو اب مطمئن تھا ۔
غسل خانے سے نکل کر وہ خواب گاہ میں پہنچا ۔ ابھی تک کوئی

آدمی کمرے میں نہ آیا تھا۔ اس نے خواب گاہ کی تلاشی لینی شروع
کر دی اور پھر بیڈ کی سائیڈ دراز سے اُسے ایک مشین پسٹل
بھی مل گیا۔ اس میں میگزین بھی موجود تھا۔ لیکن مشین پسٹل کی موجودگ
بتا رہی تھی کہ اُسے کبھی استعمال نہیں کیا گیا۔ وہ بالکل نئی حالت
میں تھا۔ مشین پسٹل ہاتھ میں لے کر بلیک زیرو اطمینان بھر
انداز میں دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر اندرو
لاک کھولا ہی تھا کہ اُسے دور سے قدموں کی آواز سنائی دی۔ اور
قدموں کی آواز اس دروازے کی طرف ہی آتی محسوس ہو رہی تھ
بلیک زیرو تیزی سے مڑا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ بیڈ کی
عقبی سائیڈ میں سمٹ کر بیٹھ گیا۔ اُسی لمحے دروازہ کھلا۔ اور
ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ خاصا تھکا ہوا سا دکھائی دے رہا
تھا۔ اندر داخل ہو کر اس نے دروازہ لاک کیا اور پھر ڈھیلے
اٹھاتا وہ باتھ روم کی طرف بڑھنے لگا۔ لیکن باتھ روم کے قری
پہنچ کر وہ اس طرح چونکا جیسے اُسے اچانک کوئی خیال آ گیا
ہو۔ اور دوسرے لمحے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیڈ کی سائیڈ می
پڑی میز کی طرف بڑھ آیا۔ جس پر ایک انٹرکام سیٹ پڑا ہو
تھا۔ اس نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر د
" ہیلو ــــ نارڈن بول رہا ہوں۔ جیری مجھے اب یاد آ
ہے کہ پاکیشیائی جوڑے صفدر اور جولیا کے متعلق الفانسو
ملنے کی جو رپورٹ آئی ہے وہ چیف باس تک فوراً پہنچا دو کیو
الفانسو کے بارے میں یہ بات طے ہے کہ وہ یہودیوں کا ح

ہے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ دونوں اس الفانسو کی مدد سے کوئی واردات
ڈالیں " ــــ اس آدمی نے اپنا نام نارڈن بتایا تھا۔ رسیور
رکھتے ہی تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔
" یس باس " ــــ ایک ہلکی سی آواز قریب ہی بیڈ کے
عقب میں چھپے ہوئے بلیک زیرو کے کانوں میں پڑی۔
" میں آج خاصا تھک گیا ہوں۔ اس لئے میں آرام کروں گا۔
سوائے اشد ضرورت کے مجھے ڈسٹرب نہ کیا جائے " ــــ
نارڈن نے کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ دوبارہ باتھ روم کی طرف
مڑ گیا۔ اس کے مڑتے ہی بلیک زیرو آہستہ سے کھڑا ہوا اور
پھر احتیاط سے قدم بڑھاتا وہ نارڈن کی طرف بڑھنے لگا۔
" ارے یہ باتھ روم سے گندے پیرکس کے یہاں فرش پر
پڑے ہیں " ــــ نارڈن اچانک کمرے کے درمیان رک کر
اونچے لہجے میں بڑبڑایا۔ اس کی نظریں فرش پر قدرے مدھم پڑ
جانے والے ان نشانات پر پڑ گئی تھیں۔ جو بلیک زیرو کے
پہلے غسل خانے سے نکل کر باتھ روم کے دروازے کو لاک
کرنے کے دوران فرش پر پڑے تھے۔ گو پانی تو سوکھ گیا تھا۔
لیکن بہرحال مدھم نشانات موجود تھے۔ اس کے اس طرح ٹھٹھکنے
کا فائدہ بھی بلیک زیرو کو ہی پہنچا۔ کیونکہ اس طرح نارڈن کا
ذہن پوری طرح ان نشانات کی طرف ہی متوجہ ہو گیا۔ اور اسے
عقب میں آتے ہوئے بلیک زیرو کا احساس تک نہ ہو سکا۔
بلیک زیرو کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور مشین

پسٹل کا بھاری دستہ کافی قوت سے نارڈن کی کھوپڑی کے
عقبی حصے پر پڑا۔ اور نارڈن چیختا ہوا منہ کے بل آگے جا گرا
لیکن گرتے ہی اس نے تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی ۔ گ
بلیک زیرو کی لات حرکت میں آئی اور نارڈن کی کنپٹی پر پڑ
والی ایک زوردار ٹھوکر نے نارڈن کو ہوش سے بے ہوشی
وادی میں دھکیل دیا۔ بلیک زیرو نے مشین پسٹل کو جیب
میں ڈالا اور پھر جھک کر اس نے نارڈن کو اٹھایا اور اسے ایا
کرسی پر پھینک کر وہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں الما
میں اس نے نائلون کی رسی کا ایک گچھا دیکھ لیا تھا۔ اس
وہ رسی اٹھائی اور کمرے میں آ کر اس نے نارڈن کے ہاتھ
کے عقب میں باندھنے کے ساتھ ساتھ اس کے پیر بھی باندھ
دیئے۔ نارڈن اپنے چہرے اور جسم کے لحاظ سے کوئی سائنس
لگ رہا تھا۔ بہرحال وہ کسی طرح بھی کوئی سیکرٹ ایجنٹ دکھائی
نہ دیتا تھا۔ چنانچہ بلیک زیرو نے اس کے ہاتھ اور پیر باندھ
کے بعد اسے اٹھا کر کاندھے پر لادا اور اسے لا کر باتھ روم
کے فرش پر ٹوٹی ہوئی حوضی کے کنارے پر دیوار کے ساتھ
کر بٹھا دیا۔ البتہ اس نے اس کے بندھے ہوئے پیر ا
ٹوٹی ہوئی حوضی کے اندر کی طرف کر دیئے۔ غسل خانے میں
گٹر کی تیز مخصوص بو موجود تھی۔ اس کے بعد بلیک زیرو
اس کی سائیڈ پر چیئر کموڈ کے اوپر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ اس
کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما اور نارڈن کے چہرے پر پڑ

لے زوردار تھپڑ سے غسل خانہ گونج اٹھا۔ دو تھپڑوں کے بعد
ارڈن ہوش میں آ گیا۔ اس نے ہوش میں آتے ہی چیخ کر اٹھنے کی
کوشش کی۔ لیکن بندھے ہونے کی وجہ سے وہ اٹھنے کی
بجائے کھسک کر اور آگے کی طرف ہوا اور اس کا نچلا جسم
انوں تک نیچے گٹر میں لٹک گیا۔

" نیچے گٹر ہے مسٹر نارڈن۔ اور اگر تم نے مزید اچھل کود کرنے
کی کوشش کی تو اسی طرح بندھے ہوئے نیچے گٹر میں جاؤ گے۔
اس کے بعد تمہارا جو حشر ہوگا وہ تم بہتر طور پر سوچ سکتے ہو"
بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

" تت ۔۔۔ تت ۔۔۔ تم کون ہو۔ کون ہو تم اور یہاں۔ مم
مم ۔۔۔ میرے غسل خانے میں" ۔۔۔ نارڈن نے حیرت سے
غسل خانہ۔ ٹوٹی ہوئی حوضی اور سامنے چیئر کموڈ پر بیٹھے ہوئے
بلیک زیرو کو حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" تمہارا نام نارڈن ہے اور تم یہاں کے انچارج ہو۔ تمہارا
چیف باس جیم مارکر ہے۔ جو آرک لینڈ سیکرٹ سروس کا چیف
ہے۔ میں درست کہہ رہا ہوں ناں" ۔۔۔ بلیک زیرو کا لہجہ
سرد ہو گیا۔

" ہاں مگر ۔۔۔۔۔ " ۔۔۔ نارڈن نے اپنے جسم کو پیچھے کی
طرف کھسکاتے ہوئے کہا۔

" سنو۔ اب تم مجھے تفصیل سے بتاؤ گے کہ اس کوٹھی
میں سیکرٹ سروس کا کیا سیٹ اپ ہے۔ یہ سن لو کہ میں چہرہ

پڑھنے کا ماہر ہوں ۔ جیسے ہی مجھے محسوس ہوا کہ تم غلط بیانی سے
کام لے رہے ہو ۔ میں نے ٹریگر دبا دینا ہے" ـــــ بلیک زیرو
نے مشین پسٹل کی نال نارڈن کی دونوں آنکھوں کے درمیان
ذرا اوپر پیشانی پر رکھ کر دباتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں
کہا ۔

"یہ ـــ یہ آپریشنل ہاؤس ہے ۔ مم ـــ میں اس کا
انچارج ہوں ۔ یہاں دارالحکومت کو مشینوں کے ذریعے چیک
کیا جاتا ہے" ـــ نارڈن نے انتہائی خوف زدہ لہجے میں
ہکلاتے ہوئے کہا ۔

"پوری تفصیل بتاؤ ۔ یہاں کس کس قسم کی مشینری نصب ہے
کتنے آدمی ہیں ۔ اور ان مشینوں سے کیا کیا کام لیا جاتا ہے"
بلیک زیرو نے تیز لہجے میں کہا ۔ اور ساتھ ہی اس نے مشین
پسٹل کی نال کو اور زیادہ دبا دیا ۔ اب مشین پسٹل کی نال نے
نارڈن پر بالکل ایسے ہی اثر کیا تھا جیسے گراموفون ریکارڈ پر رکھی
ہوئی سوئی کرتی ہے ۔ وہ واقعی کسی گراموفون ریکارڈ کی طرح
بجنے لگ گیا تھا ۔ اور جیسے جیسے وہ تفصیل بتاتا جا رہا تھا بلیک
زیرو کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمودار ہوتے جا رہے
تھے ۔ جم مارکر نے واقعی یہاں بے حد جدید مشینری نصب کر
رکھی تھی ۔ ٹرانسمیٹر کالز جس سے وہ آسانی سے نہ صرف دارالحکومت
کو کنٹرول کر سکتا تھا ۔ بلکہ ہر قسم کی چیکنگ بھی کر سکتا تھا ۔

"سیکرٹ سروس کے اصل ہیڈ کوارٹر میں کتنے آدمی کام کرتے

ہیں" ـــ بلیک زیرو نے پوچھا ۔

"صرف دس آدمی ۔ لیکن اب نو ہوں گے ۔ کیونکہ اسسٹنٹ
انچارج ماکسن مارا جا چکا ہے" ـــ نارڈن نے جواب دیا ۔

"اب یہ بتاؤ کہ پاکیشیائی صفدر اور جولیا کے متعلق تمہیں
کیا اطلاع ملی ہے ۔ جو تم نے یہاں خواب گاہ کے انٹرکام سے
کال کر کے اُسے جم مارکر تک پہنچانے کے لئے کہا تھا" ـــ
بلیک زیرو نے پوچھا ۔

"ان پر پاکیشیائی سیکرٹ سروس کے ممبرز ہونے کا شک ہے
لیکن ابھی تک کوئی ثبوت نہیں مل سکا ۔ لیکن ان کی فضا سے
مکمل نگرانی کی جا رہی ہے ۔ اور اب وہ یہاں کے ایک مشہور
بدمعاش اور برائٹ نائٹ کلب کے مالک الفانسو سے جا کر ملے
ہیں ۔ بس یہی اطلاع دینی تھی" ـــ نارڈن نے جواب دیا ۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے اور کوئی رکن ٹریس ہوئے ہیں"
بلیک زیرو نے پوچھا ۔

"نہیں ۔ باوجود بے پناہ کوشش کے ابھی تک کوئی آدمی
ٹریس نہیں ہو سکا" ـــ نارڈن نے جواب دیا ۔

"اچھا اب میرے سوال کا سوچ کر جواب دینا ۔ اس جواب
پر تمہاری زندگی اور موت کا انحصار ہو گا" ـــ بلیک زیرو
نے تیز لہجے میں کہا ۔

"مم ـــ مجھے مت مارو ۔ میں سب کچھ بتا تو رہا ہوں"
نارڈن نے خوف زدہ سے لہجے میں کہا ۔

"بتا رہے ہو تو ابھی تک زندہ بھی ہو۔ اور اگر سچ بتلاتے رہے تو میرا وعدہ کہ زندہ بھی رہو گے ورنہ...... بہرحال یہ بتاؤ کہ فلاسٹر کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور اس کا انچارج کون ہے" بلیک زیرو نے یہ سوال کرتے ہوئے خاص طور پر اپنا لہجہ سرد کر لیا۔

"فف ــــ فف ــــ فلاسٹر......" ــــ نارڈن بے اختیار ہچکچا سا گیا۔

"او۔کے۔ مت بتاؤ۔ میں ٹریگر دبا رہا ہوں" ــــ بلیک زیرو نے تیز لہجے میں کہا۔

"سس ــــ سنو۔ سنو۔ مجھے زیادہ معلوم نہیں ہے میں نے صرف سنا ہے کہ فلاسٹر نام کی کوئی تنظیم یہاں موجود ہے۔ چیف باس کو بھی اس کا علم نہیں ہے۔ البتہ وہ لارڈ باٹمر کی نگرانی کر رہا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ لارڈ باٹمر کا فلاسٹر سے گہرا تعلق ہے۔ کیونکہ اسے اسرائیل کے صدر نے بتایا تھا کہ لارڈ باٹمر فلاسٹر اور بیرونی دنیا کے درمیان رابطے کا کام کرتا ہے۔ لیکن میں نے ایک اور بات سنی ہے۔ میں نے یہ بات چیف باس کو بھی نہیں بتائی۔ میں یہاں کسی کو بتا ہی نہیں سکتا کیونکہ یہ بات شاہی خاندان کے خلاف بھی جا سکتی ہے اور یہاں شاہی خاندان کے خلاف بات کرنا ناقابل معافی جرم ہے۔ مگر تم غیر ملکی ہو۔ تمہیں بتا دیتا ہوں۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ پرنسز ڈلسی فلاسٹر کی انچارج ہے۔ یہ پرنسز ڈلسی جو ڈلسی

گیم کلب کی مالکہ ہے۔ لیکن یہ صرف سنی ہوئی بات ہے۔ پرنسز کے خلاف یہاں کوئی کام ہی نہیں کر سکتا۔ بس اس سے زیادہ مجھے علم نہیں ہے" ــــ نارڈن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس سے سنی تھی تم نے یہ بات" ــــ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"گیم کلب کا انچارج ماسٹر رچمنڈ میرا دوست ہے۔ بڑا مشہور بدمعاش ہے۔ اس نے ایک بار نشے میں آؤٹ ہو کر بتایا تھا۔ ظاہر ہے۔ میں اس کی تصدیق تو نہ کر سکتا تھا۔ اور مجھے اس کی ضرورت بھی نہ تھی" ــــ نارڈن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔کے۔ شکریہ مسٹر نارڈن۔ تم نے واقعی مجھ سے مکمل اور بھرپور تعاون کیا ہے۔ اس لئے انعام کے طور پر میں تمہاری موت آسان کر دیتا ہوں" ــــ بلیک زیرو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ پلک جھپکنے میں نارڈن کی کھوپڑی ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل ہو چکی تھی۔ اور اس کا جسم ایک لمحے کے لئے تڑپ کر پہلو کے بل گر گیا۔ بلیک زیرو ایک طویل سانس لے کر جیپر کموڈ سے اٹھا اور مشین پسٹل جیب میں ڈال کر اس نے نارڈن کے مردہ جسم کو ٹوٹی ہوئی حوضی کے اندر ٹھوکر لگا کر دھکیلا اور پھر ایک زوردار چھپاکے سے اس کا جسم نیچے گٹر کے پانی میں جا گرا۔ بلیک زیرو نے پانی کا نل

کھولا اور پھر برش اٹھا کر اس نے فرش پر بکھرے ہوئے اس کی
کھوپڑی کے ٹکڑوں اور خون وغیرہ کو پانی کی مدد سے پوری
طرح صاف کر کے نیچے گٹر میں بہایا۔ پھر نل بند کر کے وہ
غسل خانے کا دروازہ کھول کر باہر کمرے میں آ گیا۔ نارڈن نے
چونکہ اُسے پورے آپریشنل روم کا نقشہ اور یہاں ہر چیز کے
متعلق تفصیل بتا دی تھی۔ اس لئے اب اُسے یقین تھا کہ نہ صرف
وہ خود آسانی سے اس آپریشنل روم کے خفیہ راستے سے باہر
نکل جائے گا۔ بلکہ اس آپریشنل ہیڈ کوارٹر کو مکمل طور پر تباہ کرنے
میں بھی کامیاب ہو جائے گا اور یہ اس کے نقطہ نظر سے ایک
بڑی کامیابی تھی۔ کیونکہ اس طرح جم بار کر ایک لحاظ سے مفلوج
ہو کر رہ جائے گا۔ چنانچہ یہ فیصلہ کر کے وہ کمرے کے بیرونی
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران اور ٹائیگر دونوں کے جسموں پر ایکریمین فوجیوں کی
مخصوص یونیفارم موجود تھی۔ عمران کے کاندھے پر کرنل کے اور
ٹائیگر کے کاندھے پر میجر کے سٹار موجود تھے۔ یونیفارم پر
موجود مخصوص نشانات کی وجہ سے صاف معلوم ہو رہا تھا کہ ان
کا تعلق ایکریمیا کی اس خصوصی فوج سے ہے جو ایکریمیا کے
حلیف ممالک کی حفاظت کے لئے قائم کی گئی ہے۔ اسے
سپیشل سکیورٹی فورس کا نام دیا گیا تھا۔ اور اس کا عام طور پر مخفف
ایس۔ ایس۔ فورس تھا۔ ایس۔ ایس۔ فورس ایکریمیا ان ملکوں
میں تعینات کرتا تھا جہاں اس کے مخصوص اڈے ہوں۔ آرک
لینڈ میں بھی اس نے انتہائی خوفناک اور طاقتور بین البراعظمی
میزائلوں کا ایک پورا اڈہ بنا رکھا تھا۔ یہ اڈہ ایک چھوٹے
سے جزیرے میں تھا۔ جسے عام طور پر غیر آباد جزیرہ سمجھا جاتا

تھا۔ اور وہاں آسمان سے بھی سوائے گھنے جنگلات کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا۔ لیکن یہ جزیرہ جس کا نام نابرس تھا۔ مکمل طور پر ایکریمیا کی تحویل میں تھا۔ اس جزیرے کو محفوظ رکھنے کے لئے اس قدر جدید انداز میں سائنسی اقدامات کئے گئے تھے کہ وہاں واقعی ایک مکھی بھی بغیر خصوصی اجازت کے داخل نہ ہو سکتی تھی۔ نابرس کے گرد دائرے کی صورت میں چار چھوٹے جزیرے تھے جنہیں ہاک سرکل کہا جاتا تھا۔ اور ایس۔ ایس۔ فورس اس ہاک سرکل پر قابض تھی۔ البتہ ایس۔ ایس۔ فورس کا ہیڈ کوارٹر بھی آرک لینڈ کے دارالحکومت ہاگن میں ہی تھا یہاں آرک لینڈ میں ایس ایس فورس کو انتہائی با اختیار اور معزز سمجھا جاتا تھا۔ کیونکہ ایکریمیا نے آرک لینڈ معاشرے میں ایس۔ ایس۔ فورس کو فوری طور پر ضم کرنے کی غرض سے بظاہر اُسے کنگ آف آرک کی ماتحتی میں دے رکھا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ آرک لینڈ کے شہری ایس ایس فورس کو شاہی فورس کے نام سے یاد کرتے تھے۔ عمران اور ٹائیگر دونوں ابھی ایکریمیا سے آنے والی ایک خصوصی پرواز سے ایئرپورٹ پہنچے تھے۔ اور ایس۔ ایس فورس سے متعلق ہونے کی وجہ سے ایئرپورٹ پر بھی ان سے انتہائی معزز سلوک ہو رہا تھا۔ ان کے کاغذات بغیر چیک کئے کلیر کر دیئے گئے۔ اور انہیں سب سے پہلے فارغ کیا گیا۔

" واہ۔ خواہ مخواہ جوتیاں چٹخاتے پھر رہے ہیں پاکیشیا میں اس نوکری کی شان تو نوابوں سے بھی بڑھ کر ہے "۔۔۔۔ عمران

نے ایئرپورٹ سے باہر نکلتے ہوئے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا۔ گیٹ کے قریب ایس۔ ایس کی مخصوص گاڑی جیپ موجود تھی اور ڈرائیور انہیں دیکھتے ہی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے فوجی انداز میں سیلوٹ کرتے ہوئے ان کا استقبال کیا۔

" خوش آمدید سر۔ کرنل نیف آپ کے منتظر ہیں "۔۔۔۔ ڈرائیور نے خالصتاً ایکریمی لہجے میں کہا۔ یہاں ایس۔ ایس۔ فورس کا سب سے بڑا عہدہ کرنل کا ہی تھا۔

" چلو "۔۔۔۔ عمران نے سیلوٹ کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور چند لمحوں بعد وہ دونوں جیپ میں بیٹھے ہاگن کی سڑکوں سے گزر رہے تھے۔ تقریباً آدھے گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد جیپ ایک شاندار عمارت کے گیٹ میں داخل ہوئی۔ جہاں باوردی فوجیوں نے ان کا استقبال کیا۔ اور چند لمحوں بعد وہ ایک دفتر نما کمرے میں داخل ہو رہے تھے۔ جہاں آرک لینڈ ایس۔ ایس۔ فورس کا سربراہ کرنل نیف ان کا منتظر تھا۔ عمران اور ٹائیگر دونوں جیسے ہی اندر داخل ہوئے میز کے پیچھے بیٹھا ہوا لمبا تڑنگا ایکریمی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" کرنل نیف کرنل مائیکل کو خوش آمدید کہتا ہے "۔۔۔۔ کرنل نیف نے انتہائی خوشگوار موڈ میں آگے بڑھ کر عمران سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

" تھینک یو کرنل نیف "۔۔۔۔ عمران نے بھی مسکراتے ہوئے

جواب دیا۔ ٹائیگر نے کم رینک ہونے کی وجہ سے کرنل نیف کو
باقاعدہ سیلوٹ کیا۔

" ارے نہیں۔ آپ دونوں میرے معزز مہمان ہیں۔ اس
لئے یہاں آپ کے لئے کوئی فوجی ضابطہ نہیں ہے"۔
کرنل نیف نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور اس نے آگے بڑھ کر باقاعدہ
ٹائیگر سے بھی مصافحہ کیا۔ چند لمحوں بعد کوک آگئی اور وہ تینوں
صوفوں پر بیٹھے دوستوں کی طرح ہی کوک پینے میں مصروف ہو گئے۔

" کرنل مائیکل۔ مجھے اطلاع دی گئی تھی کہ آپ کا تعلق ایس۔ ایس
فورس کے سپیشل شعبے سے ہے۔ اور آپ کسی سپیشل مشن پر یہاں
آرہے ہیں۔ کیا واقعی یہاں سپیشل مشن کی گنجائش ہے۔ کیونکہ یہاں
تو کوئی ایسی غیر معمولی بات سامنے نہیں آئی۔ جس سے میں سمجھ
سکتا کہ سپیشل مشن کی ضرورت پڑ سکتی ہے"۔۔۔۔ کرنل نیف نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ کو علم نہیں ہو سکا کرنل نیف۔ ورنہ یہاں تو غیر معمولی
حالات پیدا ہو چکے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے بھی مسکراتے ہوئے
جواب دیا۔ اور کرنل نیف عمران کی بات سن کر بے اختیار چونک
پڑا۔

" غیر معمولی حالات اور یہاں آرک لینڈ میں"۔۔۔۔ کرنل نیف
کی حالت دیکھنے والی ہو گئی تھی۔

" اس قدر غیر معمولی نہیں ہیں حالات۔ جتنا آپ پریشان
ہو گئے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرنل نیف

بے اختیار ہنس پڑا۔

" آپ کی بات نے واقعی مجھے پریشان کر دیا ہے۔ آپ ان
حالات کی ذرا وضاحت تو کریں"۔۔۔۔ کرنل نیف نے دوبارہ
سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" کرنل نیف چونکہ آپ کا تعلق سپیشل برانچ سے نہیں ہے،
اس لئے آپ تفصیلات نہ سمجھ سکیں گے۔ بہرحال مختصر طور پر
بتا دیتا ہوں کہ یہاں آرک لینڈ میں یہودیوں کی ایک انتہائی
خفیہ تنظیم فلاسٹر کام کر رہی ہے۔ یہ تنظیم اس قدر خفیہ ہے کہ
اس کا علم شاید ہی کسی کو ہو۔ اس تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ہاگن میں
ہے۔ لیکن اس میں کون کون شامل ہے اور ان کے مقاصد کیا
ہیں۔ اس کا علم کسی کو بھی نہیں۔ لیکن اس تنظیم کو انتہائی خفیہ
رکھنے کے باوجود اس کی خبر اسلامی بلاک تک پہنچ گئی ہے۔
اسلامی بلاک کے نقطہ نظر سے یہ یہودی خفیہ تنظیم چونکہ مسلمانوں
اور اسلامی بلاک کے خلاف ہی مقاصد سامنے رکھ کر قائم کی جاتی
ہے۔ اس لئے اسلامی بلاک نے اس کا سنجیدگی سے نوٹس لیا۔
اور پھر اس تنظیم کا کھوج نکالنے اور اس کے مقاصد جاننے کا
مشن ایک ایشیائی اسلامی ملک پاکیشیائی سیکرٹ سروس کے ذمے
لگایا گیا۔ ادھر آرک لینڈ میں ایکریمیا کا ہی تربیت یافتہ آدمی
سیکرٹ سروس کا چیف ہے۔ اس کا نام جم مارکر بتایا گیا ہے۔
چیف جم مارکر کا اسرائیل میں پاکیشیا سیکرٹ سروس سے سابقہ
پڑ چکا ہے۔ چنانچہ جم مارکر تک یہ رپورٹ پہنچ گئی یا پہنچا دی گئی۔

کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس آرک لینڈ میں کام کرنے کے لئے
پہنچ رہی ہے۔ ظاہر ہے جم مارکر اسے ٹریس کرنے اور اُسے
روکنے کے لئے کوئی نہ کوئی مخصوص انتظام کر رہا ہوگا۔ لیکن پاکیشیا
سیکرٹ سروس کے آرک لینڈ میں آنے کی خبر سن کر ایکریمیا کے
اعلیٰ حکام میں بھی کھلبلی سی مچ گئی۔ کیونکہ یہ سروس انتہائی
خطرناک سمجھی جاتی ہے۔ ایکریمیا کے اعلیٰ حکام کا نقطہ نظر یہ
ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اگر یہاں آرک لینڈ میں ایکریمیا
کے بین الاعظمی میزائلوں کے اڈے کو ٹارگٹ بنا لیا تو یہ ایکریمیا
کے لئے انتہائی نقصان دہ ثابت ہوگا۔ چنانچہ اعلیٰ حکام نے
اعلیٰ سطحی میٹنگ کے بعد یہ طے کیا کہ ایس۔ایس فورس کی
سپیشل ایجنسی علیحدہ رہ کر اور بوقت ضرورت مقامی سیکرٹ
سروس کی مدد لے کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرے۔
اور یہ کام مجھے اور میجر بالف کے ذمہ لگایا گیا ہے اور اس مشن پر
ہم دونوں یہاں پہنچے ہیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوری
تفصیل بتا دی۔

" اس کا مطلب ہے کہ یہ سیکرٹ سروس انتہائی خطرناک ہے
کہ ایکریمیا جیسا طاقتور ملک بھی اس سے خوف زدہ ہے"۔۔۔
کرنل نیف نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ اور اسی بات کو مد نظر رکھتے ہوئے مجھے ریڈ تعارفی
کارڈ جاری کیا گیا ہے۔ تاکہ آرک لینڈ کی ایس۔ایس۔فورس
مکمل طور پر مجھ سے تعاون کرنے کی پابند رہے"۔۔۔ عمران

کہا۔ اور جیب سے ایک مخصوص انداز کا کارڈ نکال کر کرنل
کی طرف بڑھا دیا۔ کرنل نیف نے کارڈ لے کر دیکھا اور پھر
واپس کر دیا۔

" ٹھیک ہے کرنل مائیکل۔ آپ سے ہر طریقے سے مکمل تعاون
کیا جائے گا"۔۔۔ کرنل نیف نے کہا۔

"شکریہ۔ اب پہلے آپ یہ بتائیے کہ مقامی سیکرٹ سروس
کے چیف جم مارکر سے آپ کے ذاتی تعلقات ہیں"۔۔۔ عمران
نے کارڈ واپس جیب میں ڈالتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" جم مارکر سے۔ نہیں۔ میں تو اُسے جانتا تک نہیں۔ میں
نے تو یہ نام ہی پہلی بار آپ سے سنا ہے"۔۔۔ کرنل نیف
نے جواب دیا۔ اور عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔

" اچھا۔ پھر خود ہی کوشش کرنی پڑے گی۔ اس سے رابطہ
کرنے کے لئے۔ کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ پہلے اس سے مل کر یہ معلوم
کیا جائے کہ اس نے کیا انتظامات کئے ہیں اور پاکیشیا سیکرٹ
سروس یہاں پہنچ چکی ہے یا پہنچنے والی ہے۔ اس کے بعد مزید
میٹنگ کی جائے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

" آپ کی بات درست ہے کرنل مائیکل۔ لیکن رابطہ ہو سکتا ہے۔
سیکرٹری کیپٹن الفرڈ انتہائی باخبر آدمی ہے۔ وہ یقیناً اُسے
جانتا ہوگا۔ ایک منٹ"۔۔۔ کرنل نیف نے کہا اور صوفے سے
اٹھ کر وہ میز کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا۔
اور ایک بٹن دبا دیا۔

"کیپٹن الفرڈ کو میرے دفتر بھیج دو" ——— کرنل نیف نے تحکمانہ
لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر وہ صوفے پر آکر بیٹھ گیا۔ تھوڑی
دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ایکریمی نوجوان جس کے جسم پر
کیپٹن کی یونیفارم تھی اندر داخل ہوا۔ اور اس نے اندر آکر
باقاعدہ فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

"کیپٹن الفرڈ۔ کیا تم آرک لینڈ سیکرٹ سروس کے چیف
جم مارکر کو جانتے ہو" ——— کرنل نیف نے کہا۔

"سر۔ براہِ راست تو کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔ نام البتہ ضرور
سنا ہوا ہے" ——— کیپٹن الفرڈ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں اس کا فون نمبر معلوم ہے" ——— عمران نے پوچھا

"نو سر۔ کبھی ضرورت ہی نہیں پڑی۔ البتہ سیکرٹ سروس
ہیڈکوارٹر کا ایک اہم آدمی جیکب کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں
اس کے دفتر کا تو علم نہیں۔ البتہ اس کی رہائش جنیز د کالونی کی
کوٹھی نمبر گیارہ ہے۔ میری اس سے ایک گیم کلب میں اکثر
ملاقات ہوتی رہتی ہے" ——— کیپٹن الفرڈ نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ ٹھیک ہے۔ آپ جا سکتے ہیں" ——— عمران نے
کہا۔ اور کیپٹن الفرڈ ایک بار پھر فوجی سیلوٹ کر کے باہر
چلا گیا۔

"کرنل نیف۔ میرے ذہن میں ایک اور بات آئی ہے۔ اگر
ہم نے جم مارکر یا سیکرٹ سروس کا سہارا لیا تو پھر لامحالہ

ہیں اس کے پیچھے پیچھے چلنا پڑے گا۔ جب کہ میں چاہتا ہوں
کہ ہم بالکل علیحدہ رہ کر کام کریں۔ اس لئے آپ ایسا کریں
کہ کوئی ایسا کارڈ مجھے دے دیں۔ جس سے پولیس۔ سیکرٹ
سروس۔ اور دوسرے متعلقہ ادارے مجھ سے بغیر یونیفارم
کے بھی مکمل تعاون کریں۔ اور مزید یہ کہ شناخت بھی طلب نہ
کریں۔ کیا کوئی ایسا کارڈ مل سکتا ہے" ——— عمران نے کہا۔

"ہاں مل تو سکتا ہے ایسا کارڈ۔ کنگ آف آرک لینڈ کی طرف
سے جاری ہو سکتا ہے۔ ٹھہریئے۔ میں کنگ آف آرک لینڈ
کے ملٹری سیکرٹری سے بات کرتا ہوں" ——— کرنل نیف نے
کہا اور اٹھ کر ایک بار پھر میز کی طرف بڑھ گیا۔ پہلے وہ جا کر
ر کے پیچھے موجود اونچی نشست کی کرسی پر بیٹھا اور پھر اس
نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل
کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو کرنل نیف فرام ایس۔ ایس ہیڈکوارٹر" ——— کرنل
فنے تیز لہجے میں کہا۔

"ملٹری سیکرٹری جوزف سے بات کرائیں" ——— دوسری
رف سے بات سن کر اس نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہیلو جوزف۔ میں کرنل نیف بول رہا ہوں۔ مجھے کنگ کی
ف سے جاری کردہ بلیو کارڈ چاہیئے۔ ایک اہم مشن کے
سلہ میں درکار ہے۔ کیا تم اس کا بندوبست فوری طور پر کر
کتے ہو" ——— کرنل نیف نے اس بار قدرے بے تکلفانہ لہجے

میں کہا۔

"ایس۔ ایس کا ہی مشن ہے" ــــ دوسری طرف سے شاید مشن کی وضاحت پوچھنے پر کرنل نیف نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تعاون کے لئے شکریہ۔ فکر مت کرو، ضرورت ختم ہونے پر میں اسے تمہیں ہی واپس بھجوا دوں گا" ــــ کرنل نیف نے کہا۔ اور پھر کچھ سن اس نے ایک بار پھر شکریہ کیا اور رسیور رکھ دیا۔

"بلیو کارڈ ابھی پہنچ جائے گا۔ اس کارڈ کی موجودگی میں سو کنگ آف آرک لینڈ کی ذات کے باقی پورا آرک لینڈ آپ سے ہر ممکن تعاون کرنے کا پابند ہوگا۔ اور آپ سے شناخت طلب نہ کی جائے گی۔ کیونکہ بلیو کارڈ ہولڈر سے شناخت طلب کرنا کنگ آف آرک لینڈ کی توہین ہے" ــــ کرنل نیف کرسی سے اٹھ کر دوبارہ ان کے ساتھ صوفے پر آکر بیٹھتے کہا اور عمران کا چہرہ کھل اٹھا۔

"اب آپ ایک اور کام کریں۔ ایک پرائیویٹ کوٹھی کارین۔ اسلحہ وغیرہ کا بھی بند و بست کر دیں۔ تاکہ ہم فور یہ کام کا آغاز کر سکیں۔ ویسے مشن کی کامیابی کے بعد جب اعلیٰ حکام کو اس کی رپورٹ دوں گا تو اس میں آپ کی تعر کا باقاعدہ ایک صفحہ شامل ہوگا" ــــ عمران نے مسکرا ہوئے کہا۔

"بہت بہت شکریہ۔ یہ تو آپ کی اعلیٰ ظرفی ہے۔ ورنہ ریڈ اتھارٹی کارڈ کے بعد میں تو ویسے بھی آپ سے مکمل تعاون کا پابند ہوں" کرنل نیف نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"مجھے چند منٹ کے لئے اجازت دیں۔ میں آپ کا یہ کام کر کے ابھی آتا ہوں" ــــ کرنل نیف نے کہا۔ اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"ایک بات کا خیال رکھیں کرنل کہ ہماری بابت آپ کے علاوہ اور کسی کو علم نہیں ہونا چاہئے" ــــ عمران نے کہا اور کرنل نیف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور پھر کمرے سے باہر چلا گیا۔ تقریباً دس منٹ بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک چابی تھی۔

"مجھے اپنی رہائش گاہ پر جانا پڑا تھا۔ یہ چابی میری ذاتی سیف میں تھی۔ یہ لیجئے۔ کوٹھی نمبر اٹھارہ مین کالونی۔ اس کوٹھی سے میرے علاوہ اور کوئی واقف نہیں ہے۔ ہاں شاید آرک لینڈ کی چند لڑکیاں بھی جانتی ہوں۔ لیکن وہ بہرحال غیر متعلق ہیں" کرنل نیف نے مخصوص انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ اور عمران ہنس پڑا۔

"اوہ پھر تو اور بھی زیادہ ذاتی ہو گئی۔ شکریہ۔ وہ کار اور اسلحہ وغیرہ" ــــ عمران نے کہا۔

"سب کچھ وہاں موجود ہے۔ آپ بے فکر رہیں" ــــ کرنل نیف نے کہا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک فوجی اندر

داخل ہوا۔ اس نے سیلوٹ کر کے ایک لفافہ کرنل نیف کے سامنے رکھ دیا۔ اور خود واپس چلا گیا۔ کرنل نیف نے لفافہ اٹھایا۔ اور اس کے اندر سے نیلے رنگ کا ایک کارڈ باہر نکال کر اُسے دیکھا اور پھر اُسے عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"لیجئے بلیو کارڈ" ——— کرنل نیف نے کہا۔ اور عمران نے سر ملاتے ہوئے اس سے کارڈ لے لیا۔ کارڈ پر کنگ آف آرک کی تصویر اور نیچے اس کے دستخط تھے۔ اس کے علاوہ ا
کچھ نہ تھا۔

"شکریہ۔ اب ہمیں اجازت دیجئے" ——— عمران نے کارڈ کو جیب میں رکھ کر اٹھتے ہوئے کہا۔

"میرا ڈرائیور آپ کو کوٹھی تک چھوڑ آئے گا" ——— کرنل نیف نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔ اور عمران کے سر ملانے پر اس نے بیل بجا کر چپڑاسی کے ذریعے ڈرائیور کو بلایا۔ اور چند لمحوں بعد عمران اور ٹائیگر دونوں ایس۔ ایس کی مخصوص جیپ میں بیٹھے ہوئے ین کالونی کی طرف بڑھے جا رہے تھے۔ عمرا
کے لبوں پر مسکراہٹ تھی کیونکہ نہ صرف وہ آرک لینڈ پہنچنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ بلکہ اب اس کے پاس بلیو کارڈ بھی موجود تھا۔ اور جم مارکر جس نے اُسے ٹریس کرنے اور روکنے کے لئے نجانے کیا کیا انتظامات کر رکھے ہوں گے۔ یقیناً
کی یہاں آمد سے لاعلم ہی رہا ہوگا۔ کوٹھی گو چھوٹی تھی لیکن
کے لئے ہر لحاظ سے کارآمد تھی۔ کار بھی گیراج میں موجود

اور ایک الماری میں ضروری اسلحہ بھی موجود تھا۔ وارڈروب مختلف رنگ کے سوٹوں سے بھری ہوئی تھی۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے عمران صاحب" ——— ٹائیگر نے لباس بدلنے کے بعد عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ جو اس سے پہلے ہی یونیفارم اتار کر عام لباس پہن چکا تھا۔

"پہلے اس جکیب کا انٹرویو لے لیں۔ اس سے یہاں کے حالات کا علم ہو جائے گا۔ اس کے بعد مزید پلاننگ ہوگی" عمران نے کہا۔ اور ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کار میں بیٹھے ین کالونی سے باہر شہر میں پہنچے۔ یہاں عمران نے ایک بک سٹال سے شہر کا تفصیلی نقشہ خریدا اور پھر کار کو ایک سائیڈ پر روک کر اس نے نقشے کا باقاعدہ تفصیلی مطالعہ شروع کر دیا۔ ٹائیگر بھی نقشے پر جھکا ہوا تھا۔ کچھ دیر تک نقشے کو غور سے دیکھنے کے بعد عمران نے نقشہ ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا۔ اور خود کار سٹارٹ کر کے اُسے آگے بڑھا دیا۔ شہر کا نقشہ اس کے ذہن میں محفوظ ہو چکا تھا۔ اور تھوڑی دیر بعد ان کی کار جینزو کالونی پہنچ چکی تھی۔ جینزو اچھی اور صاف ستھری کالونی تھی۔ تمام کوٹھیاں جدید انداز کی اور نو تعمیر شدہ تھیں۔ کوٹھی نمبر گیارہ تلاش کرنے میں انہیں کوئی دقت نہ ہوئی۔ اور عمران نے کار کوٹھی کے سامنے روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے ستون پر موجود کال بیل کے بٹن کو پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک آدمی باہر آگیا جو لباس سے گھریلو

ملازم ہی لگتا تھا۔

"جیکب صاحب ہیں اندر" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں موجود ہیں" ـــــ ملازم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انہیں جا کر کہو۔ ایس۔ ایس فورس کے دو آدمی ان سے ملنے آئے ہیں" ـــــ عمران نے کہا اور ملازم سر ہلاتا ہوا واپس اندر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا۔ اور وہی ملازم دوبارہ سامنے آگیا۔

"تشریف لائیے جناب۔ صاحب آپ کے منتظر ہیں" ـــــ ملازم نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔ اور عمران جو اس دوران اپنی کار میں بیٹھ چکا تھا اس نے کار آگے بڑھا دی۔ پورچ میں پہلے سے ایک کار موجود تھی۔ عمران نے کار پورچ میں روکی ہی تھی کہ ایک ادھیڑ عمر مقامی آدمی برآمدے کی سیڑھیاں اترتا ہوا کار کی طرف بڑھنے لگا۔ عمران اور ٹائیگر دونوں نیچے اتر آئے۔

"میرا نام جیکب ہے جناب" ـــــ آنے والے نے انہیں غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ لیکن عمران اور ٹائیگر چونکہ ابھی تک ایکریمین میک اپ میں تھے۔ اس لئے انہیں دیکھ کر اس کی آنکھوں میں قدرے اطمینان کی جھلکیاں نمایاں ہو گئیں۔

"کرنل مائیکل اور میجر رالف فرام ایس۔ ایس فورس" ـــــ عمران نے اپنا اور ٹائیگر کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ اور

پھر ان کے درمیان نہ صرف مصافحہ ہوا بلکہ رسمی جملے بھی بولے گئے۔ جیکب انہیں ساتھ لے کر برآمدے کے کونے میں موجود ڈرائنگ روم میں لے آیا۔

"پہلے آپ فرمائیں۔ آپ کیا پینا پسند کریں گے" ـــــ جیکب نے کہا۔

"کچھ نہیں مسٹر جیکب۔ صرف آپ سے چند معلومات لینی تھیں۔ کیا آپ ہمیں کسی ایسے کمرے میں لے جا سکتے ہیں جہاں سے ہمارے درمیان ہونے والی بات چیت لیک آؤٹ نہ ہو سکے" ـــــ عمران نے کہا۔

"ایک منٹ" ـــــ جیکب نے چونک کر کہا اور پھر اٹھ کر وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس کی واپسی تقریباً دو تین منٹ بعد ہی ہوئی۔ جیکب نے واپس آکر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اب آپ اطمینان سے بات چیت کر سکتے ہیں۔ میرے یہاں صرف ایک ہی ملازم ہے۔ اُسے میں نے قریب نہ آنے کی ہدایت کر دی ہے۔ شادی میں نے کی ہی نہیں اس لئے کسی اور کی یہاں موجودگی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

"پہلے آپ یہ بتائیے۔ کہ سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر میں آپ کی پوسٹ کیا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ ویسے وہ جیکب کی شکل دیکھ کر ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ فیلڈ کا آدمی نہیں ہے۔ جب کہ کیپٹن الفرڈ نے بتایا تھا کہ وہ ہیڈ کوارٹر کا خاص آدمی ہے۔ اس لئے عمران نے اس سے پوسٹ پوچھنا

پہلے ضروری سمجھا۔

"سیکرٹ سروس۔ یہ آپ کو کس نے کہہ دیا کہ میرا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے۔ میں تو ایک کاروباری فرم میں ملازم ہوں"۔۔۔ جیکب نے چونک کر کہا۔ اور عمران مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا کہ سیکرٹ سروس کی وجہ سے وہ اپنی شناخت چھپا رہا ہے۔

"یہ بلیو کارڈ دیکھئے۔ اس کے بعد آپ کو یقیناً کچھ چھپانے کی ضرورت محسوس نہ ہوگی"۔۔۔ عمران نے جیب سے بلیو کارڈ نکال کر جیکب کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ بلیو کارڈ ہولڈر۔ ٹھیک ہے۔ آئی۔ ایم۔ سوری۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ بلیو کارڈ ہولڈر ہیں۔ اب آپ سے تعاون تو میرا فرض بن گیا ہے"۔۔۔ جیکب نے چونک کر کہا۔ لیکن اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اسے ایک ایکریمین کے پاس بلیو کارڈ دیکھ کر شدید حیرت ہوئی ہے۔

"تو پھر بتلائیے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور کارڈ دوبارہ جیب میں ڈال لیا۔

"میں چیف کا آفس سیکرٹری ہوں"۔۔۔ جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ اب میری بات غور سے سنیں۔ ہمارا تعلق ایس ایل فورس سے ضرور ہے۔ لیکن کنگ نے ہمیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کے لئے خصوصی طور پر ایکریمیا سے بلوایا

ہے۔ اور اس لئے ہمیں بلیو کارڈ بھی جاری کیا گیا ہے۔ ہم علیحدہ رہ کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے آپ ہمیں تفصیل سے وہ سب کچھ بتا دیں جو اس وقت تک پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہو"۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو آپ بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سلسلہ میں ہی آئے ہیں۔ اور چیف بھی اس کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ چیف نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کرنے کے لئے انتہائی سخت اقدامات کر رکھے ہیں۔ اس وقت تک ایک عورت اور ایک مرد ٹر... ک ہے۔ مرد کا نام صفدر ہے اور عورت کا جولیا۔ جولیا حالانکہ سوئس نژاد ہے۔ لیکن وہ پاکیشیائی شہریت رکھتی ہے۔ پاکیشیا کے پاسپورٹ پر ہی یہاں آئے ہیں۔ انہیں اچھی طرح چیک کیا گیا۔ گرفتار بھی کیا گیا۔ لیکن کسی قسم کا کوئی ثبوت نہ ملا کہ وہ سیاح ہونے کی بجائے سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ پھر وہ یہاں کے ایک مقامی بدمعاش الفانسو سے ملے۔ جو برائٹ نائٹ کلب کا مالک ہے۔ اور اس نے انہیں ایک علیحدہ کوٹھی میں ٹھہرا دیا ہے۔ ان کی بہرحال مکمل نگرانی کی جا رہی ہے۔ اس کے بعد ایک اور آدمی سامنے آیا۔ یہ بظاہر تو ...یمین سیاح تھا۔ لیکن اس نے سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر کے اسسٹنٹ انچارج ہاکسن کو اس کے فلیٹ میں گھس کر ... کر دیا۔ مگر ہاکسن کے ہلاک ہوتے ہی آپریشنل ہیڈ کوارٹر میں موجود

مخصوص کمپیوٹر نے اُسے چیک کرلیا - اس کے بعد چیف نے
اُسے خود ڈیل کیا - اور اُسے سیکرٹ سروس کے آپریشنل
ہیڈکوارٹر لے جایا گیا - وہاں اس نے بتایا کہ وہ پاکیشیا کا ایک
فری لانسر بدمعاش ہے - اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم کے
لیڈر علی عمران نے اُسے ہائر کیا ہے - تاکہ وہ اس کی جگہ لے
کر ہیڈکوارٹر میں داخل ہو سکے - وہ اس سے زیادہ اور کچھ نہ
جانتا تھا - باس نے اس پر بے پناہ تشدد کیا - اور پھر اس
تشدد کے دوران ہی وہ ہلاک ہو گیا - اور اس کی لاش
آپریشنل ہیڈکوارٹر کے نیچے بہنے والے گٹر میں پھینکوا دی گئی
بس یہی کچھ ابھی تک معلوم ہو سکا ہے - لیکن اس دوران سیکرٹ
سروس کو ایک عظیم نقصان سے بھی دوچار ہونا پڑا ہے
آپریشنل ہیڈکوارٹر اچانک خوفناک دھماکوں سے تباہ ہو
گیا - آپریشنل ہیڈکوارٹر کی مکمل مشینری مع اس میں موجود افراد
کے مکمل طور پر ختم ہو گیا - ایک لحاظ سے یہ سیکرٹ سروس کے
لئے نہ صرف مالی طور پر انتہائی بڑا نقصان ہے بلکہ اس سے
یہ نقصان بھی ہوا ہے - کہ پورے دارالحکومت پر جس مشینری
کی وجہ سے سیکرٹ سروس مسلسل چیکنگ رکھتی تھی وہ سب
یک لخت ختم ہو گئی - اب تو سیکرٹ سروس دوسری عام سیکرٹ
سروسز کی طرح ہی کام کر سکے گی - اس آپریشنل ہیڈکوارٹر
کی تباہی نے چیف کو زبردست دھچکا پہنچایا ہے - اور چیف
کا خیال ہے - کہ یہ سب کچھ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے کیا

لیکن جب تک سیکرٹ سروس کا کوئی آدمی پکڑا نہ جائے اس
وقت تک کیا کہا جا سکتا ہے" —— جیکب نے پوری تفصیل
بتاتے ہوئے کہا -
"جس آدمی کو ہلاک کیا گیا تھا - کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ہلاک
نہ ہوا ہو اور اُسی نے یہ حرکت کی ہو" —— عمران نے ہونٹ
بھینچتے ہوئے پوچھا -
"چیف کے بقول انہوں نے خود اُسے چیک کیا تھا وہ مر
چکا تھا - اور مرا ہوا آدمی کیا کر سکتا ہے" —— جیکب نے
جواب دیا -
"اس کا مطلب ہے کہ ابھی تک سیکرٹ سروس کوئی
کارنامہ سرانجام نہیں دے سکی - بلکہ اپنا آپریشنل ہیڈکوارٹر
بھی تباہ کر بیٹھی ہے" —— عمران نے کہا -
"ہاں بظاہر تو ایسا ہی ہے" —— جیکب نے جواب دیا -
"لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس جس مقصد کے لئے یہاں آئی
ہے - یا آنے والی ہے - میرا مطلب ہے اس فلاسٹر ہیڈ
کوارٹر کی حفاظت کا مسئلہ اس بارے میں سیکرٹ سروس
نے کیا کیا ہے" —— عمران نے پوچھا -
"فلاسٹر کے بارے میں کوئی کچھ نہیں جانتا - سیکرٹ سروس
کو بھی پہلی بار اس کا علم ہوا ہے - صرف ایک شخص لارڈ بائر
کے متعلق سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ وہ فلاسٹر اور باقی
دنیا کے درمیان رابطے کا کام کرتا ہے - چیف نے اس سے

اقات کی۔ لیکن کوئی بات واضح طور پر سامنے نہ آسکی۔ اور اس کے بعد اچانک لارڈ باتھم ہی غائب ہو گیا ہے۔ بس اتنا بتایا جاتا ہے کہ وہ غیر ملکی دورے پر گئے ہوئے ہیں۔ حالانکہ وہ ملک سے باہر نہیں گئے۔ بہرحال وہ چونکہ دی۔آئی۔پی شخصیت ہیں۔ اور پرنسز ڈنسی کے بے حد قریب ہیں۔ اس لئے ان کے خلاف کوئی سخت انکوائری بھی نہیں ہو سکتی۔ اس کے علاوہ باوجود چیف کی کوششوں کے اب تک فلاسٹر کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چل سکا" ــــ جیکب واقعی مکمل تعاون کر رہا تھا۔

"آپ کو بتایا ہے کہ ہاکسن کو جب ہلاک کیا گیا تو آپریشنل ہیڈ کوارٹر کے مخصوص کمپیوٹر نے اسے چیک کر لیا اور اس آدمی کو پکڑ لیا گیا۔ اس کی تفصیلات بتائیں" ــــ عمران نے کہا۔

"چیف نے آپریشنل ہیڈ کوارٹر میں انتہائی جدید مشینری نصب کرائی ہوئی تھی۔ وہاں ایسا کمپیوٹر موجود تھا جو سیکرٹ سروس سے متعلق ہر آدمی کی رہائش گاہ میں ہونے والے تمام واقعات کی فلم اور آواز کیچ کرتا تھا۔ لیکن عام حالات میں اسے چیک نہ کیا جاتا تھا۔ لیکن جیسے ہی کوئی آدمی ہلاک ہوتا تو کمپیوٹر فوراً اس کا الارم کر دیتا۔ یہی ہاکسن کے ساتھ ہوا۔ اس کے مرتے ہی اطلاع مل گئی۔ چیف اتفاق سے اس وقت آپریشنل ہیڈ کوارٹر میں ہی موجود تھا۔ اس لئے اس نے خود اسے ڈیل کیا۔ لیکن اب آپریشنل ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے بعد تو سب

ختم ہو گیا ہے" ــــ جیکب نے جواب دیا۔

"سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ اس میں کس قسم کی مشینری ہے" ــــ عمران نے پوچھا۔

"سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر جالیس مارجرد روڈ پر واقع ایک عمارت میں ہے۔ لیکن یہ انتظامی دفتر ہے۔ وہاں کوئی مشینری ہے۔ اصل ہیڈ کوارٹر تو آپریشنل ہیڈ کوارٹر ہی تھا" ــــ نے جواب دیا۔

"یہ پرنسز ڈنسی کہاں رہتی ہیں" ــــ عمران نے پوچھا۔

کنگ ایریا میں۔ وہ کنگ آف آرک لینڈ کی بھتیجی ہیں۔ البتہ نے ڈنسی جم کلب کھولا ہوا ہے۔ زیادہ تر وقت ان کا وہیں ہے" ــــ جیکب نے جواب دیا۔

کے متعلق پوری تفصیل بتاؤ۔ میرا مطلب ہے شادی شدہ یا غیر شادی شدہ۔ بوڑھی ہے یا جوان ہے۔ کیسی عادتوں کی ہے وغیرہ وغیرہ" ــــ عمران نے کہا۔

ب پرنسز خوب صورت اور نوجوان عورت ہے۔ غیر شادی ہے لیکن عادتوں کے متعلق میں کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ کیونکہ آپ کا ایسی باتوں پر زبان کھولنا بھی جرم ہے" ــــ جیکب نے

لی بے فکر رہیں۔ جو کچھ آپ نے بتایا ہے۔ یا جو کچھ مزید آپ وہ سب ہم تینوں کے علاوہ باہر نہیں جائے گا۔ یہ وعدہ ہے" ــــ عمران نے کہا۔

" جناب وہ انتہائی سفاک ۔ سنگدل اور ظالم عورت ہے انتہائی
تنک مزاج ۔ جلدی مشتعل ہوجانے والی ۔ اور مغرور بھی ہے ۔ اد
اس سے زیادہ میں کچھ کہنا بھی نہیں چاہتا ۔ مجھے یقین ہے کہ آپ
باقی باتیں خود ہی سمجھ لیں گے " ـــــ جیکب نے جواب دیا اور ع
نے سر ہلا دیا ۔

" شکریہ ۔ اب بس آخری بات ۔ ذرا سوچ کر بتلایئے گا ۔
پرنسز ڈنسی یہودی تو نہیں ہیں " ـــــ عمران نے پوچھا ۔ اور جیک
بے اختیار مسکرا دیا ۔

" یہودی تو نہیں ہیں ۔ لیکن یہودیوں سے ان کے تعلقات
گہرے ہیں " ـــــ جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" اوکے مسٹر جیکب ۔ آپ کے تعاون کا بے حد شکریہ ۔
ہمیں اجازت دیجئے " ـــــ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے
کہا ۔ اور جیکب بھی مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا ۔ عمران نے او
نے اس سے مصافحہ کیا اور دروازے کی طرف بڑھنے لگ
انہیں کار تک چھوڑنے آیا ۔

" مسٹر جیکب ۔ مجھے یقین ہے کہ آپ یہ باتیں مسٹر جم
نہ بتائیں گے " ـــــ عمران نے کار کا دروازہ کھولتے ہو

" ٹھیک ہے ۔ اگر آپ کہتے ہیں تو نہیں بتاؤں گا ۔ لیکن
چیف انتہائی باخبر آدمی ہے ۔ خاص طور پر وہ اپنے ممبرز
میں بے حد باخبر رہتا ہے ۔ اس لئے آپ کے لئے بھی ب
کہ آپ خود چیف سے مل لیں ۔ اس طرح آپ کو کام کر

انی ہوجائے گی " ـــــ جیکب نے کہا ۔

" اوکے ۔ میں مل لوں گا " ـــــ عمران نے کہا ۔ لیکن دوسرے
ے اس کا جیب میں موجود ہاتھ باہر آیا ۔ ہاتھ میں سائیلنسر لگا ریوالور
جود تھا ۔ پھر اس سے پہلے کہ جیکب کچھ سمجھتا عمران نے ٹریگر دبا
۔ ٹھک کی آواز سنائی دی اور جیکب چیختا ہوا ایک دھماکے سے
چے گرا ۔ اور بری طرح تڑپنے لگا ۔ اسی لمحے وہ ملازم تیزی سے
ب طرف سے دوڑتا ہوا آیا ۔ وہ شاید جیکب کو گرتے دیکھ کر دوڑا
ا ۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ برآمدے کی سیڑھیاں اترتا عمران نے
ھ اونچا کیا ۔ ایک بار پھر ٹھک کی آواز سنائی دی ۔ اور اس بار
لازم بھی چیختا ہوا اچھل کر سیڑھیوں پر گرا اور پھر لڑھکتا ہوا نیچے آکر
پنے لگا ۔ ٹائیگر کار کی دوسری طرف خاموش کھڑا ہوا تھا ۔ اس کے
نٹ بھنچے ہوئے تھے ۔ عمران اس وقت تک کھڑا رہا جب تک
دونوں ختم نہیں ہوگئے ۔ اس کے بعد وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا
ر اس نے کار بیک کر کے اسے موڑا اور پھاٹک کی طرف لے
نے لگا ۔ ٹائیگر بجائے کار میں بیٹھنے کے دوڑتا ہوا پھاٹک کی
ف بڑھ گیا ۔ اس نے عمران کی کار پہنچنے سے پہلے ہی پھاٹک کھول
ا ۔ اور عمران نے کار باہر لے جا کر روک دی ۔ ٹائیگر نے پھاٹک بند
یا اور پھر چھوٹی کھڑکی سے باہر نکل کر اس نے باہر سے اس کی
لنڈی لگا دی ۔ چند لمحوں بعد کار ان دونوں کو لئے تیزی سے
ٹی سے باہر جانے والی سڑک کی طرف اڑی جا رہی تھی ۔
ان دونوں کا خاتمہ ضروری تھا ۔ ورنہ جیکب کا لہجہ بتا رہا تھا

کہ وہ جم مارکمر کو لازماً رپورٹ کر دیتا۔ اس طرح جم مارکمر ہمارے پیچھے لگ جاتا"۔۔۔۔ عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس۔ یہ ضروری تھا۔ میرا خیال ہے کہ یہ لیسنر ڈنسی مزدور فلاسٹر کے مسئلے میں اہمیت رکھتی ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لارڈ باٹر کے اچانک غائب ہو جانے کی وجہ سمجھ میں نہیں آئی۔ اور یہ بات بھی واضح نہیں ہوئی کہ وہ پاکیشیائی جس نے ہاکسن کو قتل کیا اور پھر جم مارکمر نے اسے ہلاک کر کے گٹر میں پھینکوا دیا۔ وہ کون تھا اور سیکرٹ سروس کا آپریشنل ہیڈ کوارٹر کس نے تباہ کیا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"باس۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے متعلق آپ نے بتایا تھا ک وہ یہاں پہنچ چکی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ کام انہوں نے ہی ک ہوگا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ہاکسن کو قتل کر کے جم مارکمر کے ہاتھو ہونے والا پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ممبر تھا"۔۔۔۔ عمران چونک کر پوچھا۔

"جی ہاں۔ اس کی موت کا انتقام لینے کے لئے یہ ہیڈکوا تباہ کیا گیا ہوگا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔ جب سے جیکب نے اسے بتایا تھا کہ ہاکسن ک کرنے والا پاکیشیائی ایجنٹ تھا اور اس نے اپنے آپ علی عمران کی طرف سے کرایہ کا آدمی بتایا تھا اور پھر جم مارکمر

سے ہلاک کر کے گٹر میں پھینکوا دیا تھا۔ اس وقت سے عمران کے ن میں مسلسل آندھیاں سی چل رہی تھیں۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یک زیرو اپنے ساتھ سیکرٹ سروس کے چار ممبران جولیا یر، صفدر اور کیپٹن شکیل کو لے کر آرک لینڈ آیا ہے۔ عمران چاروں کی نفسیات کو اچھی طرح جانتا تھا۔ ان چاروں میں کوئی بھی یہ بات نہ کر سکتا تھا کہ وہ پاکیشیا کا فری لانسر آدمی ے اور عمران نے اسے ہائر کیا ہے۔ یہ بات صرف ٹائیگر طرف سے ممکن تھی۔ یا پھر بلیک زیرو خود یہ بات کر سکتا تھا۔ ر اس کے ساتھ تھا۔ اس لئے آخری آدمی بلیک زیرو وہ تھا۔ تو اس کا مطلب ہے کہ بلیک زیرو نے ہاکسن کو قتل ا اور پھر جم مارکمر نے اسے آپریشنل ہیڈ کوارٹر میں لے جا چیک کیا۔ اور پھر اسے قتل کر کے اس کی لاش گٹر میں کوا دی۔ اور سیکرٹ سروس کے ممبران کو اس بات کا کسی طرح ہو گیا اور انہوں نے اپنے چیف کی موت کا بدلہ لینے کے شنل ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا۔ لیکن اس میں بھی ایک جود تھا۔ کہ بلیک زیرو نے لازماً اپنے آپ کو ممبروں رکھا ہوا ہوگا۔ اس لئے ممبرز کو کسی طرح بھی پتہ نہ تھا۔ کہ ان کا باس ہلاک ہو گیا ہے۔ اگر وہ آدمی یرو نہ تھا تو پھر وہ کون تھا۔ بس وہ اسی ذہنی گورکھ میں مصروف کار چلاتا ہوا واپس اپنی رہائش گاہ

"ٹائیگر۔ تم مقامی میک اپ کر کے ڈنسی گیم کلب جاؤ۔ اور
زیر زمین دنیا کے افراد سے رابطے کر کے اس پرنسز ڈنسی اور
لارڈ باٹم کے متعلق معلومات حاصل کرو۔ میں اس دوران کوئی
ایسی پلاننگ تیار کرتا ہوں جس پر چل کر کام کو تیزی سے آگے
بڑھایا جا سکے"۔۔۔ عمران نے کارڈ روب میں رد ک کر نیچے
اترتے ہوئے کہا۔ اور ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔ ڈریسنگ رو
میں جا کر ٹائیگر نے میک اپ کیا۔ اور پھر وہ دوسری کار
کر جب کوٹھی سے باہر نکل گیا تو عمران تیزی سے وارڈرو
میں لٹکی ہوئی اس یونیفارم کی طرف بڑھ گیا جو پہن کر وہ آرک
میں داخل ہوا تھا۔ اس نے اس یونیفارم کے اندر باقاعدہ
ہوئے استر کو ایک سائیڈ سے کھولا اور اس کے ساتھ
اس نے یونیفارم کی بڑی جیب کے اندرونی طرف سے ا
چپٹا مگر پتلا سا باکس نکال لیا۔ باکس لے کر وہ کرسی پر آ کر
اور اس نے اس کی ایک سائیڈ پر لگے ہوئے چھوٹے
کو پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی باکس کے اندر سے
سی سائیں سائیں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ عمران نے اس
دوبارہ پریس کر دیا۔ تو اس باکس میں سے ٹرانسمیٹر
والی مخصوص آواز برآمد ہوئی۔
"ہیلو ہیلو۔۔۔ بی۔ ڈی کالنگ بی۔ زیڈ۔ اوور"۔
نے بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔
"یس۔۔۔ بی۔ زیڈ اٹنڈنگ اوور"۔۔۔ تقریباً

سلسل کال دینے کے بعد اچانک باکس سے بلیک زیرو کی
نائی دی۔ اور عمران کے بھنچے ہوئے چہرے پر یک لخت
ت کے آثار پھیلتے چلے گئے۔ اس کا مطلب تھا کہ اس کا
یا غلط تھا۔ کہ بلیک زیرو جم مارکر کے ہاتھوں مارا گیا ہے۔
ی۔ زیڈ کارد بارکی کیا پوزیشن ہے۔ مین پارٹی کا کچھ پتہ چلا کہ
نے کیا کوٹیشن دی ہے اور کمپیٹیشن پارٹی کی کیا پوزیشن ہے۔
۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
پ ایکریمیا ہیڈکوارٹر سے بات کر رہے ہیں یا یورپ ہیڈ
ٹر سے اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو کی
یں حیرت تھی۔
یکریمیا ہیڈکوارٹر سے۔ میں نے سوچا کہ رپورٹ لے لوں
"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ
زیرو یہ پوچھنا چاہ رہا ہے کہ کیا اُسے کال پاکیشیا سے کیا
ہے یا عمران آرک لینڈ پہنچ چکا ہے۔ اور چونکہ عمران ابھی
زیرو کو یہ نہ بتانا چاہتا تھا کہ وہ خود بھی ٹائیگر کے ہمراہ
لینڈ آچکا ہے۔ اس لئے اس نے ایکریمیا ہیڈکوارٹر کا
دیا تھا۔ تاکہ بلیک زیرو یہ سمجھے کہ وہ پاکیشیا سے اُسے
رہا ہے۔
ی کام ابتدائی مرحلے میں ہے۔ مال کے متعلق صحیح معلومات
نہیں ہو رہیں۔ لیکن میں نے کمپیٹیشن پارٹی کا مشنری مال
م خود جلتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس طرح کمپیٹیشن پارٹی کو

جلنے سے اس کا لو
خاصا بڑا دھچکہ لگا ہے ۔ اس گودام کے
دارالحکومت میں پھیلا ہوا وسیع کاروبار یک لخت سمٹ کر
گیا ہے اوور" ـــــ بلیک زیرو نے جواب دیا ۔ اور عمرا
سمجھ گیا کہ بلیک زیرو آپریشنل ہیڈ کوارٹر کی تباہی کی با
کر رہا ہے اور اس کا لفظ" میں نے" استعمال کرنے کا
تھا کہ یہ آپریشنل ہیڈ کوارٹر بلیک زیرو نے تباہ کیا ہے
" تم کیمیٹیشن پارٹی کے مشنری مال گودام کی طرف گئے
کیوں تھے ۔ اگر وہ تمہیں وہاں چیک کر لیتے تو بڑا مسا
ہو سکتا تھا اوور" ـــــ عمران نے جان بوجھ کر ایک نئے ا
سے بات کرتے ہوئے کہا ۔ وہ ظاہر ہے یہ بات تو بلیک
کون کہہ سکتا تھا ـــــ کہ پاکیشیا میں بیٹھے بیٹھے ہاکسن
اور پھر آپریشنل ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے متعلق اسے علم ہے
لئے اس نے اس پیرائے میں بات کی تھی تاکہ بلیک زیرو خو
اصل بات اگل دے ۔
" میں ان کے ایک آدمی سے ملنا چاہتا تھا ۔ لیکن پتہ
وہ آدمی لمبے سفر پر چلا گیا ہے ۔ اس کے ساتھ ہی کیمیٹیشن
کے چیف کو میری اس ملاقات کی کوشش کا علم ہو گیا ۔
چاہا کہ اس کی غلط فہمی دور کر دوں ۔ چنانچہ میں ان کے
مال گودام کی طرف گیا ۔ پھر ان کے چیف سے ملاقات ہو
بُری طرح بگڑ گیا اور اس نے میری وضاحت تسلیم کر
انکار کر دیا ۔ اس نے زبردستی مجھ سے اصل بات ا

کی کوشش کی ۔ میں انتہائی بُری طرح اس کے چکر میں پھنس
گیا تھا سو وہاں سے نکلنے کی کوئی صورت نہ تھی تو میں نے آخری چارہ
کار کے طور پر نروس بلینک والا گُر استعمال کیا ۔ جو کامیاب رہا ۔
چیف نے یہ سمجھا کہ میں اس کے راستے سے ہٹ گیا ہوں ۔
اس نے مجھے مال گودام کے نیچے کچرے میں پھینکوا دیا مگر میں
ٹھیک تھا ۔ اس لئے وہاں سے نکل گیا ۔ پھر میں نے مال گودام
کو جلتے ہوئے دیکھ لیا اوور" ـــــ بلیک زیرو نے اُسی
اشاراتی کوڈ میں تفصیلی بات کرتے ہوئے کہا ۔ جس اشاراتی کوڈ
میں عمران نے بات کا آغاز کیا تھا ۔ اور عمران ساری بات
سمجھ گیا ۔ کہ ہاکسن کو ہلاک کرنے والا اور جم مارکر کے ہتھے
چڑھنے والا بلیک زیرو ہی تھا ۔ جس نے جم مارکر کے تشدد سے
بچنے کے لئے نروس بلینک کر لیا اس طرح جم مارکر یہی سمجھا کہ
بلیک زیرو ہلاک ہو گیا ہے ۔ اور اس نے اسے گٹر میں
پھینکوا دیا جہاں سے نکل کر بلیک زیرو نے یہ کاروائی کی
اور اس کا آپریشنل ہیڈ کوارٹر ہی اڑا دیا ۔ اس طرح یہاں
مشنری کی وجہ سے جم مارکر کو جو برتری حاصل تھی وہ ختم
ہو گئی ۔
" تمہارے ایجنٹ وہاں کیا کر رہے ہیں اوور" ـــــ عمران
نے پوچھا ۔
" ان کو میں نے دو گروپوں میں تقسیم کر دیا ہے ۔ ایک گروپ
کیمیٹیشن پارٹی کو اپنی طرف متوجہ کئے ہوئے ہے ۔ جب کہ

دوسرے گروپ کو مین پارٹی کی کوٹیشن کی تفصیلات معلوم کرنے کا کام سونپا ہوا ہے۔ مین پارٹی والے گروپ کی طرف سے ابھی تک کوئی رابطہ نہیں ہوا۔ ویسے وہ اپنے کام میں آزاد ہیں۔ جیسے ہی انہوں نے کوائف معلوم کئے وہ کمپیٹیشن پارٹی والے گروپ سے رابطہ قائم کریں گے۔ میں نے کمپیٹیشن پارٹی والے گروپ کو نظروں میں رکھا ہوا ہے۔ اس طرح مجھے بھی اطلاع مل جائے گی۔ ویسے میری اپنی پوری توجہ فی الحال کمپیٹیشن پارٹی کی طرف ہی ہے اوور"۔۔۔ بلیک زیرو نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اصل مسئلہ تو مین پارٹی کا ہے۔ تمہیں چاہئے تھا اس طرف زیادہ توجہ کرتے اوور"۔۔۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اس کی طرف بھی کام ہو رہا ہے۔ ایک ایسی ٹاپ وی۔ آئی۔ پی شخصیت کے بارے میں علم ہوا ہے کہ وہ مین پارٹی سے متعلق ہے۔ میں کوشش کر رہا ہوں کہ اس کے متعلق مزید معلومات حاصل کروں۔۔۔ آپ بے فکر رہیں کام بہرحال ہو جائے گا اوور"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"تم اس ٹاپ وی۔ آئی۔ پی شخصیت سے ملے ہو۔ یا معلومات ہی حاصل کر رہے ہو اوور"۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"وہ رائل بلڈ ہے۔ گو وہ ایک پبلک جگہ پر اکثر آتی جاتی

ہے۔ لیکن اس سے براہِ راست ملاقات ممکن نہیں ہے۔ اس لئے فی الحال تو معلومات تک ہی معاملہ محدود ہے اوور"۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"میں سمجھ گیا یہ وہی شخصیت تو نہیں جس نے مجھے فون پہ ملنے کی دعوت دی تھی اوور"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں وہی ہے اوور"۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر رائل بلڈ کو ہی اس سے ملنا پڑے گا۔ ورنہ مسئلہ حل نہیں ہوگا اوور"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو کیا آپ نے بھی یہاں آنے کا فیصلہ کر لیا ہے اوور"۔۔۔ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ مجھے جو معلومات ملی ہیں۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ وی۔ آئی۔ پی شخصیت ہی اصل شخصیت ہے اور اس کے جو کوائف سامنے آئے ہیں۔ اس کے مطابق میں ہی اسے ڈیل کر سکتا ہوں۔ چنانچہ میں ٹی۔ آر کو ساتھ لے کر پہنچ جاؤں گا۔ لیکن تم لوگ بہرحال اپنا کام جاری رکھو۔ اگر مجھے ضرورت محسوس ہوئی تو میں خود رابطہ کر لوں گا ورنہ نہیں اوور اینڈ آل"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور بٹن کو مسلسل دو بار پریس کر کے اس نے باکس کو سامنے موجود میز پر رکھ دیا۔ بات چیت کے آخر تک پہنچتے پہنچتے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ بلیک زیرو کو اشارہ کر دے کہ وہ خود ٹائیگر سمیت یہاں آ رہا ہے اور اس بزنس ڈنسی کو وہ خود سنبھالے گا۔ کیونکہ جیکب نے بزنس ڈنسی کے متعلق جو کچھ بتایا تھا۔ اس

سے وہ اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ اس ٹائپ کی عورت کو ڈیل کرنا بلیک زیرو کے بس میں نہیں اور اگر وہ واقعی اس فلاسٹر سے متعلق ہے تو پھر وہ اندازے سے بھی کہیں زیادہ خطرناک ہو سکتی ہے۔ ٹی۔ آر کا مخفف اس نے جان بوجھ کر استعمال کیا تھا تاکہ بلیک زیرو سمجھ جائے کہ وہ اکیلا نہیں آ رہا بلکہ ٹائیگر کو بھی ساتھ لے آ رہا ہے۔ تاکہ اگر کسی موقع پر ٹائیگر کا سیکرٹ سروس کے ممبران سے ٹکراؤ ہو جائے تو بلیک زیرو اُسے بھی کور کرے۔ اب اُسے ٹائیگر کی واپسی کا انتظار تھا۔ تاکہ اس سے ملنے والی معلومات کی روشنی میں وہ پرنسز ڈنسی سے ملاقات اور پھر اُسے چیک کرنے کی صحیح طریقے سے پلاننگ کر سکے۔

تنویر کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس نے لاشعوری طور پر اپنے جسم کو سمیٹ کر اٹھنا چاہا لیکن اس کوشش کے ساتھ ہی اُسے احساس ہو گیا کہ وہ ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کا جسم اس کرسی کے ساتھ رسی سے باندھا گیا ہے۔ اس نے گردن موڑی تو اس کے ساتھ ہی کرسی پر کیپٹن شکیل بھی اُسی طرح بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ ان دونوں کے ہاتھ عقب میں بندھے ہوئے تھے۔

"تمہیں ہوش آ گیا برادر" ــــ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اور میں یہ بتا دوں بگ برادر۔ کہ تم اب مجھے اس ماسٹر رچمنڈ کی گردن توڑنے سے منع نہ کرنا۔ اس نے ہمارے ساتھ دھوکہ کیا ہے" ــــ تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔ اور کیپٹن شکیل

بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس نے حماقت کی ہے برادر۔ اور اسے اس کی حماقت کا پورا پورا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ لیکن پہلے ہم اپنا اصل کام تو نمٹا لیں۔ لارڈ باٹر سے ملاقات ہو جائے اس کے بعد ہم آزاد ہوں گے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر نے ہونٹ بھینچ لئے۔ لیکن اس کے چہرے پر غصے کے آثار بدستور موجود تھے۔ چند لمحوں بعد کمرے کی سامنے والی دیوار میں موجود بند دروازہ کھلا اور تین مسلح آدمی اندر داخل ہوئے۔

"سنو۔ تمہیں اس لئے ہوش میں لایا گیا ہے کہ تمہیں مادام بلیک کے سامنے پیش کیا جا سکے۔ اور یہ بتا دوں کہ مادام بلیک کے سامنے تم نے اگر ذرا بھی کوئی غلط حرکت کی تو تمہارے جسموں میں لاکھوں سوراخ ہو جائیں گے"۔۔۔ ان میں سے ایک نے تنویر اور کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔ جب کہ باقی دو نے آگے بڑھ کر وہ رسیاں کھولنی شروع کر دیں جن سے انہیں کرسیوں سے باندھا گیا تھا۔

"ہمیں لارڈ باٹر سے ملنا ہے مادام بلیک سے نہیں"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ بات مادام سے کرنا۔ چلو اٹھو"۔۔۔ اسی آدمی نے سخت لہجے میں کہا۔ اور پھر ان دونوں کو بازوؤں سے پکڑ کر کرسیوں سے کھڑا کر دیا گیا۔ ان دونوں کے ہاتھ ان کے عقب میں کلپ ہتھکڑیوں سے بندھے ہوئے تھے۔

"ان کی تلاشی لے لو مارٹن۔ جو مشکوک چیز ہو وہ ہٹا دو"۔۔۔ اسی آدمی نے اپنے ایک ساتھی سے کہا۔

"یس راجر"۔۔۔ مارٹن نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ان کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد وہ ان کی جیبوں سے ریوالور اور سائیڈ جیبوں سے مخصوص خنجر نکال چکا تھا۔

"بس یہی کچھ ہے ان کے پاس"۔۔۔ مارٹن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لے چلو انہیں"۔۔۔ راجر نے کہا۔ اور ان دونوں نے مشین گنیں کاندھوں سے اتاریں۔ اور ان کے عقب میں آ کر مشین گنوں کی نالیں ان کی پشت سے لگا دیں۔ جب کہ راجر ان سے آگے تھا۔ کیپٹن شکیل نے تنویر کی طرف دیکھ کر اسے آنکھ سے مخصوص اشارہ کیا۔ اور تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اور اس کا تنا ہوا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ کیپٹن شکیل نے اسے اشارے سے کوئی حرکت کرنے سے منع کر دیا تھا۔ کیونکہ اس نے تنویر کے جسم کو اکڑتے ہوئے محسوس کر لیا تھا۔

اس کمرے سے باہر لا کر مختلف راہداریوں سے گزارنے کے بعد وہ انہیں ایک فولادی دروازے کے سامنے لے آئے۔ یہ فولادی دروازہ بند تھا۔ اور اس کے اوپر سرخ رنگ کا ایک بلب مسلسل جل رہا تھا۔

"مادام۔ قیدی حاضر ہیں"۔۔۔ راجر نے اونچی آواز میں انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ان کی تلاشی لے لی گئی ہے"۔۔۔ اسی لمحے دروازے کے

اوپر والے حصے سے ایک سخت آواز سنائی دی۔ لہجہ نسوانی تھا۔
"یس مادام" ——— راجر نے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی
دروازے کے اوپر چمکتا ہوا بلب یک لخت بجھ گیا۔ اور
دروازہ آٹومیٹک انداز میں کھل گیا۔ دوسری طرف گھپ
اندھیرا تھا۔ لیکن جیسے ہی انہوں نے قدم اندر رکھے چٹک کی آواز
کے ساتھ ہی اندر ہلکی سی روشنی پھیل گئی۔ اور ان دونوں نے دیکھا
کہ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ لیکن ہر قسم کے ساز و سامان
سے خالی تھا۔ راجر اور اس کے ساتھی بھی اندر آ گئے تھے اور
پھر انہوں نے ان دونوں کو کمرے کے عین درمیان میں روک
کر کھڑا کر دیا۔ اور خود وہ تینوں تیزی سے مڑے اور پھ
دروازے سے باہر نکل گئے۔ اب وہ اکیلے ہی کمرے کے درمیا
کھڑے تھے۔ اُسی لمحے تنویر اور کیپٹن شکیل کے سامنے وا
دیوار درمیان سے پھٹی اور تیزی سے دونوں سائیڈوں پہ ہٹ
گئی۔ اور پھر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے۔ کہ ایک وہیل چیئ
تیزی سے چلتی ہوئی اس خلا سے باہر آئی۔ وہیل چیئر پہ ایک
ادھیڑ عمر عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے چہرے پہ انتہائی سخ
اور سفاکی کے تاثرات نمایاں تھے۔ لیکن آنکھوں میں بے
چمک تھی۔ اس کا پورا جسم سوائے چہرے کے سیاہ رنگ
لبادے میں لپٹا ہوا تھا۔ وہیل چیئر اس خلا سے باہر آ کر
گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی فرش سے سرر کی تیز آواز سے لو
کی دفتری میز اس طرح باہر نکلی جیسے کسی نے نیچے سے اُ

اوپر کی طرف دھکیل دیا ہو۔ اب وہ عورت اس میز کے پیچھے بیٹھی
ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ میز کے سامنے والی سطح مکمل طور پر
بند تھی۔ اس لئے وہ صرف اس کے کاندھے۔ گردن۔ چہرے
اور سر کو دیکھ سکتے تھے۔ اس کا باقی جسم میز کی آڑ میں چھپ گیا
تھا۔ دوسرے لمحے سرر کی آواز ان دونوں کے عقب میں ابھری۔
اور وہ دونوں یہ آواز سنتے ہی بے اختیار دو قدم آگے کو بڑھے۔
اس کے ساتھ ہی انہوں نے مڑ کر دیکھا۔ اور یہ دیکھ کر حیران رہ گئے
کہ ان کے عقب میں لوہے کی دو کرسیاں موجود تھیں جن کے بازو
نہ تھے یہ کرسیاں بھی میز کی طرح زمین سے ہی برآمد ہوئی تھیں۔
"بیٹھ جاؤ" ——— وہیل چیئر پہ بیٹھی ہوئی عورت نے سرد اور
خشک لہجے میں کہا۔ اور کیپٹن شکیل اور تنویر خاموشی سے کرسیوں
پہ بیٹھ گئے ——— وہ لہجے سے ہی وہ پہچان گئے تھے کہ وہیل چیئر
پر بیٹھی ہوئی عورت ہی مادام ہے اور جس رنگ کا لباس اس
نے پہن رکھا تھا۔ اس سے اس کا نام مادام بلیک ہی بنتا تھا۔
"تم دونوں ایکریمیا کے مشہور بدمعاش راک برادرز ہو" ———
مادام بلیک نے خشک لہجے میں گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔
"ہاں" ——— کیپٹن شکیل نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے
ہوئے کہا۔
"اور تم یہاں لارڈ باٹر سے ملنے آئے تھے" ——— مادام بلیک
نے کہا۔
"ہاں" ——— کیپٹن شکیل نے ایک بار پھر مختصر سا جواب

دیتے ہوئے کہا۔

" اور بقول تمہارے لارڈ باٹر فلاسٹر کا چیف ہے"۔۔۔۔ مادام بلیک نے کہا۔

" ہمیں یہی بتایا گیا تھا"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کس نے بتایا تھا۔ اور تم کیوں ملنا چاہتے تھے لارڈ باٹر سے"

مادام بلیک نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

" ہمیں بتایا گیا ہے کہ تمہارا نام مادام بلیک ہے۔ لیکن تمہارا نام مادام بلیک ہو یا مادام وائٹ ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں ہے۔ اور نہ ہی ہم تمہارے سوالات کا جواب دینے کے لئے یہاں آرک لینڈ آئے ہیں۔ ہمیں یہ توقع نہ تھی کہ وہ ماسٹر چینڈ اس طرح کی حرکت کرے گا۔ اگر ہمیں ذرا بھی اس بات کا خیال ہوتا تو یہ ماسٹر چینڈ پلک جھپکنے میں اپنی گردن تڑوا بیٹھتا۔ اور اب بھی وہ اپنی گردن ہمارے ہاتھوں سے نہ بچا سکے گا۔ اگر تمہارا تعلق اس لارڈ باٹر یا فلاسٹر سے ہے تو پھر ہم سے کھل کر بات کرو۔ ورنہ اس لارڈ باٹر کو یہاں بلا لاؤ۔ ہم اس سے خود بات کریں گے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" سنو۔ تمہیں میرے متعلق واقعی علم نہیں ہے اور علم ہو بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ جسے میرے متعلق معلومات مل جائیں۔ وہ دوسرا سانس نہیں لے سکتا۔ بہرحال میں لارڈ باٹر کو طلب

دں۔ تم نے اس سے جو کچھ کہنا ہے میرے سامنے کہہ ڈالو"۔۔۔۔ دام بلیک نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی کمرے میں ہلکی سی ٹی کی آواز گونج اٹھی۔

" لارڈ باٹر کو بھیجو"۔۔۔۔ مادام بلیک نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی سیٹی بجنے کی آواز بند ہو گئی۔ چند ں بعد سائیڈ کی دیوار میں خلا پیدا ہوا۔ اور پھر اس خلا میں سے ب لمبے قد اور ٹھوس جسم کا مالک آدمی نمودار ہوا۔ اس کا چہرہ وترا سا تھا۔ البتہ آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ اس کے جسم پر ہائی قیمتی کپڑے سے بنا ہوا خوب صورت سوٹ تھا۔ وہ اندر ل ہوتے ہی قدرے جھکا اور پھر تیزی سے قدم بڑھاتا لوہے میز کی طرف بڑھ گیا۔ جیسے ہی وہ لوہے کی میز کی سائیڈ پہنچا سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی فرش سے ایک اور کرسی نمودار ہوئی۔ نے والا اس کرسی پر بیٹھ گیا۔ لیکن اس کے بیٹھنے کا انداز ہائی مؤدبانہ تھا۔

" یہ ہے لارڈ باٹر۔ اور اب بتاؤ تم اس سے کیا کہنا چاہتے ہو" م بلیک کی تیز آواز سنائی دی۔

" اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ یہ واقعی لارڈ باٹر ہے۔ ہمیں تو کا جو حلیہ بتایا گیا تھا۔ یہ اس سے ملتا جلتا تو ضرور ہے لیکن ل مشابہت بہرحال موجود نہیں ہے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل ے کہا۔

" لارڈ باٹر۔ تم نے معلومات حاصل کر لی ہیں"۔۔۔۔ مادام بلیک

کیپٹن شکیل کی بات کا جواب دینے کی بجائے لارڈ باٹمر سے
مخاطب ہو گئی۔
"یس مادام۔ یہ دونوں راک برادرز نہیں ہیں۔ راک برادرز
میں موجود ہیں اور میں نے ان سے بات چیت کی ہے۔ انہیں
بات کا علم ہی نہیں"—— لارڈ باٹمر نے مؤدبانہ لہجے میں جوا
دیتے ہوئے کہا۔
"ہونہہ—— میرا بھی یہی اندازہ تھا۔ لیکن چونکہ ان کے چہر
سے میک اپ صاف نہیں ہو رہا تھا۔ اس لئے میں الجھن میں
اور اس لئے میں نے انہیں یہاں بلوایا ہے۔ تاکہ ان کی اصل حقیقت
کا علم ہو سکے"—— مادام بلیک نے تیز لہجے میں کہا۔
"یس مادام۔ راک برادرز سے بات چیت کے بعد یہ بات
ہے کہ یہ میک اپ میں ہیں"—— لارڈ باٹمر نے کہا۔ اسی
ایک بار پھر گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔
"ایس۔ جی ریز مشین آپریٹ کرو"—— مادام بلیک نے
آواز میں کہا۔
"یس مادام"—— چھت میں سے ایک مؤدبانہ آواز
دی۔ اور چند لمحوں بعد جس جگہ تنویر اور کیپٹن شکیل بیٹھے
تھے۔ گہرے نیلے رنگ کی تیز شعاعوں کا دھارا سا ج
نکل کر ان پر پڑنے لگا۔ اور ان دونوں کو یوں محسوس ہوا
ان کے چہروں اور سروں پر چیونٹیاں سی رینگنے لگی ہوں
چند لمحوں بعد غائب ہو گئیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی تنویر

پٹن شکیل دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ کیونکہ وہ دونوں
دوسرے کو اصل شکلوں میں دیکھ رہے تھے۔ ان حیرت انگیز
شعاعوں نے ان کے چہروں پر سے نہ صرف میک اپ غائب
دیا تھا بلکہ ان کے سروں پر موجود سنہرے رنگ کے بالوں والی
بھی غائب ہو چکی تھی۔ اب ان کے اصل چہروں کے ساتھ ساتھ
کے اصل بال بھی نظر آ رہے تھے۔
ہونہہ—— تو تم دونوں ایشیائی ہو"—— مادام بلیک کی سر
سنائی دی۔
یہ دونوں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹ ہیں مادام مقامی
ٹ سروس کا چیف جم مارکر یہی اطلاع لے کر میرے پاس آیا
اسرائیل کے پریذیڈنٹ نے بھی یہی اطلاع دی تھی۔ کہ
کو ختم کرنے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس آرک لینڈ میں
ہے"—— لارڈ باٹمر نے تیز لہجے میں کہا۔
اگر یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے آدمی ہیں تو انہیں اس بات
علم ہو گیا کہ تمہارا تعلق فلاسٹر سے ہے۔ اور یہ سیدھے
رچمنڈ کے پاس کیسے پہنچ گئے"—— مادام بلیک کے لہجے
بے پناہ سختی تھی۔
اس بارے میں کیا کہا جا سکتا ہے مادام۔ بہرحال جم مارکر
قول پاکیشیا سیکرٹ سروس بے حد خطرناک اور فعال تنظیم ہے
ہے انہیں کسی ذریعے سے اس بارے میں اطلاع مل
"—— لارڈ باٹمر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ذریعہ تو میں ان سے پوچھ لوں گی لارڈ باٹمر۔ لیکن تمہاری نشاند
فلاسٹر کے لئے انتہائی خطرناک بات ہے۔ اس لئے تنظیم کے مفاد
کی خاطر میں تمہیں موت کی سزا دیتی ہوں "۔۔۔ مادام بلیک
انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ مادام کی بات
کا ردعمل لارڈ باٹمر پہ ہوتا۔ اچانک چھت سے سرخ رنگ
شعاعوں پہ مبنی ایک لکیر سی نکلی اور سیدھی لارڈ باٹمر سے آ ٹکرا
دوسرے لمحے لارڈ باٹمر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گو
اٹھا۔ شعاع ایک لمحے بعد ہی غائب ہو گئی۔ لیکن تنویر اور کیپٹن
شکیل یہ دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے کہ کرسی پہ بیٹھے ہوئے لارڈ با
کا جسم اسی لمحے میں جل کر کوئلہ ہو گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی کر
تیزی سے فرش میں غائب ہو گئی۔ اور لارڈ باٹمر کا جلا ہوا ڈ
فرش پہ اس طرح بکھر گیا جیسے جلی ہوئی لکڑی ٹوٹ کر بکھرتی ہے
اور پھر یہ جلے ہوئے حصے تیزی سے سائیڈ کی دیوار
طرف کھسک کر بڑھے اور دیوار کی جڑ میں غائب ہو گئے
اور کیپٹن شکیل نے بے اختیار ایک دوسرے کو چونک کر
انہیں پہلی بار احساس ہوا تھا کہ یہ وہیل چیئر پہ بیٹھی ہوئی
بلیک اور یہ بظاہر خالی نظر آنے والا کمرہ کس قدر خطرناک
" اب تم دونوں بتاؤ کہ کیا واقعی تمہارا تعلق پاکیشیا
سروس سے ہے "۔۔۔ مادام بلیک نے اس بار تنویر اور
شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔
" ہم نے دیکھ لیا ہے مادام کہ تم کوئی خاص شخصیت ہو

تو یہی بتایا گیا تھا کہ لارڈ باٹمر ہی فلاسٹر کا چیف ہے لیکن لارڈ باٹمر کا
حشر دیکھ کر ہمیں اندازہ ہو گیا ہے کہ وہ جو کچھ بھی تھا بہرحال چیف
نہیں تھا۔ اس لئے اگر تم واقعی یہ چاہتی ہو کہ ہم سب کچھ تفصیل
سے بتا دیں تو پھر تم اپنا کھل کر تعارف کرا دو۔ اگر ایسا نہیں کرو
گی تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تم بے شک اسی طرح کی سرخ
شعاعیں ڈال کر ہمیں بھی لارڈ باٹمر کی طرح جلا دو۔ لیکن اس سے
فلاسٹر کو جو نقصان پہنچے گا۔ اس کا مداوا شاید پھر کبھی نہ ہو سکے "
کیپٹن شکیل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔
" مادام بلیک ہی فلاسٹر کی چیف ہے۔ اب بولو تم کیا کہنا چاہتے
ہو "۔۔۔ مادام بلیک نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔
" ہمیں پہلے ہی اس بات کا اندازہ ہو گیا تھا۔ بہرحال اب
ہم کھل کر بات کر سکتے ہیں۔ ہمارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے
نہیں ہے۔ بلکہ ہمارا تعلق ایک بین الاقوامی تنظیم بلیک تھنڈر
کی ایشیا برانچ سے ہے۔ ہم دونوں پاکیشیا میں بلیک تھنڈر
کے خصوصی ایجنٹ ہیں۔ میرا نام فاروق ہے۔ جب کہ میرے
ساتھی کا نام سہیل ہے۔ ہمیں وہاں اطلاعات ملیں کہ پاکیشیا
سیکرٹ سروس کا انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ علی عمران فلاسٹر
جیسی ایک خفیہ تنظیم کے خلاف کے لئے اپنے ساتھیوں سمیت آر ک
لینڈ جانے کی تیاریوں میں مصروف ہے۔ ہمیں فلاسٹر کے بارے
میں کوئی اطلاع نہ تھی۔ لیکن عمران جس ٹائپ کا آدمی ہے وہ کبھی
کسی چھوٹی تنظیم کے خلاف حرکت میں نہیں آتا۔ چنانچہ ہم نے

یہ اطلاع اپنے ایشیائی ہیڈکوارٹر کے انچارج مسٹر مونو تک پہنچا دی۔ مسٹر مونو نے دوسرے روز ہمیں کال کیا اور ہمیں بتایا کہ بلیک تھنڈر یہ چاہتی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ آرک لینڈ میں کر دیا جائے۔ چونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں مکمل تفصیلات سے صرف ہم دو ہی واقف ہیں۔ اس لئے ہمیں ہی حکم دیا گیا کہ ہم آرک لینڈ جا کر فلاسٹر کے چیف سے مل کر اسے تمام تفصیلات سے آگاہ کر دیں۔ مونو نے ہی ہمیں بتایا تھا کہ لارڈ باٹر فلاسٹر کا چیف ہے اور ڈنسی گیم کلب کے انچارج ماسٹر رچمنڈ سے اس کے گہرے تعلقات ہیں۔ چونکہ ہمیں معلوم تھا۔ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس جہاں بھی کسی مشن کے لئے جاتی ہے۔ وہ پہلے وہاں اپنے خاص آدمی بھیج کر تمام معلومات اکٹھی کرتی ہے۔ اور ہم بھی پاکیشیائی ہیں۔ اس لئے اگر ہم میک اپ میں یہاں نہ آتے تو ہو سکتا ہے کہ وہ پاکیشیائیوں کو یہاں دیکھ کر وہ لوگ چونک پڑیں۔ اس لئے ہم ایکریمیا کے راک برادرز کا میک اپ کر کے یہاں پہنچے۔ راک برادرز چونکہ ایکریمیا کے مشہور بدمعاش ہیں۔ اس لئے ہم نے ان کا میک اپ کیا کہ اس طرح ہم زیادہ آسانی سے لارڈ باٹر تک پہنچ جائیں گے لیکن اس ماسٹر رچمنڈ نے لارڈ باٹر سے ملاقات سے پہلے ہی ہمیں بے ہوش کر دیا"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے پوری تقریر کر ڈالی جب تک وہ بولتا رہا۔ مادام بلیک خاموش بیٹھی سنتی رہی

"تو تمہارا تعلق بلیک تھنڈر سے ہے"۔۔۔ مادام بلیک

نے اُسی طرح سرد لہجے میں پوچھا۔

"ہاں"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"اور بلیک تھنڈر نے تمہیں یہاں بھیجا ہے۔ کہ تم فلاسٹر کو اس علی عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں تفصیلات بتا سکو۔ ٹھیک ہے۔ تم درست جگہ پر اب پہنچ گئے ہو۔ بولو کیا کہنا چاہتے ہو"۔۔۔ مادام بلیک نے اُسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"مادام بلیک فلاسٹر لازماً کوئی بڑی تنظیم ہو گی لیکن بلیک تھنڈر سے بڑی نہیں ہو سکتی۔ اور ہم بلیک تھنڈر کے ایجنٹ ہیں۔ اس لئے اگر تم واقعی ہم سے کچھ حاصل کرنا چاہتی ہو تو پھر اس طرح نہیں۔ تمہیں ہماری حیثیت کے مطابق ٹریٹ کرنا ہو گا۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ اگر تم نے ہمیں ہلاک کر دیا تو پھر بلیک تھنڈر اپنے آدمیوں کا انتقام لینا بھی جانتی ہے۔ اور اگر تم بلیک تھنڈر کے بارے میں واقعی کچھ جانتی ہو تو تمہیں یقیناً معلوم ہو گا کہ اس کا انتقام کیا ہو سکتا ہے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اس بات کا کوئی ثبوت دے سکتے ہو کہ تم واقعی بلیک تھنڈر کے ایجنٹ ہو"۔۔۔ مادام بلیک نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"ثبوت یہی ہے کہ ہم کہہ رہے ہیں کہ ہم بلیک تھنڈر کے ایجنٹ ہیں۔ اس سے زیادہ کوئی ثبوت نہیں دیا جا سکتا۔ اگر تم چاہو تو ہم اپنے ایشیائی ہیڈکوارٹر کے انچارج مونو

سے تمہاری بات کرا سکتے ہیں"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس کا فون نمبر بتاؤ"۔۔۔ مادام بلیک نے پوچھا۔

"فون پہ نہیں۔ سپیشل ٹرانسمیٹر پہ بات ہوتی ہے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فریکوئنسی بتاؤ"۔۔۔ مادام نے اسی طرح سرد لہجے میں پوچھا۔

"سپیشل ٹرانسمیٹر میں کوئی فریکوئنسی نہیں ہوتی مادام بلیک۔ یہ مخصوص ٹرانسمیٹر ہوتے ہیں۔ اور ہمارے پاس یہ ٹرانسمیٹر موجود ہے۔ اگر تم چاہو تو اس ٹرانسمیٹر پہ بات کرائی جا سکتی ہے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کہاں ہے وہ ٹرانسمیٹر"۔۔۔ مادام بلیک نے پوچھا۔

"ہماری رہائش گاہ پہ"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پتہ بتاؤ"۔۔۔ مادام بلیک نے پوچھا۔

"تمہارے آدمی اسے تلاش نہیں کر سکتے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ تم اپنے آدمی ہمارے ساتھ بھجوا دو ہم وہ ٹرانسمیٹر لے کر واپس آ جائیں گے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"دیکھو۔ میں نے تمہیں ابھی تک زندہ صرف اس لئے رکھا ہے کہ تم نے ایک ایسی تنظیم کا نام لیا ہے جس کے متعلق میں نے بھی سن رکھا ہے کہ بہت بڑی تنظیم ہے۔ لیکن ضروری نہیں ہے کہ جو کچھ تم کہہ رہے ہو۔ وہ درست بھی ہو۔ اس لئے میں کوئی رسک نہیں لے سکتی۔ تم مجھے اپنا پتہ بتاؤ اور یہ بھی بتا دو کہ

سپیشل ٹرانسمیٹر کہاں موجود ہے۔ میرے آدمی اسے یہاں لے آئیں گے۔ اور اگر واقعی یہ ثابت ہو گیا کہ تمہارا تعلق بلیک تھنڈر سے ہے۔ تو پھر تمہارے متعلق میرا فیصلہ تبدیل ہو سکتا ہے۔ ورنہ تم اچھی طرح سمجھ سکتے ہو کہ تمہارا کیا حشر ہو گا"۔۔۔ مادام بلیک نے تیز لہجے میں کہا۔

"آخر تم اتنی خوفزدہ کیوں ہو۔ ہمارے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں ہمارا سامان بھی تمہارے آدمی نکال چکے ہیں۔ اس کے باوجود تم ہمیں یہاں اس پراسرار کمرے میں لوہے کی سخت کرسیوں پہ بٹھائے رکھنے پہ مصر ہو۔ چلو ایسا کرو کہ ہمیں کسی آرام دہ کمرے میں منتقل کر دو۔ بے شک ہاتھ اسی طرح بندھے رہنے دینا۔ اور اگر اس کے باوجود تمہیں ہم سے خوف محسوس ہو۔ تو دس بارہ مسلح افراد بھی اس کمرے میں کھڑے کر دینا۔ لیکن کم از کم ہمیں اس پراسرار ماحول اور ان سخت کرسیوں سے تو نجات مل جائے گی"۔ کیپٹن شکیل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ مادام بلیک نے اس بار چند لمحوں تک کوئی جواب نہ دیا۔ بلکہ خاموش بیٹھی رہی پھر اچانک کمرے میں گھنٹی کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"قیدیوں کو باہر لے جاؤ۔ ان کی آنکھوں پہ پٹی باندھ کر انہیں ہیڈ کوارٹر سے باہر نکالو اور تھری سیکشن کے چار افراد کو ان کے ساتھ ان کی رہائش گاہ پہ بھجوا دو۔ جب یہ وہاں سے سپیشل ٹرانسمیٹر حاصل کر لیں تو انہیں تھری سیکشن کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچا دینا۔ باقی ہدایات وہیں دی جائیں گی"۔۔۔ مادام نے اونچی

آواز میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی لوہے کی وہ بڑی سی میز یک لخت سرر کی تیز آواز کے ساتھ دوبارہ زمین میں غائب ہو گئی اب مادام ملبیک وہیل چیئر پر بیٹھی ہوئی انہیں دکھائی دے رہی تھی۔

"سنو۔ تمہارے پاس زندگی بچانے کا یہ آخری موقع ہے۔ یہ بتا دوں کہ اگر تم نے کوئی دھوکہ فریب کرنے کی کوشش کی تو پھر یہ چانس ختم ہو جائے گا۔ اس لئے کوئی غلط حرکت کرنے کا ذہن میں خیال تک بھی نہ لانا" ـــــ مادام ملبیک نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی وہیل چیئر تیزی سے گھومی اور عقبی دیوار کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس کے قریب پہنچتے ہی دیوار درمیان سے پھٹی۔ اور وہیل چیئر اس خلا سے باہر نکل گئی دوسرے لمحے دیوار برابر ہو گئی۔ وہ دونوں بھی ایک طویل سانس لے کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے اٹھتے ہی سرر کی تیز آواز کے ساتھ دونوں کرسیاں بھی فرش میں غائب ہو گئیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ دروازہ بھی کھل گیا۔ جس میں سے انہیں اندر لایا گیا تھا اور راجر اپنے دونوں ساتھیوں سمیت اندر داخل ہوا۔

"آؤ ہمارے ساتھ۔ تم شاید دنیا کے انتہائی خوش قسمت ترین آدمی ہو۔ کہ اجنبی ہونے کے باوجود اس کمرے سے زندہ واپس جا رہے ہو" ـــــ اس بار راجر نے مسکراتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔

"مسٹر راجر۔ یہ ہماری ذاتی خوش قسمتی نہیں ہے۔ ہمارا تعلق

ہی ایسی تنظیم سے ہے۔ کہ اس کا نام سننے کے بعد ہماری طرف اٹھنے والی گرم نگاہیں بھی بے نور ہو جاتی ہیں" ـــــ کیپٹن شکیل نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ راجر نے کوئی جواب نہ دیا۔ انہیں دوبارہ اسی کمرے میں لے آیا گیا۔ جہاں انہیں ہوش آیا تھا۔ راجر وہاں اکیلا رہا جب کہ اس کے دونوں ساتھی واپس چلے گئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئے تو ان کے ہاتھوں میں سیاہ رنگ کی الاسٹک کی دبیز پٹیاں موجود تھیں۔ جو رنگ کی صورت میں تھیں۔ یہ رنگ ان کے سر پر سے گزار کر ان کی آنکھوں پر چڑھا دیئے گئے۔ اور اس کے بعد انہیں ایک بار پھر اسی کمرے سے نکال کر مختلف راہداریوں میں گزارا جانے لگا ـــــ راجر کے آدمیوں نے ان کے بازو پکڑے ہوئے تھے۔ پھر ایک جگہ رک کر انہیں ایک ویگن نما گاڑی میں بٹھا دیا گیا۔ اس کے بعد ویگن چل پڑی۔ کیپٹن شکیل اور تنویر دونوں خاموش بیٹھے مسلسل اس جگہ کے بارے میں آئیڈیے لگانے کی کوشش کر رہے تھے۔ لیکن ویگن اس طرح گھومتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی جیسے وہ کسی پہاڑی کے گرد چکر لگاتی ہوئی اس کی چوٹی کی طرف جا رہی ہو۔ اور گرد کے ماحول میں بھی گہری خاموشی تھی۔ کسی قسم کی ٹریفک چلنے کی کوئی آواز سنائی نہ دے رہی تھی۔ ویگن جس طرح ہچکولے کھاتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ وہ کسی پختہ سڑک کی بجائے واقعی کسی پہاڑی پگڈنڈی پر سفر کر رہی ہو۔ تقریباً ایک گھنٹے

تک اس طرح مسلسل سفر کرنے کے بعد ویگن رک گئی۔ اور انہیں ویگن سے نیچے اتار لیا گیا۔ اس کے بعد انہیں کسی کار میں بٹھایا گیا۔ پھر کار کا سفر شروع ہو گیا۔ کار کا انداز کسی پختہ سڑک پر چلنے کا سا تھا۔ اور تھوڑی دیر بعد جیسے ہی کار نے ایک موڑ کاٹا۔ ان کے کانوں میں ٹریفک کا شور سنائی دینے لگا۔ اور پھر تھوڑا سا آگے بڑھنے کے بعد ان کی آنکھوں سے الاسٹک کے رنگ اتار لئے گئے۔ اور ان دونوں نے گردنیں گھما کر دیکھا تو وہ ایسی سڑک پر تھے جو شاید شہر سے باہر مضافات کی طرف جاتی تھی۔ اس پر کاروں کے علاوہ ہیوی لوڈر ٹرک اور جیپیں بھی چل رہی تھیں۔ وہ واقعی ایک سیلون کار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر راجر تھا۔ جب کہ اس کا ایک ساتھی سائیڈ سیٹ پر تھا۔ اور دوسرا ان دونوں کے ساتھ عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

" کہاں رہائش گاہ ہے تمہاری "—— راجر نے مڑے بغیر پوچھا۔

" ڈیگارو کالونی کوٹھی نمبر اکتیس "—— کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔ اور راجر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کار شہر کی مصروف سڑکوں پر پہنچ گئی۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد کار ڈیگارو کالونی میں داخل ہوئی اور آخر کار وہ کوٹھی نمبر اکتیس کے سامنے جا کر رک گئی۔ پھاٹک پر نمبر والا لاک نظر آ رہا تھا۔

" اکتیس نمبر ہے لاک کا بھی "—— کیپٹن شکیل نے راجر کے ساتھی مارٹن کو کار سے نیچے اترتے دیکھ کر کہا۔ مارٹن تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پھاٹک کھول چکا تھا۔ راجر کار اندر لے گیا۔ اور اس نے پورچ میں جا کر کار روک دی۔ پھر ان دونوں کو بھی نیچے اتار لیا گیا۔ مارٹن پھاٹک بند کر کے پورچ میں آ گیا۔

" ہاں اب بتاؤ کہاں ہے وہ ٹرانسمیٹر "—— راجر نے کہا۔ جب کہ اس کے دونوں ساتھیوں نے کاندھوں سے مشین گنیں اتار کر ہاتھوں میں لے لی تھیں۔

" اندر کمرے میں تو چلو۔ وہ ٹرانسمیٹر یہاں پورچ میں تو نہیں پڑا ہوا "—— کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے مخصوص انداز میں اشارہ کر دیا۔ تنویر بھی مسکرا دیا۔ پھر کیپٹن شکیل کی راہنمائی میں وہ بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔ جہاں صوفے رکھے ہوئے تھے۔ راجر اور اس کے ساتھی اب بڑے چوکنے نظر آ رہے تھے۔

" کہاں ہے ٹرانسمیٹر "—— راجر نے ایک بار پھر پوچھا اس بار اس کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

" ارے آخر تم اتنے خوفزدہ کیوں ہو۔ ہمارے ہاتھ تو بندھے ہوئے ہیں۔ اور تم مسلح ہونے کے باوجود اس قدر خوفزدہ ہو۔ حالانکہ ہم نے تو سنا تھا کہ فلاسٹر کے آدمی بڑے بہادر اور بے جگر ہوتے ہیں "—— کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

وہ صوفوں کے قریب کھڑا ہو کر اس طرح ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے کسی خاص چیز کو تلاش کر رہا ہو۔

"ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے سمجھے۔ جلدی بتاؤ۔ ٹرانسمیٹر کہاں ہے۔ ورنہ ہمیں حکم ہے کہ اگر تم تعاون نہ کرو تو تم پر فائر کھول دیں" ——— راجر نے تیز لہجے میں کہا۔

"تمہاری اس معذور، اپاہج مادام کو تو جرأت نہیں ہوئی ہم پر فائر کھولنے کی اور تم کھولو گے فائر" ——— اچانک تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔ راجر اس کا لہجہ سن کر غصیلے انداز میں اس کی طرف مڑا ہی تھا کہ یک لخت تنویر بجلی کی طرح چیختا ہوا سامنے والے صوفے سے ٹکرا کر صوفے سمیت پیچھے کی طرف الٹ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا دوسرا ساتھی بھی تنویر کے سر کی ٹکر کھا کر چیختا ہوا اچھلا اور اپنے ساتھ کھڑے ہوئے ساتھی سے ٹکرا کر اُسے ساتھ لئے نیچے جا گرا۔ راجر کو کیپٹن شکیل نے ٹکر ماری تھی۔ ان تینوں کے گرتے ہی کیپٹن شکیل اور تنویر دونوں بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھے۔ اور کیپٹن شکیل تو راجر کی طرف متوجہ ہوا تھا جس نے صوفے سمیت نیچے گرتے ہی اچھل کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کوشش کا نتیجہ اس کی توقع کے خلاف برآمد ہوا۔ بجائے اس کے وہ صوفے کو سیدھا کر کے خود ہی کھڑا ہو سکتا الٹا ہوا صوفہ اس کی کوشش کی وجہ سے اچھل کر اس کے اوپر اس طرح آ گرا اور وہ صوفے کے نیچے اس طرح چھپ گیا جیسے مرغیوں کو ٹوکرے کے نیچے چھپا

دیا جاتا ہے۔ البتہ اس کی مشین گن صوفے سے باہر تھی۔ کیپٹن شکیل نے مشین گن کو ٹھوکر مار کر ایک طرف کو دھکیلا اور اس کے ساتھ ہی وہ یک لخت ایک سائیڈ پر ہو گیا۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ راجر یک لخت صوفے کو اپنے جسم سے ہٹانے کے لئے اچھلے گا۔ اور یہی ہوا۔ صوفہ اڑتا ہوا دھماکے سے ایک طرف کو جا گرا۔ کیپٹن شکیل تو پہلے ہی انتظار میں تھا۔ اس لئے جیسے ہی صوفہ راجر کے جسم سے ہٹا اس نے اچھل کر پوری قوت سے لات چلائی اور اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے راجر کی پسلیوں پر اس کی لات کی بھرپور ضرب پڑی۔ راجر چیخ کر پہلو کے بل گرا ہی تھا کہ کیپٹن شکیل کی لات ایک بار پھر حرکت میں آئی۔ اور اس بار بوٹ کی ضرب راجر کی کنپٹی پر بھرپور انداز میں پڑی۔ ادھر تنویر اس طرح مسلسل اچھل رہا تھا جیسے کوئی قدیم افریقی ڈانس میں مگن ہو۔ اور اس ڈانس کے ساتھ راجر کے دونوں ساتھیوں کے حلق سے نکلنے والی چیخیں واقعی قدیم افریقی ماحول پیش کر رہی تھیں۔ تنویر نے واقعی اپنی انتہائی حیرت انگیز پھرتی اور تیزی کی وجہ سے بیک وقت دو آدمیوں کو سنبھالا ہوا تھا۔ اس کی دونوں ٹانگیں مسلسل حرکت میں تھیں۔ اور یکے بعد دیگرے انہیں اس قدر تیز رفتاری سے ٹانگوں سے ضربیں لگائے چلا جا رہا تھا۔ کہ وہ دونوں باوجود بے پناہ کوشش کے اپنے آپ کو سنبھال نہ پا رہے تھے۔ راجر کی کنپٹی پر پڑنے والی ضرب خاصی بھرپور ثابت ہوئی اور اس کا جسم ایک لمحے کے لئے تیزی سے پھیلا کر پھر ساکت ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا

اس کے بے ہوش ہوتے ہی کیپٹن شکیل دوڑ کر تنویر کی مدد کے لئے بڑھا۔ اور اس بار چند ہی لمحوں میں وہ دونوں بھی بے ہوش کر دیئے گئے۔ اور اب اس کمرے میں تنویر اور کیپٹن شکیل دونوں اسی طرح عقب میں بندھے ہوئے ہاتھوں سمیت کھڑے تھے۔ جبکہ آزاد اور مشین گنوں سے مسلح وہ تینوں افراد فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

" میری ہتھکڑی کھولو تنویر۔ جلدی کرو۔ یہ تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں۔ ایسا نہ ہو انہیں جلدی ہوش آجائے" ___ کیپٹن شکیل نے تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر تنویر کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو گیا تنویر نے بھی اس کی طرف پشت کی اور پھر اندازے سے ٹٹولتے ہوئے اس نے کیپٹن شکیل کی کلائیوں میں موجود کلپ ہتھکڑی کو پکڑا اور چند لمحوں بعد کلک کی آواز ابھری۔ اور کیپٹن شکیل کے ہاتھ ہتھکڑی سے آزاد ہو گئے۔ کیپٹن شکیل نے ہتھکڑی ایک طرف پھینکی اور پھر گھوم کر اس نے تنویر کی ہتھکڑی بھی کھول دی۔ اب وہ دونوں آزاد ہو چکے تھے۔

" اب یہ ہمیں بتائیں گے کہ فلاسٹر کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے" کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور آگے بڑھ کر اس نے راجر کے جسم کو الٹا کر کے اس کے دونوں ہاتھ عقب میں کے اپنے ہاتھوں والی کلپ ہتھکڑی اس کے ہاتھ میں ڈال دی اور پھر اسے اٹھا کر اس نے سیدھے پڑے ہوئے صوفے پر پھینک دیا۔

" میرا خیال ہے ان دونوں کو تو ختم ہی کر دیں کیپٹن شکیل۔ یہ راجر لیڈر ہے۔ اسے سب کچھ پتہ ہو گا" ___ تنویر نے ایک مشین گن اٹھاتے ہوئے کہا۔

" اس کے سامنے ختم کریں گے تاکہ اسے تعاون نہ کرنے کی صورت میں اپنا انجام معلوم ہو جائے" ___ کیپٹن شکیل نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے راجر کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔

" ویسے یہ بات میری سمجھ میں نہیں آرہی کہ اس مادام بلیک نے آخر ہمیں اس طرح کیوں بھیج دیا ہے۔ اگر اسے ہم پر شک تھا کہ ہم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے آدمی ہیں تو پھر اسے یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے تھا کہ یہ تین افراد ہمارے لئے کوئی حیثیت نہیں رکھتے" ___ تنویر نے کہا۔ اور کیپٹن شکیل راجر کے جسم میں حرکت کا احساس دیکھتے ہی ہنستے ہوئے پیچھے ہٹا۔

" مادام بلیک کو پاکیشیا سیکرٹ سروس سے اور خاص طور پر تنویر سے ابھی تفصیلی تعارف کا موقع نہیں ملا" ___ کیپٹن شکیل نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور تنویر بھی مسکرا دیا۔ اسی لمحے راجر کی آنکھیں کھلیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے بے اختیار کراہ نکل گئی۔ کیپٹن شکیل نے آگے بڑھ کر اسے بازو سے پکڑا۔ اور اٹھا کر بٹھا دیا۔

" تت ___ تت ___ تم مافوق الفطرت ہو" ___ راجر نے حیرت سے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہیں میرے سروں پر سینگ نظر آرہے ہیں مسٹر راجر" ـــــ کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سینگ ـــ نن ـــ نہیں۔ سینگ تو نہیں ہیں"۔ راجر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو پھر ہم مافوق الفطرت کیسے ہو گئے"ـــ کیپٹن شکیل نے کہا۔ اور راجر کے ہونٹ بھنچ گئے۔ وہ اب ایک طرف فرش پر پڑے ہوئے اپنے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا۔

"مسٹر راجر۔ کیا تم ہمارے ساتھ تعاون پر آمادہ ہو"ـــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تعاون ـــ کیسا تعاون"ـــ راجر نے چونک کر پوچھا۔

"بس اتنا کہ تم ہمیں فلاسٹر کے ہیڈ کوارٹر کا محل وقوع اور اس کی تفصیلات بتا دو"ـــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"فلاسٹر کا ہیڈ کوارٹر۔ کیا مطلب۔ مجھے کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔ میرا کیا تعلق فلاسٹر سے"ـــ راجر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جس ہیڈ کوارٹر سے تم ہمیں نکال کر یہاں لے آئے ہو"ـــ کیپٹن شکیل نے غراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تمہارا مطلب ہے مادام بلیک کے ہیڈ کوارٹر سے۔ سوری مسٹر۔ یہ ناممکن ہے"ـــ راجر نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مادام بلیک کا ہیڈ کوارٹر علیحدہ ہے۔ اور فلاسٹر کا علیحدہ

ہے"ـــ کیپٹن شکیل کے لہجے میں حیرت تھی۔

"فلاسٹر کے بارے میں تو میں کچھ نہیں جانتا۔ یہ نام تو میں پہلی بار تمہارے منہ سے سن رہا ہوں۔ البتہ مادام بلیک کے ہیڈ کوارٹر کو میں جانتا ہوں۔ لیکن میں نے مقدس حلف اٹھایا ہوا ہے کہ میں کبھی اس کو کسی اجنبی آدمی پر ظاہر نہ کروں گا"ـــ راجر نے سخت لہجے میں کہا۔

"سوچ لو۔ اگر تم تعاون نہیں کرو گے تو ہم تمہیں گولی مار کر تمہارے دوسرے ساتھی کو ہوش میں لے آئیں گے"ـــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"پہلے تم یہ بتاؤ کہ تمہارا تعلق کیا واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر میں واقعی تعاون کے لئے تیار ہوں۔ کیونکہ میرا تعلق بھی ایک لحاظ سے پاکیشیا سے بنتا ہے"ـــ اچانک راجر نے تیز لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھیں اب کیپٹن شکیل پر جمی ہوئی تھیں اور چہرے کے عضلات خاصے سخت ہو گئے تھے جیسے وہ شدید اعصابی دباؤ کے تحت بول رہا ہو۔

"وہ کیسے"ـــ کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میرے والدین پاکیشیا میں کافی عرصہ رہے ہیں۔ اور میں وہیں پیدا ہوا تھا"ـــ راجر نے اسی لہجے اور اسی انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو واقعی تمہارا تعلق بنتا ہے۔ ہاں ہمارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"ـــ کیپٹن شکیل نے مسکراتے

ہوئے کہا۔
" ویری گڈ۔ پھر مجھے تعاون سے قطعی انکار نہیں ہے۔ میں تمہارے مکمل تعاون کروں گا بلکہ تم چاہو تو تمہیں وہاں تک لے بھی جاؤں گا۔ مجھے مادام بلیک سے شدید نفرت ہے۔ لیکن اب تک مجھے اس کے مقابلے کا کوئی آدمی نہ ملا تھا۔ لیکن کیا تم دونوں ہی یہاں آرک لینڈ میں فلاسٹر کے خلاف کے لئے آئے ہو "۔۔۔ راجر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ ہمارے اور گروپ بھی ہیں۔ بہرحال تم مزید وقت ضائع کرنے کی بجائے ہمیں محل وقوع بتاؤ "۔۔۔ کیپٹن شکیل نے تیز لہجے میں کہا۔ لیکن دوسرے لمحے راجر اس بری طرح قہقہے لگانے لگا جیسے کیپٹن شکیل نے انتہائی مزاحیہ بات کر دی ہو کیپٹن شکیل اور تنویر دونوں حیرت سے اسے اس طرح ہذیانی انداز میں قہقہے لگاتے دیکھنے لگے۔

" باقی گروپوں کو میں ڈھونڈ لوں گی۔ میں نے تم دونوں کو اس لئے وہاں اپنے ہیڈ کوارٹر سے باہر نکالا تھا۔ کہ تم نے بلیک تھنڈر جیسی بڑی تنظیم کا نام لے دیا تھا۔ مجھے یقین تھا کہ تم دونوں اپنی رہائش گاہ پر جا کر اپنی اصلیت ظاہر کر دو گے۔ اس لئے کہ تم یہی سمجھو گے کہ وہاں تم آزاد ہو۔ لیکن تم نہیں جانتے کہ مادام بلیک کیا نہیں کر سکتی۔ اب دیکھو تم اس وقت بھی مادام بلیک کے قبضے میں ہو۔ تم پاکیشیائی انتہائی احمق لوگ ہو کہ بغیر سوچے سمجھے فلاسٹر کے خلاف کام کرنے کے لئے آرک لینڈ آ گئے۔

فلاسٹر کی حفاظت کی ذمہ داری مادام بلیک کو سونپی گئی ہے اور مادام بلیک کو کراس کئے بغیر تم فلاسٹر تک پہنچ ہی نہیں سکتے "۔۔۔ راجر نے اسی طرح تیز تیز لہجے میں بولنا شروع کر دیا۔

" یہ تم کیسی باتیں کرنے لگ گئے ہو راجر "۔۔۔ کیپٹن شکیل کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

" راجر کی تو صرف زبان حرکت کر رہی ہے۔ بول تو مادام بلیک رہی ہے۔ نادان پاکیشیائیو۔ جاؤ موت کی وادی میں "۔۔۔ راجر نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ اور پھر جیسے ہی اس کا فقرہ ختم ہوا کمرے میں یک لخت تین انتہائی خوفناک دھماکے ہوئے اور کیپٹن شکیل اور تنویر نے بس سامنے بیٹھے ہوئے راجر اور ایک طرف نیچے پڑے ہوئے اس کے دونوں ساتھیوں کے جسم اچانک اس طرح پھٹتے دیکھے جیسے بم پھٹتا ہے اور اس کے ساتھ ہی ان دونوں کو بالکل ایسے ہی احساس ہوا تھا جیسے بے شمار برچھیاں ان کے جسموں میں گھستی چلی گئی ہوں اور پھر موت جیسی تاریکی نے ان کے ذہنوں پر پردے تان دیئے۔

جم مارکر اپنی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں میز پر دونوں کہنیاں ٹیکے اور دونوں ہاتھوں میں اپنے سر کو تھامے ہوئے بیٹھا ہوا تھا۔ اُسے اس طرح بیٹھے ہوئے نجانے کتنی دیر ہو گئی تھی۔ کہ کمرے کے بند دروازے پر آہستہ سے دستک کی آواز سنائی دی۔ اور جم مارکر نے چونک کر سر اٹھایا۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔

"یس — کم ان" — جم مارکر نے قدرے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان دروازے پر نمودار ہوا۔ اس کے جسم پر معمولی سا لباس تھا۔

"کیا بات ہے ویالی۔ کیوں ڈسٹرب کیا ہے۔ جب کہ میں نے کہا تھا کہ مجھے ڈسٹرب نہ کیا جائے" — جم مارکر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"جناب۔ کسی بلیک مادام کا فون ہے۔ اور اس کا کہنا ہے کہ وہ آپ سے انتہائی ضروری بات کرنا چاہتی ہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں"

"بلیک مادام — پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ کیا مطلب۔ یہ بلیک مادام کون ہے۔ اچھا ٹھیک ہے میں بات کرتا ہوں" — جم مارکر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ ویالی تیزی سے واپس مڑ کر کمرے کے دروازے سے باہر نکل گیا۔

جم مارکر نے میز پر رکھے ہوئے فون پیس کا ایک بٹن دبا دیا۔ اس طرح اس کا فون آن ہو گیا تھا۔

"ہیلو — جم مارکر سپیکنگ" — جم مارکر نے رسیور اٹھاتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

"مادام بلیک بول رہی ہوں۔ میں نے تمہیں ایک خوش خبری سنانے کے لئے فون کیا ہے۔ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دو ارکان جن کے نام کیپٹن شکیل اور تنویر ہیں کو میں نے ہلاک کر دیا ہے۔ اور ان کی لاشیں تمہاری منتظر پڑی ہیں" — دوسری طرف سے ایک سرد اور سخت نسوانی آواز سنائی دی۔

"آپ پہلے اپنا تعارف کرائیں کہ آپ کون ہیں۔ اور آپ کو میرے متعلق کیسے علم ہوا ہے" — جم مارکر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس کے ذہن میں فوراً یہ خیال آیا تھا کہ مادام بلیک اُسے یا اس کے ساتھیوں کو کسی خاص جگہ تک لے جا کر مارک کرنا چاہتی ہے۔

"مجھے مادام بلیک کہتے ہیں۔ تمہارے لئے بس اتنا ہی جان لینا کافی ہے۔ اس سے زیادہ جاننے کی تمہیں ضرورت بھی نہیں۔ مجھے معلوم ہوا تھا۔ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان فلاسٹر کو ٹریس کرنے اور ختم کرنے کے لئے آرک لینڈ آ رہے ہیں۔ اور میرے ذمہ فلاسٹر کی حفاظت ہے۔ چنانچہ میں حرکت میں آگئی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس مختلف گروپوں کی صورت میں یہاں پہنچی ہے۔ لیکن تم سیکرٹ سروس کے چیف ہونے اور انتہائی ذہین اور مستعد ہونے کے باوجود انہیں ٹریس نہ کر سکے ہو۔ بلکہ مجھے یہ بھی اطلاع مل چکی ہے۔ کہ تمہارے انتہائی قیمتی آپریشنل ہیڈ کوارٹر کو بھی تباہ کر دیا گیا ہے۔ اور میں جانتی ہوں کہ یہ حرکت بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ہی کی ہے۔ تاکہ تم اپنے اس ہیڈ کوارٹر میں نصب انتہائی جدید ترین مشینری کو استعمال کرتے ہوئے انہیں ٹریس نہ کر سکو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس بات کا بھی علم تھا۔ کہ لارڈ باٹر کا تعلق فلاسٹر سے ہے۔ چنانچہ انہوں نے فلاسٹر کو ٹریس کرنے کے لئے لارڈ باٹر کو ذریعہ بنانے کی کوشش کی۔ اور ان کا ایک گروپ جو دو ایجنٹوں پر مشتمل تھا اور جن کے نام کیپٹن شکیل اور تنویر ہیں لارڈ باٹر کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ لیکن میں نے بروقت کارروائی کی اور لارڈ باٹر کو فوری طور پر ہلاک کر دیا گیا۔ اور اس کے بعد ان دونوں ایجنٹوں کو ہلاک کرنے کی غرض سے مجھے اپنے تین خاص آدمیوں کی قربانی بھی دینی پڑی۔ ان تینوں آدمیوں کے پیٹ میں ایک

مخصوص آلہ پہنچا دیا گیا۔ اور ان دونوں ایجنٹوں کو یہ موقع دیا گیا۔ کہ وہ ان تینوں آدمیوں کو اغوا کر کے اپنے اڈے پر لے جائیں۔ تاکہ ان کی اصلیت کھل کر سامنے آ سکے۔ جب کہ ایک مخصوص مشین پر ان تینوں آدمیوں کے جسموں میں موجود آلات نہ صرف ماحول کی فلم مجھ تک پہنچا رہے تھے۔ بلکہ وہ جو باتیں کرتے تھے اور جو کچھ سنتے تھے وہ بھی میں ریسیونگ سنٹر پر سن سکتی تھی۔ اس کے علاوہ اس آلے کی مدد سے میں ان آدمیوں کے ذہن کو کنٹرول کر کے ان سے اپنی مرضی کی باتیں بھی کہلوا سکتی تھی۔ چنانچہ میری پلاننگ کامیاب رہی۔ ان دونوں ایجنٹوں نے میرے تینوں آدمیوں کو اغوا کیا اور اپنے اڈے پر لے گئے۔ وہاں وہ کھل گئے۔ کہ وہ دراصل پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹ ہیں اور اس کے بعد میں نے اپنے آدمیوں کے جسموں میں موجود وہ آلات فائر آن کر دیئے۔ ان کے اندر انتہائی طاقتور بم موجود تھے۔ جن کے پھٹنے سے ایسی ریز پیدا ہوتی ہیں جو ایک مخصوص رینج میں موجود ہر جاندار کو اس طرح چھلنی کر کے رکھ دیتی ہیں۔ کہ جیسے ان کے جسموں پر مشین گن کے برسٹ مارے گئے ہوں۔ میرے آدمیوں کو تو بہر حال مرنا ہی پڑا۔ لیکن تین بم بیک وقت پھٹنے سے وہ دونوں ایجنٹ بھی ہلاک ہو گئے۔ ان کی لاشیں ڈیگامد کالونی کی کوٹھی نمبر اکتیس میں موجود ہیں۔ میں یا میرا کوئی آدمی پبلک کے سامنے نہیں آتا۔ اس لئے میں نے تمہیں فون کیا ہے۔ کہ تم دونوں ایجنٹوں کی لاشیں وہاں سے لے لو۔ اور

اور پھر بے شک حکومت کو بھی بتائیں کہ انہیں آپ نے ہلاک کیا ہے مجھے اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ ویسے میرا وعدہ کہ میں دوسرے گروپوں کو ٹریس کر کے ان کی لاشیں بھی آپ کو بھجوا دوں گی۔ گڈ بائی" ___ دوسری طرف سے مادام بلیک نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اور جم مارکر جو شاید مادام کے خاموش ہونے کے انتظار میں تھا اس کے اس طرح اچانک رابطہ ختم کر دینے پر غصے سے بلبلا اٹھا۔ اس نے غصے سے ریسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"کاش۔ تم رابطہ ختم نہ کرتیں مادام بلیک تو میں تمہیں بتاتا۔ کہ جم مارکر سے ایسی گفتگو کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ نانسنس۔ ان لوگوں نے واقعی جم مارکر کو احمق سمجھ لیا ہے۔ میں اب انہیں پاتال سے بھی نکال لاؤں گا۔ پاتال سے بھی" ___ جم مارکر نے انتہائی غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور چہرے پر اس وقت شدید غصے کے آثار نمایاں تھے۔ وہ چند لمحے اسی طرح بیٹھا رہا۔ پھر اس نے دوبارہ ریسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ہیڈ کوارٹر" ___ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"جم مارکر بول رہا ہوں راجر" ___ جم مارکر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس" ___ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں

کہا گیا۔

"ایک پتہ نوٹ کرو۔ ڈیگارڈ کالونی کوٹھی نمبر اکتیس۔ اپنے دو آدمی وہاں بھیجو۔ اور کوٹھی کے اندر جو صورت حال ہو۔ اس کی مجھے فوراً رپورٹ کرو۔ لیکن یہ خیال رکھنا کہ ہو سکتا ہے کہ اس کوٹھی میں تمہارے آدمیوں کو کور کرنے کے لئے کوئی جال بچھایا گیا ہو۔ اس لئے پوری طرح محتاط رہنا" ___ جم مارکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس" ___ دوسری طرف سے کہا گیا اور جم مارکر نے ریسیور دوبارہ کریڈل پر پٹخ دیا۔

"آخر یہ سب ہو کیا رہا ہے۔ پہلے ہاکسن مرا۔ پھر آپریشنل ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا گیا۔ پھر اطلاع ملی کہ جیکب اور اس کے ملازم کو ان کی رہائش گاہ میں گولیوں سے اڑا دیا گیا ہے۔ اور اب یہ مادام بلیک سامنے آگئی ہے۔ اور نہ ہی اب تک پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کوئی پتہ چلا ہے۔ اور نہ اس کا کوئی ممبر ٹریس ہوا ہے۔ اگر ایسا ہی ہوتا رہا تو پھر یقیناً جم مارکر کو خودکشی ہی کرنی پڑے گی" ___ جم مارکر نے دوبارہ سر کو دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی اپنے آپ کو شدید بے بسی کے عالم میں محسوس کر رہا تھا۔ حالانکہ پہلے اس کا خیال یہی تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس آرک لینڈ میں اس کے ہاتھوں سے کسی طرح بچ کر نہ جا سکے گی۔ لیکن اب اسے محسوس ہو رہا تھا۔ جیسے وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھوں سے نہ بچ سکے گا۔

جب سے آپریشنل ہیڈ کوارٹر تباہ ہوا تھا۔ اس نے ہیڈ کوارٹر جانا ہی چھوڑ دیا تھا۔ اور اپنی اس خفیہ رہائش گاہ میں آ گیا تھا۔ اس رہائش گاہ کا علم اس کے علاوہ صرف اس کے خاص ملازم دیالی کو تھا۔ ہیڈ کوارٹر میں اس کے دفتر میں موجود مخصوص فون کالنک براہِ راست یہاں کے فون سے تھا۔ اس لئے جو کال بھی اس ہیڈ کوارٹر میں اس کے دفتر میں موجود اس کے مخصوص نمبر پر کی جاتی وہ خود بخود یہاں منتقل ہو جاتی تھی۔ اس طرح وہ یہاں رہ کر نہ صرف سیکرٹ سروس کو کنٹرول کر سکتا تھا۔ بلکہ اس کے ہیڈ کوارٹر کو بھی علم نہ ہو سکتا تھا۔ کہ وہ کہاں موجود ہے۔ اسے دراصل خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے جس طرح آپریشنل ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا ہے اس طرح کہیں وہ اس کا ہیڈ کوارٹر بھی تباہ نہ کر دے۔ اور اب اسے احساس ہوا تھا کہ اس نے سیکرٹ سروس کا اوپن ہیڈ کوارٹر قائم کر کے بنیادی غلطی کی ہے۔ یہ ہیڈ کوارٹر بھی بالکل اسی طرح خفیہ ہونا چاہیئے جس طرح فلاسٹر کا ہیڈ کوارٹر خفیہ رکھا گیا ہے۔ اور اس نے فیصلہ کر لیا تھا۔ کہ اس مشن کے اختتام پر وہ اس طرح نیا خفیہ ہیڈ کوارٹر قائم کرے گا۔ وہاں بالکل نئے آدمی رکھے گا۔ لیکن بہرحال یہ بعد کی باتیں تھیں۔ اسے فوری طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس پر ہاتھ ڈالنے کے لئے کسی کلیو کی تلاش تھی۔ لیکن کوئی کلیو سامنے ہی نہ آ رہا تھا۔ وہ نجانے کتنی دیر تک ایسی ہی باتیں سوچتا رہا۔ کہ اچانک میز پر پڑے

ہوئے فون پیس میں سے کال آنے کی مخصوص آواز سنائی دی اور اس نے چونک کر فون پیس اٹھایا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ـــــ راجر کالنگ" ـــــ بٹن دبتے ہی راجر کی تیز آواز سنائی دی۔

"یس ـــ کیا رپورٹ ہے" ـــــ جم مارکر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"باس۔ کوٹھی نمبر اکتیس ڈیگارڈ کالونی پر مقامی پولیس موجود ہے۔ ایک کمرے میں انسانی اعضا ہزاروں ٹکڑوں میں تقسیم ہو کر بکھرے پڑے ہیں۔ اور پولیس کے مطابق یہاں سے دو ایشیائی افراد شدید زخمی حالت میں ملے تھے۔ ان کے جسموں پر باریک باریک سوراخ تھے۔ جیسے انہیں ہزاروں چھرے مارے گئے ہوں۔ پولیس نے انہیں فوری طور پر ہسپتال منتقل کر دیا ہے۔ پورچ میں ایک کار بھی تباہ شدہ حالت میں موجود ہے۔ اسے بم سے اڑایا گیا ہے۔ اور اس کار میں بم کے خوف ناک دھماکے کی وجہ سے گشتی پولیس اس کوٹھی کی طرف متوجہ ہوئی تھی" ـــــ راجر نے پوری تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں سے کوئی سامان وغیرہ ملا ہو۔ یہ کوٹھی کس کی ہے" ـــــ جم مارکر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"دو بریف کیس ملے ہیں۔ جن کے اندر ایسے کاغذات موجود ہیں۔ جو ایکریمیا سے آنے والے دو سیاحوں سے متعلق ہیں۔ اس کے علاوہ اس کوٹھی میں اسلحہ۔ کرنسی ایک کار اور رہائش کا ہر قسم کا

سامان موجود ہے۔ ویسے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ کوٹھی کس کی ملکیت ہے۔ پولیس نے ہمسایوں سے پوچھ گچھ کی ہے۔ اس کے مطابق کوٹھی اکثر خالی پڑی رہتی ہے۔ کبھی کبھار آباد ہوتی ہے۔ اور پھر اچانک خالی ہو جاتی ہے" ۔۔۔ راجر نے جواب دیا۔

"وہ دونوں زخمی اس وقت کون سے ہسپتال میں ہیں" ۔۔۔ جم مارکر نے پوچھا۔

"جنرل سٹی ہسپتال کے پولیس وارڈ میں ہیں" ۔۔۔ راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ہیڈ کوارٹر واپس آجاؤ۔ میں ابھی تھوڑی دیر بعد تمہیں کال کرتا ہوں" ۔۔۔ جم مارکر نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔ اور اس کے بعد اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ۔۔۔ جنرل سٹی ہسپتال" ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"چیف آف سیکرٹ سروس سپیکنگ۔ پولیس وارڈ کے انچارج سے بات کراؤ" ۔۔۔ جم مارکر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں" ۔۔۔ اس بار دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"یس۔ ڈاکٹر ہانزے۔ انچارج پولیس وارڈ سپیکنگ" ۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"جم مارکر چیف آف سیکرٹ سروس" ۔۔۔ جم مارکر نے تیز لہجے کہا۔

"یس سر۔ حکم فرمائیے سر" ۔۔۔ ڈاکٹر ہانزے نے مؤدبانہ میں کہا۔

"دو ایشیائی زخمی حالت میں آپ کے وارڈ میں داخل کرائے گئے ہیں۔ ان کی اس وقت کیا پوزیشن ہے" ۔۔۔ جم مارکر نے پوچھا۔

"سر۔ ان کی بینڈیج ہو چکی ہے۔ ان کی حالت اب خطرے سے ر ہے۔ ویسے اگر وہ دس پندرہ منٹ مزید دیر سے یہاں تے تو پھر ان کی موت یقینی تھی" ۔۔۔ ڈاکٹر ہانزے نے جواب تے ہوئے کہا۔

"ان کو کس نوعیت کے زخم آئے ہیں" ۔۔۔ جم مارکر نے پوچھا۔

"جناب ان دونوں کے جسموں کے سامنے کے حصے اور ایک سائیڈ حصہ بم کے چھروں اور ٹکڑوں کی زد میں تھے۔ پورا جسم ہو رہا ہے۔ ہم نے تین گھنٹوں کے مسلسل آپریشن کے بعد ان جسموں سے چھرے اور لوہے کے ٹکڑے چن چن کر باہر نکالے ۔ ویسے ان دونوں میں قوت مدافعت بے پناہ تھی۔ اس لئے قدر زخمی ہونے کے باوجود وہ بچ گئے ہیں۔ حالانکہ ان کے ں سے خون کافی مقدار میں نکل چکا تھا" ۔۔۔ ڈاکٹر ہانزے نے ل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اس وقت وہ ہوش میں ہیں" ۔۔۔ جم مارکر نے پوچھا۔

"یس سر۔ ابھی چند منٹ پہلے دونوں کو ہوش آیا ہے۔ لیکن ابھی وہ بیان دینے کے قابل نہیں ہیں" ۔۔۔۔ ڈاکٹر ہانزے نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب میرا آرڈر سن لو۔ یہ دونوں سیکرٹ سروس کے مجرم ہیں۔ اس لئے تم خفیہ طور پر انہیں سپیشل ہسپتال میں منتقل کرا دو۔ تحریری رسید تمہیں سپیشل ہسپتال کے ڈاکٹر آرنلڈ سے مل جائے گی" ۔۔۔۔ جم مارکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر" ۔۔۔۔ ڈاکٹر ہانزے نے کہا اور جم مارکر نے کریڈل دبا کر ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سپیشل ہسپتال ۔۔۔۔ ڈاکٹر آرنلڈ اٹنڈنگ" ۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"جم مارکر سپیکنگ ڈاکٹر آرنلڈ۔ جنرل سٹی ہسپتال کے پولیس وارڈ سے دو زخمی ایشیائی سپیشل ہسپتال میں منتقل کئے جا رہے ہیں۔ تم نے رسید دے کر انہیں وصول کر لینا ہے۔ اور ان دونوں کو ریڈ وارڈ میں داخل کرنا ہے۔ کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہ ان کے ساتھی انہیں اغوا کرنے کی کوشش کریں گے یا یہ خود بھی فرار ہو سکتے ہیں۔ ان کی اچھی طرح دیکھ بھال کی جائے پھر جیسے ہی یہ بیان دینے کے قابل ہو جائیں ہیڈ کوارٹر فوراً رپورٹ کی جائے" ۔۔۔۔ جم مارکر نے تیز تیز لہجے میں تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے ڈاکٹر آرنلڈ نے کہا اور جم مارکر نے کریڈل دبا کر ایک بار پھر نمبر ڈائل کئے۔

"راجر۔ ان دونوں ایشیائیوں کو میں نے سپیشل ہسپتال کے ریڈ وارڈ میں منتقل کرنے کے احکامات دے دیئے ہیں۔ جیسے ہی یہ بیان دینے کے قابل ہوں گے ڈاکٹر آرنلڈ ہیڈ کوارٹر رپورٹ کرے گا اور تم نے مجھے فوری اطلاع کرنی ہے" ۔۔۔۔ جم مارکر نے کہا۔

"یس باس" ۔۔۔۔ راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور سنو۔ ان کو زخمی کسی مادام بلیک نے کیا ہے۔ اس نے براہِ راست کال کر کے اس کوٹھی کا پتہ بتایا تھا۔ اس کے خیال کے مطابق یہ دونوں مر چکے ہوں گے۔ لیکن یہ بچ گئے ہیں۔ اس کا کہنا ہے کہ یہ دونوں پاکیشیائی سیکرٹ سروس کے رکن ہیں۔ اور ان کی وجہ سے اس مادام بلیک نے لارڈ باٹم کو بھی ہلاک کر دیا ہے۔ لیکن سیکرٹ سروس کو آج تک اس مادام بلیک کا علم ہی نہیں۔ اس کی وجہ" ۔۔۔۔ جم مارکر نے غراتے ہوئے کہا۔

"مادام بلیک۔ سر یہ نام تو پہلی بار سامنے آیا ہے۔ آج تک کبھی یہ نام نہیں سنا" ۔۔۔۔ راجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ یہ لوگ پہلے اخبار میں اشتہار دیتے پھر سیکرٹ سروس کو علم ہوتا۔ میں تو کافی عرصے اسرائیل رہا ہوں یقیناً یہ تنظیم میری عدم موجودگی میں وجود میں آئی ہو گی۔ یہ تنظیم کس قدر منظم ہے کہ ہم سے بھی پہلے پاکیشیائی سیکرٹ سروس کے ارکان تک نہ صرف پہنچ جاتی ہے بلکہ انہیں ختم بھی کر دیتی ہے۔ اور ہماری حالت یہ ہے کہ ہم اب تک نہ کسی سیکرٹ ایجنٹ کو ٹریس کر سکے ہیں اور نہ ہمیں معلوم ہے کہ یہ مادام بلیک کون

ہے۔ میرا خیال ہے مجھے اب سیکرٹ سروس توڑ کر خود بھی مستعفی ہو
ہو جانا چاہئے" ـــــ جم مارکر کا لہجہ اور زیادہ کرخت ہو گیا تھا۔

"باس۔ ہو سکتا ہے یہ سارا سیٹ اپ پاکیشیا سیکرٹ
سروس کا ہی ہو۔ اس نے ہمیں الجھانے کے لئے ایسا کیا ہو۔
بہرحال آج سے قبل واقعی مادام بلیک کا نام کبھی سامنے نہیں
آیا۔ اور نہ ہی کبھی اس بارے میں رپورٹ ملی ہے" ـــــ راجر
نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ ـــــ اب میری ہدایات سن لو۔ اور اگر ان ہدایات
پر پوری طرح عمل نہ ہوا تو میں اپنے ہاتھوں سے تمہیں گولی سے
اڑا کر سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر خود ہی تباہ کر دوں گا۔ آٹھ
گھنٹوں کے اندر اندر مجھے مادام بلیک کے متعلق مکمل رپورٹ
مل جانی چاہئے۔ اپنے تمام آدمی اس کام پر لگا دو۔ اس کا
طریقہ کار بھی میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ جو کاغذات کوٹھی میں موجود
بریف کیسوں سے ملے ہیں وہ لازماً ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے
ہیں۔ ان پر ان کے فوٹو لگے ہوئے ہوں گے۔ ان فوٹوؤں کی مدد سے
معلوم کرو کہ یہ لوگ کہاں کہاں گئے ہیں۔ اس طرح تمہیں مادام بلیک
کے متعلق کلیو بھی مل جائے گا۔ اور جو کار کوٹھی سے تباہ شدہ حالت
میں ملی ہے اس کی بھی چھان بین کراؤ۔ مجھے یقین ہے کہ اس کار کا تعلق
یقیناً مادام بلیک سے ہوگا۔ اس لئے اسے تباہ کیا گیا ہے۔ سمجھ
گئے ہو" ـــــ جم مارکر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر" ـــــ راجر نے جواب دیا۔ اور جم مارکر نے رسیور رکھ

کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا تو کمرے میں
ے ہوئے صفدر اور جولیا دونوں بے اختیار چونک پڑے لیکن
ے دوست الفانسو کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر صفدر کے لبوں
اطمینان بھری مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"کیا بات ہے الفانسو۔ اس قدر وحشت کیوں سوار ہے تم پر"
فدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ آئی۔ ایم۔ سوری مس جولیا بھی موجود ہیں میں سمجھا تم اکیلے
گے۔ اصل میں ایک ایسی دھماکہ خیز خبر ملی ہے کہ میں تمہیں
نے کے لئے پاگلوں کی طرح خود ہی دوڑ پڑا ہوں" ـــــ لمبے
بھاری جسم کے مالک الفانسو نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے

"کیسی خبر" ـــــ صفدر نے چونک کر پوچھا۔ جولیا بھی تجسس

بھری نظروں سے اُسے دیکھ رہی تھی ۔
" سیکرٹ سروس کا آپریشنل ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا گیا ہے "۔۔۔
الفانسو نے ایک خالی صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا ۔
" ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا گیا ہے ۔ کیا مطلب ۔ کس نے تباہ کی
ہے کیسے تباہ کیا ہے " ۔۔۔ صفدر کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی
" میں نے مقامی سیکرٹ سروس کے مفصل کوائف حاصل کر
کے لئے جن آدمیوں کو تعینات کیا تھا ۔ ان میں سے ایک
رپورٹ دی ہے کہ سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر کے اسسٹنٹ
انچارج ہاکسن کو اس کی رہائش گاہ پر کسی نے ہلاک کر کے خود ا
کا میک اپ کر لیا لیکن آپریشنل ہیڈ کوارٹر میں نصب ما
کمپیوٹر نے اسے ٹریس کر لیا ۔ جس پر چیف جم مارکر جو وہاں خو
تھا حرکت میں آ گیا ۔ اس آدمی کو ٹریپ کیا گیا ۔ ہاکسن کی لا
حاصل کر لی گئی ۔ اور پھر اس آدمی کو آپریشنل ہیڈ کوارٹر لے جا
وہاں جم مارکر نے اس پر انتہائی خوف ناک تشدد کیا ۔ اس کا
اپ صاف کر دیا گیا ۔ تب پتہ چلا کہ وہ اصل میں پاکیشیائی
اس کا نام خرم ہے ۔ اور وہ پاکیشیا میں فری لانسر کے طور
کرتا ہے ۔ پاکیشیا کے علی عمران نے اسے معاوضے پر ہائر
کہ وہ یہاں آ کر ہاکسن کی جگہ لے ۔ پھر علی عمران کو رپورٹ
علی عمران تب اُسے مزید ہدایات دے گا ۔ لیکن تشدد کے
یہ آدمی خرم ہلاک ہو گیا ۔ تو چیف جم مارکر نے اس کی لاش
ہیڈ کوارٹر کے نیچے بہنے والے گٹر میں پھنکوا دی ۔ اور و

وہاں سے چلا گیا ۔ لیکن کچھ ہی دیر بعد پورا ہیڈ کوارٹر انتہائی خوفناک
دھماکوں سے مکمل طور پر تباہ ہو گیا ۔ یہ دھماکے انتہائی طاقتور
ڈائنا مننٹ بموں سے کئے گئے تھے کہ آپریشنل ہیڈ کوارٹر میں موجود
تمام مشینری مکمل طور پر تباہ ہو گئی ۔ اس کے ساتھ ساتھ وہاں موجود
تمام افراد بھی ختم ہو گئے ۔ اور سیکرٹ سروس اور پولیس کی بے پناہ
کوششوں کے باوجود آپریشنل ہیڈ کوارٹر تباہ کرنے والے
کا علم نہیں ہو سکا ۔ البتہ اس سے ایک نقصان ہوا ہے ۔ کہ
سیکرٹ سروس کا چیف جم مارکر ہیڈ کوارٹر سے مستقل طور پر غائب
ہو کر کسی خفیہ مقام پر چلا گیا ہے ۔ اس لئے اب ہمارا یہ منصوبہ کہ
ہم جم مارکر کو کور کر کے سیکرٹ سروس کو مفلوج کر دیں گے فی الحال
پورا ہوتا ممکن نظر نہیں آتا " ۔۔۔ الفانسو نے تیز تیز لہجے میں تفصیل
بتاتے ہوئے کہا ۔
" یہ آدمی یقیناً ٹائیگر ہو گا ۔ لیکن کیا ٹائیگر ہلاک ہو چکا ہے " ۔۔۔
الفانسو کے خاموش ہوتے ہی جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔
" بظاہر تو ایسا ہی لگتا ہے ۔ اور اگر ٹائیگر یہاں پہنچ چکا ہے ۔
پھر لازماً عمران بھی ساتھ ہو گا ۔ اور ہو سکتا ہے ٹائیگر کی موت کا
انتقام لینے کے لئے عمران نے آپریشنل ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دیا ہو "
صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔
" مسٹر الفانسو ۔ کیا آپ اس ہاکسن کو جانتے ہیں جسے ہلاک کر
کے وہ آدمی خرم اس کی جگہ لے رہا تھا " ۔۔۔ جولیا نے الفانسو
سے مخاطب ہو کر کہا ۔ اور صفدر بھی جولیا کے اس سوال پر چونک

پڑا۔ کیونکہ وہ جولیا کے سوال کی وجہ تسمیہ جان چکا تھا۔ واقعی جولیا نے انتہائی ذہانت آمیز سوال کیا تھا۔ کیونکہ اگر ہاکسن کا قد و قامت ٹائیگر سے ملتا جلتا ہو گا تو واقعی یہ خرم ٹائیگر ہی ہو سکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔

"جی ہاں۔ اچھی طرح جانتا ہوں۔ کئی بار ملاقات ہوئی ہے اس سے"۔۔۔۔ ہاکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا قد و قامت کیسا تھا"۔۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔

"قد و قامت یا حلیہ"۔۔۔۔ الفانسو نے چونک کر پوچھا۔

"صرف قد و قامت کی تفصیلات بتا دیجئے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا اور الفانسو نے تفصیلات بتانی شروع کر دیں۔

"اوہ۔ یہ قد و قامت عمران کا تو ہو سکتا ہے ٹائیگر کا ہرگز نہیں ہو سکتا تو۔ تو کیا خرم خود عمران تھا اور وہ ہلاک ہو چکا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے یک لخت بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ انتہائی بے چینی کے انداز میں کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے چہرے پر بے پناہ وحشت نظر آنے لگی تھی۔

"کک۔۔۔۔ کیا ہوا مس جولیا آپ۔۔۔۔۔"۔۔۔۔ الفانسو جولیا کی اس طرح تیزی سے بگڑی ہوئی حالت دیکھ کر بوکھلا گیا۔

"عمران تشدد کے دوران ہلاک نہیں ہو سکتا۔ دنیا کی کوئی طاقت اسے ہلاک نہیں کر سکتی۔ اور دوسری بات یہ۔۔۔۔۔"۔۔۔۔ جولیا بات کرتے کرتے یک لخت رک گئی۔ لیکن اب اس کے چہرے پر چھائی ہوئی وحشت اور پریشانی اطمینان اور سکون میں تبدیل ہو گئی تھی۔ الفانسو حیرت سے اس کی اس حیرت انگیز تبدیلی کو دیکھ رہا تھا۔

"دوسری کیا بات مس جولیا"۔۔۔۔ صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"دوسری بات یہ ہے صفدر۔ کہ میرا دل کہہ رہا ہے کہ وہ ہلاک نہیں ہوا"۔۔۔۔ جولیا نے قدرے شرماتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی منہ دوسری طرف کر لیا۔ اور صفدر کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"کیا یہ علی عمران صاحب مس جولیا کے۔۔۔۔۔"۔۔۔۔ الفانسو یقیناً شوہر کا لفظ کہنے لگا تھا۔ لیکن پھر شاید اُسے خیال آ گیا تھا۔ کہ وہ خود تو اسے مس کہہ رہا ہے۔ اس لئے شوہر کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔

"علی عمران صرف مس جولیا کا نہیں بلکہ ہم سب کا ہیرو ہے"۔۔۔۔ صفدر نے گول مول سا جواب دیا۔ اور الفانسو خاموش ہو گیا۔ اب ظاہر ہے صفدر الفانسو کو کیا بتاتا کہ عمران جولیا کا کیا ہے۔

"تو پھر وہ کون ہو گا صفدر"۔۔۔۔ جولیا نے یک لخت چونکتے ہوئے پوچھا۔

"اب کیا کہا جا سکتا ہے۔ اس قد و قامت کا صرف عمران ہی ہے۔ اور ہماری ٹیم کا تو کوئی ساتھی ہی نہیں ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ عمران نے واقعی کسی غیر متعلق آدمی کو ہائر کیا ہو اور وہ مارا گیا ہو"۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور اس بار جولیا نے زیادہ مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔

" تو ہمارا اب تمام منصوبہ ختم ہو گیا " ـــــ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ظاہر ہے۔ جم مارکر کا ہی پتہ نہ چلے گا تو ہم کیا کر سکتے ہیں " صفدر نے جواب دیا۔

" میں کوشش کر رہا ہوں۔ سیکرٹ سروس کے مین ہیڈ کوارٹر میں ایک آدمی کو جو فون ایکس چینج کا آپریٹر ہے۔ میں نے بھاری رقم دے کر اپنے ساتھ ملا لیا ہے۔ میرا خیال ہے جلد ہی اس کا کلیو مل جائے گا " ـــــ الفانسو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اب سوائے انتظار کرنے کے اور ہم کر بھی کیا سکتے ہیں " ـــــ صفدر نے جواب دیا اور الفانسو اٹھ کھڑا ہوا۔

" آپ فکر نہ کریں۔ جلد ہی میں آپ کو کوئی اطلاع دوں گا " ـــــ الفانسو نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر اور جولیا دونوں ہوٹل چھوڑ کر مستقل طور پر الفانسو کی اس کوٹھی میں شفٹ ہو گئے تھے۔ الفانسو نے ان کی پوری پوری مدد کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اور صفدر اور جولیا نے یہ پلان بنایا تھا کہ سیکرٹ سروس کے چیف جم مارکر کو ٹریپ کر لیا جائے۔ اور صفدر اس کی جگہ لے لے۔ کیونکہ جم مارکر کا قد و قامت صفدر سے ملتا جلتا تھا۔ لیکن اب الفانسو نے یہ رپورٹ دے کر کہ جم مارکر ہیڈ کوارٹر سے کسی خفیہ مقام پر شفٹ ہو چکا ہے۔ ان کا سارا منصوبہ ہی ختم کر دیا تھا۔

" تنویر اور کیپٹن شکیل دونوں کی طرف سے مسلسل خاموشی ہے۔

میری تو سمجھ میں نہیں آ رہا کہ اس بار چیف نے کیسی پلاننگ کی ہے " کافی دیر تک خاموش رہنے کے بعد جولیا نے کہا۔

" واقعی ان کی طرف سے مسلسل خاموشی کی وجہ سے ہم عضوِ معطل بن کر رہ گئے ہیں۔ اب مسئلہ یہ بھی ہے کہ ہمارے پاس صرف ون سائیڈڈ سپیشل ٹرانسمیٹر ہے۔ اس کے ذریعے نہ ہی ہم ان سے رابطہ کر سکتے ہیں اور نہ چیف سے۔ وہی رابطہ کریں تو کریں " ـــــ صفدر نے جواب دیا۔

" چیف کی طرف سے بھی مسلسل خاموشی ہے " ـــــ جولیا نے جواب دیا۔

" میرا خیال ہے کہ ہمیں خود ہی فلاسٹر کے سلسلہ میں کوئی نہ کوئی کام کرنا چاہیئے۔ اس طرح بیکار بیٹھے رہنے سے کیا فائدہ ہو گا۔ صرف بوریت ہی ہو گی " ـــــ صفدر نے کہا۔

" فلاسٹر بھی عجیب تنظیم ہے کوئی سرے سے واقف ہی نہیں اس سے۔ الفانسو نے بھی نام تک نہیں سنا ہوا۔ ویسے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ نام فرضی طور پر سامنے لایا گیا ہو۔ اصل نام کچھ اور ہو " ـــــ جولیا نے کہا۔

" ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ بہر حال اب یا تو چیف ہم سے رابطہ کرے یا تنویر اور کیپٹن شکیل۔ پھر ہی کوئی لائن ہمیں بھی مل سکے گی۔ ورنہ سوائے سیاحت کرنے کے واقعی اور کوئی کام نہیں ہے ہمارے پاس " ـــــ صفدر نے کہا اس کا لہجہ بتا رہا تھا۔ کہ وہ بھی جولیا کی طرح شدید بوریت کا شکار ہو چکا ہے۔

"آج شام کو کیا پروگرام ہے" ـــــ جولیا نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پوچھا۔

"بس شہر گردی۔ اور کیا پروگرام ہو سکتا ہے" ـــــ صفدر نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا ہوا" ـــــ جولیا نے اسے اس طرح اچانک اٹھتے دیکھ کر حیرت سے پوچھا۔

"میں کچھ دیر آرام کرنا چاہتا ہوں۔ کچھ سر بھاری محسوس ہو رہا ہے" ـــــ صفدر نے کہا۔

"ظاہر ہے مسلسل بیکاری کا یہی نتیجہ نکلے گا" ـــــ جولیا نے کہا۔ اور وہ بھی صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی اور اس کے بعد وہ دونوں اپنے اپنے کمروں کی طرف بڑھ گئے۔ صفدر اپنے کمرے میں آ کر ابھی لباس بدلنے کی سوچ ہی رہا تھا کہ باہر برآمدے میں تیز تیز قدموں کی آواز آتی سنائی دی۔ اور صفدر چونک کر دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اسی لمحے اس کوٹھی کا ملازم ہاتھ میں دائرلیس فون پیس اٹھائے دروازے پر نمودار ہوا۔

"باس کی کال ہے" ـــــ ملازم نے مؤدبانہ انداز میں فون پیس صفدر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور صفدر نے ہاتھ بڑھا کر فون پیس اس کے ہاتھ سے لیا۔ ملازم تیزی سے واپس مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ صفدر نے فون پیس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ـــــ صفدر اٹنڈنگ" ـــــ صفدر نے کہا۔

"صفدر۔ میں الفانسو بول رہا ہوں۔ تمہارے لئے انتہائی

حیرت انگیز خبر ہے۔ ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ کسی مادام بلیک نے جم مارکر کو کال کر کے بتایا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دو ارکان جن کا نام تنویر اور کیپٹن شکیل ہے کو ڈیگارو کالونی کی کوٹھی نمبر اکتیس میں گھیر کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور جم مارکر ان کی لاشیں اٹھائے۔ جم مارکر نے یہ بات ہیڈ کوارٹر کے انچارج راجر کو بتائی اور اسے کوٹھی کو چیک کرنے کے لئے کہا۔ جم مارکر کا انداز ایسا تھا جیسے اسے شک ہو کہ یہ کال پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اسے ٹریپ کرنے کے لئے کی ہے۔ لیکن راجر نے اسے جو رپورٹ دی اس کے مطابق ڈیگارو کالونی کی کوٹھی نمبر اکتیس پر پولیس کا قبضہ ہے۔ جہاں سے دو ایشیائیوں کو شدید زخمی حالت میں جنرل سٹی ہسپتال پہنچایا گیا ہے۔ اور تین مقامی افراد کے وہاں جسموں کے پرزے اڑے ہوئے پائے گئے ہیں۔ اور ایک تباہ شدہ کار بھی کوٹھی سے ملی ہے۔ اس کے بعد راجر کو جم مارکر نے دوبارہ کال کیا اور اسے کہا کہ اس نے دونوں ایشیائیوں کو سپیشل ہسپتال کے ریڈ وارڈ میں پہنچانے کے احکامات دے دیئے ہیں اور اس نے راجر کو اس مادام بلیک کو ٹریس کرنے کے انتہائی سخت احکامات دیئے ہیں" ـــــ الفانسو نے کہا۔

"تم جانتے ہو یہ سپیشل ہسپتال اور اس کا ریڈ وارڈ کہاں ہے" صفدر نے انتہائی بے چین لہجے میں پوچھا۔

"میں نے تمہیں کال کرنے سے پہلے اس کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں۔ کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ تم لازماً یہ بات پوچھو گے۔

پیشل ہسپتال دراصل ملٹری ہسپتال کے ایک مخصوص حصے میں واقع ہے۔ وہاں سوائے سیکرٹ سروس کے چیف کے اور کوئی نہیں جاسکتا۔ یا پھر چیف کا ذاتی اجازت نامہ ضروری ہے اس کے چار وارڈ ہیں۔ جن میں ہیڈ وارڈ درمیان میں ہے اور اس کے گرد سرخ رنگ کی اینٹوں کی مضبوط دیواریں بنی ہوئی ہیں جن میں صرف ایک ہی دروازہ ہے جو کمپیوٹر کی مدد سے کھلتا اور بند ہوتا ہے۔ اور کمپیوٹر پہلے چیکنگ کرتا ہے۔ پھر دروازہ کھولتا ہے۔ اس لئے اس کے اندر تو کسی طرح بھی داخل نہیں ہوا جاسکتا۔ یہ وارڈ اس لئے بنایا گیا ہے کہ وہاں سیکرٹ سروس کے انتہائی اہم زخمی قیدیوں کا علاج کیا جاسکے"۔۔۔ الفانسو نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اندر ڈاکٹر اور نرسیں وغیرہ تو آتی جاتی رہتی ہوں گی مریض بھی آخر جاتے ہوں گے"۔۔۔ صفدر نے ہونٹ چباکر کہا۔

"ہاں۔ لیکن ان سب کے متعلق تفصیلی کوائف کمپیوٹر کو پہلے سے فیڈ کر دیئے جاتے ہوں گے"۔۔۔ الفانسو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال ہم نے اپنے دونوں زخمی ساتھیوں کو ہر صورت میں وہاں سے نکالنا ہے۔ ابھی اور اسی وقت"۔۔۔ صفدر نے انتہائی ٹھوس لہجے میں کہا۔

"لیکن مسٹر صفدر۔۔۔۔۔"۔۔۔ الفانسو نے کچھ کہنا چاہا۔

"اس بات میں کسی لیکن ویکن کی گنجائش نہیں ہوسکتی۔ ہم ابھی وہیں جارہے ہیں۔ تم صرف اتنا کرو کہ اپنے ملازم کو کہہ دو۔

کہ وہ ہمیں ہمارے مطلب کا مخصوص اسلحہ مہیا کردے"۔۔۔ صفدر نے تیز لہجے میں کہا۔

"اگر یہ بات ہے مسٹر صفدر تو پھر میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گا۔ میرا انتظار کرو میں آرہا ہوں"۔۔۔ الفانسو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آجاؤ۔ لیکن جلدی"۔۔۔ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر فون پیس آف کر کے اس نے میز پر رکھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تاکہ جولیا کو تنویر اور کیپٹن شکیل کے متعلق بتا سکے۔ تنویر اور کیپٹن شکیل کے اس طرح زخمی ہوجانے کا سن کر اس کے ذہن میں آندھیاں سی چل رہی تھیں اس کا بس نہ چل رہا تھا کہ وہ ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ جائے۔ لیکن ظاہر ہے اس کے ساتھی کسی ہوٹل میں تو موجود نہ تھے۔ اس لئے ضروری انتظامات کے لئے بہرحال وقت لگنا ہی تھا۔

بلیک زیرو نے ہائی پیک کالونی کے پہلے چوک پر ہی ٹیکسی چھوڑ دی اور پھر ٹیکسی کے واپس چلے جانے کے بعد وہ بڑے اطمینان سے چلتا ہوا چوک سے ذرا ہٹ کر بنے ہوئے ایک بار کی طرف بڑھتا گیا۔ اس کے جسم پر نیلے رنگ کا سوٹ تھا۔ اور چہرے پر مقامی میک اپ۔ بار روم کا دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا۔ تو اس نے دیکھا کہ بار روم میں شراب پینے والوں کی تعداد خاصی کم تھی۔ لیکن جو آدمی بھی وہاں موجود تھا وہ اپنے لباس اور چہرے سے خاصا خوشحال نظر آ رہا تھا۔ ایک سائیڈ پر کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے ایک نوجوان کریم کلر کا سوٹ پہنے کھڑا تھا۔

"یس سر۔ فرمایئے۔ کیا خدمت کروں" ——— نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام ریمنڈ ہے اور میں نے لاوزے سے ملاقات

کرنی ہے" ——— بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ ایک منٹ" ——— نوجوان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور کاؤنٹر پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے ایک بٹن دبا دیا۔

"کاؤنٹر سے ٹیری بول رہا ہوں جناب مسٹر ریمنڈ تشریف لائے ہیں آپ سے ملاقات کے خواہشمند ہیں" ——— نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے سر" ——— نوجوان نے دوسری طرف سے جواب سن کر اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"سائیڈ راہداری میں تشریف لے جایئے سر۔ آخر میں لفٹ ہے۔ جس پر پرائیویٹ لکھا ہوا ہے۔ وہ آپ کو اوپر باس کے دفتر کے سامنے پہنچا دے گی" ——— ٹیری نے رسیور رکھ کر مسکراتے ہوئے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شکریہ مسٹر ٹیری" ——— بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور مڑ کر سائیڈ کی راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ چند منٹوں بعد وہ اوپر والی منزل پر واقع ایک دروازے پر دستک دے رہا تھا۔ جس کے باہر لاوزے کا نام بھی درج تھا۔

"کم ان" ——— اندر سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ اور بلیک زیرو دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا اور فرنما کمرہ تھا۔ جسے انتہائی باوقار اور خوب صورت انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک سائیڈ پر میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر لیکن باوقار

چہرے والا ایکریمی بیٹھا ہوا تھا۔ بلیک زیرو کے اندر داخل ہوتے ہی وہ کرسی سے اٹھا اور پھر میز کی سائیڈ سے نکل کر بلیک زیرو کی طرف بڑھنے لگا۔

"خوش آمدید جناب" ـــــ لاوڈزے نے بڑے با اخلاق لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"آپ سے مل کر واقعی بے حد مسرت ہوئی ہے مسٹر لاوڈزے ٹیمنی سن نے آپ کی جس قدر تعریف کی تھی وہ واقعی بجا تھی" ـــــ بلیک زیرو نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ آیئے تشریف لایئے" ـــــ لاوڈزے نے ایک طرف رکھے ہوئے صوفوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔

"پہلے یہ فرمائیں کہ آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے" ـــــ لاوڈزے نے پوچھا۔

"صرف بلیک کافی کا ایک کپ" ـــــ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور لاوڈزے سر ہلاتا ہوا میز کی طرف بڑھا۔ اور اس نے انٹرکام پر کسی کو بلیک کافی لانے کا حکم دیا اور واپس آکر بلیک زیرو کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا

"ٹیمنی سن نے مجھے فون پر بتایا تھا کہ آپ ایکریمیا کی کسی سپیشل ایجنسی سے متعلق ہیں" ـــــ لاوڈزے نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں میرا تعلق بلیو سپیشل ایجنسی سے ہے۔ یہ ایسی ایجنسی

ہے جو انتہائی خفیہ طور پر دنیا بھر میں یہودیوں کی سرگرمیوں کے متعلق اطلاعات اکٹھی کرتی رہتی ہے۔ تاکہ حکومت ایکریمیا یہودیوں کے آئندہ کے منصوبوں سے خفیہ طور پر آگاہ ہوتی رہے" ـــــ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک باوردی ملازم ہاتھ میں ٹرے لئے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں بلیک کافی کے دو کپ موجود تھے۔ اس نے بڑے احترام بھرے انداز میں دونوں کپ درمیانی میز پر رکھے اور پھر واپس مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"لیجئے۔ مجھے یقین ہے۔ کافی آپ کو پسند آئے گی" ـــــ لاوڈزے نے ایک کپ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔ اور دوسرا کپ اٹھا کر اس نے بڑے نفاست بھرے انداز میں چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"میں سمجھ گیا۔ واقعی یہودی پوری دنیا میں انتہائی حیرت انگیز سرگرمیوں میں مسلسل سرگرم رہتے ہیں۔ گو ان کی سرگرمیاں بظاہر ایکریمیا کے خلاف نہیں ہوتیں اور نہ ہو سکتی ہیں۔ بہرحال پھر حکومت کو ان سے آگاہ تو ضرور رہنا چاہیئے۔ یہاں بھی آپ یقیناً اسی سلسلہ میں ہوئی ہو گی" ـــــ لاوڈزے نے کافی سپ لیتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں" ـــــ بلیک زیرو نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس سلسلے میں آپ کی میں کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ کھل کر بتلیۓ
لاوُزے نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" دیکھئے مسٹر لاوُزے۔ آپ بھی ایکریمین ہیں۔ اس لئے مجھے یقین
ہے کہ آپ ایکریمیا قومی کاز کے لئے مجھ سے مکمل تعاون کریں گے
ہماری ایجنسی کو خفیہ طور پر اطلاع ملی ہے۔ کہ آرک لینڈ میں ایک خفیہ
یہودی تنظیم کام کر رہی ہے۔ جس کا نام فلاسٹر ہے۔ اس تنظیم کو اس
قدر خفیہ رکھا گیا ہے کہ اس کا نام شاید ہی کوئی جانتا ہو۔ لیکن بڑی
بھاگ دوڑ کے بعد اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ پرنسز ڈنسی اس
بارے میں کچھ تفصیلات سے واقف ہے۔ اور آپ پرنسز ڈنسی
کے بے حد قریب ہیں" ۔۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے
کہا۔
" آپ کی یہ اطلاع تو درست ہے کہ میں پرنسز ڈنسی کے بے
قریب ہوں۔ کیونکہ میں گھڑ سواری میں اس کا استاد ہوں۔ آپ
شاید معلوم نہ ہو کہ گھڑ سواری میں مجھے ورلڈ چیمپئن ہونے کا اع
حاصل ہے۔ لیکن اب چونکہ میری عمر گھڑ سواری کے قابل نہ
رہی۔ اس لئے میں اب صرف مخصوص افراد کو ٹریننگ دیتا ہ
یہاں کے شاہی خاندان کے تقریباً ہر فرد کو میں نے ہی گھڑ س
کی ٹریننگ دی ہے۔ اور پرنسز ڈنسی تو ویسے بھی گھڑ سوار
بے حد شوقین ہیں۔ اس لئے میرے اس سے خاصے قریبی
ہیں۔ لیکن میں نے کبھی اس کے منہ سے فلاسٹر کا نام نہیں
۔۔۔ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ یہ انتہائی خفیہ تنظیم ہے" ۔۔۔۔ بلیک
دنے مسکراتے ہوئے کہا۔
" میں آپ کو پرنسز ڈنسی سے ملوانے پر تیار ہوں۔ لیکن آپ
س حیثیت سے ملاقات کریں گے۔ کیونکہ پرنسز کسی عام آدمی
ملنا ہی گوارا نہیں کرتیں۔ اور وہ اس معاملے میں انتہائی رکھ
ھاؤ کی مالک ہیں" ۔۔۔۔ لاوُزے نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔
" میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ ان سے دس پندرہ منٹ اکیلے
ملاقات ہو جائے تاکہ میں باتوں ہی باتوں میں ان سے کوئی ایسا
ہ حاصل کر سکوں جس کی مدد سے فلاسٹر کے بارے میں آگے
م بڑھایا جا سکے۔ آپ اگر چاہیں تو ایکریمیا کے کسی مشہور
ر کا حوالہ دے سکتے ہیں" ۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔
" ارے نہیں مسٹر ریمنڈ ۔ پرنسز اخباری رپورٹروں سے تو
بھاگتی ہیں۔ ایک کام ہو سکتا ہے۔ میں آپ کو ان سے
یمیا کے گھوڑوں کے مشہور فارم لارڈز ہاؤس کے چیف ٹرینر
طور پر ملوا سکتا ہوں۔ کیونکہ ان کا نام بھی ریمنڈ ہے لیکن
کو گھڑ سواری کے لئے گھوڑوں کی ٹریننگ کے بارے میں
دی معلومات بھی حاصل نہ ہوں گی۔ کیونکہ یہ انتہائی مشکل
پیچیدہ علم ہے اور پرنسز اس معاملے میں بے حد معلومات
ہیں" ۔۔۔۔ لاوُزے نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
آپ انہیں کہیں کہ ایکریمیا کا مشہور ماہر علم نجوم ان سے
ت کرنا چاہتا ہے۔ باقی میں سنبھال لوں گا" ۔۔۔۔ بلیک زیرو

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ماہر علم نجوم ۔ اوہ ہاں ایسا ممکن ہے ۔ کیونکہ پرنسز کو ا
معاملات میں بھی خاصی دلچسپی ہے ۔ لیکن کیا آپ واقعی یہ علم جا
ہیں "___ لاؤزے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" آپ بے فکر ہو کر ان سے بات کیجئے ۔ باقی مجھ پر چھوڑ دی
بہر حال آپ کو شرمندگی نہ ہوگی "___ ملیک زیبدو نے مسکر
ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ ٹینی سن میرا بہترین دوست اور محسن ہے
لئے مجھ پر فرض ہے کہ میں آپ کی حتی المقدور امداد کروں
ابھی معلوم کرتا ہوں کہ پرنسز اس وقت کہاں ہیں "___
لاؤزے نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ میز کی طرف بڑھ
اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ کر اس نے ٹیلی فون اپنی طرف کھسکا
رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" ڈنسی گیم کلب "___ رابطہ ہوتے ہی ایک آواز سنائی د
ٹیلی فون کے ساتھ چونکہ لاؤڈر بھی فکس تھا اس لئے آواز
پر بیٹھے ہوئے ملیک زیبدو کو بھی سنائی دے رہی تھی۔

" لاؤزے بول رہا ہوں ۔ ہائی بیک بار سے ۔ پرنسز سے
کراؤ "___ لاؤزے نے کہا۔

" ہولڈ آن کریں "___ دوسری طرف سے کہا گیا اور
لمحوں بعد رسیور پر ایک قدرے کرخت سی نسوانی آوا
دی۔

" یس ۔ پرنسز اٹینڈنگ مسٹر لاؤزے ۔ کیسے فون کیا ہے "۔
بولنے والی کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ انتہائی خود پسند ٹائپ کی عورت
ہے۔

" پرنسز ۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ کو علم نجوم سے بے حد دلچسپی
ہے ۔ اتفاق سے ایکریمیا کے مشہور ماہر علم نجوم مسٹر ریمنزے
سے میری ملاقات ہوئی ہے ۔ اگر آپ ان سے ملاقات کرنا
چاہیں تو یہ مسٹر ریمنزے کے لئے بہت بڑا اعزاز ہوگا "___
لاؤزے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" ماہر علم نجوم ۔ اگر تم اُسے ماہر کہہ رہے ہو تو پھر وہ لازماً
ماہر ہوگا ۔ ٹھیک ہے ۔ ہم اُسے دس منٹ کی ملاقات کی
اجازت دے دیتے ہیں ۔ ایک گھنٹے بعد ٹھیک تین بجے وہ
ڈنسی گیم کلب کے کاؤنٹر پر آکر اپنا نام بتائے گا تو اُسے ہم
تک پہنچا دیا جائے گا "___ دوسری طرف سے پرنسز نے
کہا۔

" بہت بہت شکریہ پرنسز ۔ آپ واقعی قدر شناس ہیں "
لاؤزے نے خوش ہوتے ہوئے کہا ۔ اور پھر دوسری طرف سے
رابطہ ختم ہو جانے پر اس نے رسیور رکھ دیا۔

" تمہاری قسمت واقعی عروج پر ہے ریمنزے ۔ ورنہ پرنسز
ڈنسی اتنی جلدی ملاقات کا وقت نہیں دیا کرتیں ۔ کئی کئی ہفتے
کی ڈیٹ دیتی ہیں وہ "___ لاؤزے نے کرسی سے اٹھ کر
فون کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" یہ آپ کی مہربانی ہے مسٹر لاوزے۔ میں آپ کا یہ احسان ہمیشہ یاد رکھوں گا " ـــــ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ایسی کوئی بات نہیں۔ بس ایک بات کا خیال رکھنا۔ کہ پرنسز انتہائی مشتعل مزاج خاتون ہیں ذرا سی کوئی بات ان کے مزاج کے خلاف ہو جائے تو پھر ان کے غیض و غضب سے کوئی نہیں بچ سکتا۔ اس لئے محتاط رہنا ہوگا " ـــــ لاوزے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں۔ مجھے اب اجازت دیں میں نہیں چاہتا کہ وقت گزر جائے اور میں لیٹ ہو جاؤں " ـــــ بلیک زیرو نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" واپسی میں آپ ضرور مجھ سے ملیں گے " ـــــ لاوزے نے کہا۔ اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔ پھر لاوزے سے مصافحہ کر کے وہ اس کے دفتر سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی ایک ٹیکسی اُسے ڈنسی گیم کلب کی طرف لئے جا رہی تھی۔ بلیک زیرو کو جب سے نا رڈن نے یہ بتایا تھا کہ پرنسز ڈنسی فلاسٹر کی چیف ہو سکتی ہے۔ بلیک زیرو نے اس کے متعلق معلومات حاصل کرنی شروع کر دی تھیں۔ لیکن پرنسز ڈنسی واقعی انتہا پر اسرار شخصیت ثابت ہو رہی تھی۔ پھر بڑی مشکل سے بلیک زیرو نے لاوزے کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ اور پھر لاوزے کی بار کے ایک ویٹر نے بھاری رقم لے کر اُسے بتا

کہ لاوزے کا ایک گہرا دوست ٹینی سن ایکریمیا میں رہتا ہے۔ لاوزے ٹینی سن کی بات کبھی نہیں ٹالتا۔ اس ویٹر سے اُسے ٹینی سن کا فون نمبر بھی مل گیا اور پھر اس نے ٹینی سن سے فون پر بات چیت کی۔ ٹینی سن ٹریولنگ بزنس سے متعلق تھا۔ اور بلیک زیرو نے اس بزنس کے متعلق ہی اس سے تفصیلی بات چیت کی تھی۔ لیکن اس کا مقصد صرف ٹینی سن کا لہجہ اور اس کے انداز گفتگو کو اچھی طرح سمجھنا تھا۔ اس کے بعد بلیک زیرو نے خود ہی ایک پبلک فون بوتھ سے ٹینی سن کے لہجے میں لاوزے سے بات کی اور اُسے اپنا حوالہ دے کر کہا کہ وہ اس کی مدد کرے۔ لاوزے جب مان گیا۔ تب بلیک زیرو اس سے بطور ریمنڈ ملنے گیا تھا۔ اور اس کی یہ کوشش کامیاب رہی تھی۔ کہ اُسے پرنسز ڈنسی سے ملاقات کا وقت مل گیا تھا۔ اور اب وہ ٹیکسی میں بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ پرنسز ڈنسی سے وہ اصل معلومات کیسے اگلوائے۔ ٹیکسی نے تھوڑی دیر بعد ہی اُسے ڈنسی گیم کلب پہنچا دیا۔ اور چونکہ ابھی ملاقات کے لئے مقرر کردہ وقت نہ ہوا تھا۔ اس لئے بلیک زیرو نے وہیں ہال میں بیٹھ کر ہی وقت گزارنا شروع کر دیا۔ وہ انتہائی کونے کی ایک میز پر اکیلا بیٹھا ہوا تھا۔ حالانکہ پوری بار میں کوئی میز ایسی نہ تھی جس پر ایک یا ایک سے زیادہ عورتیں موجود نہ ہوں۔ اس کے بیٹھتے ہی ویٹر اس کے پاس آیا تو اس نے اسے وہسکی لانے کا کہہ دیا۔ اس نے دیکھ لیا تھا کہ سائیڈ پر ایک بڑا سیمنٹ کا بنا ہوا گملا موجود تھا جس میں انڈور پلانٹ لگا ہوا تھا۔ ویٹر نے وہسکی کا گلاس اس کے سامنے

رکھا۔ تو پہلے تو وہ اسے اٹھا کر اس طرح کی ایکٹنگ کرتا رہا جیسے وہ اس کی چسکیاں لے رہا ہو۔ اور پھر موقع ملتے ہی اس نے پورا گلاس گلے میں الٹ دیا۔ اور ٹشو پیپر سے اس طرح منہ صاف کرنے لگا جیسے اس نے ایک ہی سانس میں گلاس حلق میں انڈیل لیا ہو۔ ساتھ ساتھ وہ گھڑی بھی دیکھتا جا رہا تھا۔ جب دیا ہوا وقت پورا ہوا تو اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا نوٹ نکال کر میز پر رکھے ہوئے گلاس کے نیچے دبایا اور خود اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ کاؤنٹر پر چار لڑکیاں کام کر رہی تھیں۔

"یس مسٹر" ___ ایک لڑکی نے فارغ ہو کر بلیک زیرو سے پوچھا

"میرا نام ریمیزے ہے" ___ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا" ___ لڑکی نے چونک کر کہا۔ اور پھر اس نے سائیڈ پر کھڑے ایک نوجوان کو اشارہ کیا۔

"مسٹر ریمیزے کو پیٹرسن کے پاس لے جاؤ" ___ لڑکی نے اس نوجوان سے کہا۔

"آئیے جناب" ___ نوجوان نے کہا اور پھر وہ اسے لفٹ کے ذریعے تیسری منزل کے ایک کمرے میں لے آیا۔ یہاں ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا۔

"میرا نام ریمیزے ہے" ___ بلیک زیرو نے ساتھ آنے والے نوجوان کے واپس جانے کے بعد کہا۔

"اوہ اچھا۔ ایک منٹ" ___ اس آدمی نے کہا۔ اور تیزی

سے میز پر رکھے ہوئے فون کی طرف لپکا۔ اس نے ریسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پیٹرسن بول رہا ہوں۔ مسٹر ریمیزے میرے پاس پہنچ گئے ہیں" ___ پیٹرسن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ پھر دوسری طرف سے کچھ سننے کے بعد اس نے ریسیور رکھا اور میز پر رکھا ہوا پیڈ گھسیٹ کر اس نے قلم سے اس پر کچھ لکھا اور کاغذ پیڈ سے علیحدہ کر کے بلیک زیرو کی طرف بڑھا دیا۔

"آپ اس پتے پر چلے جائیں" ___ پیٹرسن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ بلیک زیرو نے کاغذ لے کر اسے پڑھا اس پر ڈی لکس ہاؤس پرائم روڈ لکھا ہوا تھا۔ بلیک زیرو خاموشی سے واپس مڑا اور تھوڑی دیر بعد وہ گیم کلب سے باہر آ چکا تھا۔

اس چکر بازی اور پر اسراریت سے البتہ اس بات کا اسے یقین ہوتا جا رہا تھا کہ پرنسز ڈلسی واقعی پر اسرار سرگرمیوں میں ملوث ہے۔ ورنہ ایک عام سی پرنسز کسی ملاقاتی کو اس انداز میں ادھر ادھر نہیں بھگا سکتی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس طرح چیکنگ کی جا رہی ہے کہ کہیں اس کی نگرانی تو نہیں کی جا رہی یا کوئی مشکوک آدمی تو نہیں۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر پرائم روڈ کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ ڈی لکس ہاؤس خاصی بڑی عمارت تھی ٹیکسی گیٹ پر رکی تو بلیک زیرو نے نیچے اتر کر کرایہ ادا کیا۔ اور پھر ستون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کال بیل کا بٹن پریس کیا تو دوسرے ہی لمحے سائیڈ گیٹ کھلا اور باوردی ملازم بنا آدمی باہر آ گیا۔

"میرا نام ریمنڈ ہے" ــــ بلیک زیرو نے اس ملازم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ اچھا آئیے" ــــ ملازم نے چونک کر کہا اور واپس مڑ گیا۔ بلیک زیرو اس کے پیچھے اندر داخل ہوا۔ سامنے برآمدے میں چلے جائیے۔ وہاں مسٹر مارٹن آپ کے استقبال کے لئے موجود ہیں۔ ملازم نے مڑ کر پھاٹک بند کرتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو قدم بڑھاتا عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔ وسیع و عریض لان پار کر کے وہ برآمدے میں پہنچ گیا۔ جہاں گہرے رنگ کا سوٹ پہنے ایک ادھیڑ عمر مقامی آدمی کھڑا تھا۔

"میرا نام ریمنڈ ہے" ــــ بلیک زیرو نے ایک بار پھر کہا۔

"اوہ آئیے۔ پرنسز آپ کی منتظر ہیں" ــــ اس آدمی نے کہا۔ اور مڑ کر ایک راہداری میں سے گزر کر ایک کمرے میں داخل ہوا۔ یہ کمرہ لفٹ کی طرح نیچے اترتا گیا۔ جب لفٹ رکی تو مارٹن دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ بلیک زیرو بھی اس کے پیچھے تھا۔ جہاں ایک اور تنگ سی راہداری تھی جس کے اختتام پر ایک اور دروازہ تھا۔

"آپ کے پاس کوئی ہتھیار ہو تو مجھے دے دیجئے۔ واپسی میں مل جائے گا" ــــ مارٹن نے دروازے کے سامنے رکتے ہوئے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا ہتھیار سے کیا تعلق مسٹر مارٹن" ــــ بلیک زیرو نے

مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوکے" ــــ مارٹن نے کہا اور دروازے کو دھکیل کر کھول دیا۔ یہ ایک بند گلی سی تھی جس کے اندر سرخ رنگ کا دبیز قالین بچھا ہوا تھا۔ اس راہداری کے اختتام پر دروازہ ہے۔ وہ کھول کر آپ ملاقاتی کمرے میں پہنچ جائیں گے وہاں تشریف رکھیئے گا۔ پرنسز آپ سے وہیں ملاقات کریں گی لیکن خیال رکھیئے گا۔ ملاقات کا وقت صرف دس منٹ ہے" ــــ دروازہ کھول کر مارٹن نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کی تیز نظروں نے چھت کا جائزہ لیا۔ دیواریں چیک کیں۔ لیکن چھت۔ دیواریں۔ اور فرش بالکل سپاٹ تھے۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اس بند گلی کے آخری سرے پر پہنچ گیا۔ یہاں بھی بند دروازہ موجود تھا۔ بلیک زیرو نے دروازے کو دھکیلا۔ تو وہ کھلتا چلا گیا۔ اور بلیک زیرو واقعی ایک وسیع و عریض ہال نما کمرے میں پہنچ گیا۔ جس میں ایک طرف صوفے رکھے ہوئے تھے۔ جب کہ صوفے کے ساتھ ہی ایک اونچی نشست کی کرسی تھی۔ بالکل شاہانہ انداز کی کرسی۔ اس کرسی کا کشن سرخ رنگ کا تھا۔ بلیک زیرو اطمینان سے ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک باوردی ملازم ہاتھ میں ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے سنہرے رنگ کے مشروب کا ایک گلاس جو سرخ رنگ کے ٹشو پیپر میں لپٹا ہوا تھا۔ بڑے احترام بھرے انداز میں

بلیک زیرو کے سامنے میز پر رکھا اور خاموشی سے واپس مڑ گیا۔ بلیک زیرو نے گلاس اٹھایا اور پہلے اس نے مشروب کو سونگھا۔ خوشبو مسحور کن تھی۔ اس نے اس کی چسکی لی۔ مشروب واقعی بے حد فرحت بخش تھا وہ آہستہ آہستہ اسے پیتا رہا۔ مشروب نے اس کے جسم میں جیسے تازگی کی ایک لہر سی دوڑا دی اور وہ اپنے آپ کو خاصا ہلکا پھلکا اور فریش سا محسوس کرنے لگا۔ چند لمحوں بعد اندرونی دروازہ کھلا اور پھر ایک خوب صورت اور نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے جسم پر چست لباس تھا۔ البتہ اس نے گلے میں انتہائی قیمتی ہیروں کا ایک بڑا سا ہار پہنا ہوا تھا۔ بلیک زیرو اس ہار کو دیکھ کر سمجھ گیا کہ آنے والی پرنسز ڈئینی ہے۔ ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں اسے پرنسز کو اس چست اور تقریباً نیم عریاں لباس میں دیکھ کر دھچکا سا لگا شاید اس کے ذہن میں پرنسز کی وجہ سے یہ تاثر تھا کہ آنے والی مشرقی انداز کے شاہی لبادے میں ملبوس ہو گی۔ لیکن دوسرے لمحے اسے خیال آ گیا کہ یہ آرک لینڈ کی پرنسز ہے ایشیا کے کسی ملک کی نہیں ہے۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے احتراماً سر کو ذرا سا جھکا دیا۔

"میں پرنسز کا بے حد مشکور ہوں کہ پرنسز نے مجھے ملاقات کا وقت دیا ہے" ـــــ بلیک زیرو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر ڈیمیزے۔ آپ کو تکلیف تو ہوئی ہے لیکن ہمارے ساتھ کچھ مجبوریاں ہوتی ہیں۔ بہرحال آپ سے مل کر مسرت ہوئی

تشریف رکھئے" ـــــ پرنسز نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور خود وہ اس شاہانہ کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس کی آنکھوں میں ذہانت کی تیز چمک تھی۔ اور وہ بڑے غور سے بلیک زیرو کو دیکھ رہی تھی۔

"آپ ماہر علم نجوم ہیں۔ ہمیں بتائیے کہ ہماری شادی کب ہو گی" پرنسز نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ خاصا بے تکلفانہ تھا۔

"پرنسز ایک صورت میں بتا سکتا ہوں کہ آپ یہ شاہی آداب وغیرہ کا سلسلہ ختم کر دیں تاکہ کھل کر بات ہو سکے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے۔ آپ کھل کر بات کریں" ـــــ پرنسز نے چونک کر کہا۔

"پرنسز۔ آپ صرف اپنی تاریخ پیدائش بتا دیں۔ سن مت بتائیں صرف تاریخ" ـــــ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تیس مئی" ـــــ پرنسز نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آئی ایم سوری پرنسز۔ آپ کی شادی اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک آپ اپنی پراسرار سرگرمیوں سے علیحدہ نہیں ہو جاتیں" ـــــ بلیک زیرو نے اپنے مطلب کے موضوع پر آتے ہوئے کہا۔ اور اس کی بات سن کر پرنسز بے اختیار چونک کر سیدھی ہو گئی۔

"پراسرار سرگرمیاں ـــــ کیا مطلب مسٹر ڈیمیزے" ـــــ پرنسز کے لہجے میں حیرت تھی۔

" پرنسز، میرا علم بتا رہا ہے کہ آپ کا گہرا تعلق کسی خفیہ تنظیم سے ہے۔ اور اس تنظیم کے نام کا پہلا حرف الف ہے۔ یہ تنظیم آپ کی زندگی کے لئے خطرہ بھی ثابت ہو سکتی ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ وہ ساتھ ہی غور سے پرنسز کے چہرے کو دیکھنے لگا تھا۔ اور پرنسز چند لمحے خاموش بیٹھی اُسے دیکھتی رہی اور پھر یک لخت کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" بہت خوب۔ میں تمہاری ذہانت اور علم کی قائل ہو گئی ہوں لیکن میرا تو کسی تنظیم سے کوئی تعلق نہیں۔ البتہ میری ایک دوست ہے مادام بلیک۔ وہ کسی خفیہ تنظیم کی چیف ہے۔ پچھلے دنوں میرے ایک ملنے والے لارڈ باڈر کو پاکیشیا سے آنے والے دو ایجنٹوں جن کا نام تنویر اور شکیل تھا ہلاک کر دیا۔ لارڈ باڈر اس مادام بلیک کا ماتحت تھا۔ مادام بلیک نے ان دونوں ایجنٹوں کو ہلاک کر دیا۔ اور ان کی لاشیں مقامی سیکرٹ سروس کے چیف جم مارکر کو بھجوا دیں۔ مادام بلیک نے مجھے بتایا تھا کہ دونوں پاکیشیائی ایجنٹ کسی فلاسٹر نام کی تنظیم کو ٹریس کر رہے تھے۔ اور اب تم کہہ رہے ہو کہ میرا تعلق کسی الف سے شروع ہونے والی تنظیم سے ہے۔ اور الف سے تو فلاسٹر بھی بنتا ہے"۔۔۔۔ پرنسز نے مسکراتے ہوئے اور انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اور پرنسز کی بات سن کر بلیک زیرو کو یوں محسوس ہوا جیسے یک لخت اس کا ذہن ماؤف ہو گیا ہو۔ تنویر اور کیپٹن شکیل کی موت کی خبر نے واقعی اُسے اچانک اور شدید ترین دھچکا پہنچایا تھا۔

" ارے آپ کیوں گھبرا گئے۔ مسٹر رمیزے۔ آپ کا کیا تعلق ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے"۔۔۔۔ پرنسز نے بڑے طنزیہ انداز میں کہا۔

" میرا کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ میں تو اس بات پر حیران ہو رہا ہوں کہ آپ کی دوست اس طرح کی قتل و غارت میں ملوث ہیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

" دوست تو ہر ٹائپ کے ہوتے ہیں مسٹر رمیزے۔ لیکن مجھے حیرت تو ان پاکیشیائی ایجنٹوں پر ہے جو منہ اٹھائے آجاتے ہیں" پرنسز نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو کے ذہن میں جھماکا سا ہوا۔ وہ اب سمجھ گیا تھا کہ پرنسز اس کی اصلیت سمجھ گئی ہے۔ لہذا اب اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ بھی اپنا یہ مصنوعی روپ ختم کر دے۔ پرنسز یہاں اکیلی تھی اس لئے آسانی سے اس پر قابو پایا جا سکتا تھا۔ وہ ایک جھٹکے سے اٹھا ہی تھا کہ دوسرے لمحے اس کا ذہن بری طرح چکرایا۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن ذہن کی گردش لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جا رہی تھی اور اس کے ساتھ ہی اس کے کانوں میں پرنسز کے انتہائی طنزیہ قہقہے پڑے اور پھر جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے۔ اس طرح اس کا احساس یک لخت ختم ہو گیا۔ اس کا ذہن مکمل طور پر گہری تاریکی میں ڈوب چکا تھا۔ پھر جس طرح گہرے بادلوں میں بجلی چمکتی ہے اس طرح اس کے ذہن کے سیاہ پردے پر بھی بجلی کا جھماکہ ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن یک لخت روشن ہو گیا۔ بلیک زیرو

کی بند آنکھیں تیزی سے کھلیں اور اس نے اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن دوسرے لمحے وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ کیونکہ وہ اب اس ملاقاتی کمرے کی بجائے ایک اور کمرے میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا جسم کرسی کے ساتھ نائیلون کی رسیوں سے باندھ دیا گیا تھا۔ کمرہ خالی تھا۔ سامنے والی دیوار میں اس کا ایک اکلوتا دروازہ تھا۔ بلیک زیرو کے ہاتھ عقب میں کر کے ہتھکڑی میں بندھے ہوئے تھے۔ ابھی بلیک زیرو ادھر ادھر دیکھ کر کمرے کا جائزہ لے رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور دوسرے لمحے بلیک زیرو یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ دروازے سے ایک ادھیڑ عمر عورت وہیل چیئر پر بیٹھی اندر آ رہی تھی۔ اس کے چہرے پر انتہائی سختی اور سفاکی کے تاثرات نمایاں تھے۔ لیکن آنکھوں میں بے پناہ چمک تھی۔ اس کا پورا جسم سولتے چہرے کے سیاہ رنگ کے لبادے میں لپٹا ہوا تھا۔ وہیل چیئر خود بخود چلتی ہوئی اس کی کرسی سے کچھ دور پہنچ کر رک گئی۔ اب وہ ادھیڑ عمر عورت بڑی زہریلی نظروں سے بلیک زیرو کو دیکھ رہی تھی۔

"تو تم بھی پاکیشیائی ایجنٹ ہو" ——— چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اس ادھیڑ عمر عورت نے غراتی ہوئی آواز میں کہا۔

"میرا نام ریمنڈ ہے۔ اور میرا تعلق ایکریمیا سے ہے۔ میں آدم پرنسز سے ملنے گیا تھا۔ پھر اچانک مجھے چکر آیا۔ اور میں بیہوش ہو گیا۔ اب مجھے ہوش آیا ہے تو میں یہاں موجود ہوں۔ آخر یہ سب کیا چکر ہے" ——— بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پہلی بات تو یہ سن لو کہ تم اب میک اپ میں نہیں ہو۔ بلکہ اپنی اصل شکل میں ہو۔ پرنسز ڈلسی میری دوست ہیں۔ تم ان کے پاس پہنچے۔ اور تم نے وہاں ایسے الفاظ ادا کئے جس سے پرنسز سمجھ گئی کہ تم دراصل فلاسٹر کی تلاش میں آئے ہو۔ چونکہ میں پہلے اس سے دو پاکیشیائی ایجنٹوں کا ذکر کر چکی تھی۔ اور لارڈ بالٹم بھی اس کا ملنے والا تھا۔ اس لئے اُسے شک پڑ گیا کہ تم بھی پاکیشیائی ایجنٹ ہو۔ وہ چونکہ خود ایسے معاملات میں ملوث نہیں ہونا چاہتی اس لئے اس نے صرف اتنا کیا کہ اپنی انگلی میں موجود مخصوص انگوٹھی سے نکلنے والی ریز کی مدد سے بے ہوش کیا اور پھر اس کے آدمی تمہیں میرے پاس چھوڑ گئے۔ اس لئے یہ سن لو کہ تم اب مادام بلیک کے سامنے بیٹھے ہوئے ہو۔ اور اپنی اصل شکل میں ہو۔ تمہیں شاید میں ہوش میں لائے بغیر گولی سے اڑا دیتی۔ اور تمہاری لاش بھی تمہارے دو ساتھیوں کی طرح سیکرٹ سروس کے چیف جم مارکر کے پاس بھجوا دیتی۔ لیکن میں نے تمہیں اس لئے ہوش دلایا ہے تاکہ تم مجھے بتا سکو کہ تم فلاسٹر کی تلاش میں پرنسز تک کیسے پہنچ گئے۔ اس کا کیا تعلق تمہیں فلاسٹر سے معلوم ہوا ہے" ——— مادام بلیک نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

"کیا تمہارا تعلق فلاسٹر سے ہے" ——— بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"فلاسٹر کا نام میں نے بھی پہلی بار ان دو پاکیشیائی ایجنٹوں کے

منہ سے سنا تھا۔ حالانکہ یہاں آرک لینڈ پر میرا ہولڈ ہے۔ لیکن میں نے بھی آج تک اس کا نام کبھی نہیں سنا" ۔۔۔ مادام بلیک نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" حالانکہ تم مارکر جانتی ہے کہ یہاں یہودیوں کی تنظیم فلاسٹر کام کر رہی ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

" جانتا ہو گا۔ بہرحال میں نے جو پوچھا ہے وہ بتاؤ۔ تمہیں کس نے بتایا ہے کہ پرنسنر کا تعلق ایسی تنظیموں سے ہو سکتا ہے" مادام بلیک نے کہا۔

" تمہیں یہ بات پوچھنے کی ضرورت کیوں پیش آ رہی ہے۔ مادام بلیک۔ تم اپنے متعلق بات کرو۔ کیا تم بھی یہودن ہو" ۔۔۔ بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

" نہیں۔ میں یہودن نہیں ہوں۔ البتہ یہودیوں سے مجھے ہمدردی ضرور ہے۔ تو تم نہیں بتانا چاہتے نہ بتاؤ۔ میرے پاس بھی اتنا وقت نہیں ہے کہ میں تم جیسے احمق پر اسے ضائع کرتی رہوں" ۔۔۔ مادام بلیک نے کہا اور دوسرے لمحے اس کی وہیل چیئر تیزی سے مڑی اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ وہیل چیئر جیسے ہی دروازے کے قریب پہنچی دروازہ خود بخود کھل گیا۔ اور وہیل چیئر دوسری طرف جاتے ہی وہ اسی طرح خود بخود بند بھی ہو گیا۔ بلیک زیرو ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس مادام بلیک کا کردار اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا۔ ویسے تو اسے کرسی سے اس طرح باندھ دیا گیا تھا کہ وہ آسانی سے

بھی نہ ہو سکتا تھا۔ پھر تنویر اور کیپٹن شکیل کی ہلاکت نے بھی اس کے ذہن کو زبردست دھچکا پہنچایا تھا۔ اور اب وہ یہی سوچ رہا تھا کہ اس نے عمران سے ہٹ کر خود ٹیم کو لے کر آنے میں کہیں غلطی تو نہیں کی۔ عمران نے تو آج تک انتہائی خوف ناک مہمات سر کی ہیں۔ لیکن اس نے اپنی ٹیم کے جسم پر خراش تک نہیں آنے دی۔ جب کہ بقول مادام بلیک اس کی ٹیم کے دو ممبران ہلاک بھی ہو چکے ہیں۔ اس کا ذہن واقعی خوف ناک دھماکوں کی زد میں تھا۔ کہ اسی لمحے دروازہ ایک بار پھر کھلا اور دو مشین گنوں سے مسلح افراد اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک نے مشین گن کی نال بلیک زیرو کی پسلیوں سے لگا دی۔ جب کہ دوسرا کرسی کے عقب میں جا کر اس کی بندشیں کھولنے لگا۔ رسیاں کھل جانے کے بعد اسے اٹھا کر کھڑا کر دیا گیا۔ اس کے دونوں ہاتھ عقب میں کلپ ہتھکڑی سے بدستور بندھے ہوئے تھے۔

" سنو۔ اگر زندہ رہنا چاہتے ہو تو خاموشی سے ہمارے ساتھ چلے چلو" ۔۔۔ ان میں سے ایک نے سخت لہجے میں کہا۔

" تم مجھے کہاں لے جانا چاہتے ہو" ۔۔۔ بلیک زیرو نے اسی طرح چونک کر پوچھا۔ جیسے اسے پہلی بار احساس ہوا ہو کہ اسے کہیں لے جایا جا رہا ہے۔

" بلیک روم میں۔ تاکہ تم سے پوچھ گچھ کی جا سکے" ۔۔۔ اسی آدمی نے جواب دیا۔

" سنو۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ مادام بلیک جو کچھ پوچھنا

چاہتی ہیں وہ میں سب بغیر کچھ چھپائے بتا دوں۔ کیونکہ میں دوسروں کی خاطر اپنی جان کو ہلاکت میں نہیں ڈالنا چاہتا۔ اس لئے تم مجھے مادام بلیک کے پاس لے چلو"۔۔۔ بلیک زیرو نے اچانک ہی ذہنی طور پر ایک فیصلہ کرتے ہوئے کہا۔

" اسے دوبارہ کرسی سے باندھ دو"۔۔۔ اچانک کمرے میں مادام بلیک کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ یہ آواز چھت کی طرف سے آرہی تھی۔ اور حکم سنتے ہی ان دونوں مشین گن برداروں نے اُسے دوبارہ کرسی سے باندھنا شروع کر دیا۔ لیکن اب چونکہ بلیک زیرو ہوش میں تھا۔ اس لئے اس نے غیر محسوس انداز میں اپنے جسم کو اس طرح اکڑا لیا تھا کہ بندھنے کے بعد جب وہ اپنے جسم کو نارمل انداز میں لے آئے تو رسیاں لامحالہ ڈھیلی پڑ جائیں اس طرح وہ دو چار مزید جھٹکے دے کر رسیاں اگر توڑ نہ سکا تو ان کی گانٹھیں کھول سکتا تھا۔ بلیک زیرو کو رسیوں سے باندھنے کے بعد وہ دونوں تیزی سے ہٹ کر سائیڈوں میں کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور مادام بلیک وہیل چیئر دوڑاتی ہوئی اندر آگئی۔

" تم لوگ باہر جاؤ"۔۔۔ مادام نے سرد لہجے میں کہا۔ اور وہ دونوں مسلح افراد اس طرح دوڑتے ہوئے باہر نکل گئے۔ جیسے انہیں ایک لمحہ کی بھی دیر ہو گئی تو ان پر قیامت ٹوٹ پڑے گی

" ہاں اب بتاؤ۔ تم کیا بتانا چاہتے ہو۔ ویسے تو تم انتہائی خوش قسمت ہو کہ تم نے اپنے آپ کو دردناک تشدد سے بچا لیا

ہے"۔۔۔ مادام بلیک نے سرد اور سپاٹ لہجے میں کہا۔

" مادام بلیک اگر آپ واقعی کسی بڑی تنظیم کی سربراہ ہیں تو پھر یقیناً آپ کو جھوٹ اور سچ پرکھنے کی صلاحیت بھی حاصل ہو گی۔ کیونکہ جو کچھ میں بتلانے جا رہا ہوں اس کا کوئی ثبوت بلیک اینڈ وائٹ میں میرے پاس موجود نہیں ہے اور دوسری بات یہ کہ آپ یہ وعدہ ضرور کریں کہ آپ مجھے جان سے نہ ماریں گی"۔۔۔ بلیک زیرو نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔ وعدہ۔ بتاؤ"۔۔۔ مادام بلیک نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" مادام بلیک۔ میرا نام خرم ہے۔ اور میں پاکیشیا کا ایک فری لانسر زیر زمین دنیا کا کارکن ہوں۔ میرا براہ راست کسی تنظیم یا سروس سے کوئی تعلق نہیں۔ البتہ میں بھاری معاوضے پر سیکرٹ ایجنٹوں جیسے کام بھی کر گزرتا ہوں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا ایک آدمی ہے جس کا نام علی عمران ہے وہ بظاہر ایک احمق اور مسخرہ سا نوجوان ہے۔ لیکن دراصل انتہائی ذہین آدمی ہے۔ بہرحال یہ علی عمران اپنے کاموں کے لئے اکثر مجھے ہائر کرتا رہتا ہے۔ چونکہ معاوضہ میرے مطلب کا دیتا ہے۔ اس لئے میں بھی خوشی سے اس کے لئے کام کرتا رہتا ہوں۔ اس علی عمران نے مجھے ہائر کیا۔ اور پھر مجھے ایک شخص جس کا نام ہاکسن تھا اور جو آرک لینڈ کا باشندہ ہے۔ فوٹو اور اس کے کاغذات اور پتہ دے کر کہا کہ میں آرک لینڈ کے دارالحکومت ہاگن جاؤں۔ اور

اس ہاکسن نامی آدمی کو قتل کر کے اس کی جگہ لے لوں۔ یہ ہاکسن آرک
لینڈ کی سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر میں اسسٹنٹ انچارج
تھا۔ جب میں ہاکسن کی جگہ لے لوں گا۔ تو پھر یہ علی عمران خود ہی مجھ
سے رابطہ کر کے مجھے مزید ہدایات دے گا۔ چنانچہ میں یہاں آیا
ہاکسن کو ٹریپ کیا۔ اور اسے قتل کر کے میں نے اس کا روپ دھار
لیا۔ یہ ساری کارروائی ہاکسن کے فلیٹ میں ہوئی۔ لیکن اس سے
پہلے کہ میں فلیٹ سے نکل کر ہیڈکوارٹر پہنچتا۔ سیکرٹ سروس کے
چیف باس جم مارکر کا فون آ گیا۔ اس نے مجھے ایک کلب کے
باہر پہنچنے کے لئے کہا۔ میں وہاں پہنچ گیا تو جم مارکر علیحدہ کار
میں وہاں آیا۔ اور اس نے مجھے اپنے پیچھے آنے کے لئے کہا۔
شہر میں مختلف جگہوں پہ گھومنے کے بعد وہ پہلے ایک کالونی
کی کوٹھی کے اندر لے گیا۔ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ یہ سیکرٹ سروس
کا آپریشنل ہیڈکوارٹر ہے۔ وہاں مجھے ٹریپ کر لیا گیا اور میرا
میک اپ صاف کر کے مجھ سے پوچھ گچھ کی جانے لگی۔ میں نے اسے
بھی یہ ساری بات بتا دی۔ لیکن اس نے میری بات کا یقین نہ کیا
اور مجھ پہ خوف ناک تشدد شروع کر دیا۔ اس خوف ناک تشدد کے
دوران میرے حواس معطل ہو گئے۔ جم مارکر نے شاید یہ سمجھ لیا کہ
میں مر چکا ہوں۔ اس لئے اس نے مجھے اس عمارت کے نیچے بہنے
والے گٹر میں پھنکوا دیا۔ جہاں مجھے ہوش آ گیا۔ اور میں نے فیصلہ
کیا کہ میں اس خوف ناک تشدد کا جم مارکر سے انتقام لوں گا
چنانچہ میں گٹر میں کھلنے والے ایک غسل خانے کا دہانہ توڑ کر

اس غسل خانے میں پہنچ گیا۔ وہاں میں نے غسل کر کے لباس بدلا۔
اس غسل خانے کے ساتھ ایک خواب گاہ تھی۔ جو اس آپریشنل ہیڈ
کوارٹر کے انچارج نارڈن کی تھی۔ نارڈن آرام کرنے وہاں آیا۔
تو میں نے اسے ٹریپ کر لیا۔ اس سے میں نے آپریشنل ہیڈکوارٹر
کا پورا نقشہ وہاں سے نکلنے والے ایک خفیہ راستے سمیت
معلوم کر لیا۔ پھر نارڈن کو میں نے ہلاک کر دیا۔ اور اس کا میک
اپ کر کے میں نے اس ہیڈکوارٹر کے خصوصی اسلحہ خانے سے
انتہائی طاقتور ٹائم بم لے کر انہیں خفیہ طور پہ وہاں نصب کیا اور
خود اس ہیڈکوارٹر سے باہر آ گیا۔ ان ٹائم بموں کے پھٹنے
سے سیکرٹ سروس کا پورا ہیڈکوارٹر تباہ ہو گیا۔ اس طرح
اس جم مارکر سے میں نے بھرپور انتقام لے لیا۔ لیکن میرا اصل
مقصد ختم ہو چکا تھا۔ اس لئے میں فارغ تھا۔ کہ اس علی عمران
کی کال آ گئی۔ اس نے مجھے آپریشنل ہیڈکوارٹر تباہ کرنے
پہ شاباش دی۔ اور میرے ذمہ ایک نیا مشن لگا دیا۔ اس نے
کہا کہ ڈونسی گیم کلب کی مالکہ پرنسز ڈونسی کے متعلق اطلاعات
ملی ہیں کہ وہ فلاسٹر نامی خفیہ تنظیم کی چیف ہے اس بارے میں اس سے مل کر
کنفرم کرو۔ چنانچہ میں نے پرنسز سے ملنے کی کوشش شروع کر دی لیکن پرنسز سے ملنا
عام حالات میں ممکن نہ تھا۔ البتہ مجھے یہ معلوم ہو گیا کہ وہ اپنے
گھڑ سواری کے ٹرینر لاڈزے کی بات مانتی ہے اور لاڈزے
کا ایک گہرا دوست ٹینی سن اکیمیا میں رہتا ہے جسے میں جانتا
تھا۔ چنانچہ میں نے ٹینی سن کی آواز میں یہیں سے لاڈزے کو

فون کیا۔ اور یہ تاثر دیا۔ کہ میں ایکریمیا سے بول رہا ہوں میں نے اُسے کہا کہ میں اپنے ایک دوست ڈیمیزرے کو اس کے پاس بھیج رہا ہوں وہ اس کی مدد کرے۔ اس کے وعدہ کرنے پر میں لاڈزے سے اس کی بار میں جا کر ملا۔ اُسے میں نے بتایا کہ میں ایکریمیا کی کسی سپیشل ایجنسی کا آدمی ہوں۔ وہ ٹینی سن کی وجہ سے میری مدد پر آمادہ ہو گیا۔ لیکن پرنسز ظاہر ہے کہ عام آدمی سے ملتی ہی نہ تھی۔ البتہ لاڈزے کو معلوم تھا کہ وہ علم نجوم میں دلچسپی لیتی ہے۔ چنانچہ ماہر علم نجوم بن کر اس سے ملنے کی تجویز سوچی گئی۔ لاڈزے نے پرنسز کو فون کیا۔ پرنسز نے وقت دے دیا پھر پرنسز سے ملاقات ہوئی۔ میں نے اشارۃً اس سے فلاسٹر کی بات کی۔ پھر اچانک میں بے ہوش ہو گیا۔ اس کے بعد ہوش آیا تو میں یہاں موجود تھا۔ بس یہ ہے ساری بات "۔۔۔ بلیک زیرو مسلسل بولنے کے بعد ایک طویل سانس لے کر خاموش ہو گیا

"لگتا تو ایسا ہے کہ تم واقعی سچ بول رہے ہو مسٹر نجم۔ اور تم نے اپنی جو حقیقت بتائی ہے اس لحاظ سے تم میرے لئے قطعی بے کار ہو۔ البتہ تمہارے سچ کو پرکھنے کے لئے میرے پاس ایک ذریعہ موجود ہے "۔۔۔ مادام بلیک نے خاموش بیٹھے اس کی پوری روئیداد سننے کے بعد کہا۔

"میں نے کوئی لفظ جھوٹ نہیں بولا مادام۔ میں فری لانسر آدمی ہوں۔ میں دوسروں کی خاطر اپنی جان کیوں دوں "۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"سپیشل فون پیس بھیجو۔ اور جم مارکر سے کال ملواؤ "۔۔۔ مادام نے یک لخت اونچے اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔ اور پھر خاموش ہو گئی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ہاتھ میں ایک عجیب ساخت کا فون پیس اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے وہ فون پیس مادام کی جھولی میں رکھ دیا۔ مادام کا جسم بے حس و حرکت تھا۔ اس کا صرف سر اور گردن حرکت کر رہے تھے۔ باقی جسم ساکت تھا۔ فون پیس مادام کی جھولی میں رکھ کر وہ آدمی ایک طرف ہٹ کر مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ مادام بلیک کالنگ چیف آف سیکرٹ سروس جم مارکر "۔۔۔ مادام بلیک نے بغیر جسم کو حرکت دیئے سرد لہجے میں کہا۔

"یس۔ جم مارکر اٹنڈنگ "۔۔۔ چند لمحوں بعد مادام کی جھولی میں رکھے ہوئے اس عجیب ساخت کے فون پیس میں سے جم مارکر کی اونچی آواز سنائی دی۔

"جم مارکر۔ یہ بتاؤ کہ تمہارا آپریشنل ہیڈ کوارٹر تباہ ہو گیا ہے "۔۔۔ مادام نے کہا۔

"ہاں۔ مگر آپ کون ہیں پہلے بھی آپ نے کال کی ہے۔ آپ پہلے اپنا تعارف کرائیں "۔۔۔ اس بار جم مارکر کی سخت آواز سنائی دی اور مادام بلیک عجیب سے انداز میں ہنس پڑی۔

" اس چکر میں مت پڑو جم مارکر۔ میں بہرحال تمہاری دشمن نہیں ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ تم اپنے اس آپریشنل ہیڈ کوارٹر

کو تباہ کرنے والے کو ٹریس نہ کر سکے ہو گے" ۔۔۔ مادام نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میرے آدمی اسے ٹریس کر رہے ہیں" ۔۔۔ جم مارکر کی غصیلی آواز سنائی دی۔

"تم نے مین ہیڈ کوارٹر کے اسسٹنٹ انچارج ہاکسن کے روپ میں کسی آدمی کو پکڑا اور پھر اسے ایریشنل ہیڈ کوارٹر میں لے گئے۔ اس کا کیا ہوا" ۔۔۔ مادام بلیک نے کہا۔

"اوہ مادام۔ تمہیں ان سب باتوں کا کیسے پتہ چل جاتا ہے۔ اب مجھے تمہارے بارے میں سوچنا پڑے گا" ۔۔۔ جم مارکر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"تم سوچتے رہنا۔ پہلے میری بات کا جواب دو۔ اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے" ۔۔۔ مادام بلیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ آدمی تشدد کے دوران ہلاک ہو گیا تھا۔ اور میں نے اس کی لاش گٹر میں پھنکوا دی تھی" ۔۔۔ جم مارکر نے جواب دیا۔

"کیا تم نے چیک کیا تھا کہ وہ واقعی مر گیا ہے" ۔۔۔ مادام نے کہا۔

"ہاں میں نے خود چیک کیا تھا۔ مگر تم یہ ساری باتیں کیوں پوچھ رہی ہو" ۔۔۔ جم مارکر کے لہجے میں غصہ تھا۔

"سنو جم مارکر جسے تم نے لاش سمجھ کر گٹر میں پھنکوا دیا تھا اس کا نام ضرغام تھا۔ اور وہ علی عمران نامی کسی آدمی کے لئے

کام کر رہا تھا" ۔۔۔ مادام نے کہا۔

"ہاں" ۔۔۔ جم مارکر کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"تو پھر سنو۔ چیف آف سیکرٹ سروس صاحب۔ وہ آدمی مرا نہیں تھا۔ بلکہ زندہ تھا۔ وہ گٹر میں سے نکل کر تمہارے ایریشنل ہیڈ کوارٹر کے ایک غسل خانے میں پہنچ گیا۔ جس کے ساتھ ایریشنل ہیڈ کوارٹر کے انچارج نارڈن کی خواب گاہ تھی۔ وہاں اس نے نارڈن کو ٹریپ کیا اور اسے ہلاک کر کے اس کا میک اپ کر کے اس نے ٹائم بم سیٹ کئے اور خود باہر نکل گیا۔ اس طرح اس نے تم سے بھرپور انتقام لے لیا۔ پھر یہ ضرغام ایک ایکریمی کے روپ میں پرنسز ڈنسی سے ملنے گیا۔ پرنسز ڈنسی مجھ سے واقف ہیں۔ وہاں اس نے عجیب و غریب باتیں کیں تو پرنسز ڈنسی نے مجھ سے رابطہ کیا میں نے اسے بے ہوش کر کے اپنے پاس منگوا لیا۔ اور اب یہ میرے سامنے بندھا ہوا بیٹھا ہے۔ میرے لئے یہ بیکار آدمی ہے۔ ویسے بھی میں نے سچ بولنے کی صورت میں اس کی جان بخشی کا وعدہ کر لیا تھا۔ اس لئے میں اسے ہلاک نہیں کرنا چاہتی۔ البتہ یہ تمہارا مجرم ہے۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اسے تمہارے پاس بھجوا دوں۔ پہلے بھی میں نے تمہیں پاکیشیا سیکرٹ ایجنٹ کے دو آدمیوں کی لاشیں بھیجی تھیں۔ اسے بھی وصول کر لو۔ اور سنو۔ تم اپنی کارکردگی کو بہتر بناؤ۔ اور اصل آدمی علی عمران کو پکڑنے کی کوشش کرو۔ اگر تمہارا

یہی کارکردگی رہی تو پھر مجھے پرنسز ڈلنسی سے بات کرنی ہوگی۔ تاکہ پرنسز ڈلنسی کنگ آف آرک لینڈ کو تمہاری اہلیت کے بارے میں بتلائے۔ اس کے بعد تم خود سمجھ سکتے ہو کہ تمہارا کیا حشر ہوسکتا ہے۔ لیکن میں چونکہ تمہاری دشمن نہیں ہوں۔ اس لئے میں فی الحال تمہیں آگاہ کر رہی ہوں۔ کہ تم اپنی کارکردگی بہتر بنا دو" ۔۔۔ مادام کا لہجہ بے حد سرد ہوگیا۔

"سنو مادام۔ مجھے دھمکیاں دینے کی کوشش مت کرو۔ کنگ آف آرک میری اہلیت کو تم سے بہتر طور پر جانتے ہیں۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ تم نے سیکرٹ سروس کے جن دو ایجنٹوں کو اپنے تین آدمیوں کی قربانی دے کر لاشوں میں تبدیل کیا تھا وہ مرے نہیں تھے بلکہ زندہ تھے۔ اس لحاظ سے تمہاری کارکردگی بھی وہی ہے جو میری ہے۔ اس لئے ہمیں بجائے ایک دوسرے کو دھمکیاں دینے کے اس مشترکہ دشمن کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیئے" ۔۔۔ جم مارکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"زندہ تھے۔ یہ کیسے ممکن ہے" ۔۔۔ اس بار مادام بے حد حیران نظر آ رہی تھی

"اب بھی زندہ ہیں۔ اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اس کے باوجود میں تمہارا مشکور ہوں کہ تم نے انہیں مجھ تک پہنچا دیا ہے اب ان کے ذریعے میں ان کے سارے ساتھیوں کو گرفتار کر لوں گا" ۔۔۔ جم مارکر نے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ تو پھر میں اس خوم کو تمہارے پاس بھجوا رہی ہوں۔ تم اس کا کیا کرتے ہو کیا نہیں کرتے۔ مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں۔ بولو۔ کہاں بھجواؤں" ۔۔۔ مادام نے کہا۔

"آپ اپنی جگہ بتا دیں۔ میرے آدمی وہاں سے اسے لے لیں گے" ۔۔۔ جم مارکر نے کہا۔

"نہیں۔ میں اپنے آدمی یا اپنی جگہ اوپن نہیں کر سکتی۔ اس لئے میرے آدمی اسے ڈلنسی گیم کلب کی دوسری منزل کے کمرہ نمبر سولہ میں چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ تم انہیں وہاں سے لے سکتے ہو" مادام نے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی مادام نے سر کو مخصوص انداز میں جھٹکا۔ اور ساتھ کھڑے ہوئے آدمی نے جلدی سے آگے بڑھ کر مادام کی جھولی سے وہ عجیب ساخت کا فون پیس اٹھا لیا۔

"اس آدمی کو بے ہوش کر کے ڈلنسی گیم کلب کی دوسری منزل کے کمرہ نمبر سولہ میں پہنچا دو" ۔۔۔ مادام نے اونچی آواز میں کہا۔ اور جیسے ہی اس کی بات ختم ہوئی کمرے کی چھت پر سے سرخ رنگ کی شعاعیں نکل کر بلیک زیرو پر پڑیں اور بلیک زیرو کا ذہن یک لخت تاریکی کی دلدل میں ڈوبتا چلا گیا۔

عمران نے کار ڈنسی گیم کلب سے کافی فاصلے پر ایک اور کمرشل عمارت کی پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔ اس کے چہرے پر اس وقت مقامی میک اپ تھا اور جسم پر مقامی طور پر استعمال ہونے والا عام سا لباس یعنی جینز اور سیاہ جیکٹ۔ ٹائیگر نے ڈنسی گیم کلب سے جو معلومات حاصل کی تھیں۔ اس کے مطابق پرنسز ڈنسی سے کسی صورت بھی ملاقات ممکن نہ تھی۔ اور نہ ہی کسی کو اس کے متعلق علم تھا۔ کہ وہ کہاں موجود ہو گی۔ وہ خود ہی جس سے چاہتی ہے رابطہ قائم کر لیتی ہے اور بس۔ البتہ وہ اتنی معلومات ضرور حاصل کر آیا تھا کہ ڈنسی گیم کلب کا منیجر ماسٹر ریچنڈ پرنسز ڈنسی کے بے حد قریب ہے۔ اس کے ذریعے ملاقات ممکن ہو سکتی ہے۔ ماسٹر ریچنڈ آرک لینڈ کا سب سے بااثر بدمعاش سمجھا جاتا تھا اور وہ کبھی کسی عام

دمی سے ملنا گوارا نہ کرتا تھا۔ اس کے علاوہ لارڈ باٹر بھی کافی دنوں سے غائب تھا۔ اس رپورٹ کے بعد عمران نے اس ماسٹر ریچنڈ سے ملاقات کرنے کا پروگرام بنا لیا۔ وہ اگر چاہتا تو بلیو کارڈ کی مدد سے بھی اس سے ملاقات کر سکتا تھا۔ لیکن چونکہ اس کا اصل مقصد پرنسز ڈنسی سے ملاقات تھی۔ اس لئے اس نے بلیو کارڈ استعمال نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ کیونکہ پرنسز ڈنسی بہرحال شاہی خاندان سے متعلق تھی۔ اور بلیو کارڈ دیکھ کر براہِ راست کنگ سے بھی بات کر سکتی تھی۔ اس طرح مسئلہ مزید خراب ہو سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے ایک غنڈے کے روپ میں اس سے ملاقات کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ تاکہ اس سے پرنسز ڈنسی کے متعلق درست معلومات حاصل کر کے پھر اسی پرنسز ڈنسی پر ہاتھ ڈالنے کی پلاننگ کی جائے۔ ٹائیگر کو اس نے دوسرا مشن دیا تھا۔ کہ وہ سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کو تلاش کرے کے وہاں اپنے قد و قامت کا کوئی ایسا آدمی تلاش کرے جس کا وہ روپ دھار سکے تاکہ جم مار کر اور اس کی سیکرٹ سروس کے خلاتمے کے لئے باقاعدہ پلاننگ کی جا سکے۔

کار سے اتر کر عمران اطمینان سے قدم بڑھاتا ڈنسی گیم کلب کی شاندار عمارت کی طرف بڑھتا گیا۔ وہ کار براہِ راست وہاں اس لئے نہ لے گیا تھا کیونکہ کار کا تعلق بہرحال ایس۔ ایس۔ فورس سے تھا۔ اور وہ یہ تعلق سامنے نہ لانا چاہتا تھا۔ گیم کلب میں داخل ہو کر وہ سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ جس پر بیک وقت

چار لڑکیاں کام کر رہی تھیں۔

"جی۔ کیا چاہیئے"۔۔۔۔ کاؤنٹر پر کھڑی ایک خوب صورت مقامی لڑکی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں تو خود آپ کو کچھ پیش کرنے حاضر ہوا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کاؤنٹر پر کہنیاں ٹیکتے ہوئے بڑے رومانٹک لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں"۔۔۔۔ لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ فرمائیں۔ آپ کو دل چاہیئے۔ جان چاہیئے۔ جگر چاہیئے یا صرف خون چاہیئے۔ آپ جیسی چیز کو دینے کے لئے سب کچھ موجود ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کتنے نوٹ ہیں تمہاری جیب میں"۔۔۔۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نوٹ جتنے تم چاہو۔ نوٹوں کی کوئی کمی نہیں ہے ڈارلنگ"۔۔۔۔ عمران نے ٹھیٹھ عاشقانہ لہجے میں کہا۔

"اگر ایک ہزار ڈالر دے سکتے ہو تو ایک گھنٹے بعد میری ڈیوٹی آف ہو جائے گی۔ اس کے بعد میں تمہارے ساتھ کمپنی کر سکتی ہوں۔ لیکن ایک ہزار ڈالر ابھی دینے ہوں گے تمہیں"۔۔۔۔ لڑکی نے بڑے کاروباری لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ یہ کاروبار صدیوں سے کرتی چلی آ رہی ہو۔

"ایک ہزار تو کیا دو ہزار ڈالر دے سکتا ہوں۔ لیکن کمپنی بھرپور چاہیئے۔ بس کیا بتاؤں تمہیں دیکھتے ہی بجلی نے مجھے کیا ہونے

لگ گیا ہے۔ حالانکہ مائیکل لف کے پیچھے ہزاروں خوب صورت لڑکیاں بھاگتی پھرتی رہتی ہیں لیکن مائیکل لف ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ اگر یقین نہ آئے تو ناراک لینڈ جا کر پوچھ لو"۔۔۔۔ عمران نے جیکٹ کے اندر سے ۔۔۔۔ ہزار ہزار ڈالر نوٹوں کی موٹی سی گڈی نکال کر اس میں سے بڑے بے نیازانہ انداز میں ایک نوٹ کھینچ کر اس لڑکی کی طرف پھینکتے ہوئے کہا۔ لڑکی نے نوٹ اس طرح جھپٹا جیسے سات بادشاہوں کا خزانہ اس کے ہاتھ آ گیا ہو۔

"تو تمہارا نام مائیکل لف ہے اور تم ناراک لینڈ سے آئے ہو"۔ لڑکی نے اس بار پوری طرح ریشہ خطمی ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اور یہ میری خوش قسمتی ہے کہ یہاں آتے ہی تم جیسی حسینہ کی کمپنی میسر آ گئی ہے۔ پیسے کی فکر نہ کرو۔ میں تمہارے ساتھ کمپنی پر ایک لاکھ ڈالر بھی ایک رات میں خرچ کر سکتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور اس لڑکی کا چہرہ مسرت سے گلنار ہوتا گیا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔ ظاہر ہے اسے مسرت تو ہونی تھی کہ ایک انتہائی مالدار آسامی اس کے جال میں پھنس گئی تھی۔ اور وہ چونکہ ایسے طبقے سے تعلق رکھتی تھی جس کا کام ہی مردوں سے دولت بٹورنا تھا۔ اس لئے اسے یقین تھا کہ وہ مختلف حیلوں بہانوں سے عمران سے کافی رقم اینٹھ لینے میں کامیاب ہو جائے گی۔

"میرا نام جنیفڈا ہے۔ اب تمہیں ایک گھنٹہ انتظار کرنا پڑے

گا۔ پھر تم دیکھنا میں تمہیں کیسی کمپنی دیتی ہوں۔ تم خوش ہو جاؤ گے۔" لڑکی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے بس ماسٹر رچمنڈ سے ملاقات کرنی ہے میں ایک گھنٹہ گزار لوں گا۔ ماسٹر اپنے دفتر میں ہی ہو گا۔" ——— عمران نے کہا۔

"ماسٹر رچمنڈ۔ نہیں۔ وہ دفتر میں تو نہیں ہے۔ تم نے اس سے ضرور ملنا ہے" ——— لڑکی نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ انتہائی ضروری ملنا ہے۔ بڑے سودے کی بات ہے۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام اُسے نہ بتانا میں تمہیں بتا دیتی ہوں۔ اس وقت ماسٹر رچمنڈ ڈیوس کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ گیا ہوا ہے۔ وہاں اس کی خاص عورت شیلی رہتی ہے۔ اس نے خاص طور پر منع کیا ہے کہ کسی کو وہاں کا پتہ نہ بتایا جائے۔ لیکن وہ تم سے ملے گا نہیں۔ وہاں وہ کسی سے نہیں ملتا۔" ——— جنیفر نے کہا۔

"وہ تو وہ۔ اس کا باپ بھی مائیکل لُف سے ملے گا۔ تم ابھی جانتی ہی نہیں ہو مجھے ہنی۔ بہرحال تم فکر نہ کرو۔ میں اس سے مل کر آ رہا ہوں۔ اگر مجھے دیر ہو جائے تو میرا انتظار کرنا۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور واپس مڑ گیا۔

تھوڑی دیر بعد اس کی کار ڈیوس کالونی کی طرف اڑی جا رہی تھی۔ تقریباً دس منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد وہ ڈیوس کالونی میں داخل ہو گیا۔ کوٹھیوں کے رقبے اور ساخت سے یہ امراء کی کالونی

نظر آ رہی تھی۔ کوٹھی نمبر بارہ کے سامنے سے جب وہ گزرا تو کوٹھی نمبر بارہ بھی خاصی بڑی اور شاندار عمارت پر مشتمل تھی۔ عمران نے آگے جا کر کار موڑی۔ اور پھر واپس لا کر اس نے پھاٹک کے سامنے روک دی۔ نیچے اتر کر اس نے ستون پر لگی ہوئی کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ کال بیل کے بٹن کے نیچے ایک جالی سی لگی ہوئی تھی۔ وہ سمجھ گیا کہ اس کے ذریعے اندر سے بات چیت ہو سکتی تھی۔

"کون ہے" ——— چند لمحوں بعد ہی اسی جالی میں سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مائیکل لُف" ——— عمران نے لہجے کو کرخت کرتے ہوئے جواب دیا۔

"کس سے ملنا ہے تمہیں" ——— اس بار دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

"ماسٹر رچمنڈ سے اور کس سے ملنا ہے۔ میں اسرائیل سے آیا ہوں" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آ جاؤ" ——— آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی پھاٹک خود بخود اندر کی طرف کھلتا چلا گیا۔ عمران واپس کار میں بیٹھا۔ اور اس نے کار آگے بڑھا دی۔ وسیع و عریض لان کراس کر کے اس نے کار پورچ میں جا کر روک دی۔ کار رک کر وہ ابھی نیچے اترا ہی تھا کہ مشین گنوں سے مسلح دو افراد تیزی سے اس کی طرف بڑھے۔

"آؤ ادھر" ——— ان میں سے ایک نے برآمدے کے دوسرے

کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور عمران کندھے اچکاتا کونے کی طرف بڑھ گیا۔ اس طرف خاصا وسیع اور شاندار انداز میں سجا ہوا ڈرائنگ روم تھا۔ مسلح افراد دروازے پر ہی رک گئے۔ جب کہ عمران بڑے اطمینان سے صوفے پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک چھریرے بدن کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر گاؤن تھا۔ البتہ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ سختی بھی تھی۔

"میرا نام ماسٹر رچمنڈ ہے۔ تم کون ہو" ـــــ ماسٹر رچمنڈ نے اندر داخل ہوتے ہی سخت لہجے میں کہا۔ وہ بڑے غور سے صوفے پر بیٹھے عمران کو دیکھ رہا تھا۔

"بتایا تو ہے مجھے مائیکل ٹف کہتے ہیں اور میرا تعلق اسرائیل سے ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے اسی طرح بیٹھے بیٹھے جواب دیا۔

"اسرائیل۔ لیکن میرا کیا تعلق اسرائیل سے اور تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں یہاں ہوں" ـــــ ماسٹر رچمنڈ نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اسرائیل کے سپیشل ایجنٹ کے لئے یہ معمولی باتیں ہیں مسٹر رچمنڈ" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ تو تم اسرائیل کے سپیشل ایجنٹ ہو۔ بہرحال بتاؤ کیوں ملنا چاہتے ہو مجھ سے" ـــــ ماسٹر رچمنڈ کے چہرے پر اس بار ہلکی سی مرعوبیت کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"جہاں اسرائیل جیسی حکومت کے معاملات ملوث ہوں۔ اور اسرائیل کو ان معاملات کے سلجھانے کے لئے اپنا سپیشل ایجنٹ بھیجنا پڑے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ معاملات اس طرح سب کے سامنے ڈسکس ہو سکتے ہیں۔ باہر دروازے پر تمہارے آدمی کھڑے ہیں" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم کچھ اشارہ تو کرو۔ پھر میں انہیں بھیج دوں گا" ـــــ رچمنڈ نے کہا۔

"اشارے کے لئے فلاسٹر پرنسز ڈنسی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ سمجھ لو" ـــــ عمران نے کہا۔ تو رچمنڈ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ اوہ مگر......" ـــــ رچمنڈ واقعی بری طرح بوکھلا گیا تھا۔

"اگر تمہیں یقین نہ آرہا ہو تو یہ دیکھو کارڈ۔ اسے پہچانتے ہو۔ بلیو کارڈ ہے۔ کنگ آف آرک کی طرف سے" ـــــ عمران نے منہ بنا کر جیب سے بلیو کارڈ نکال کر رچمنڈ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ تو تمہارے پاس بلیو کارڈ ہے۔ اوہ پھر تم غلط آدمی نہیں ہو سکتے۔ ٹھیک ہے میرے ساتھ آؤ" ـــــ رچمنڈ نے کارڈ کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ البتہ کارڈ دیکھنے کے بعد اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار ابھر آئے تھے۔ اس کے ساتھ ہی وہ اس ڈرائنگ روم کے اندرونی دروازے

کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے کارڈ جیب میں ڈالا اور اٹھ کر خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑا۔ دروازہ کراس کرکے وہ ایک اور کمرے میں سے ہوتے ہوئے ایک راہداری میں آگئے اور پھر راہداری کے اختتام پر موجود ایک دروازے میں سے ایک کمرے میں پہنچ گئے۔ اس کمرے کا دروازہ دیکھ کر ہی وہ سمجھ گیا کہ یہ ساؤنڈ پروف کمرہ ہے۔ دروازے پر لاک موجود تھا۔ رچمنڈ نے نمبر گھما کر لاک کھولا اور پھر دروازہ دھکیل کر وہ اندر داخل ہو گیا۔ عمران خاموشی سے اس کے پیچھے آگیا۔ رچمنڈ نے کمرے کے اندر ایک بڑی میز اور اس کے گرد آٹھ دس کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ یہ کوئی میٹنگ ہال لگتا تھا۔ رچمنڈ نے مڑ کر دروازہ بند کرکے اُسے لاک کر دیا۔

"اب کھل کر بات کر سکتے ہو" ——— رچمنڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ایک کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھ گیا۔ جب کہ عمران پہلے ہی ایک کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

"ہاں۔ یہ ساؤنڈ پروف کمرہ واقعی ہماری بات چیت کے لئے مناسب ہے۔ تو سنو رچمنڈ۔ حکومت اسرائیل کو مسلسل اطلاعات مل رہی ہیں کہ فلسطین کے خلاف دنیا کی سب سے خوف ناک سیکرٹ سروس پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں مسلسل کامیابیاں حاصل کر رہی ہے۔ پہلے حکومت اسرائیل کا خیال تھا کہ مقامی سیکرٹ سروس کا چیف جم مارکران کا سدباب کر سکے گا۔ لیکن اب جو اطلاعات مل رہی ہیں اس کے مطابق

جم مارکران کے مقابلے میں ناکام ہوتا جا رہا ہے۔ چنانچہ حکومت اسرائیل نے مجھے یہاں اس لئے بھیجا ہے تاکہ میں اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کر سکوں۔ اسرائیل میں میرا ریکارڈ اس قدر شاندار رہا ہے کہ حکومت اسرائیل کو مکمل یقین ہے کہ میں اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کا آسانی سے قلع قمع کر سکتا ہوں۔ چنانچہ کنگ آف آرک لینڈ سے مجھے خصوصی بلیو کارڈ جاری کرا کر دیا گیا ہے۔ تاکہ یہاں میرے مشن میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو سکے۔ مجھے یہ بتایا گیا ہے۔ کہ پرنسز ڈمنسی یا اس کا خاص آدمی ماسٹر رچمنڈ اس سلسلے میں میرے بہترین معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ لارڈ باٹر غائب ہے۔ پرنسز کے متعلق معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ کہاں ہیں۔ البتہ تمہارے متعلق میں نے معلوم کر لیا کہ تم یہاں اپنی عورت نیلسی کے پاس موجود ہو۔ اس لئے میں یہاں آگیا۔ تاکہ تم سے مل کر فوری طور پر کام کا آغاز کیا جا سکے" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ مادام بلیک نے اسرائیل کو کوئی اطلاع نہیں دی۔ حالانکہ اُسے دینی چاہئے تھی" ——— رچمنڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران اس کی بات سن کر چونک پڑا۔

"کیسی اطلاع۔ تو کیا کوئی اطلاع ایسی ہے جو چھپائی گئی ہے" عمران نے جان بوجھ کر مادام بلیک کے بارے میں کچھ نہ کہا تھا۔

کیونکہ مادام بلیک ایک نیا نام تھا۔لیکن جس طرح رچمنڈ بات کر رہا تھا۔ اس سے تو ظاہر ہوتا تھا کہ اس مادام بلیک کا تعلق اسرائیل سے ہے۔

" چھپانے کا کیا سوال ہو سکتا ہے۔مادام بلیک نے اس اطلاع کو اس قابل نہ سمجھا ہوگا کہ حکومت اسرائیل تک اسے پہنچاتی۔بہرحال میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ دو آدمی میرے دفتر میں آئے وہ لارڈ باٹم کو پوچھ رہے تھے۔ مجھے ان پر شک پڑا۔ تو میں نے انہیں بے ہوش کر کے مادام بلیک کے پاس بھجوا دیا۔پھر مادام بلیک نے مجھے بتایا کہ یہ دونوں پاکیشیائی سیکرٹ سروس کے ایجنٹ تھے۔مادام بلیک نے انہیں ہلاک کر کے ان کی لاشیں جمہارکر کو بھجوا دیں۔ ان کے نام تنویر اور کیپٹن شکیل تھے"۔۔۔۔ رچمنڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اور تنویر اور کیپٹن شکیل کی ہلاکت کا سن کر عمران کے ذہن میں بے اختیار دھماکے ہونے لگ گئے۔ بلیک زیرو نے اسے بتایا تھا کہ فلاسٹر کی تلاش کا اصل کام اس نے تنویر اور کیپٹن شکیل کے ہی ذمہ لگایا تھا۔اور اب یہ رچمنڈ بتا رہا تھا کہ وہ دونوں ہلاک ہو چکے ہیں۔

" لیکن صرف یہی دو ایجنٹ تو نہ آئے ہوں گے۔وہ تو پوری تنظیم ہے"۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" تو کیا ہوا۔چاہے پورا ملک ہی کیوں نہ ہو۔جب مادام بلیک یہاں موجود ہے تو اسرائیل کو فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

جم مارکر ناکام ہو سکتا ہے۔لیکن مادام بلیک ناکام نہیں ہو سکتی۔اور یہ بھی بتا دوں کہ لارڈ باٹم کو بھی مادام بلیک نے موت کی سزا دے کر ختم کر دیا ہے۔کیونکہ ان دونوں پاکیشیائی ایجنٹوں کا لارڈ باٹم کو فلاسٹر کے حوالے سے پوچھنے آنے کا یہی مطلب تھا کہ لارڈ باٹم ان کی نظروں میں آچکا ہے۔جہاں تک پرنسز ڈلسی کا تعلق ہے۔ وہ تو ان معاملات میں کبھی آتی ہی نہیں۔ ان کا کیا تعلق"۔۔۔۔ رچمنڈ نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔اس کا مطلب ہے کہ مادام بلیک اپنا کام درست طور پر کر رہی ہے۔ اور سنے۔ پھر میری بات مادام بلیک سے کرا دو۔ تاکہ میں پوری طرح تسلی کر کے واپس چلا جاؤں۔ اور حکومت کو اطلاع کر دوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ آخر اصل بات کیا ہے۔تمہارے پاس اصل بلیو کارڈ ہے۔میں نے چیک کر لیا ہے۔اور بلیو کارڈ ظاہر ہے کسی مشکوک آدمی کو جاری نہیں کیا جا سکتا بے پناہ چھان پھٹک کے بعد اسے جاری کیا جاتا ہے۔لیکن تم باتیں ایسی کر رہے ہو۔ کہ جیسے تم مشکوک آدمی ہو۔ پہلے تم نے پرنسز ڈلسی کا نام لے لیا۔اب تم مجھ سے کہہ رہے ہو کہ میں مادام بلیک سے تمہاری بات کرا دوں۔ حالانکہ حکومت اسرائیل اچھی طرح جانتی ہے کہ مادام بلیک کے متعلق آج تک کسی کو بھی نہیں معلوم ہو سکا کہ وہ کون ہے۔ کہاں رہتی ہے۔ اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔اس سے کون کون متعلق ہے۔ نہ اس کے

فون نمبر کا علم ہے۔ اور نہ اس کی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی کا۔ ہمیں جب اس سے رابطہ کرنا ہو تو ہم صرف ٹرپل زیرو پر فون کر کے اطلاع دے دیتے ہیں۔ اس کے بعد مادام بلیک اگر چاہے تو خود ہی رابطہ کر لیتی ہے۔ اور ٹرپل زیرو تمہیں معلوم ہے کہ بظاہر کوئی نمبر نہیں ہے۔ نہ ہی ایکس چینج میں اس کا کوئی خصوصی سسٹم موجود ہے" ——— رچمنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ٹرپل زیرو پر فون کر کے میرے متعلق بتا دو۔ یہ مادام بلیک خود ہی رابطہ کرے گی" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کر دیتا ہوں" ——— رچمنڈ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔ اور پھر اس نے میز پر پڑا ہوا ٹیلی فون اپنی طرف کھسکایا اور رسیور اٹھا کر اس نے تین بار زیرو ڈائل کیا۔

"میں ماسٹر رچمنڈ بول رہا ہوں۔ فون نمبر ڈبل ون۔ فائیو۔ تائی زیرو۔ ون سے۔ اسرائیلی حکومت کی طرف سے ایک سپیشل ایجنٹ مائیکل لف یہاں میرے پاس موجود ہے وہ ملبو کارڈ ہولڈر ہے۔ وہ مادام سے بات کرنا چاہتا ہے" ——— رچمنڈ نے تیز تیز لہجے میں کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"اب اگر مادام چاہے گی تو بات کر لے گی ورنہ نہیں" ——— رچمنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن مادام بلیک فلاسٹر کی چیف تو نہیں ہے پھر وہ....."

عمران نے جان بوجھ کر فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔

"چیف نہیں ہے تو کیا ہوا۔ اس کی حفاظت تو بہر حال مادام کی ہی ذمہ داری ہے" ——— رچمنڈ نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا اب وہ ساری بات سمجھ گیا تھا کہ فلاسٹر تنظیم کی حفاظت کے لئے کوئی اور تنظیم قائم کی گئی ہے جسے مادام بلیک کنٹرول کر رہی ہے۔ اور لازماً اس مادام بلیک کا تعلق اسرائیل سے ہی ہو گا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ ان دونوں کے درمیان مزید بات چیت ہوتی میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ رچمنڈ نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"رچمنڈ بول رہا ہوں" ——— رچمنڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مادام بلیک ہیڈ کوارٹر۔ مادام بلیک مصروف ہیں۔ کل کسی وقت فون کرنا" ——— ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ رچمنڈ نے رسیور رکھ دیا۔

"اب کل ہی بات ہو سکتی ہے" ——— رچمنڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کل بات کر لوں گا۔ ویسے تم کبھی مادام بلیک سے ملے ہو" ——— عمران نے کہا۔

"مجھے آج تک ایک آدمی بھی ایسا نہیں ملا جو کہے کہ میں مادام بلیک سے ملا ہوں۔ ویسے اتنا سنا ہوا ہے کہ مادام بلیک خوب صورت اور جوان ہے" ——— رچمنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ فلاسٹر کے کسی آدمی سے تمہاری ملاقات ہوئی

ہے"۔۔۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔ اور رچمنڈ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اگر تم بلیو کارڈ ہولڈر نہ ہوتے مائیکل ٹف۔ تو اس سوال کے بعد تمہاری لاش یہاں پھڑکتی نظر آتی"۔۔۔ رچمنڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ کیوں"۔۔۔ عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اس لئے کہ تم اتنا بھی نہیں جانتے کہ فلاسٹر زندہ انسانوں کی تنظیم نہیں ہے۔ اس تنظیم میں کام کرنے والے روبوٹ ہیں۔ اور روبوٹ کسی سے ملاقات نہیں کیا کرتے"۔۔۔ رچمنڈ نے کہا اور عمران بھی بے اختیار ہنس دیا۔

"ویسے ایک بات ہے رچمنڈ۔ مجھے اس بات پر حیرت ہے۔ کہ تم حکومت اسرائیل سے بھی زیادہ باخبر ہو"۔۔۔ عمران نے کہا اور رچمنڈ ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"میں اس لئے باخبر ہوں کہ میں اپنی آنکھیں اور کان کھلے رکھتا ہوں۔ اور پورے آرک لینڈ میں مجھ سے زیادہ باخبر آدمی تمہیں اور کوئی نہ ملے گا"۔۔۔ رچمنڈ نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"اتنا بڑا دعویٰ کرنے سے پہلے آدمی کو سوچ لینا چاہئے کہ تمہیں یہ تو معلوم نہیں کہ مادام بلیک کون ہے۔ اس کا ہیڈکوارٹر کہاں ہے۔ فلاسٹر کا ہیڈکوارٹر کہاں ہے۔ اور تم کہہ رہے ہو کہ تم آرک لینڈ کے سب سے باخبر آدمی ہو"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کاش تم بلیو کارڈ ہولڈر نہ ہوتے مائیکل ٹف تو تمہیں میں بتاتا کہ رچمنڈ کے سامنے ایسی بات کرنے والے کا انجام کیا ہوتا ہے۔ مجھے سب معلوم ہے لیکن میں جانتا ہوں کہ یہ ایسے راز ہیں جنہیں اپنے آپ سے بھی چھپانا پڑتا ہے۔ بہرحال اب تم جا سکتے ہو۔ کل ڈنسی گیم کلب آجانا وہیں میں تمہاری بات مادام سے کرا دوں گا"۔۔۔ رچمنڈ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے"۔۔۔ عمران بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر جیسے ہی رچمنڈ دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ عمران کا ہاتھ بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے گھوما اور رچمنڈ چیختا ہوا کسی گیند کی طرح اچھل کر چار فٹ دور فرش پر ایک دھماکے سے گرا۔ لیکن اس کی پھرتی بھی واقعی قابل رشک تھی۔ نیچے گرتے ہی وہ یک لخت کسی لٹو کی طرح گھوم کر اٹھا اور اس کے ساتھ ہی ایک دھماکہ ہوا اور عمران اگر پلک جھپکنے کے وقفے سے بھی کم وقفے میں ایک طرف نہ ہٹ چکا ہوتا تو گولی ٹھیک اس کے سینے پر پڑتی۔ لیکن عمران اپنی بے پناہ پھرتی کی وجہ سے بچ نکلا تھا۔ اس نے گھومتے ہوئے رچمنڈ کے ہاتھ میں ریوالور کی جھلک دیکھ لی تھی۔ دوسرے لمحے ایک اور دھماکہ ہوا اور اس بار رچمنڈ کے حلق سے چیخ نکلی۔ اس بار گولی عمران کے ریوالور سے نکلی تھی۔ اور رچمنڈ کے اس ہاتھ کی کئی انگلیاں اڑ گئیں جس میں اس نے ریوالور پکڑا ہوا تھا۔ مگر رچمنڈ عمران کی توقع سے بھی زیادہ تیز اور چست اور بہترین لڑاکا ثابت ہوا۔ گولی سے اس کی انگلیاں تو اڑ گئیں اور ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل گیا۔ مگر وہ واقعی توپ

سے نکلنے والے گولے کی طرح اڑتا ہوا سیدھا عمران کی طرف آیا۔ مگر دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی اور اس کا عمران کی طرف بڑھتا ہوا جسم یک لخت فضا میں قلابازیاں کھاتا ہوا اوپر کی طرف اٹھا۔ اور پھر اسی حالت میں نیچے فرش پر ایک دھماکے سے آگرا۔ عمران نے صرف اچھل کر اپنا گھٹنا اس کے جسم کے نچلے حصے میں اس طرح مارا تھا کہ اس کا تیزی سے حرکت میں آیا ہوا جسم فضا میں قلابازیاں کھاتا ہوا اٹھ گیا تھا۔ جیسے ہی ریمنڈ کا جسم فرش پر آکر گرا۔ عمران نے یک لخت لات بڑھا کر اس کی گردن پر رکھ دی۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم ذرا سا گھوم گیا۔ اس کے ساتھ ہی ریمنڈ کے حلق سے یک لخت پہلے چیخ اور پھر خرخراہٹ سی نکلنے لگی اور اس کا دوبارہ سمٹتا ہوا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہوتا گیا۔

"بولو۔ کہاں ہے فلاسٹر کا ہیڈ کوارٹر۔ بولو"۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے ٹانگ کو ذرا سی مزید حرکت دی۔

"ن۔۔۔ نکسو ماجز بیرے پر"۔۔۔ ریمنڈ نے اسی طرح خرخراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی حالت واقعی لمحہ بہ لمحہ خراب سے خراب تر ہوتی جا رہی تھی۔ عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑ دیا تو ریمنڈ کی تیزی سے بگڑتی ہوئی حالت تیزی سے سنبھلنے لگ گئی۔

"پوری تفصیل بتاؤ"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے مزید معلوم نہیں۔ بب۔۔۔ بب۔۔۔ بس نا ہی معلوم ہے"۔۔۔ ریمنڈ نے جواب دیا۔ اور اس کا لہجہ ار رہا تھا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔

"تم بکواس کر رہے ہو۔ فلاسٹر کا ہیڈ کوارٹر تو یہاں دارالحکومت ہے"۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس ے اپنی ٹانگ کو دوبارہ موڑنے کا اشارہ کیا تو ریمنڈ یک لخت گھیانے کے انداز میں چیخ پڑا۔

"وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ مم۔۔۔ مم۔۔۔ مادام ملبیک کا ہیڈ کوارٹر ناگن ہے۔ فلاسٹر کا نہیں ہے"۔۔۔ ریمنڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے۔ بولو۔ کوئی اتہ پتہ کوئی نشانی بتاؤ۔ انکار مت کرنا" ران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اپنی لات کو ذرا گھما کر دوبارہ پہلے والی حالت میں لے آیا۔

"مم۔۔۔ مم۔۔۔ مجھے نہیں معلوم۔ پرنسز ڈنسی کو معلوم ہوگا۔ وہ دام ملبیک کی خاص ایجنٹ ہے۔ یا پھر ڈانسن بار کے مالک ڈانسن و پتہ ہوگا وہ مادام ملبیک کا خاص الخاص آدمی ہے"۔۔۔ ریمنڈ ے کہا۔ اور ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ اچانک عمران کو ساتھ میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون سے ایک ہلکے سے دھماکے کی آواز ئی دی۔ اس کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے دنیا کی ہر لٹو کی طرح گھومنے لگ گئی ہو۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے ک موڑی۔ اور پھر اچھل کر وہ بیرونی دروازے کی طرف دوڑ

پڑا۔ وہ اب جلد از جلد یہاں سے نکل جانا چاہتا تھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ دروازے تک پہنچتا کہ اچانک اسے انتہائی زوردار چکر آیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے حواس جنہیں اس نے بڑی مشکل سے سنبھالا ہوا تھا۔ اس کا ساتھ چھوڑ گئے۔

جیم مارکر کا چہرہ مسرت کی زیادتی سے پھٹنے کے قریب ہو رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں جیسے دھنک کے رنگ اترے ہوئے تھے۔ اس نے جلدی سے فون کا رسیور اٹھایا۔ اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ہیڈ کوارٹر" ____ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"جیم مارکر بول رہا ہوں۔ قیدی پہنچ گئے ہیں تھرڈ پوائنٹ پر" جیم مارکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ ابھی چند منٹ پہلے تو آپ نے احکامات دیئے ہیں۔ ابھی تو ان کی منتقلی کے انتظامات کئے جا رہے ہیں" ____ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا۔ بہرحال انتہائی محتاط رہنا ہے۔ دنیا کے سب سے خطرناک ایجنٹ ہیں۔ اور جیسے ہی یہ وہاں پہنچیں مجھے فوراً اطلاع دینا" ____ جیم مارکر نے تیز اور انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"باس۔ انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا دیئے گئے ہیں۔ اس لئے وہ چاہے جتنے بھی خطرناک ہوں۔ کیا کر سکتے ہیں" ____ دوسری طرف سے کہا گیا اور جیم مارکر نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اب لطف آئے گا۔ اب میں اس پاکیشیا سیکرٹ سروس سے گن گن کر بدلے لوں گا۔ اب میں انہیں بتاؤں گا کہ یہودی دشمنی کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ اب اسرائیل کے حکام کو بھی معلوم ہو گا۔ کہ جن لوگوں کا ان کی بہترین سپیشل ایجنسیاں اور تنظیمیں کچھ نہیں بگاڑ سکیں انہیں جیم مارکر نے ہلاک کر دیا ہے" ____ جیم مارکر نے کمرے میں ٹہلتے ہوئے اور خود کلامی کے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ابھی وہ اسی انداز میں کمرے میں ٹہل رہا تھا کہ میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ جیم مارکر تیزی سے چونک کر مڑا اور پھر اس نے لپک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ جیم مارکر" ____ اس کے لہجے میں جوش نمایاں تھا۔

"مادام بلیک بول رہی ہوں" ____ دوسری طرف سے

مادام بلیک کی سرد آواز سنائی دی۔

" اوہ مادام بلیک۔ میں آپ کا واقعی مشکور ہوں کہ آپ نے اس سیکرٹ سروس کو گرفتار کرنے میں میرے ساتھ بھرپور تعاون کیا ہے۔ مجھے آپ کا نمبر معلوم نہ تھا۔ ورنہ میں خود آپ کو فون کر کے آپ کا شکریہ ادا کرتا "۔۔۔۔ جم مارکر نے تیز لہجے میں کہا۔

" اب کتنے آدمی تمہاری تحویل میں ہیں "۔۔۔۔ مادام بلیک نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔

" دو آدمی تو وہ ہیں جنہیں آپ نے لاشیں سمجھا تھا۔ لیکن وہ زندہ تھے۔ میں نے انہیں سپیشل ہسپتال کے ریڈ وارڈ میں داخل کرا دیا تھا۔ اس کے بعد ان دونوں کو وہاں سے نکالنے کے لئے ایک گروپ نے اچانک ریڈ کیا۔ اس گروپ میں ایک پاکیشیائی مرد ایک مقامی بدمعاش الفانسو اور ایک سوئس نژاد عورت شامل تھی۔ وہ ان دونوں کو نکال کر لے بھی جاتے۔ لیکن آخری لمحے میں وہ کمپیوٹر کی زد میں آ کر بے ہوش ہو گئے۔ ان میں سے اس مقامی بدمعاش الفانسو کو تو میں نے فوری طور پر گولی سے اڑا دیا تھا۔ البتہ باقی دو کو قید کر لیا ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے آپریشنل ہیڈ کوارٹر تباہ کرنے والے آدمی خرم کو بے ہوشی کے عالم میں ڈنسی گیم کلب کے کمرے میں پہنچا دیا تھا۔ جہاں سے میں نے اسے وصول کر لیا۔ پھر ایک آدمی کو مین ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوتے وقت ٹریپ کر لیا گیا۔ اور آخر میں آپ نے ایک آدمی کو ڈیوس کالونی سے ٹریپ کر کے بھجوا دیا۔ اس طرح اس

وقت ایک سوئس نژاد عورت جولیا اور چھ پاکیشیائی مرد میری تحویل میں موجود ہیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ اب پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس میرے قبضے میں آ گئی ہے "۔۔۔۔ جم مارکر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" ابھی یہ لوگ زندہ ہیں "۔۔۔۔ مادام بلیک نے پوچھا۔

" جی ہاں۔ میں انہیں عبرت ناک موت مارنا چاہتا ہوں اس لئے میں نے انہیں اپنے ایک محفوظ ترین سنٹر میں منتقل کرنے کے احکامات دے دیئے ہیں۔ جہاں سے میری اجازت کے بغیر ان کی روحیں بھی باہر نہ نکل سکیں گی "۔۔۔۔ جم مارکر نے جواب دیا۔

" کیا تم ان سے پوچھ گچھ کرو گے "۔۔۔۔ مادام بلیک نے پوچھا۔

" پوچھ گچھ کیسی مادام بلیک۔ وہ آرک لینڈ کے مجرم ہیں خوفناک ایجنٹ ہیں۔ بس اتنا کافی ہے۔ البتہ میں انہیں عبرتناک سزا ضرور دوں گا "۔۔۔۔ جم مارکر نے کہا۔

" ان سے میں نے ایک خاص پوائنٹ پر پوچھ گچھ کرنی ہے اس کے لئے میں اپنی سہیلی پرنسز ڈنسی کو تمہارے پاس بھیج رہی ہوں۔ پرنسز ڈنسی کو میں نے پوچھ گچھ کے سلسلے میں بریف کر دیا ہے۔ اس لئے ساری باتیں تو وہی معلوم کر لے گی۔ اور سنو تم اس پوچھ گچھ میں کوئی مداخلت نہ کرو گے۔ البتہ یہ وعدہ کہ جب پوچھ گچھ مکمل ہو جائے گی تو پھر ان کی موت تمہارے ہی ہاتھوں ہو گی "۔۔۔۔ مادام بلیک نے کہا۔

"پرنسز پوچھ گچھ کریں گی"۔۔۔ جم مارکر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہاں۔ اب تم مجھے اپنا وہ خاص پوائنٹ بتا دو جہاں تم نے انہیں منتقل کیا ہے"۔۔۔ مادام بلیک نے پوچھا۔ اور جواب میں جم مارکر نے اُسے تھرڈ پوائنٹ کی تفصیل بتا دی۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ منتقلی میں ایک گھنٹہ لگ جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اور جم مارکر نے بڑے ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور رکھ دیا۔ پرنسز کا نام سن کر اس کا سارا جوش وخروش ختم ہو گیا تھا۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ پرنسز کے سامنے اس کی حیثیت سوائے ایک ماتحت کے اور کچھ نہ ہو گی۔ اس کے باوجود کہ وہ سیکرٹ سروس کا چیف تھا لیکن بہرحال وہ کنگ آف آرک کا ملازم تھا اور پرنسز ڈنسی کنگ آف آرک کی بھتیجی تھی اور وہ نہ صرف شاہی خاندان میں انتہائی بااثر تھی بلکہ یہاں تک کہا جاتا تھا کہ کنگ آف آرک بھی اس کی بات آنکھیں بند کر کے مان لیتا ہے۔ حقیقت یہ کہ جس قدر مسرت اُسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو گرفتار کرنے اور پھر انہیں عبرت ناک سزا دینے کے تصور سے ہو رہی تھی وہ سب پرنسز ڈنسی کا نام سن کر ختم ہو گئی تھی۔ کیونکہ اگر پرنسز ڈنسی مادام بلیک کی طرف سے پوچھ گچھ کے لئے آ رہی ہے تو لازماً اس مادام بلیک نے اُسے یہ تفصیل بھی بتا دی ہو گی۔ کہ ان لوگوں کی گرفتاری میں زیادہ کام مادام بلیک کا ہی ہے۔ اس لئے اب اس کا یہ افتخار کہ اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو گرفتار کیا ہے۔ ایک لحاظ سے ختم ہو کر رہ گیا تھا لیکن

ظاہر ہے وہ اب کر بھی کیا سکتا تھا۔

"یہ مادام بلیک آخر ہے کون۔ اور اچانک کہاں سے آرک لینڈ میں پیدا ہو گئی ہے۔ آج سے پہلے تو کبھی اس کے بارے میں نہیں سنا تھا"۔۔۔ جم مارکر نے چند لمحے خاموش بیٹھنے کے بعد چونک کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کہیں یہ پرنسز ڈنسی ہی تو مادام بلیک نہیں ہے"۔۔۔ ایک اور خیال نے بچھو کے ڈنک کی طرح اس کی سوچ کو ڈسا۔ اور جم مارکر بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ چند لمحے تو گہری سوچ میں غرق کمرے میں ٹہلتا رہا۔ پھر اس نے کندھے اچکائے اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے ٹیلی فون کی طرف جھپٹا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔۔۔ کنگ کلب"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"ڈنیش سے بات کراؤ۔ جم مارکر بول رہا ہوں"۔۔۔ جم مارکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ ہولڈ آن کریں"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں کی خاموشی کے بعد رسیور پر ایک اور آواز سنائی دی۔

"ڈنیش بول رہا ہوں"۔۔۔ بولنے والے کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ڈنیش۔ تم فوراً ایکس کالونی کی کوٹھی نمبر گیارہ پہنچو۔ جلدی فوراً"

جم مارکمر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور اس کا ملازم اندر داخل ہوا۔

"دیالی۔ ابھی گیٹ پر ایک آدمی آئے گا۔ اس کا نام ڈینش ہے اُسے فوراً میرے پاس لے آنا" ۔۔۔ جم مارکمر نے ملازم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس" ۔۔۔ دیالی نے جواب دیا۔ اور مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک لمبا تڑنگا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر جینز اور جیکٹ تھی۔ چہرے مہرے سے وہ زیر زمین دنیا کا آدمی لگ رہا تھا۔

"آؤ ڈینش۔ بیٹھو" ۔۔۔ جم مارکمر نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"خیریت ہے مارکمر۔ تم کافی پریشان دکھائی دے رہے ہو" ڈینش نے بھی اُسی طرح بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔ اور ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

اُسی لمحے ملازم دیالی اندر داخل ہوا اس کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھی جس میں شراب کی ایک بوتل اور دو گلاس موجود تھے۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں بوتل اور گلاس میز پر رکھے اور پھر واپس چلا گیا۔ جم مارکمر نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور پھر دونوں گلاس بھر دیئے۔

"سنو ڈینش۔ تم نہ صرف میرے کلاس فیلو ہو بلکہ انتہائی گہرے دوست بھی ہو۔ یہاں تم نے جو کاروبار کر رکھا ہے۔

اس میں ترقی بھی اس لئے کر رہے ہو کہ میں تمہاری باقاعدہ سرپرستی کرتا ہوں" ۔۔۔ جم مارکمر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"خیریت۔ یہ آج بیک وقت دوستی اور احسان جتلانے کا سلسلہ کیسے اکٹھا شروع ہو گیا۔ تم واقعی ذہنی طور پر انتہائی الجھے ہوئے ہو۔ سنو جم مارکمر۔ کاروبار پر لعنت بھیجو۔ ڈینش کی نظروں میں دوستی کی زیادہ وقعت ہے۔ تم مجھے کھل کر بتاؤ کہ تمہیں کیا الجھن ہے اور میں اس سلسلے میں کیا کر سکتا ہوں۔ یقین رکھو۔ میں تمہاری خاطر اپنی جان بھی دے سکتا ہوں" ۔۔۔ ڈینش نے انتہائی پُرخلوص لہجے میں کہا تو جم مارکمر کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"اوہ۔ تم نے واقعی مجھے یہ بات کر کے بے پناہ حوصلہ دیا ہے۔ میں تمہیں مختصر طور پر ساری بات بتاتا ہوں۔ اس کے بعد تمہیں اصل الجھن بھی بتا دوں گا" ۔۔۔ جم مارکمر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور اس کے بعد اس نے فلاسٹر تنظیم کو ٹریس کرنے کے سلسلے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے یہاں آنے سے لے کر اب تک گزرنے والے تمام حالات ڈینش کو تفصیل سے بتا دیئے۔

"تو پھر اب کیا الجھن ہے۔ یہ سب لوگ تمہاری تحویل میں آ چکے ہیں۔ انہیں گولیوں سے اڑا دو" ۔۔۔ ڈینش نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اصل الجھن یہیں سے شروع ہو رہی ہے۔ پہلے خالی ادام بلیک منظر میں تھی اور مجھے اس کی کوئی پرواہ نہ تھی لیکن اب پرنسز ڈنسی اس کی ایجنٹ بن کر آ رہی ہے۔ بس یہیں سے

سارا کھیل خواب ہو گیا ہے۔ پرنسز ڈنسی کے منظر میں آنے کے بعد میری حیثیت اور وقعت سب ختم ہو جائے گی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو گرفتار کرنے کا نہ صرف سارا کریڈٹ ہی ختم ہو جائے گا بلکہ آئندہ کے لئے بھی میری کوئی وقعت ان کی نظروں میں نہ رہے گی"۔۔۔ جم مارکر نے کہا۔

"تو پھر تم کیا چاہتے ہو"۔۔۔ ڈنیش نے اس بار خود الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں اپنی وقعت اور حیثیت قائم کرنا چاہتا ہوں۔ اور اس لئے میں نے تمہیں بلایا ہے۔ سنو میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے۔ تمہارے پاس ایک انتہائی فعال گروپ موجود ہے۔ خفیہ اڈے بھی ہیں۔ تم اپنے آدمیوں سمیت اس تھرڈ پوائنٹ پر اس وقت بھرپور انداز میں ریڈ کرو۔ جب میں اور پرنسز ڈنسی وہاں موجود ہوں۔ اور پھر تم پرنسز اور مجھے بے ہوش کر کے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تمام آدمیوں کو اٹھا کر اپنے کسی خفیہ اڈے میں لے جانا۔ اس سے یہی سمجھا جائے گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اپنے ساتھیوں کی رہائی کے لئے ریڈ کیا ہے۔ اور وہ انہیں نکال کر لے گئے ہیں۔ لیکن تم انہیں وہاں قید رکھنا۔ اور پھر کچھ روز بعد اعلان کر دوں گا کہ میں نے اپنی سیکرٹ سروس کی مدد سے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو تلاش کر کے ان کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اس طرح میری وقعت اور عزت بحال ہو جائے گی۔ اور اگر اس مادام ملیک نے ہمارے اڈے آنے کی کوشش

تو پھر اس سے بھی نمٹ لیا جائے گا۔ بولو کیسی تجویز ہے"۔۔۔ جم مارکر نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"تجویز تو اچھی ہے لیکن اس میں دو باتیں مسئلہ بن سکتی ہیں۔ ایک تو پرنسز کی ذات کیونکہ پرنسز کو پورا آرک لینڈ اچھی طرح پہچانتا ہے۔ اس لئے میرے آدمی بھی جب وہاں پرنسز کو موجود دیکھیں گے تو کہیں وہ لوگ بغاوت نہ کر دیں گے۔ دوسری بات یہ کہ میرے گروپ کے آدمی بہرحال مجرموں کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اصل بات لیک آؤٹ کر دیں۔ اس کا نتیجہ جانتے ہو کیا نکلے گا۔ یہی کہ تم اور میں دونوں بے موت مارے جائیں گے۔ کنگ آف آرک کا غضب ہم پر ٹوٹ پڑے گا"۔۔۔ ڈنیش نے سوچنے کے سے انداز میں کہا۔

"ہاں۔ واقعی اس پوائنٹ پر تو میں نے غور ہی نہ کیا تھا پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے"۔۔۔ جم مارکر نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہیں۔ ٹھیک ہے۔ تمہاری عزت کی خاطر مجھے اپنے چار خاص آدمی ختم کرنے پڑیں گے۔ اوکے"۔۔۔ ڈنیش نے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"۔۔۔ جم مارکر نے کہا۔

"میں اپنے چار آدمیوں کو اس مشن پر ساتھ لے جاؤں گا۔ وہ میرے خاص آدمی ہیں۔ وہ مجھ سے باہر نہیں جا سکتے۔ جب یہ سب لوگ ایک خاص اڈے پر پہنچ جائیں گے تو پھر میں اپنے ان

چاروں آدمیوں کو بھی ختم کر دوں گا۔ تاکہ یہ راز ہمیشہ کے لئے راز رہ جائے۔ اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں" ۔۔۔ ڈینش نے کہا۔

"اوہ ویری گڈ ڈینش۔ واقعی اس طرح یہ راز ہمیشہ کے لئے راز ہی رہے گا۔ تم ایسا کرو کہ مجھے اپنا اڈہ بتا دو۔ میں بعد میں اکیلا وہاں آجاؤں گا۔ لیکن خیال رکھنا یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والے دنیا کے خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہیں" ۔۔۔ جم مارکر نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ ابھی تمہیں ڈینش کی صلاحیتوں کا علم ہی نہیں۔ اڈہ میں تمہیں فون پر بتا دوں گا۔ کیا نمبر ہے یہاں کا" ۔۔۔ ڈینش نے کہا۔

"یہاں کا کوئی علیحدہ نمبر نہیں ہے۔ ہیڈ کوارٹر میں میرا نمبر ڈائل ہوتے ہی کال خود بخود یہاں لنک ہو جاتی ہے۔ لیکن فون مت کرنا۔ اس مادام بلیک کے ہاتھ بے حد لمبے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ فون کال ٹریس ہو جائے۔ اس لئے تم ابھی فیصلہ کر کے مجھے بتا دو۔ کیونکہ کسی بھی لمحے ہیڈ کوارٹر انچارج مائیر کا فون آسکتا ہے اور پھر مجھے وہاں جانا ہو گا۔ اور پرنسز ڈنسی کے بھی وہاں پہنچنے کا وقت قریب ہے۔ میں نے اُسے ایک گھنٹے کا وقت دیا تھا" ۔۔۔ جم مارکر نے کہا۔

"تمہاری یہ بات بھی درست ہے۔ اوکے پتہ نوٹ کر لو۔ وائیٹ لائی۔ کوٹھی نمبر تھرٹی۔ بلاک ایکس" ۔۔۔ ڈینش نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اب جاؤ۔ اور سنو۔ ٹھیک ایک گھنٹے بعد تم نے ریڈ کر دینا ہے۔ لیکن خیال رکھنا پہلے چیکنگ کر لینا۔ کہیں اس مادام بلیک کے آدمی وہاں نگرانی نہ کر رہے ہوں" جم مارکر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ ویسے وہاں سے مجھے کتنے افراد کو لے جانا ہو گا۔ تعداد بتا دو تاکہ میں اسی لحاظ سے انتظامات کر لوں" ۔۔۔ ڈینش نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ایک سوئس نژاد عورت ہے۔ اس کے علاوہ چھ پاکیشیائی مرد ہیں۔ یہ سات افراد ہوئے۔ مطلب یہ کہ وہاں سے سوائے میرے اور پرنسز ڈنسی کے باقی سب افراد کو لے جانا ہے لیکن یہ خیال رکھنا۔ پرنسز کو کوئی چوٹ نہ لگ جائے" ۔۔۔ جم مارکر نے کہا۔

"فکر نہ کرو۔ میں پہلے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کروں گا۔ اس کے بعد اندر داخل ہوں گا۔ اور جب میں ان آدمیوں کو لے جاؤں گا تو پھر میرا ایک آدمی جسے رابرٹ لائن کے اڈے کا علم نہیں ہے۔ اندر جا کر تمہیں اور پرنسز کو اینٹی انجکشن لگا کر واپس چلا جائے گا۔ اس طرح تم دونوں بھی جلد ہی ہوش میں آجاؤ گے" ۔۔۔ ڈینش نے کہا۔ اور جم مارکر کے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلانے پر وہ مڑا۔ اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ کچھ دیر بعد میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی

بج اٹھی۔

"یس۔ جم مارکر اٹنڈنگ" ـــــ جم مارکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"راجر بول رہا ہوں باس۔ قیدیوں کی تھرڈ پوائنٹ پر منتقلی مکمل ہو گئی ہے" ـــــ راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"قیدیوں کی پوزیشن کیا ہے" ـــــ جم مارکر نے کہا۔

"وہ بے ہوش ہیں باس۔ البتہ اینٹی انجکشن کی بوتلیں اور سرنجیں میں نے وہاں پہنچا دی ہیں۔ تاکہ آپ جب چاہیں انہیں ہوش میں لایا جا سکے" ـــــ ہیڈ کوارٹر کے انچارج راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ سنو۔ میں وہاں آ رہا ہوں۔ پرنسز ڈنسی بھی وہاں پہنچ رہی ہیں۔ اس لئے ان کے آنے سے پہلے تم اپنے ساتھیوں سمیت وہاں سے واپس ہیڈ کوارٹر چلے جاؤ گے" ـــــ جم مارکر نے کہا۔

"پرنسز آ رہی ہیں۔ وہ کیوں باس" ـــــ راجر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ کنگ آف آرک کی طرف سے ان ایجنٹوں سے پوچھ گچھ کے لئے آ رہی ہے" ـــــ جم مارکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ آپ آ جائیں میں اپنے ساتھیوں کو واپسی کے لئے کہہ دیتا ہوں۔ آپ کے وہاں پہنچتے ہی ہم واپس چلے جائیں گے" ـــــ راجر نے کہا اور جم مارکر نے او۔ کے کہہ کر رسیور رکھا اور پھر اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے

کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

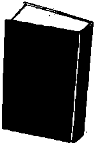

عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں۔ لیکن پہلے چند ہیں تک وہ لاشعوری انداز میں آنکھیں جھپکاتا رہا۔ پھر آہستہ ہستہ اس کا شعور جاگتا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکھ لیا کہ وہ لوہے کی کرسی پر راڈز کی مدد سے جکڑا ہوا یٹھا ہوا ہے۔ اس نے گردن گھمائی تو اس کے منہ سے بے اختیار سیٹی کی سی آواز نکل گئی۔ کیونکہ اس کے ساتھ والی کرسی پر بلیک زیرو اپنے اصل چہرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ س کے ساتھ صفدر۔ پھر کیپٹن شکیل تھا۔ جب کہ اس ہاتھ ر اس کے ساتھ تنویر۔ پھر ٹائیگر۔ اور آخر میں جولیا بیٹھی ہوئی ھی۔ لیکن ان سب کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔ کمرہ کافی بڑا ھا۔ چند اور کرسیاں بھی وہاں موجود تھیں۔ لیکن وہ خالی پڑی

ہوئی تھیں۔ اسی لمحے اُسے سامنے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ اور اس نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ دروازے میں سے ایک مقامی آدمی اندر داخل ہو رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سرنج اور ایک بوتل موجود تھی۔

" ارے تمہیں خود بخود ہوش کیسے آگیا "۔۔۔ آنے والے نے چونک کر سامنے بیٹھے ہوئے عمران کو ہوش میں دیکھتے ہوئے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

" میں چکنی مٹی کا بنا ہوا ہوں۔ اس لئے بے ہوشی زیادہ دیر تک مجھ پر قائم نہیں رہ سکتی پھسل کر گر جاتی ہے "۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور وہ آدمی ہونٹ بھینچے تیزی سے جولیا کی طرف بڑھ گیا۔ اور پھر اس نے ہاتھ میں موجود سرنج سے تھوڑا سا محلول جولیا کے بازو میں انجکٹ کیا اور پھر وہ ٹائیگر کو انجکشن لگانے لگا۔ عمران کو چھوڑ کر اس نے باری باری سب کو انجکشن لگایا اور پھر واپس مڑ کر دروازے کی طرف جانے لگا۔

" ارے۔ اتنی بھی کیا بے مروتی۔ کم از کم یہ تو بتلاتے جاؤ۔ کہ ہم کس کے مہمان ہیں "۔۔۔ عمران نے کہا۔

" سیکرٹ سروس کے "۔۔۔ اس آدمی نے مڑے بغیر کہا۔ اور پھر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ اسی لمحے ایک ایک کر کے اس کے ساتھیوں کو ہوش آتا گیا۔ وہ سب حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔

" ارے خرم۔ تم بھی یہاں پہنچ گئے "۔۔۔ عمران نے باقی ساتھیوں کو سنانے کے لئے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اس بار تم سے کنٹریکٹ نے مجھے بے حد خراب کیا ہے عمران " بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" بھاری معاوضہ بھی تو لیتے ہو۔ اب ہر بار تو حلوہ نہیں ملتا کھانے کو۔ کبھی کبھی کونین بھی تو چبانی پڑتی ہے "۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" عمران۔ تم کب آئے ہو یہاں "۔۔۔ جولیا نے اونچی آواز میں پوچھا۔

" کیا بتاؤں جولیا۔ اتنے سارے آدمیوں کے سامنے کچھ کہتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ اس بار تمہارے باس نے سپاٹ جواب دے دیا۔ کہنے لگا بجٹ ختم ہو گیا ہے۔ اس لئے تمہیں دینے کے لئے رقم نہیں ہے۔ مفت کام کرنا ہے تو کر دو۔ اب تم خود سوچو مفت کام کوئی کرتا ہے۔ چنانچہ میں نے انکار کر دیا۔ اور اس نے تمہیں یہاں بھیج دیا۔ لیکن جب تم وہاں سے چلی آئیں تب مجھے احساس ہوا کہ جدائی کسے کہتے ہیں۔ روزانہ تمہارے فلیٹ کو جا کر سلام کر آتا تھا۔ لیکن بس کچھ نہ پوچھو۔ بجائے بے چینی کم ہونے کے بڑھتی ہی گئی۔ آخر اسی منہ سے مجھے تمہارے باس کو کہنا پڑا کہ میں مفت بھی کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن اب مجھ سے یہ جدائی برداشت نہیں ہوتی۔ اس نے میری حالت دیکھی تو اور بھی اکڑ گیا کہ اب تو خرچے کے پیسے بھی نہ ملیں گے۔ جانا

ہے تو خرچہ بھی اپنی جیب سے کرو۔ مجبوراً ٹائیگر سے ادھار مانگنا پڑا۔ لیکن یہ بھی کسی بنئے سے کم نہیں ہے۔ کہنے لگا کہ اپنے ادھار کی حفاظت کے لئے ساتھ جاؤں گا۔ چنانچہ اسے بھی لے آنا پڑا۔ کہ ٹھیک ہے بھائی اپنے مقروض کی حفاظت کرو۔ تاکہ ادھار کی واپسی کا سکوپ قائم رہے" ــــ عمران کی زبان رواں ہو گئی اور جولیا کے چہرے پر عجیب سے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ خرم کون ہے" ــــ اس نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"یہ میرا مقروض ہے۔ اس کی حفاظت کے لئے مجھے آنا پڑا" عمران نے جواب دیا۔ اور بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور وہ سب چونک کر ادھر دیکھنے لگے۔ دروازے میں سے ایک خوب صورت اور نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی تھا۔ جس کے چہرے پر وقار اور تمکنت نمایاں تھی۔ اس کی پیشانی فراخ اور آنکھوں میں تیز چمک تھی۔

"یہ پرنسز ڈلنی ہے" ــــ بلیک زیرو نے ساتھ بیٹھے عمران سے کہا اور عمران چونک پڑا۔

"ان میں سے علی عمران کون ہے جم مارکر" ــــ اس عورت نے مڑ کر پیچھے آنے والے سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ پیچھے آنے والا سیکرٹ سروس کا چیف جم مارکر ہے۔ اسرائیل میں گو وہ ایک دوسرے سے ٹکرا چکے تھے۔ لیکن عمران نے اس

کی شکل نہ دیکھی تھی۔ جب کہ ٹائیگر کا اس سے براہِ راست ٹکراؤ ہوا تھا۔

"ہر ہائنس پرنسز ڈلنی کی خدمت میں علی عمران سلام پیش کرتا ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو تم ہو علی عمران۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مشہور ایجنٹ۔ یہ سب تمہارے ساتھی ہیں" ــــ پرنسز نے غور سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ساتھی تو وہی ہوتا ہے پرنسز جو ساتھ دے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا ایک آدمی میرے پاس ماہر علم نجوم بن کر آیا تھا۔ کون ہے وہ" ــــ پرنسز نے غور سے سب کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ میں ہوں پرنسز" ــــ اس بار بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اچھا تو تم ہو وہ۔ تم نے مادام بلیک کو بتایا تھا کہ تمہیں علی عمران نے کہا تھا کہ میرا تعلق کسی فلاسٹر نامی تنظیم سے ہے۔ میں یہاں صرف یہ معلوم کرنے آئی ہوں کہ اس علی عمران نے کیسے یہ بات کی۔ بتاؤ علی عمران تم بتاؤ تم نے کیسے یہ خیال کیا کہ میرا بھی تعلق کسی خفیہ تنظیم سے ہو سکتا ہے" ــــ پرنسز بات کرتے کرتے عمران سے مخاطب ہو گئی۔ اس کا لہجہ بے حد تحکمانہ تھا۔

"تم نے ابھی خود ہی کہا ہے کہ تمہارا تعلق کسی مادام بلیک سے ہے۔ اور میں نے یہی بات چیک کرنے کے لئے خرم کو

تمہارے پاس بھیجا تھا "۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا ۔

" تم پہلے سے مادام بلیک کے بارے میں جانتے تھے "۔۔۔۔ پرنسز کے لہجے میں حیرت تھی ۔

" جانتا ہوتا تو اسے تمہارے پاس بھیجنے کی بجائے براہِ راست مادام بلیک کے پاس نہ بھیج دیتا ۔ میرا آئیڈیا تھا کہ جو عورت پرنسز ہونے کے باوجود گیم کلب چلا سکتی ہے اس کا تعلق لازماً خفیہ تنظیم سے ہی ہوگا ۔ فلاسٹر سے نہ سہی مادام بلیک سے سہی "۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا ۔

" ہونہہ ۔ ٹھیک ہے ۔ جم مارکر ۔ بس مجھے مزید کچھ نہیں پوچھنا ۔ تم اب اطمینان سے ان کو گولیوں سے اڑا دو "۔۔۔۔ پرنسز نے کہا اور واپس مڑنے ہی لگی تھی کہ باہر سے اچانک تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی عمران کی ناک سے ایک نامانوس سی بو ٹکرائی اور لاشعوری طور پر عمران نے اپنا سانس روک لیا ۔ دوسرے لمحے اس نے پرنسز اور اس جم مارکر دونوں کو ٹیڑھے میڑھے انداز میں نیچے گرتے دیکھا اس نے گردن موڑ کر دائیں بائیں دیکھا تو اس کے ساتھیوں کی گردنیں بھی ڈھلک چکی تھیں ۔ تھوڑی دیر بعد اس کے کانوں میں دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں ۔ اور عمران نے اسی طرح سانس روکے اپنی گردن کو سائیڈ پر کر لیا ۔ اور آنکھیں نیم باز کر لیں ۔ اس نے اپنا چہرہ

بھی اس طرح بنا لیا تھا جیسے وہ بھی اپنے ساتھیوں سمیت بیہوش ہو چکا ہو ۔ اسی لمحے کمرے کے دروازے میں سے چار مسلح افراد اندر داخل ہوئے ۔ وہ چاروں مقامی تھے ۔

" جلدی کرو ۔ انہیں کھول کر ویگن میں ڈالو ۔ جلدی کرو ۔ پرنسز اور جم مارکر بھی یہاں موجود ہیں ۔ انہیں ایسے پڑے رہنے دو ۔ باقی سب کو اٹھاؤ "۔۔۔۔ سب سے آگے آنے والے نے تحکمانہ انداز میں چیختے ہوئے کہا ۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسموں کے گرد موجود راڈز کھٹاک کھٹاک کی تیز آوازوں کے ساتھ کھلنے لگ گئے ۔

عمران چونکہ سمجھ ہی نہ سکا تھا کہ یہ کون سی پارٹی ہو سکتی ہے اس لئے اس نے فوری طور پر حرکت میں نہ آنے کا فیصلہ کر لیا تھا ۔ کام انتہائی تیز رفتاری سے ہو رہا تھا ۔ اس لئے تھوڑی دیر بعد عمران اپنے ساتھیوں سمیت بند باڈی کی ایک ویگن کے عقبی حصے میں فرش پر موجود تھا ۔ اور ویگن حرکت میں آ گئی تھی ۔ عقبی حصے میں ان کے علاوہ اور کوئی نہ تھا ۔ ویگن کے عقبی دروازے کو باہر سے لاک کر دیا گیا تھا ۔ ظاہر ہے ان کے خیال کے مطابق چونکہ وہ سب بے ہوش تھے ۔ اس لئے ان کے ساتھ کسی مسلح آدمی کو بھی نہ بٹھایا گیا تھا ۔

" عمران صاحب ۔ آپ ہوش میں ہیں "۔۔۔۔ اچانک صفدر کی آواز سنائی دی ۔

" ارے ۔ اب تم بھی میری طرح چکنی اور ڈھیٹ مٹی کے بن

گئے ہو"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اور پھر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ کہ صفدر کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو۔ تنویر۔ کیپٹن شکیل اور ٹائیگر بھی اٹھ کر بیٹھ گئے تھے۔

"ویری گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ڈھیٹوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ جولیا پر ابھی پاکیشیا کی ڈھیٹ مٹی نے اثر نہیں کیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ پارٹی کون ہو سکتی ہے"۔۔۔۔۔ صفدر نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"بظاہر تو ہماری حمایت اور جم مارکر کی مخالف ہی نظر آتی ہے لیکن ظاہر ہے۔ ہم سب ہمدرد تو یہاں اکٹھے ہو گئے ہیں۔ اس لئے اب ویگن رکے گی تب ہی پتہ چلے گا۔ تم سب ہوشیار رہنا۔ ہمیں یہ جس جگہ لے جا رہے ہیں وہاں پہنچتے ہی ہمیں حرکت میں آجانا ہو گا۔ تاکہ ہم پھر نہ بے بس کر لئے جائیں۔ اس کے بعد اصل صورت حال واضح ہو گی"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھیوں نے سر ہلا دیا۔

پھر تقریباً بیس پچیس منٹ تک مسلسل سفر کرنے کے بعد ویگن کی رفتار ہلکی ہونی شروع ہو گئی۔ اور وہ سب چوکنے ہو گئے تھوڑی دیر بعد ویگن ایک جھٹکے سے رکی اور اس کے ساتھ ہی عمران اور دوسرے ساتھی دوبارہ اُسی طرح لیٹ گئے جیسے پہلے پڑے ہوئے تھے۔

"ان سب کو اٹھاؤ۔ اور بڑے کمرے میں لوہے کی کرسیوں

پر جکڑ دو۔ میں اندر جا رہا ہوں۔ سمجھے۔ جلدی کرو۔ جلدی۔ ان کی تعداد زیادہ ہے۔ اس لئے دو پھیرے لگانے پڑیں گے"۔۔۔۔۔ وہی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ جس نے پہلے انہیں اٹھانے کے احکامات دیئے تھے۔ اور چند لمحوں بعد ویگن کا عقبی دروازہ کھل گیا اور پھر چار افراد اوپر چڑھ آئے۔

"یہیں قابو کر لو"۔۔۔۔۔ اچانک عمران نے آہستہ سے کہا۔ اور دوسرے لمحے عمران۔ صفدر۔ تنویر اور کیپٹن شکیل چاروں بجلی کی سی تیزی سے ان پر جھپٹ پڑے۔ وہ چاروں انہیں اٹھانے کے لئے جھک ہی رہے تھے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے اچانک جھپٹ پڑنے پر وہ چاروں چونکہ ہر لحاظ سے مطمئن تھے۔ اس لئے وہ مار کھا گئے۔ اور عمران اور اس کے ساتھیوں نے انہیں اس طرح جکڑ لیا کہ ان کے حلق سے بس ہلکی سی آوازیں ہی نکل سکیں۔ انہوں نے اپنے آپ کو چھڑانے کے لئے جدوجہد کی۔ مگر کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی باری باری ان چاروں کے جسم ڈھیلے پڑتے گئے۔ ان کی گردنیں ٹوٹ چکی تھیں اور وہ ہلاک ہو گئے تھے۔ ان کے کاندھوں سے لٹکی ہوئی مشین گنیں لے کر عمران اور اس کے ساتھی سوائے جولیا کے خاموشی سے ویگن سے نیچے اتر آئے۔ یہ ایک چھوٹی سی کوٹھی تھی۔ ویگن کے سامنے ایک کار موجود تھی۔ اور اس سے آگے برآمدہ اور پھر مین عمارت تھی۔ اور وہاں اور کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔

"میرا خیال ہے وہ چیختی ہوئی آواز والا ان کا لیڈر اندر اکیلا

ہے۔ اسے زندہ پکڑنا ہے" ـــــ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب ویگن اور کار کی اوٹ لے کر عمارت کی طرف بڑھنے لگے۔

"کیا ہوا تمہیں۔ ابھی تک لے کر نہیں آئے۔ جلدی کرو" ـــــ اچانک عمارت کے اندر سے وہی آواز سنائی دی اور پھر ایک آدمی اندر سے دوڑ کر باہر آتا ہوا دکھائی دیا۔ عمران ویگن کے بعد کار کی اوٹ لیتے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا۔ وہ آدمی کار کی دوسری سائیڈ سے دوڑ کر ویگن کے عقب کی طرف آ رہا تھا کہ یک لخت عمران نے چھلانگ لگائی اور وہ کار کے اوپر سے پھلانگتا ہوا اس آدمی سے جا ٹکرایا اور وہ چیختا ہوا نیچے گرا۔ اسی لمحے اس کے باقی ساتھی جو ویگن کے عقبی حصے کی آڑ میں تھے تیزی سے آگے بڑھ کر اس کے قریب پہنچ گئے۔

"دونوں ہاتھ اٹھا کر کھڑے ہو جاؤ ورنہ" ـــــ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اور وہ آدمی انتہائی حیرت بھرے انداز میں اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا چہرہ حیرت کی شدت سے تقریباً مسخ ہو کر رہ گیا تھا۔ اسی لمحے صفدر نے جھٹکے سے اس کی جیکٹ کو پیچھے کی طرف سے نیچے کر کے اسے اس کی آدھی پشت تک اتار دیا۔ اب وہ آدمی اپنے بازو بھی نہ ہلا سکتا تھا۔ ویسے بھی وہ حیرت کی زیادتی کی وجہ سے بت بنا ہوا تھا۔

"تت ــــ تت ـــ تم ہوش میں آ گئے۔ انتہائی زود اثر فالکم گیس کے فائر کے باوجود خود بخود ہوش میں آ گئے۔ تم ــــ تم میرے ساتھی" ـــــ اس آدمی نے اسی طرح شدید حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

"صفدر۔ تم اندر سے فالکم گیس کا اینٹی انجکشن تلاش کر کے جولیا کو ہوش میں لے آؤ۔ میں اسے اندر لے جاتا ہوں۔ باقی ساتھی باہر پہرہ دیں گے" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اس آدمی کو دھکیلتا ہوا عمارت کے اندر ایک بڑے کمرے میں آیا۔ جہاں بیس لوہے کی کرسیاں کمرے کی دیواروں کے ساتھ ساتھ فرش میں نصب تھیں۔ اس کے علاوہ دیواروں کے ساتھ بڑے خوفناک خاردار ہنٹر تیز دھار کے بھالے۔ خنجر وغیرہ ٹنگے ہوئے تھے۔ عمران نے اسے ایک کرسی پر بٹھا کر راڈز سے جکڑ دیا۔

"کیا نام ہے تمہارا" ـــــ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ڈینش۔ مگر تم کیسے ہوش میں آ گئے" ـــــ اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ نسخہ بھی بتا دوں گا۔ پہلے یہ بتاؤ کہ تم نے کس کے کہنے پر وہاں ریڈ کیا۔ اور ہمیں یہاں اٹھا لائے" ـــــ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے نہیں معلوم" ـــــ ڈینش نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ اب حیرت کے شدید ترین جھٹکے سے نکل کر کافی حد تک اپنے آپ کو سنبھال چکا تھا۔ عمران ہونٹ بھینچے ایک لمحے تک اسے دیکھتا رہا۔ پھر وہ تیزی سے مڑا اور اس نے ایک دیوار کے ساتھ لٹکا ہوا تیز دھار خنجر اتارا۔ اور واپس ڈینش

کی طرف آگیا۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سب کچھ سچ سچ بتا دو۔ ورنہ جو عبرتناک حالت تمہاری ہوگی۔ اس کے بعد موت بھی تمہارے قریب آتے خوف کھائے گی"۔۔۔ عمران نے خنجر کی نوک کو اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان رکھتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے ایک پارٹی نے ہائر کیا تھا"۔۔۔ ڈینش نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے یکلخت دردناک چیخ نکلی۔ اور اس کا راڈز میں جکڑا ہوا جسم بے بسی کے انداز میں پھڑکنے کی کوشش کرنے لگا۔ عمران نے بڑے سرد مہرانہ انداز میں خنجر کی نوک سے اس کی بائیں آنکھ کا ڈھیلا باہر کو اچھال دیا تھا۔ اور پھر چند لمحے تڑپنے کے ساتھ ہی ڈینش بے ہوش ہو گیا۔ عمران نے خنجر بائیں ہاتھ میں پکڑا اور دائیں ہاتھ سے اس کے گال پر تھپڑوں کی بارش کر دی۔ تیسرے یا چوتھے تھپڑ کے ساتھ ہی ڈینش ایک بار پھر چیختا ہوا ہوش میں آگیا اس کی اکلوتی آنکھ میں شدید خوف اور دہشت نمایاں تھی۔ جب کہ بائیں آنکھ سے نکلنے والے خون اور دوسرے مواد نے بہہ کر اس کے چہرے کو انتہائی ڈراؤنا بنا دیا تھا۔

"سچ سچ بتا دو۔ ورنہ اس بار دوسری آنکھ بھی نکال دوں گا بولو"۔۔۔ عمران کا لہجہ اسی طرح سرد تھا۔

"بب۔۔۔ بب۔۔۔ بتاتا ہوں۔ خدا کے لئے مجھے مت مارو۔ بتاتا ہوں"۔۔۔ ڈینش نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔ اور

اس کے ساتھ ہی جیسے ٹیپ ریکارڈ چل پڑتا ہے۔ اس طرح اس نے جم مارکر کے پاس جانے اس سے ہونے والی تمام گفتگو اور پھر آخر میں ریڈ کرنے اور یہاں تک آنے کی پوری روئیداد تفصیل سے بتا دی۔ اور عمران سمجھ گیا کہ جم مارکر نے صرف انا اور اپنی بات کو اوپر رکھنے کی غرض سے یہ ڈرامہ کھیلا ہے۔ لیکن اس کے اس ڈرامے نے ان کی جانیں بچا دی تھیں۔ ورنہ اس بار وہ واقعی یقینی موت کا شکار ہو جاتے۔

"سنو۔ ہم تمہیں زندہ چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ تم جم مارکر کو کہہ دینا کہ ہم اچانک ہوش میں آگئے تھے۔ اس لئے تم اپنا بچاؤ نہ کر سکے۔ اگر تم ہمیں کوئی ایسی رہائش گاہ کا پتہ بتا دو جس کا علم سوائے تمہاری ذات کے اور کسی کو نہ ہو۔ اور وہاں ضروری اسلحہ اور کاریں وغیرہ بھی موجود ہوں۔ لیکن یہ یاد رکھنا اگر تم نے ہمیں ڈاج دینے کی کوشش کی تو پھر تم چاہے پاتال میں کیوں نہ گھس جاؤ۔ تمہیں عبرتناک موت کے لئے ہم ڈھونڈ نکالیں گے"۔۔۔ عمران نے کہا اور ڈینش کی اکلوتی آنکھ میں یکلخت ایک چمک سی لہرا اٹھی۔

"مارٹن کالونی۔ کوٹھی نمبر ایک سو بارہ بلاک سی وہ میرا خاص خفیہ اڈہ ہے۔ اس کے متعلق سوائے میرے اور کوئی نہیں جانتا۔ وہاں تمہیں اپنے مطلب کی ہر چیز مل جائے گی۔ میں نے انتہائی ایمرجنسی حالات کے پیش نظر اسے اپنے بچاؤ کے لئے آخری پناہ گاہ کے طور پر رکھا ہوا ہے"۔۔۔ ڈینش نے فوراً جواب

دیا اور جیسے ہی اس کا فقرہ ختم ہوا عمران کا ہاتھ بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے حرکت میں آیا۔ اور خنجر ڈینیش کی شہ رگ میں اترتا چلا گیا۔ ڈینیش نے زوردار چیخ ماری اور پھر چند لمحے تڑپنے کے بعد اس کی اکلوتی آنکھ بے نور ہو گئی۔ اور گردن ڈھلک گئی۔ عمران نے خنجر کھینچ کر اس کی قمیض سے ہی صاف کیا۔ اور پھر اُسے واپس دیوار پر اُسی جگہ ٹانک دیا جہاں وہ پہلے موجود تھا۔ اس نے راڈز کھول کر اس کی لاش کو گھسیٹ کر فرش پر گرا دیا۔ اور خود تیزی سے چلتا ہوا کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا اور صفدر برآمدے میں ہی موجود تھے۔ صفدر نے انٹی انجکشن تلاش کر لیے تھے۔ اس لئے اس نے جولیا کو یہ انجکشن لگا کر ہوش دلا دیا تھا۔ باقی ساتھی ادھر ادھر بکھرے ہوئے تھے۔

"کیا ہوا۔ اس سے کچھ پتہ چلا"—— صفدر نے عمران کو باہر آتے دیکھ کر پوچھا۔

"ہاں کچھ پتہ چلا ہے۔ لیکن ہمیں فوراً اس ویگن کے ذریعے ہی یہاں سے نکلنا ہے"—— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور وہ سب دوڑتے ہوئے اُسی ویگن کی طرف بڑھ گئے۔ اور چند لمحوں بعد ویگن انہیں لئے ہوئے اس چھوٹی سی کوٹھی سے باہر آ گئی۔ سٹیرنگ پر عمران خود تھا۔ باقی سب ساتھی ویگن کے عقبی حصے میں تھے۔ اور عمران نے باہر سے کنڈہ لگا دیا تھا۔

عمران نے کوٹھی سے باہر آ کر اس علاقے کا نام ایک ریستوران کے بورڈ پر پڑھا اور پھر مارٹن کالونی کی طرف بڑھ گیا۔ چونکہ شہر

کا نقشہ اس کے ذہن میں موجود تھا۔ اس لئے وہ اطمینان سے ویگن چلاتا ہوا آگے بڑھتا جا رہا تھا۔ ویسے وہ دل ہی دل میں پچھتا بھی رہا تھا کہ اس نے ڈینیش کو قتل کرنے میں جلدی کی ہے۔ اس سے اس نے یہ نہیں پوچھا کہ وہ انہیں کہاں سے اٹھا کر لایا تھا۔ ورنہ وہ واپس جا کر آسانی سے اس جم مارکر اور پرنسز ڈنسی کو وہاں سے اٹھا لاتے اور اس کے بعد ان کے لئے مشن کی کامیابی انتہائی آسان ہو جاتی لیکن اس وقت اس کے ذہن میں یہی خیال آیا تھا کہ کہیں جم مارکر اپنے ساتھیوں سمیت اپنے پلان کے مطابق یہاں نہ پہنچ جائے۔ اس لئے اس نے جلدی کی تھی۔ حالانکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ فالکم گیس کا شکار انٹی انجکشن کے بغیر چار گھنٹوں سے پہلے کسی طرح بھی ہوش میں نہیں آ سکتا۔ لیکن پھر وہ یہ سوچ کر مطمئن ہو گیا کہ ہو سکتا ہے اس ڈینیش نے ایسا پلان بنایا ہو کہ ان کے آنے کے بعد اس کا وہاں موجود کوئی آدمی ان دونوں کو انٹی انجکشن لگا کر چلا جائے اس طرح وہ پانچ دس منٹ بعد خود بخود ہوش میں آ جاتے۔

تھوڑی دیر بعد وہ مارٹن کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ بلاک سی کے سامنے پہنچ گئے۔ کوٹھی پر تالا پڑا ہوا تھا۔ ویسے بھی یہ کوٹھی کالونی کے سب سے آخری حصے میں اور خاصی ہٹ کر بنی ہوئی تھی عمران نے ویگن روکی اور پھر ویگن کے ڈیش بورڈ کا ایک خانہ کھولا۔ تو اس میں سے اُسے ایک مڑی ہوئی تار مل گئی تھی۔ تار لے کر وہ نیچے اترا اور چند لمحوں کی کوشش کے بعد وہ اس تار کی مدد سے

تالا کھول لینے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ پھاٹک کھول کر وہ واپس مڑا اور پھر ویگن کو سٹارٹ کر کے کوٹھی کے اندر لے گیا۔ کوٹھی واقعی خالی پڑی ہوئی تھی۔ اور اس کی ظاہری حالت بھی بتا رہی تھی کہ کافی عرصے سے خالی ہے۔ عمران نے ویگن جا کر پورچ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ ویگن کی عقبی طرف آیا۔ اس نے عقبی دروازہ جس کا کنڈا باہر سے بند ہوتا تھا کھولا۔ اور اس کے ساتھی ایک ایک کر کے نیچے اترنے لگے۔

"تنویر، تم اس ویگن کو یہاں سے لے جاؤ۔ اور اس کالونی سے کہیں دور چھوڑ کر واپس آ جاؤ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس ویگن کی وجہ سے وہ لوگ یہاں ہمیں تلاش کر لیں"۔۔۔۔ عمران نے تنویر سے کہا۔ اور تنویر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔ اور دروازہ کھول کر سٹیرنگ پر بیٹھ گیا۔ کیپٹن شکیل پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ جب تک تنویر ویگن موڑ کر پھاٹک تک پہنچا اس نے پھاٹک کھول دیا اور تنویر ویگن باہر نکال کر لے گیا۔ کیپٹن شکیل نے پھاٹک بند کر دیا لیکن چھوٹی کھڑکی کی کنڈی اندر سے نہ لگائی۔ تاکہ تنویر واپسی کے وقت بغیر کال بیل بجائے اندر آ سکے۔ اس نے تنویر کو اس بات سے اس وقت آگاہ کر دیا تھا۔ جب وہ ویگن کو پھاٹک سے گزار کر باہر لے جا رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد کوٹھی کی مکمل تلاشی لی جا چکی تھی۔ کوٹھی میں ایک کار بھی موجود تھی۔ ضروری اسلحہ بھی۔ میک اپ کا سامان۔ مختلف ٹائپ کے لباس اور اس کے ساتھ ڈبوں میں بند غذا بھی

کافی مقدار میں موجود تھی۔

"فی الحال تو چھپنے کے لئے یہ کوٹھی ٹھیک ہے"۔۔۔۔ عمران نے ایک صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"فی الحال کا کیا مطلب"۔۔۔۔ صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"بہرحال یہ ہمارا اپنا اڈہ نہیں ہے۔ اس لئے اس وقت تک ہمیں یہاں رہنا ہے۔ جب تک کہ صحیح صورت حال کا اندازہ نہ ہو جائے۔ میرے خیال میں سب سے پہلے ہمیں ایک دوسرے کا حال چال پوچھ لینا چاہیئے۔ خرم تم نے پہلے تو رپورٹ دے دی تھی کہ تمہیں ہاکسن کو قتل کرتے ہوئے پکڑ لیا گیا۔ اور پھر تم نے انتقاماً سیکرٹ سروس کا آپریشنل ہیڈ کوارٹر اڑا دیا۔ لیکن دوسری بار میں نے تمہیں کہا تھا کہ تم پرلنسز ڈلنسی کو جا کر چیک کرو تاکہ معلوم ہو سکے کہ وہ کس حد تک فلاسٹر کے سلسلہ میں ملوث ہے۔ لیکن تم مارکر کی قید میں پہنچ گئے۔ یہ سب کیسے ہوا۔ پہلے تم اپنی رپورٹ دے دو"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔ باقی ساتھی بھی غور سے بلیک زیرو کی طرف دیکھنے لگے۔

"پہلے ان صاحب سے تعارف تو کراؤ۔ ہمیں پتہ چلے کہ یہ کون صاحب ہیں اور کیسے اچانک ہمارے درمیان ٹپک پڑے ہیں"۔۔۔۔ جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"ان صاحب کا نام خرم ہے۔ فری لانسر جاسوس ہیں۔ ملٹری سیکرٹ سروس سے تعلق رہا ہے ان کا چیف کے کہنے پر میں

اکثر انہیں مختلف مقاصد کے لئے ہائر کرتا رہتا ہوں" ـــــ عمران نے خلاف توقع سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ اس بار آپ کا دیا ہوا معاوضہ بے حد مہنگا پڑا ہے" ـــــ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جتنے فی صد مہنگا پڑا ہے بتا دو۔ تاکہ اتنی کٹوتی کر کے اسے سستا بنا دوں۔ بھائی جاسوسی صرف نگرانی کرنے کا نام نہیں ہے اور نہ ہی ملٹری سیکرٹ سروس کی طرح۔ بس جا کر ایک آدھ چھاؤنی اڑا دی۔ اور مونچھوں کو تاؤ دینا شروع کر دیا۔ سیکرٹ سروس کے ساتھ کام کرتے ہوئے تو دانتوں پسینہ آنے لگ جاتا ہے۔ بشرطیکہ تمہارے دانت اصلی ہوں تو" ـــــ عمران نے کہا۔ اور بلیک زیرو مسکرا دیا۔ اور پھر اس نے تفصیل سے پرنس ڈنسی سے ملاقات کے لئے اپنی کوشش سے لے کر اس سے ملاقات اور پھر مادام بلیک سے ملاقات تک پوری کہانی بتا دی۔

" اوہ تو تم اس مادام بلیک کی خدمت میں حاضری دے چکے ہو۔ اس کا حلیہ اور پوری تفصیل بتاؤ" ـــــ عمران نے چونک کر کہا۔

" وہ وہیل چیئر پر بیٹھی رہتی ہے۔ اس کا پورا جسم معذور اور مفلوج ہے۔ وہ صرف زبان سے حکم دیتی ہے۔ اور اس کے حکم کی تعمیل ہو جاتی ہے" ـــــ بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" خرم صاحب درست کہہ رہے ہیں۔ ہماری بھی اس سے ملاقات ہو چکی ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس نے اپنے اور تنویر کے ڈنسی گیم کلب میں جا کر رچمنڈ سے ملاقات اور اس کے بعد مادام بلیک کے اس پر اسرار کمرے سے لے کر واپس اپنی رہائش گاہ میں اس کے آدمیوں سمیت پہنچنے اور پھر ان آدمیوں کے جسموں میں اچانک بم پھٹنے تک پوری تفصیل بتا دی۔

" اوہ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ یہ مادام بلیک تو بے حد ہوشیار عورت ثابت ہو رہی ہے۔ لازماً اس نے اپنے آدمیوں کے جسموں میں کوئی ایسا آلہ پہنچایا ہوا ہے جس سے وہ ان کی نقل و حرکت ان کے ارد گرد کا ماحول اور ہو سکتا ہے کہ وہاں پیدا ہونے والی آوازیں بھی وہ کسی ریسیونگ سیٹ پر سن رہی ہو گی اور پھر اس آلہ میں وائرلیس کنٹرول طاقتور بم بھی موجود ہو گا۔ اس طرح اس نے تم دونوں کو ہلاک کرنے کی پلاننگ کی" ـــــ عمران نے چونک کر کہا اور کیپٹن شکیل نے سر ہلا دیا۔

" اب درویشوں کے قصے تو ختم ہو گئے۔ اب درویشن اپنا قصہ سنائے گی" ـــــ عمران نے آخر میں جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اور اس بار سب ساتھیوں سمیت جولیا بھی ہنس پڑی۔ اسی لمحے تنویر بھی اندر آ گیا۔ اس نے بتایا کہ وہ کافی دور ویگن کو چھوڑ کر ایک پبلک بس کے ذریعے واپس آیا ہے۔ تو عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔ جولیا کے پاس بتانے کے لئے کچھ زیادہ مواد نہ تھا۔ اس نے صرف اتنا بتایا کہ صفدر اور اس نے الفانسو کی مدد سے جم مارکر کو گھیرنے اور ختم کرنے کا پلان بنایا تھا لیکن

پھر تنویر اور کیپٹن شکیل کے زخمی ہو کر ہسپتال پہنچنے کی اطلاع ملی۔ تو انہوں نے الفانسو کی مدد سے وہاں ریڈ کیا۔ کمپیوٹر کو بیکار کر دیا گیا تھا۔ تنویر اور کیپٹن شکیل بھی اب تقریباً صحت مند ہو چکے تھے۔ وہاں اس وارڈ میں موجود سب افراد کا خاتمہ کر کے وہ جب واپس جا رہے تھے۔ تو اچانک ایک راہداری کی چھت سے ان پر سرخ رنگ کی شعاعوں کا دھارا پڑا۔ اور وہ بیہوش ہو گئے۔ اس کے بعد انہیں ہوش آیا تو وہ عمران اور باقی ساتھیوں کے ساتھ موجود تھے۔

" اس کا مطلب ہے اس الفانسو کو پہلے ہی ختم کر دیا گیا ہو گا "
عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ وہ اچھا دوست تھا " ——— صفدر نے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ چیف کی ساری پلاننگ بیکار چلی گئی "
عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب۔ چیف کی پلاننگ کیسے بیکار جا سکتی ہے " ———
جولیا نے چونک کر قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" بیکار تو کیا بے بس کہو۔ بلکہ بے ٹرک کہو۔ ہونہہ۔ چلے تھے عمران کے مشورے کے بغیر پلاننگ کرنے " ——— عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

" تم اپنے آپ کو سمجھتے کیا ہو۔ اور سنو تم یہاں آ کے کیوں منہ اٹھائے۔ یہ مشن ہمارا ہے اور ہم نے اسے مکمل کرنا ہے سمجھے " ——— عمران کی توقع کے عین مطابق جولیا بپھر گئی۔

" ٹھیک ہے۔ جاؤ۔ کر لو مکمل۔ میں تو ٹائیگر سمیت آج ہی واپس جا رہا ہوں۔ اور مسٹر خرم آپ بھی تیاری کریں اور جو چیک ایڈوانس کے طور پر وصول کیا ہے۔ اس کی واپسی کا بھی بندوبست کر لیں۔ میں باتھ روم جا رہا ہوں۔ اس دوران تم تیاری کر لو۔ ہماری روانگی ضروری ہو گی " ——— عمران نے کہا۔ اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" ویسے عمران کی بات درست ہے۔ اس بار واقعی ہماری ساری پلاننگ یکسر فیل ہو کر رہ گئی ہے۔ اب تک ہم فلاسٹر کے ہیڈ کوارٹر کو بھی تلاش نہیں کر سکے۔ اس کی تباہی کا مرحلہ تو نہ جانے کب آئے گا " ——— صفدر نے عمران کے جاتے ہی بات کی۔ اور سب کے ہونٹ بھنچ گئے۔ کیونکہ صفدر کی بات واقعی درست تھی۔

" لیکن عمران سے تو پوچھو۔ اس نے خود کون سا تیر مار لیا ہے "
تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد عمران واپس آیا تو صفدر نے تنویر کی بات اس سے کر دی۔

" کیا کرو گے سن کر۔ اور نہ ہی سنو تو اچھا ہے۔ اس میں چند حسیناؤں کے نام آتے ہیں " ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ظاہر ہے۔ تم کیا بتاؤ گے۔ تمہارے پاس کچھ بتلانے کو ہو تو بتاؤ گے۔ تم بھی تو ہمارے ساتھ ہی اس جم مارکر کے ہاتھ گرفتار ہو چکے تھے " ——— جولیا ابھی تک غصے میں تھی۔

"عمران صاحب۔ میرے خیال میں یہ مشن واقعی ہمارے بس کا روگ نہیں ہے۔ اس لئے ہمیں واپس چلا جانا چاہئے۔ ویسے بھی ابھی فلاسٹر نے کوئی ایسا کام تو کیا ہی نہیں کہ پاکیشیا یا دوسرے اسلامی بلاکس کے لئے کوئی خطرہ پیدا ہو۔ جب وہ ایسا کرے گی تو پھر دیکھ لیں گے" ـــــ صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم ـــــ تم یہ کہہ رہے ہو۔ یہ بزدلی کی باتیں تم کر رہے ہو حیرت ہے" ـــــ جولیا سے نہ رہا گیا تو وہ بھی بول ہی پڑی جب کہ باقی ساتھی بھی حیرت سے صفدر کو دیکھنے لگے تھے۔ صرف عمران کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔ کیونکہ وہ جانتا تھا۔ کہ صفدر نے یہ بات کیوں کی ہے۔ وہ اس طرح عمران کو روک کر کام پر آمادہ کرنا چاہتا تھا۔

"ہاں۔ میں اس لئے ایسا کہہ رہا ہوں کہ باس نے بھی اس مشن کو زیادہ اہمیت نہ دی تھی۔ ورنہ وہ لازماً عمران کو لیڈر بنا کر بھیجتا۔ جب کہ اس بار اس نے سارا مشن ہم پر چھوڑ دیا اس کے بعد ہم سے کوئی واسطہ بھی نہیں رکھا۔ اب اگر یہ آدمی اچانک ہمیں وہاں سے نہ نکال لاتے تو ظاہر ہے۔ اس وقت تک ہماری لاشیں کسی گٹر میں بہہ رہی ہوتیں" ـــــ صفدر نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ واقعی باس نے ہم سے اب تک کوئی رابطہ ہی نہیں کیا۔ حالانکہ باس نے خود کہا تھا۔ کہ وہ ہمیں ساتھ ساتھ

گائیڈ کرتا رہے گا" ـــــ اس بار تنویر نے کہا۔

"ہوسکتا ہے۔ تمہارا باس کسی بدبودار گٹر میں تیراکی کی مشق کرتا پھر رہا ہو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو کے بے اختیار ہونٹ بھنچ گئے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران اس پر طنز کر رہا ہے۔

"پھر وہی بکواس۔ ہزار بار میں نے کہا ہے کہ باس کے متعلق ایسی باتیں نہ کیا کرو۔ وہ تمہاری طرح احمق نہیں ہے سمجھے" ـــــ جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ اس طرح کی باتیں کر کے ہم صرف وقت ضائع کر رہے ہیں۔ ہمیں مشن کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ میں نے اس ساری صورت حال کا جو تجزیہ کیا ہے وہ میں بتا دیتا ہوں" ـــــ کیپٹن شکیل جو اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا یکلخت بول پڑا۔ اور وہ سب چونک کر کیپٹن شکیل کو دیکھنے لگے۔

"ہمارا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے پاس فلاسٹر کے بارے میں سرے سے کوئی کلیو ہی نہیں ہے اور اس تنظیم کو اس قدر خفیہ رکھا گیا ہے کہ یہاں بھی اسے کوئی نہیں جانتا۔ لارڈ باٹر کا ایک کلیو تھا۔ لیکن اسے بھی ہمارے سامنے ہلاک کر کے بنا دیا گیا ہے۔ اور اب تک ہم نے جو کچھ بھی کارکردگی دکھائی ہے۔ اس کے نتیجے میں فلاسٹر کی بجائے ایک اور تنظیم سامنے آگئی ہے۔ جس کی سربراہ وہ معذور

عورت مادام بلیک ہے۔ فلاسٹر کی طرف اٹھنے والا ہر قدم ہمیں مادام بلیک کے پاس ہی پہنچا دیتا ہے اور عمران صاحب نے بتایا ہے کہ ڈینیش کے مطابق ہم سے پوچھ گچھ کرنے کے لئے پرنسز ڈلنسی مادام بلیک کے نمائندے کے طور پر آئی تھی۔ تو اس کا مطلب ہے کہ یا تو یہ پرنسز ڈلنسی خود مادام بلیک ہے۔ وہ دو مختلف روپ رکھتی ہے۔ یا پھر پرنسز ڈلنسی اس کی اہم ترین ایجنٹ ہے۔ ویسے بھی ہمارے ساتھ ڈلنسی گیم کلب کے انچارج ریمنڈ نے جو کچھ کیا اسکے بعد ہم مادام بلیک کے پاس پہنچ گئے تھے۔ اس سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ان دونوں کے درمیان گہرے تعلقات موجود ہیں۔ جہاں تک فلاسٹر کا تعلق ہے۔ میرے خیال میں فلاسٹر صرف ایک فرضی نام کے طور پر مشہور کیا گیا ہے۔ اصل تنظیم ہی مادام بلیک والی ہی ہے۔ اس لئے ہمیں اب پوری توجہ اس مادام بلیک کی طرف لگا دینی چاہیئے۔ جہاں تک جم مارکر کا تعلق ہے۔ ہم اب تک صرف فلاسٹر کے سلسلے میں معلومات حاصل کرنے کے چکر میں اس کی طرف پوری توجہ نہیں کر سکے۔ اس لئے میرا خیال ہے ہمیں دو گروپ بنا لینے چاہئیں۔ ایک جم مارکر کے خلاف کام کرے دوسرا مادام بلیک کے خلاف۔ اگر ہم مادام بلیک کو قابو کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ تو پھر مجھے یقین ہے کہ فلاسٹر والا عقدہ بھی حل ہو جائے گا"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن مادام بلیک کے بارے میں بھی تو ہمارا حال فلاسٹر جیسا

ہی ہے"۔۔۔۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" میرا خیال ہے کہ مادام بلیک تک پہنچنے کے لئے ہمیں پرنسز ڈلنسی کو قابو میں کرنا چاہئے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

" واہ یہ ہوئی نا پہلی کام کی بات۔ بس تم یہ کام مجھ پر چھوڑ دو۔ خوب صورت عورتوں کو قابو کرنے کا فن مجھے آتا ہے"۔۔۔۔ اچانک عمران نے کہا۔ اور جولیا کے علاوہ باقی ساتھی عمران کی یہ بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے۔

" تو تم یہاں اس لئے آئے ہو۔ اب میں سمجھ گئی ہوں۔ چیف نے تمہیں بتا دیا ہوگا پرنسز ڈلنسی کے متعلق اور تم رال ٹپکاتے پہنچ گئے یہاں۔ میں دیکھتی ہوں تم کیسے قابو میں کرتے ہو اس ڈلنسی کو۔ میں تمہیں گولی مار دوں گی"۔۔۔۔ جولیا نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

" اب میں تمہیں تو ناراض نہیں کر سکتا۔ ٹھیک ہے۔ تنویر پرنسز ڈلنسی کو قابو میں کرے گا اور میں اور ٹائیگر اس جم مارکر کے خلاف کام کریں گے"۔۔۔۔ عمران نے خلاف توقع انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور جولیا جو شاید عمران سے کسی اور بات کی توقع کر رہی تھی۔ وہ پہلے تو چند لمحے حیرت سے عمران کو دیکھتی رہی پھر یک لخت اس کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔ جیسے عمران نے اس کی بات مان کر اس کے دل کو انتہائی مسرت سے پُر کر دیا ہو۔

" ٹھیک ہے۔ میں اور جولیا پرنسز ڈلنسی کے خلاف کام کریں

گے" ـــــ تنویر نے اپنے مطلب کی بات کر دی۔

"عمران صاحب۔ آپ جو کچھ طے کرتے رہیں میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن آپ نے مجھے معاوضہ دے کر صرف ایک کام کے لئے ہائر کیا تھا۔ وہ میں نے کر دیا۔ یہ اور بات ہے کہ مجھے ٹریس کر لیا گیا۔ اس کے باوجود میں نے جم مارکر کا آپریشنل ہیڈ کوارٹر تباہ کر کے اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی۔ اس کے بعد آپ نے مجھے پرنسز ڈنسی کو چیک کرنے کا کام سونپا اور اب پرنسز ڈنسی کے خلاف آپ کے ساتھی کام کریں گے۔ اس لئے میرا خیال ہے اب آپ یا تو مجھے واپس جانے دیں یا پھر نیا معاوضہ طے کر کے مجھے کوئی کام بتائیں" ـــــ اچانک بلیک زیرو نے بات کرتے ہوئے کہا۔ دراصل وہ موجودہ سچویشن میں اپنے آپ کو عجیب سی مشکل میں محسوس کر رہا تھا۔

"معاوضہ تو کھائی تمہیں چیف نے دینا ہے۔ میں تو آغا سلیمان پاشا کی تنخواہ نہیں دے سکا تمہیں معاوضہ کہاں سے دوں گا۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم فی الحال انتظار کرو۔ ہو سکتا ہے چیف کی کال آ ہی جائے" ـــــ عمران نے کہا اور بلیک زیرو خاموش ہو گیا۔ ظاہر ہے وہ تو جانتا تھا کہ چیف کی کال کہاں سے آ سکتی ہے۔ ویسے اس وقت وہ سخت ضرورت محسوس کر رہا تھا کہ کسی طرح کوئی ایسا سیٹ اپ ہو جائے کہ ایکسٹو کے لہجے میں اس کی موجودگی میں ممبرز کی بات ہو جاتے کیونکہ سیکرٹ سروس کے ممبران کی نظروں میں اس نے اپنے لئے شکوک کے

گہرے سائے منڈلاتے ہوئے دیکھ لئے تھے۔ لیکن ظاہر ہے وہ س پوزیشن میں کچھ بھی نہ کر سکتا تھا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے ابھی تک یہ نہیں بتایا کہ آپ نے کیا کیا اور پھر آپ کیسے جم مارکر کے ہاتھ لگ گئے" ـــــ صفدر نے کہا۔ اور جواب میں عمران نے رچمنڈ سے ملنے اور ٹریل زیرو ہ مادام بلیک کو فون کرنے اور پھر اچانک بے ہوش ہو جانے کی تفصیل تو بتا دی۔ لیکن وہ معلومات جو اس نے رچمنڈ سے حاصل کی تھیں وہ اس نے نہ بتائیں۔

"لیکن رچمنڈ کو تو آپ پر شک ہی نہ تھا۔ اور آپ کے متعلق ی کسی کو معلوم نہ تھا کہ آپ اس کوٹھی میں ہیں۔ پھر کس نے وہاں س حیرت انگیز انداز میں آپ کو بے ہوش بھی کر دیا۔ اور پھر م مارکر تک بھی پہنچا دیا" ـــــ صفدر نے کہا۔

"میں نے اپنے طور پر جو تجزیہ کیا ہے۔ اس کے مطابق یہ کام ی مادام بلیک کا ہی ہے۔ رچمنڈ نے فون پر مادام بلیک ے رابطہ کر کے میرے متعلق بات کی مگر بعد میں یہ بتایا گیا کہ ہ مصروف ہے۔ کل سے پہلے ملاقات نہیں ہو سکتی۔ اس کے ھ دیر بعد واردات ہوئی۔ فون پیس میں ہلکا سا دھماکہ ہوا اور ں کے بعد میں بے ہوش ہو گیا۔ ہوش آیا تو آپ کے اتھ موجود تھا۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ مادام بلیک نے رچمنڈ ی کال ملنے کے بعد باقاعدہ وہاں چیکنگ کی اور ہو سکتا ہے ں نے کسی خفیہ مشین کے ذریعے میرا میک اپ چیک کر لیا ہو۔

چنانچہ اس نے مجھے اس فون بیس کے اندر موجود بے ہوش کر دینے والی طاقتور گیس یا شعاعوں کی مدد سے بے ہوش کر دیا۔ لیکن ان ساری باتوں کے ساتھ ساتھ اس ڈینیش نے جو کچھ بتایا ہے اس کے مطابق جم مارکر اور مادام بلیک دونوں کے درمیان کوئی رابطہ نہیں ہے۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے واقف بھی نہیں ہیں۔ اور یہ مادام بلیک عجیب سا کردار بن کر سامنے آ رہی ہے۔ تنویر اور کیپٹن شکیل کو تو اس نے واقعی ہلاک کرنے کی کوشش کی شاید اس لئے کہ یہ دونوں اس کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچ گئے تھے۔ اور ہو سکتا ہے اُسے خطرہ ہو کہ ان لوگوں نے کوئی ایسا نشان ذہن میں رکھ لیا ہو جس سے اس کا ہیڈ کوارٹر ٹریس ہو سکتا ہو۔ لیکن خرم کو اس نے براہِ راست جم مارکر کے حوالے کر دیا۔ چلو یہ سوچ لیا جائے کہ اس نے خرم کو ایک بیکار آدمی سمجھ لیا تھا۔ لیکن مجھے اگر اس نے بے ہوش کیا تھا تو پھر مجھے اس نے کیوں جم مارکر کے حوالے کیا۔ ایک بات۔ اور دوسری بات کہ پھر پرنسز ڈنسی وہاں اس کا نمائندہ بن کر پوچھ گچھ کرنے بھی پہنچ گئی۔ حالانکہ وہ یہ پوچھ گچھ مجھے جم مارکر کے حوالے کرنے سے پہلے بھی براہِ راست کر سکتی تھی۔ پھر وہ مجھے پہچانتی بھی نہ تھی۔ ان ساری باتوں سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ مادام بلیک کسی ایسی مشکل میں ضرور پھنسی ہوئی ہے۔ کہ وہ براہِ راست ہمارے خلاف کوئی قدم اٹھانے سے ہچکچاتی ہے اور خود کام کر کے جم مارکر کو آگے کر دیتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے

س بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا جولیا یک لخت بیٹھے بیٹھے بے اختیار اچھل پڑی۔ ور وہ سب جولیا کو اس طرح اچھلتے دیکھ کر چونک پڑے۔

"اوہ۔ باس کی کال ہے۔ میں آ رہی ہوں"۔۔۔۔ جولیا نے کان ں پہنے ہوئے ٹاپس پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے ٹھ کر اس کمرے سے باہر چلی گئی۔ شاید خرم اور ٹائیگر کی موجودگی کی وجہ سے وہ ان کے سامنے کال اٹنڈ نہ کرنا چاہتی تھی۔ لیکن اس کی کال کا سن کر سب سے زیادہ حیران بلیک زیرو دکھائی ے رہا تھا۔ کیونکہ ظاہر ہے جس باس کی بات وہ کر رہی تھی، ہ بذاتِ خود یہاں موجود تھا۔ عمران بھی یہاں تھا۔ تو پھر کون سا اس اُسے کال کر رہا تھا۔ اور بلیک زیرو کو بھی معلوم تھا کہ اس ے ٹاپس میں موجود انتہائی طاقتور مگر جدید ترین ٹرانسمیٹر جولیا کو ودیا تھا۔ اس نے بے اختیار عمران کی طرف دیکھا مگر عمران کا چہرہ سپاٹ تھا۔ بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچ لئے۔ پھر جولیا وڑا ہی دوسرے کمرے سے واپس آ گئی۔ اس نے کان میں موجود ٹاپس نکال کر ہتھیلی میں پکڑا ہوا تھا۔

"چیف تم سے بات کرنا چاہتا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے ٹاپس مران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ انتہائی سنجیدہ سا ہو رہا تھا۔ عمران نے ٹاپس کی پچھلی طرف انگلی رکھ کر اُسے دبایا۔

"یس سر۔ عمران بول رہا ہوں اوور"۔۔۔۔ عمران نے مؤدبانہ

لہجے میں کہا۔
"عمران مشن کے سلسلے میں کیا پیش رفت ہوئی ہے اوور"۔
ایکسٹو کا لہجہ انتہائی سخت اور سرد تھا۔ اور بلیک زیرو کی
حالت دیکھنے والی تھی۔ اس کی سمجھ میں یہ سارا چکر نہ آرہا تھا
وہ خود یہاں موجود تھا۔ اور عمران بھی۔ لیکن ایکسٹو اس کے
سامنے عمران سے بات بھی کر رہا تھا۔ حقیقتاً اس کا ذہن گھوم
کر رہ گیا تھا۔
"یس سر فی الحال آپکی سروس کے ممبران چوہوں کی طرح ادھر ادھر
دوڑتے پھر رہے ہیں۔ انہیں نہ کوئی کلیو مل رہا ہے۔ نہ کو
لائن آف ایکشن اوور"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جوا
دیا۔ لہجہ البتہ مؤدبانہ ہی تھا۔
"تم ان کی بات چھوڑ دو۔ مجھے معلوم ہے کہ انہوں نے کیا
ہے اور کیا نہیں کیا۔ میری نظریں ہر لمحے ان پر رہی ہیں۔
معلوم ہے کہ مادام بلیک نے کس طرح سیکرٹ سروس کے م
کو جم مارکر کے حوالے کیا۔ جم مارکر کی پلاننگ سے میں پہلے
واقف تھا۔ اس لئے مجھے معلوم تھا کہ اس کا خاص آدمی ڈ
تم سب کو بے ہوش کر کے لے جائے گا۔ اور میری پلاننگ
اس سلسلہ میں کچھ اور تھی۔ لیکن تم لوگوں نے اچانک ڈینڈ
اور اس کے آدمیوں کا خاتمہ کر کے ساری پلاننگ ختم کر
ہے۔ بہرحال سیکرٹ سروس کی بات چھوڑ دو۔ تم اپنی بات
تم مجھے یہ کہہ کر آئے تھے۔ کہ تم نے ہائر کردہ ایجنٹ خر

ذریعے براہِ راست فلاسٹر تک پہنچنے کی پلاننگ کی ہے۔ حالانکہ میں
نے دیکھا ہے کہ تمہارا ہائر کردہ آدمی خرم بھی ہر معاملے میں
ناکام رہا ہے اور تم بھی اوور"۔۔۔۔ ایکسٹو کا غصہ عروج پر تھا۔
اس کے لہجے میں کوبرے سانپ جیسی پھنکار تھی۔ اور عمران جیسا
شخص بھی بے اختیار سہم کر رہ گیا تھا۔
"خرم نے بہرحال ایک کارنامہ تو سرانجام دیا ہے جناب۔
لیکن دراصل ان لوگوں نے فلاسٹر کو اس طرح خفیہ رکھا ہوا ہے۔
کہ باوجود انتہائی کوشش کے کوئی معمولی سا کلیو بھی نہیں مل
رہا اوور"۔۔۔۔ عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔
"مجھے معلوم ہے کہ اس نے سیکرٹ سروس کا آپریشنل ہیڈ
کوارٹر تباہ کر دیا ہے۔ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو شاید اب تک
میں خود اسے گولی سے اڑا چکا ہوتا۔ اور جہاں تک تمہارا
تعلق ہے۔ تم نے اب تک انتہائی ناکارہ کارکردگی کا مظاہرہ
کیا ہے۔ حالانکہ جم مارکر اور پرنسز ڈنسی کے اکٹھے آنے سے
تمہیں اصل بات کی تہہ تک پہنچ جانا چاہیئے تھا۔ سنو میں تمہیں
ان کا کلیو دیتا ہوں۔ یہاں غلط طور پر یہ مشہور کیا گیا ہے۔ کہ
فلاسٹر کا ہیڈ کوارٹر لندن میں ہے۔ جب کہ فلاسٹر کا ہیڈ کوارٹر
ایک جزیرے نکسوا میں ہے۔ یہاں مادام بلیک کا ہیڈ کوارٹر
ہے۔ اور مادام بلیک ہی دراصل فلاسٹر کی اصل باس ہے۔
پرنسز ڈنسی یا تو اس کی سپیشل ایجنٹ ہے۔ یا پھر وہ ڈبل رول
کر رہی ہے۔ بیک وقت مادام بلیک کا بھی اور پرنسز ڈنسی

کا بھی ۔ اور یہاں رابنسن بار کا مالک رابنسن مادام بلیک کا خاص ایجنٹ ہے ۔ کیا اس قدر کلیو کافی ہیں تمہارے لئے یا..... اوور" ـــــ ایکسٹو کا لہجہ بے حد طنزیہ تھا اور عمران کے چہرے پر انتہائی شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے ۔

" بہت کافی ہیں جناب ۔ ویسے آج مجھے پتہ چلا ہے کہ پردے میں رہنے کا کیا فائدہ ہوتا ہے اوور" ـــــ عمران نے کہا ۔

" شٹ اپ ۔ اب پوری طرح یہ مشن مکمل کرو ۔ اب میں کوئی کوتاہی برداشت نہیں کروں گا ۔ سمجھے ۔ اب سیکرٹ سروس کو تم ہی لیڈ کرو گے اوور اینڈ آل" ـــــ ایکسٹو نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا ۔

" کمال ہے ۔ یہ آدمی ہے یا کوئی جن ۔ کہ اسے سب کچھ خودبخود علم ہو جاتا ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے ٹرانسمیٹر جولیا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا ۔ جس کا چہرہ اب فرط مسرت سے کھلا جا رہا تھا ۔ ظاہر ہے ایکسٹو نے عمران پر اپنی واضح برتری ظاہر کر دی تھی ۔ تنویر کا چہرہ بھی کھلا جا رہا تھا ۔ جب کہ صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں مسکرا دیئے ۔

" اب تم بتاؤ ۔ تم تو بس اپنے آپ کو ہی طرم خان سمجھتے ہو ۔ اب پتہ چلا کہ چیف کیا ہے" ـــــ جولیا سے نہ رہا جا سکا تو بول ہی پڑی ۔

" آج واقعی اس نے مجھے حیران کر دیا ہے ۔ بہرحال اب واقعی کام بھی ہونا چاہیئے ۔ اب تک بڑی سیر کر لی ہے ۔ ہم

نے آرک لینڈ کی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" ہاں عمران صاحب ۔ اب آپ لیڈر بھی بن گئے ہیں ۔ اور ٹیم بھی یہاں بیٹھی ہے ۔ اور چیف نے باقاعدہ منزل کی نشاندہی بھی کر دی ہے ۔ اس لئے اب واقعی کام ہونا چاہیئے" ـــــ صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

" جہاں تک اس جزیرے پر فلاسٹر کے ہیڈ کوارٹر کا تعلق ہے تو میرا خیال ہے کہ یہ ہیڈ کوارٹر کوئی عام تنظیمی قسم کا ہیڈ کوارٹر نہیں ہو سکتا ۔ وہاں کوئی خاص کام سر انجام دیا جا رہا ہے ۔ اور ظاہر ہے ان لوگوں نے اس قدر خفیہ انتظامات کر رکھے ہیں ۔ انہوں نے وہاں بھی حفاظت کے خصوصی انتظامات کئے ہوں گے اور مادام بلیک اور جم مارکر دونوں اکٹھے ہو کر ہمارے خلاف کام کر رہے ہیں ۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں اس جزیرے پر ریڈ کرنے سے پہلے اس مادام بلیک سے دو دو ہاتھ کر لینے چاہیئں ۔ اس سے ہمیں اس جزیرے پر ہونے والے اصل واقعات اور وہاں کے حالات کا بخوبی علم ہو جائے گا اور مادام بلیک تک پہنچنے کا صحیح راستہ رابنسن کی طرف سے ہو کر گزرتا ہے ۔ رابنسن ہمیں پرنسز تک لے جائے گا اور پرنسز مادام بلیک تک اور مادام بلیک فلاسٹر کے ہیڈ کوارٹر تک" ـــــ عمران نے بھی اس بار انتہائی سنجیدہ انداز میں تبصرہ کرتے ہوئے کہا ۔

" لیکن عمران صاحب ۔ آپ جم مارکر کو کیوں نظر انداز کر رہے ہیں ۔ وہ ظاہر ہے کسی بھوت کی طرح ہمارا پیچھا کرتا رہے گا" ـــــ صفدر

نے کہا۔

" اس سلسلے میں میرا خیال ہے کہ ہمیں اس کے ساتھ باقاعدہ چوہے بلی کا کھیل کھیلنا چاہیئے۔ اسے فون پر دھمکیاں دی جائیں۔ کنگ آف آرک کو بھی اس بارے میں فون کئے جائیں یا کسی اور ذریعے سے بتا دیا جائے کہ اس نے یہودیوں کے ساتھ معاہدہ کر کے اپنی اور اپنے ملک کی تباہی کو مقدر کر لیا ہے۔ چنانچہ ایک گروپ یہ کام کرے گا۔ جب کہ دوسرا گروپ خفیہ طور پر فلاسٹر کے خلاف کام کرے گا۔ اور کسی طرح بھی جم مارکر کے سامنے نہ آئے گا۔ اس طرح ہم بیک وقت دو محاذوں پر کام کر سکتے ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

" تو پھر گروپ بھی آپ ہی بتا دیں"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

" سیکرٹ سروس بمقابلہ سیکرٹ سروس اور کرائے کے لوگ بمقابلہ فلاسٹر۔ سیدھا سیدھا حساب ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" میرا خیال دوسرا ہے۔ آپ جم مارکر کے خلاف کام کریں۔ جب کہ ہم فلاسٹر کے خلاف کام کرتے ہیں۔ آپ جم مارکر کو ہم سے زیادہ اچھی طرح جانتے ہیں"۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن میں تنویر کو پرنسز ڈنسی کی طرف بھیجنا نہیں چاہتا۔ وہ خاصی خوب صورت لڑکی ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اچھا تو اس لئے تم خود ادھر جانا چاہتے ہو۔ اور ہمیں جم مارکر سے الجھانا چاہتے ہو۔ نہیں۔ صفدر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ہم فلاسٹر کے خلاف کام کریں گے اور تم جم مارکر کے خلاف"۔۔۔ جولیا

نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" میرا خیال دوسرا ہے۔ اگر ہم نے ایک بار پھر گروپوں میں بٹ کر کام شروع کیا تو وہی نتیجہ نکلے گا جو اب تک نکلتا رہا ہے۔ اور چیف نے بھی اشارتاً یہی حکم دیا ہے کہ ہم ٹیم کی صورت میں کام کریں۔ اس طرح ہماری طاقت اکٹھی رہے گی اور جہاں تک جم مارکر کے خلاف کام کرنے کی بات ہے۔ میرا خیال ہے۔ براہِ راست جم مارکر سے ٹکرانے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ جم مارکر کو معلوم ہے کہ ہم فلاسٹر کے خلاف کام کرنے آئے ہیں۔ اس لئے ہمیں براہِ راست فلاسٹر کے خلاف ہی کام کرنا چاہیئے۔ ظاہر ہے۔ جم مارکر خود بخود ہمارے آڑے آنے کی کوشش کرتا رہے گا۔ اور اسی کوشش کے دوران اس سے آسانی سے نمٹا جا سکتا ہے۔ بہرحال ہمیں پوری توجہ اپنے اصل مشن کی طرف ہی رکھنی چاہیئے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے اچانک بات کرتے ہوئے کہا اس کی بات میں واقعی وزن تھا۔ بے اختیار سب کے سر اثبات میں ملنے لگ گئے۔

" کیپٹن شکیل واقعی کیپٹن ہے۔ ٹیم کو یکجا رکھ کر لڑانا جانتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں ٹائیگر اور خرم تینوں اس رابنسن کے خلاف کام کرتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔ جب کہ صفدر اور اس کے ساتھی پرنسز ڈنسی کے خلاف کام کریں گے۔ تاکہ اگر ہو سکے تو اس سے فلاسٹر تک پہنچا جا سکے۔ اس طرح مجھے یقین ہے کہ ہم دونوں آخر کار ایک جگہ پہنچ کر مل جائیں گے۔ ہیڈ کوارٹر ہی

رہے گا۔ کیونکہ یہ اڈہ ڈینیش کا انتہائی خفیہ اڈہ ہے۔ اور ڈینیش ہلاک ہوچکا ہے۔ البتہ اب ہمیں میک اپ وغیرہ تبدیل کر لینے چاہئیں۔ اور ایک بات کا ہر صورت میں خیال رکھا جائے کہ مادام بلیک اور جم مارکر دونوں انتہائی جدید ترین آلات استعمال کر رہے ہیں۔ اس لئے ہر صورت میں محتاط رہ کر کام کو آگے بڑھانا ہے۔ اور کام میں تیزی ہونی چاہئے۔ یہاں میں نے ایک الماری میں بی۔ تھری ٹرانسمیٹرز کافی تعداد میں پڑے دیکھے ہیں۔ یہ ہم سب اپنے پاس رکھیں گے۔ یہ انتہائی محفوظ ٹرانسمیٹر ہیں۔ اس سے فوری طور پر ایک دوسرے کو کال بھی کیا جاسکتا ہے اور ایک دوسرے کی مدد بھی کی جاسکتی ہے۔ اوکے۔ پھر کام کا آغاز کر ہی دیا جائے" ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی باقی سب افراد بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان سب کے چہروں پر جوش کے آثار نمایاں تھے۔

عمران۔ ٹائیگر اور بلیک زیرو تینوں رابنس بار کی قدیم عمارت کی سائیڈ پر بنے ہوئے پارکنگ میں کار روک کر نیچے اترے۔ اور پھر بار کے مین گیٹ کی طرف مڑ گئے۔ ان تینوں نے اپنے چہروں پر ایکریمین میک اپ کر رکھا تھا۔ اور تینوں کے چہروں سے ہی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ زیر زمین دنیا کے افراد ہیں۔ ان کے جسموں پر یہاں کا مخصوص لباس جینز اور سیاہ چمڑے کی جیکٹیں تھیں۔ بار ہال ان کی توقع سے کہیں زیادہ بڑا تھا۔ اور اس وقت منشیات کے دھویں اور سستی شراب کی بو سے اندر کی فضا اس قدر بوجھل ہو رہی تھی کہ ان تینوں کا ہی دم گھٹنے لگا۔ لیکن وہ اطمینان سے قدم بڑھاتے کاؤنٹر کی طرف بڑھتے گئے۔ جہاں ایک چھوٹی آنکھوں اور چوڑے جسم والا گنجا آدمی کھڑا انہیں غور سے دیکھ رہا تھا۔ جب کہ اس کے ساتھ موجود دو نوجوان

لڑکیاں ویٹرز کو شراب کی بوتلیں اور جام دینے میں مصروف تھیں۔ یہاں آنے سے پہلے عمران نے رابنسن کے اس بار اور بذات خود رابنسن کے بارے میں معلومات حاصل کر لی تھیں۔ رابنسن بوڑھا آدمی تھا۔ اور وہ زیادہ تر اپنے دفتر میں بیٹھا رہتا تھا۔ اس کا کام آرک لینڈ کی مختلف مجرم تنظیموں کو کرائے پہ آدمی سپلائی کرنا تھا۔ اور اس سلسلہ میں اس نے باقاعدہ ایک لمبا چوڑا گروپ بنا رکھا تھا جسے رابنسن گروپ کہا جاتا تھا۔ اس گروپ میں ہر قسم کے جرائم پیشہ افراد شامل تھے۔ رابنسن انہیں لمبی اور بھاری تنخواہیں دیتا تھا۔ جب کہ وہ مختلف تنظیموں سے لمبی رقمیں لے کر انہیں ان کے متفرق کاموں پر تعینات کر دیتا تھا۔ اس گنجے کاؤنٹرمین کا نام دسکی تھا اور رابنسن گروپ کو عملی طور پر یہی کنٹرول کرتا تھا۔ کہا جاتا تھا کہ دسکی سے آرک لینڈ کا کوئی مجرم یا مجرم تنظیم چھپی ہوئی نہ تھی۔ وہ سب کے کاموں سے باخبر رہتا تھا۔ لیکن وہ براہِ راست کسی کے کام میں مداخلت نہ کرتا تھا۔

" ہیلو مسٹر دسکی۔ تم ہمیں اس طرح دیکھ رہے ہو جیسے کوئی ہارا ہوا جواری جیتنے والے کو دیکھتا ہے "۔۔۔۔ عمران نے کاؤنٹر کے قریب جا کر مسکراتے ہوئے کہا۔ اور دسکی کی پیشانی پہ تیزی سے سلوٹیں سی پڑنے لگ گئیں۔

" کون ہو تم۔ میں تمہیں پہلی بار دیکھ رہا ہوں "۔۔۔۔ دسکی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" اب بار بار دیکھو گے۔ کیونکہ رابنسن گروپ میں جلد ہی ہم تین کا اضافہ ہونے والا ہے۔ جہاں تک ہمارے تعارف کا تعلق ہے۔ تو اگر تمہارا کوئی واقف ایکریمیا کی ریاست شی گن میں ہو۔ تو اُسے فون کر کے پوچھ لو کہ راجر، مارجر۔ اور ٹارجر وہاں کیا حیثیت رکھتے ہیں۔ لیکن اب ہم ایکریمیا چھوڑ چکے ہیں اور یقیناً شی گن والے ہمارے وہاں سے آنے کی خبر سن کر جشن مسرت منا رہے ہوں گے "۔۔۔۔ عمران نے اُسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ۔ تو تم یہاں کام لینے آئے ہو۔ لیکن تمہیں کس نے کہا ہے کہ رابنسن کا کوئی گروپ ہے "۔۔۔۔ دسکی نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

" سنو دسکی۔ ہم جہاں پہنچ جائیں وہاں کام خود بخود چل کر ہمارے پاس آ جاتا ہے سمجھے۔ اور ہم صرف اتمام حجت کے لئے آئے ہیں۔ اگر رابنسن ہمیں اپنے گروپ میں ہماری شرائط پہ کام دے سکتا ہے تو ٹھیک ورنہ سمجھو رابنسن گروپ کے ساتھ ساتھ آرک لینڈ میں ٹارجر گروپ بھی وجود میں آ جائے گا۔ اور ٹارجر گروپ کے وجود میں آنے کے بعد رابنسن گروپ کے پاس سوائے یہاں بار میں شرابیں بیچنے کے علاوہ اور کوئی دھندہ باقی نہ رہے گا۔ اس لئے تم بس اتنا کرو کہ رابنسن سے ہمیں ملا دو۔ اس کے بعد رابنسن کیا جواب دیتا ہے یہ اس کی مرضی ہے "۔۔۔۔ عمران نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔

"جاؤ۔ دفع ہو جاؤ۔ اور جا کر خوشیاں مناؤ کہ تم جیسے تھرڈ کلاس لوگ دسکی سے ایسی بات کرنے کے باوجود زندہ بچ گئے ہیں جاؤ گٹ آؤٹ۔ ورنہ ہڈیاں توڑ کر باہر پھنکوا دوں گا"۔۔۔ دسکی نے یک لخت انتہائی غصیلے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کی غصیلی آواز سنتے ہی یک لخت سائیڈوں میں کھڑے ہوئے چار پہلوان نما غنڈے چونک کر آگے بڑھے۔ وہ چاروں غور سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہے تھے۔ مگر دسکی نے اس طرح منہ بناتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر انہیں روک دیا جیسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی وہ اتنی اہمیت بھی نہ سمجھتا ہو کہ ان کے لئے اپنے آدمیوں کو تکلیف دے۔

"گڈ شو دسکی۔ تم واقعی جی دار آدمی لگتے ہو۔ کیوں مارجہ اور راجر۔ کیسی رہی۔ یہ دسکی ہمیں اس طرح کھلے عام دھمکیاں دے رہا ہے"۔۔۔ عمران نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے کوئی بزرگ کسی معصوم سے بچے کی طرف سے دھمکی دیئے جانے پر ہنس کر بات کرتا ہے۔

"واقعی ٹارجر۔ یہ ہماری زندگی کا انتہائی حیرت انگیز لمحہ ہے۔ آج تک کسی کو آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی جرأت نہیں ہوتی جب کہ یہاں کھلے عام دھمکیاں دی جا رہی ہیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے انداز میں جواب دیا۔

"باس۔ لعنت بھیجو اس رابنسن اور اس دسکی پر۔ میں نے تو تمہیں پہلے بھی کہا تھا کہ اپنے گروپ کا اعلان کر دو۔ خواہ مخواہ

اس دسکی جیسے حقیر کیڑے کی باتیں سننی پڑ رہی ہیں ہمیں"۔۔۔ ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ تینوں کاؤنٹر کے پاس کھڑے اس طرح آپس میں باتیں کر رہے تھے جیسے باہمی مشورہ کر رہے ہوں۔

"کیا۔۔۔ کیا تم نے مجھے حقیر کیڑا کہا۔ مجھے"۔۔۔ دسکی نے غصے کی شدت سے آگے کی طرف لپکتے ہوئے چیخ کر کہا۔ مگر دوسرے لمحے اس کی غصیلی چیخ خود بخود لمبی چیخ میں تبدیل ہو گئی اور اس کا بھاری بھرکم جسم کاؤنٹر پر سے گھسٹتا ہوا ایک دھماکے سے بار کے فرش پر جا گرا۔ عمران نے بڑے اطمینان سے آگے کی طرف جھکتے ہوئے دسکی کو گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے ہال کی طرف اچھال دیا تھا۔ دسکی نیچے گرتے ہی تڑپ کر اٹھنے ہی لگا تھا کہ یک لخت بلیک زیرو کی لات حرکت میں آئی اور دسکی کنپٹی پر زوردار ضرب کھا کر پہلے سے زیادہ زوردار انداز میں چیختا ہوا نیچے گرا۔ اسی لمحے ہال ریوالور کے دھماکوں اور ان چار غنڈوں کی دردناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ دسکی کے نیچے گرتے ہی ان چاروں غنڈوں نے تیزی سے جیبوں سے ریوالور نکال لئے تھے لیکن ٹائیگر پہلے ہی ہوشیار تھا۔ اس لئے دوسرے لمحے ریوالور کے دھماکوں کے ساتھ ہی ان چاروں کے ہاتھوں سے ریوالور نکل کر دور جا گرے۔

"اب اگر حرکت کی تو گولیاں دل پر پڑیں گی"۔۔۔ ٹائیگر نے چیختے ہوئے کہا۔ دسکی لات کھا کر ایک بار پھر نیچے گرا اور اس

نے اس بار واقعی حیرت انگیز انداز میں اپنے جسم کو کمان کے انداز میں موڑا۔ وہ دراصل اپنی کنپٹی کو دوبارہ ضرب سے بچا کر قلابازی کھا کر اٹھنا چاہتا تھا۔ لیکن جیسے ہی قلابازی کھاتے ہوئے اس کی لاتیں بجلی کی سی تیزی سے اوپر کو اٹھیں۔ عمران ذرا سا جھکا۔ اس کے دونوں ہاتھ پلک جھپکنے میں اس کی پنڈلیوں کی طرف بڑھتے نظر آئے اور دوسرے لمحے دسکی کا بھاری جسم فضا میں لہراتا ہوا اوپر کو اٹھا اور دوسرے لمحے وہ ایک زوردار دھماکے سے کاؤنٹر کی دوسری طرف جا گرا۔ اور اس کے ساتھ ہی کاؤنٹر کی دوسری طرف نیچے کو چھپی ہوئی لڑکیوں کی چیخیں سنائی دیں۔ وہ شاید لڑائی اور ریوالور کے دھماکوں کے خوف سے کاؤنٹر سے نیچے ہو گئی تھیں۔ کہ اچانک بھاری جسم کا دسکی ان کے سروں پر آ گرا۔ ایک لمحے کے لئے کاؤنٹر کے پیچھے چیخنے اور گڑبڑ کی آوازیں سنائی دیں۔ پھر دسکی کا سر کاؤنٹر کے پیچھے سے ایسے برآمد ہوا جیسے کوئی گہرائی میں سے اوپر کو آ رہا ہو۔ اس کی پیشانی پر زخم آ گیا تھا۔ جس میں سے خون بہہ کر اس کے چہرے پر پھیل رہا تھا۔ جس کی وجہ سے اس کا چہرہ انتہائی بھیانک نظر آ رہا تھا۔

"ہاں تو مسٹر دسکی۔ کیا رابنسن سے ملاقات ہو سکتی ہے یا میں اپنے ساتھی کی بات مان کر علیحدہ گروپ کا اعلان کر دوں" عمران نے کاؤنٹر پر کہنی ٹیکتے ہوئے انتہائی دوستانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ ہال میں موجود ہر شخص مجسموں کی طرح ساکت

بیٹھا ہوا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے پورا ہال خالی پڑا ہو۔ ٹائیگر اور بلیک زیرو ریوالور ہاتھ میں پکڑے ایک دوسرے سے پشت ملائے انتہائی چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔

"مم ——— مم ——— میں تمہیں ...." ——— دسکی نے اوپر کو اٹھتے ہوئے شدید ترین غصے میں چیختے ہوئے کچھ کہنا چاہا کہ عمران کا دوسرا بازو بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے حرکت میں آیا اور اوپر کو اٹھتے ہوئے دسکی کے گنجے سر پر اس قدر زوردار چپت پڑی کہ دسکی ایک بار پھر چیختا ہوا کاؤنٹر کے پیچھے غائب ہو گیا۔ چپت کی آواز سے ہال گونج اٹھا۔ کیونکہ وہاں واقعی موت کی سی خاموشی تھی۔ ہر شخص سانس روکے بیٹھا انتہائی حیرت بھری نظروں سے یہ انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز تماشا دیکھ رہا تھا۔ عمران چپت مار کر اس طرح ہاتھ ملنے لگا۔ جیسے شرارتی بچے کسی گنجے کے سر پر چپت مار کر ہاتھ مل کر چپت سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

"کون ہو تم" ——— اچانک ایک طرف ہال کے اوپر بنی ہوئی ریلنگ سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور عمران نے دیکھا کہ ریلنگ پر ایک ادھیڑ عمر آدمی کھڑا حیرت سے یہ سب تماشا دیکھ رہا تھا۔

"کیا تم رابنسن ہو" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں میں رابنسن ہوں۔ مگر تم نے یہ کیا تماشا بنا رکھا ہے یہاں۔ کون ہو تم" ——— ادھیڑ عمر آدمی نے تیزی سے ایک

سائیڈ کی سیڑھیاں اتر کر نیچے آتے ہوئے کہا۔

"باس باس۔ اس شخص نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا ہے۔ میں اسے"۔۔۔ اسی لمحے کاؤنٹر سے نکل کر دسکی نے بے اختیار چیختے ہوئے کہنا شروع کیا۔

"ایک چپت اور لگا دوں۔ بڑی خارش ہو رہی ہے ہاتھ میں۔ یقین کرو بڑی مدت کے بعد کسی گنجے کے سر پر چپت لگانے کا موقع ملا ہے۔ اور اس چپت بازی کا واقعی لطف ہی نرالا ہے"۔ عمران نے مسکرا کر دسکی کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ اور اس بار اوپر کھڑا رابنسن بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم واقعی دلچسپ آدمی ہو۔ میں فرنٹ آفس میں کسی کام سے آیا تھا۔ کہ چپت کی آواز سن کر باہر آ گیا۔ بہرحال آؤ میرے ساتھ۔ اور دسکی سنو اپنے ہوش میں رہا کرو۔ ہر آدمی سے ایک ہی انداز سے پیش آنے کا یہی نتیجہ نکلتا ہے"۔۔۔ رابنسن نے بات کرتے کرتے دسکی سے مخاطب ہو کر سخت لہجے میں کہا اور مڑ کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

"دوسری چپت ادھار رہی مسٹر دسکی"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے دسکی سے کہا۔ جس نے اتنی سختی سے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے کہ اس کے ہونٹ نیلے پڑ گئے تھے۔ اور عمران کے فقرے پر ہونٹ کچھ اور بھنچ گئے۔ ٹائیگر اور بلیک زیرو بھی عمران کے پیچھے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر پہنچے اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے دفتر نما کمرے میں موجود تھے۔ دفتر بے حد شاندار انداز میں سجا ہوا

تھا۔ نیچے بار ہال کی حالت دیکھ کر کوئی اندازہ نہ کر سکتا تھا کہ اس تھرڈ کلاس بار کے مالک کا دفتر اس قدر شاہانہ انداز میں سجا ہوا ہو سکتا ہے۔ دفتر مکمل طور پر ساؤنڈ پروف تھا۔

"تم نے جس انداز میں دسکی کو ٹریٹ کیا ہے۔ اس نے مجھے بیحد متاثر کیا ہے۔ حالانکہ دسکی ایسا جی دار اور لڑائی بھڑائی میں ماہر آدمی ہے کہ یہاں ہاگن میں اس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی کوئی جرات نہیں کرتا۔ بہرحال تم تینوں اجنبی ہو۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم اپنا تفصیلی تعارف کرا دو"۔۔۔ رابنسن نے ایک صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا یہاں کوئی راز کی بات ہو سکتی ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"راز کی بات۔ ہاں ہاں۔ کھل کر بات کرو۔ یہ ساؤنڈ پروف کمرہ ہے"۔۔۔ رابنسن نے چونک کر کہا۔

"تو پہلے میز کے نیچے لگا ہوا ٹیپ اور دائیں کونے میں نصب کیمرہ آف کر دو"۔۔۔ عمران نے کہا تو رابنسن بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ اوہ۔ تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہو گیا۔ کون ہو تم۔ اب مجھے تمہارے بارے میں سنجیدگی سے سوچنا ہو گا"۔۔۔ رابنسن کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ انتہائی سنجیدگی تھی۔

"سب کچھ بتا دیں گے۔ تم یہ آف تو کرو۔ ویسے یہ بتا دوں کہ ان سے ہمیں تو کوئی فرق نہیں پڑے گا البتہ تمہارا اپنا مسئلہ کسی سطح پر خراب ہو سکتا ہے"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے

ہوئے کہا۔ اور رابنسن چند لمحے ہونٹ بھینچے کھڑا غور سے عمران کو
دیکھتا رہا پھر تیزی سے مڑا۔ اور اس نے میز کی کرسی والے کناروں پر
موجود بٹن آف کر دیئے۔ اور آکر واپس صوفے پر بیٹھ گیا۔ لیکن
اب اس کے چہرے پر بے پناہ سنجیدگی تھی۔

"مسٹر رابنسن۔ تم کبھی اسرائیل گئے ہو"۔۔۔ عمران نے بھی
انتہائی سنجیدگی سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اسرائیل۔ کیا مطلب۔ کیا تمہارا تعلق اسرائیل سے ہے"۔
رابنسن کو شاید خواب میں بھی توقع نہ تھی کہ عمران اس طرح اچانک
اسرائیل کا نام لے دے گا۔

"جو میں نے پوچھا ہے۔ وہ بتاؤ۔ اس کے بعد آگے بات ہوگی"
عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"ہاں۔ گیا ہوں۔ سینکڑوں بار گیا ہوں۔ مگر سنو۔ میرا تمہیں
یہاں لے آنے کا یہ مطلب نہیں کہ تم اس طرح مجھ سے رعب سے
بات کرو۔ میں چاہوں تو صرف ایک آنکھ کے اشارے سے تمہارے
جسم راکھ کا ڈھیر بن سکتے ہیں"۔۔۔ رابنسن نے غصیلے لہجے میں کہا۔
اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم واقعی مادام بلیک کے خاص آدمی ہو۔ اب مجھے یقین آ گیا
ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تو رابنسن بے اختیار
اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔ کون مادام بلیک"۔۔۔ رابنسن
کا چہرہ یک لخت بگڑ سا گیا تھا۔

"تم آرام سے بیٹھ کر ہماری بات سنو۔ ہم مادام بلیک کے دشمن
نہیں ہیں دوست ہیں اور اسرائیل سے آنے والے مادام بلیک
کے دشمن نہیں ہو سکتے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تم مجھے لمحہ بہ لمحہ حیران کرتے جا رہے ہو۔ بہرحال
کھل کر بات کرو۔ کون ہو تم اور کیا چاہتے ہو"۔۔۔ رابنسن نے
دوبارہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"سنو رابنسن۔ ہم اسرائیل سے مادام بلیک کے لئے ایک
خاص خبر لے کر آئے ہیں۔ اور وہ خبر یہ ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ
سروس جو یہاں فلاسٹر کے خلاف کام کر رہی ہے۔ اس کو اس
بات کا علم ہو گیا ہے کہ مادام بلیک کی اصل حیثیت کیا ہے۔
اس سلسلہ میں ہم ایک خاص پلاننگ بھی لے آئے ہیں"۔۔۔
عمران نے سنجیدگی سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ تم کیسی باتیں کر رہے ہو۔ تم نے شاید مجھے احمق سمجھ رکھا
ہے"۔۔۔ رابنسن نے تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر اس نے صوفے
پر بیٹھے بیٹھے بجلنے کیا کہ وہ دونوں صوفے جن پر عمران اور
اس کے ساتھی بیٹھے ہوئے تھے۔ یک لخت بجلی کی سی تیزی سے
زمین میں اترتے چلے گئے۔ ان کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ دوسرے
ساتھی تو ایک طرف عمران خود بھی اپنے آپ کو نہ سنبھال سکا تھا۔
اور پلک جھپکنے کے عرصے میں نیچے اترتے ہوئے صوفے رک
گئے۔ اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے دیکھا کہ دونوں صوفے
شفاف شیشے کے ایک کیبن کے درمیان موجود تھے۔ کیبن کی

سائیڈ کی دیواریں چھت تک چلی گئی تھیں۔ چھت جواب کافی بلندی پر تھی۔ سپاٹ نظر آ رہی تھی۔ کیبن بالکل بند تھا۔ اس میں کوئی دروازہ یا روشندان یا لکیر نہ تھی۔ صوفوں کے رکتے ہی وہ تینوں ایک جھٹکے سے اٹھے ہی تھے کہ ان کے جسموں نے خود بخود زمین چھوڑ دی۔ اور وہ تینوں ہی ہوا میں اٹھتے چلے گئے۔ بالکل ایسے جیسے گیس بھرے غباروں کے دھاگے توڑ دینے سے وہ فضا میں اٹھ جاتے ہیں۔ لیکن ابھی ان تینوں کے جسم ذرا سے اوپر کو اٹھے تھے کہ ان کے قدموں کے نیچے اندھے شیشے کی ایک پلیٹ سی آ گئی۔ اور اب وہ زمین سے تقریباً تین فٹ اونچے شیشے کے اس پلیٹ فارم پر کھڑے نظر آ رہے تھے۔

"کمال ہے۔ پورا طلسم ہوشربا بنا رکھا ہے"۔۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا۔ کہ سامنے دیوار پر ایک سکرین سی روشن ہو گئی۔ شفاف شیشے کی دیوار میں سے وہ سکرین انہیں صاف نظر آ رہی تھی۔ سکرین پر پہلے چند لمحے تو آڑی ترچھی لکیریں سی نظر آتی رہیں۔ پھر اس پر ایک جھماکے سے رابنسن کی تصویر ابھر آئی۔ رابنسن کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی۔ اس کے دیکھنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ تمسخرانہ نظروں سے انہیں دیکھ رہا ہو۔

"تم نے رابنسن کو واقعی احمق سمجھ رکھا تھا۔ لیکن میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تم خود دنیا کے سب سے بڑے احمق ہو۔ کیونکہ مادام بلیک کی کوئی دوہری شخصیت نہیں ہے۔ اس بات کا

علم حکومت اسرائیل کو بھی ہے اس لئے تمہارا پیغام واقعی احمقانہ تھا۔ اور تم نے جس انداز میں دھمکی اور اس کے ساتھیوں کو ٹریٹ کیا ہے۔ اس سے لازمی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ تم عام بدمعاش یا غنڈے نہیں ہو۔ بلکہ تمہارا تعلق کسی سیکرٹ سروس سے ہے۔ اور چونکہ تم نے خود ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نام لیا ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ تم تینوں کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہی ہے۔ اس لئے میں نے تمہیں یہاں قید کر دیا ہے۔ یہاں سے تم میری اجازت کے بغیر کسی طرح بھی باہر نہیں نکل سکتے۔ کیونکہ ان شیشوں پر ایٹم بم بھی اثر نہیں کرتا۔ اب میں جم مالکر کو فون کر رہا ہوں۔ اس کے بعد تمہیں اس کے حوالے کر دوں گا"۔۔۔۔

رابنسن نے تیز لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ سکرین ایک جھماکے سے غائب ہو گئی۔

"اگر آواز اس شیشے کے کیبن میں پہنچ سکتی ہے تو ہم بھی باہر نکل سکتے ہیں۔ کیونکہ مسٹر خرم میں نے سنا ہے کہ تم کسی زمانے میں شعبدہ بازی بھی کرتے رہے ہو"۔۔۔۔ عمران نے مسکرا کر بلیک زیرو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ کیا چاہتے ہیں"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے اس طرح منہ بناتے ہوئے کہا جیسے کوئی بڑا بچے کی فرمائشوں سے زچ ہو کر آخر کار جان چھڑوانے کے لئے اس سے پوچھتا ہے۔

"میں چاہتا ہوں کہ جم مالکر یہاں پہنچے تو ہم اس رابنسن کے ساتھ ساتھ جم مالکر کو بھی کور کر لیں۔ اس طرح ایک تیر سے دو

شکار ہو جائیں گے" ____ عمران نے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس ضروری تو نہیں کہ وہ یہاں آئے ۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ کوئی بے ہوش کر دینے والی گیس اس کیبن میں چھوڑ دی جائے" ٹائیگر نے کہا۔

"ہونے کو تو بہت کچھ ہو سکتا ہے ٹائیگر۔ مثلاً شیر۔ میرا مطلب ہے ٹائیگر شیشے کے پنجرے سے باہر بھی آسکتا ہے" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ۔ اس احمق نے خود ہی ہمارے لئے آسانی پیدا کر دی ہے ۔ اس سارے میکنزم کا تعلق چھت سے ہے ۔ اور اگر ہم ایک دوسرے کے کاندھوں پر کھڑے ہو جائیں تو چھت تک ہاتھ پہنچ سکتا ہے ۔ اس کے بعد ظاہر ہے ہم دوبارہ دفتر میں بھی پہنچ سکتے ہیں ۔ میں نے دیکھ لیا ہے ۔ چھت پر اس کیبن کے درمیان ایک چھوٹا سا دائرہ باہر کو معمولی سا ابھرا ہوا ہے ۔ یہ دائرہ اس وقت پیدا ہوا ہے جب ہمیں کشش ثقل کو ختم کر کے اوپر کو اٹھایا گیا ہے" ____ بلیک زیرو نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور ٹائیگر اس طرح حیرت سے بلیک زیرو کو دیکھنے لگا جیسے وہ حیران ہو رہا ہو کہ بلیک زیرو کو یہ سب کچھ اس قدر مختصر وقفے میں کیسے نظر آگیا ۔ لیکن عمران کے چہرے پر تحسین آمیز تاثرات ابھر آئے ۔

"گڈ شو خرم ۔ تم واقعی ملٹری انٹیلی جنس کے اچھے ایجنٹ

رہے ہو ۔ کسی ایجنٹ کی نظریں اس طرح تیز ہونی چاہئیں ۔ لیکن تم نے دائرے کو تو دیکھا ہے ۔ لیکن کیبن کے دائیں کونے کے ساتھ ایک ہلکی سفید سی لکیر کو چھت سے نیچے صوفوں تک جاتے ہوئے شاید چیک نہیں کیا ۔ یہ ہالولائن ہے ۔ اس کی مدد سے یہ ساری شعبدہ گری دکھائی گئی ہے" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ تو ٹائیگر کے چہرے پر خود بخود شرمندگی کے آثار ابھر آئے ۔ کیونکہ عمران کی بات تو بہرحال اور تھی ۔ لیکن یہ نیا آدمی خرم بھی اس سے تیز جا رہا تھا ۔ جب کہ وہ خود احمق بنا ان دونوں کی باتیں اس طرح کھڑا سن رہا تھا جیسے وہ نابینا ہو ۔ اس لئے یہ سب کچھ نہ دیکھ سکا ہو ۔

"ٹائیگر ۔ تم خرم کے کاندھے پر چڑھ جاؤ ۔ اور میں تمہارے کاندھے پر ۔ کیونکہ مجھے ٹائیگر پر سواری کرنے کا بچپن سے ہی شوق رہا ہے ۔ چلو آج اس بہانے یہ شوق بھی پورا ہو جائے گا" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ اور بلیک زیرو اکڑوں بیٹھ گیا ۔ ٹائیگر نے لات اٹھا کر اس کے ایک کندھے پر پیر رکھا اور اچھل کر اس کے کاندھوں پر سوار ہو گیا ۔ اس نے اس کے سر کو دونوں ہاتھوں سے تھام رکھا تھا ۔ بلیک زیرو کا جسم ہلکا سا لہرایا ضرور ۔ لیکن بہرحال اس نے اپنے آپ کو سنبھالے رکھا ۔ پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا ۔

"شیشے کے ساتھ لگ جاؤ ۔ اس طرح شیشے پر ہاتھ رکھ دینے سے توازن درست رہے گا" ____ عمران نے کہا اور بلیک زیرو

نے اُسی طرح کاندھوں پر ٹائیگر کو اٹھائے دو قدم آگے بڑھائے اور پھر اس نے دونوں ہاتھ شیشے پر جما دیئے۔ اوپر سیدھے کھڑے ہوئے ٹائیگر نے بھی ویسا ہی کیا۔ اب مسئلہ تھا عمران کے اوپر بڑھنے کا۔ لیکن عمران ذرا سا اچھلا اور اس نے بلیک زیرو کے دونوں کاندھوں پر ہاتھ رکھے اور دوسرے لمحے اس کا جسم حیرت انگیز طور پر قلابازی کھاتا ہوا اوپر کو اٹھتا گیا۔ اور اس کے دونوں پیر ٹائیگر کی گردن کے گرد قینچی کی صورت میں پڑے۔

"قابو رہنا ٹائیگر"۔۔۔ عمران کے حلق سے آواز نکلی اور دوسرے لمحے اس کا جسم جواب الٹا ہو چکا تھا۔ یک لخت ایک جھٹکے سے ہوا میں لہراتا ہوا اوپر کو اٹھتا گیا اور پلک جھپکنے میں اس کے ہاتھ سیدھے ہو کر اوپر چھت پر پھیل کر جم گئے۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں پیر گردن سے ہٹا کر ٹائیگر کے کاندھوں پر ایڈجسٹ کر دیئے۔ اب وہ تینوں ایک دوسرے کے اوپر سیدھے کھڑے ہو گئے تھے۔ ٹائیگر اور بلیک زیرو دونوں کے چہرے زور لگانے کی وجہ سے عنابی سے ہو رہے تھے۔ لیکن عمران کے سیدھے ہو جانے کے بعد ان کے چہرے نارمل ہوتے گئے۔

عمران نے پہلے اس ہالو لائن کے اس جوڑ کو جو چھت سے گزر کر اوپر جا رہا تھا۔ اپنی انگلی میں موجود ناخن سے کھولنا شروع کر دیا۔ یہ ایک چھت کے رنگ کی ڈبی تھی۔ جس کے اندر ایک پیچ لگا ہوا تھا۔ عمران کی انگلی کے ناخن کے اندر لگا ہوا تیز بلیڈ مخصوص جھٹکے کی وجہ سے باہر آ گیا تھا۔ اور چند لمحوں بعد وہ پیچ کھولنے میں

کامیاب ہو گیا۔ اس کے بعد اس نے دو انگلیوں سے اندر [illegible] دو مختلف رنگ کی تاروں کو باری باری ایک جھٹکے سے جوڑ [illegible] علیحدہ کیا۔ اور پھر اپنا توازن ٹائیگر کے کاندھوں پر درست کر کے اس نے دونوں ہاتھوں سے علیحدہ علیحدہ تار کو پکڑا۔ اور انہیں آپس میں ذرا سا ملایا تو سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی ایک جھٹکے سے شیشے کی پلیٹ سے تین فٹ نیچے موجود دونوں صوفے اوپر پلیٹ کے ساتھ آ کر ٹکرا گئے۔ مگر شیشے کی پلیٹ [illegible] وہ رک گئے تھے۔ عمران نے دونوں سروں کو اکٹھا [illegible] ہاتھ سے ان کے سروں کو موڑ کر انہیں جوڑ دیا۔ چونکہ اس کے پیروں میں کریپ سول جوتے موجود تھے۔ اس لئے اس کے جسم کو ہلکا سا جھٹکا تو ضرور لگا۔ لیکن اس سے زیادہ کچھ نہیں ہوا۔

"ہوشیار۔ اب میں پلیٹ ہٹانے لگا ہوں جیسے ہی پلیٹ ہٹے گی میں اور ٹائیگر دونوں چھلانگیں لگا کر صوفوں پر گریں گے۔ اور خرم تم بھی محتاط رہنا۔ شیشے کی پلیٹ ہٹتے ہی دونوں صوفے بجلی سے بھی زیادہ رفتار سے اوپر کو اٹھیں گے میں نے سرکٹ کو الٹا کر جوڑ دیا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے چھت میں موجود اس ابھرے ہوئے دائرے پر ہاتھ رکھ کر پوری قوت سے اُسے دبایا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی شیشے کی پلیٹ سائیڈ کی دیوار میں جا کر افقی انداز میں اس سے چمٹ گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ تینوں لہراتے

ہوئے تیزی سے اوپر کو اٹھتے ہوئے صوفوں پر ایک دھماکے سے گرے اور ابھی وہ سنبھل ہی نہ پائے تھے کہ صوفے چھت کے قریب پہنچے چھت خود بخود دھنسی اور دوسرے لمحے جیسے ہی صوفے ایک جھٹکے سے دوبارہ اس کمرے میں نمودار ہوئے ان کے نیچے فرش برابر ہو گیا تھا۔ ان کے گرنے اور صوفوں کے باہر جھٹکے سے نکل کر گرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ تینوں ہی اچھل کر سائیڈوں پر موجود دبیز قالین پر جا کر گرے۔ دوسرے لمحے وہ تینوں اسی طرح اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ وہ تینوں ہی بے اختیار لمبے لمبے سانس لے رہے تھے۔

"واہ۔ اسے کہتے ہیں شعبدہ گری"۔۔۔ عمران نے مسکرا کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ دفتر خالی پڑا ہوا تھا۔ رابنسن وہاں موجود نہ تھا۔

"یہاں سے نکل چلیں عمران صاحب۔ یہ کمرہ واقعی طلسم ہوشربا ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے تیز لہجے میں کہا۔ اور عمران سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھا۔ ٹائیگر اور بلیک زیرو اس کے پیچھے تھے۔ دروازہ بند نہ تھا۔ اس لئے عمران نے اسے اطمینان سے کھول کر باہر جھانکا۔ باہر راہداری خالی پڑی ہوئی تھی۔ اس کا ایک سرا تو ہال کی طرف موجود ریلنگ اور سیڑھیوں کی طرف جاتا تھا۔ جب کہ دوسرا سرا اندرونی طرف کو چلا گیا۔ جو کافی آگے جا کر دیوار سے بند ہو جاتا تھا اور کونے میں ایک دروازہ نظر آ رہا تھا۔ جو اس وقت کھلا ہوا تھا۔ عمران تیزی

سے باہر نکلا اور پھر بجائے ہال کی طرف جانے کے وہ دبے قدموں دوسرے کونے میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے کے قریب پہنچ کر اس نے جیسے ہی کھلے دروازے سے جھانکا وہ چونک پڑا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا لیکن اس کی ایک دیوار کے ساتھ ایک مشین نصب تھی۔ کمرہ خالی پڑا ہوا تھا۔ عمران اندر داخل ہوا۔ اور اس کے پیچھے ٹائیگر اور بلیک زیرو بھی اندر آ گئے۔ کیونکہ کسی بھی لمحے نیچے ہال سے کوئی آدمی راہداری میں آ سکتا تھا۔ ویسے ٹائیگر آتے ہوئے اس دفتر والے کمرے کا دروازہ بند کر آیا تھا۔ عمران اس مشین کی طرف بڑھا۔ وہ اسے غور سے دیکھ ہی رہا تھا کہ باہر راہداری میں تیز تیز قدموں کی آوازیں ابھریں اور وہ تینوں چونک کر تیزی سے سائیڈوں میں ہٹے۔ قدموں کی آوازیں بتا رہی تھیں کہ آنے والے دو افراد ہیں۔ ان کا خیال تھا کہ آنے والے دفتر میں جائیں گے لیکن جب آوازیں ان کے اندازے کے مطابق دفتر کے دروازے سے آگے بڑھ آئیں تو وہ تیزی سے کھلے دروازے کی دونوں سائیڈوں میں پشت لگا کر کھڑے ہو گئے۔ کیونکہ اب ظاہر تھا کہ آنے والے اسی کمرے میں آ رہے ہیں۔ ان تینوں نے جیبوں سے ریوالور نکال کر ہاتھوں میں لے لئے تھے۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں"۔۔۔ ایک آواز سنائی دی اور عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ

دوڑنے لگی۔ وہ جم مارکر کی آواز پہچان گیا تھا۔ بلیک زیرو بھی آواز پہچان گیا تھا۔

"مجھے یقین ہے۔ آپ خود چیک کر لیں"۔۔۔ دوسری آواز رابنسن کی تھی۔ اور چند لمحوں بعد واقعی رابنسن اور جم مارکر دونوں کمرے میں داخل ہوئے۔ رابنسن آگے تھا۔ جب کہ جم مارکر اس کے پیچھے۔ رابنسن تو تیزی سے مشین کی طرف بڑھا۔ لیکن جم مارکر کی چھٹی حس نے شاید کمرے میں کسی کی موجودگی کا احساس اُسے دلا دیا تھا۔ کیونکہ وہ تیزی سے نہ صرف پلٹا تھا۔ بلکہ پلٹتے ہوئے اس نے انتہائی حیرت انگیز پھرتی سے جیب سے ریوالور بھی نکال لیا تھا مگر دوسرے لمحے عمران کے ریوالور سے دھماکہ ہوا اور اس کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر دور جا گرا۔

"بس اب ہاتھ اٹھا دو تم دونوں"۔۔۔ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔ اور رابنسن جو مشین پر جھکا ہوا تھا دھاکے اور عمران کی آواز سن کر تیزی سے اچھل کر پلٹا۔ اور اس طرح اچانک پلٹنے سے وہ بے اختیار جم مارکر سے ٹکرا گیا۔ عمران کے آگے بڑھنے کے ساتھ ہی ٹائیگر اور بلیک زیرو بھی ریوالور پکڑے آگے بڑھ آئے تھے۔ لیکن جم مارکر واقعی بے پناہ پھرتیلا اور ذہین آدمی تھا۔ اس نے رابنسن ——— کے ٹکرانے سے اپنے لہرانے کا فائدہ اٹھایا اور اس کے اوپر کو اٹھتے ہوئے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے۔ اور دوسرے لمحے رابنسن کا جسم بندوق سے نکلنے والی گولی

کی طرح اڑتا ہوا عمران۔ ٹائیگر اور بلیک زیرو کے جسموں سے ٹکرایا۔ کیونکہ آگے بڑھنے کی وجہ سے وہ تقریباً دروازے کے سامنے اکٹھے ہو چکے تھے۔ رابنسن کے اچانک اور زور دار انداز سے ٹکرانے کی وجہ سے وہ تینوں ہی نیچے گرے تھے۔ کہ جم مارکر کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا ان کے اوپر سے ہو کر باہر راہداری میں گرا۔ اور پھر جب تک عمران چیختے ہوئے رابنسن کو ایک طرف اچھال کر راہداری میں آیا۔ جم مارکر غائب ہو چکا تھا۔ عمران نے ریلنگ کی طرف اس کے مڑتے ہوئے جسم کی ایک جھلک ہی دیکھی تھی۔ ادھر بلیک زیرو رابنسن کے اچھل کر ایک طرف گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور اس نے بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے لات گھمائی اور نیچے گر کر اچھل کر کھڑا ہوتا ہوا رابنسن کنپٹی پر چوٹ کھا کر دوبارہ فرش پر گرا۔ دروازے کی طرف مڑتے ہوئے ٹائیگر نے لات گھمائی اور گر کر اٹھتا ہوا رابنسن ایک چیخ مار کر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ عمران جو بے اختیار جم مارکر کے پیچھے دوڑتا ہوا کچھ قدم ہال کی طرف بڑھ گیا تھا رک کر تیزی سے دوڑتا ہوا واپس دروازے پر آیا۔

"جلدی کرو۔ اسے اٹھا کر یہاں سے نکلو اور جو راستے میں نظر آئے گولی سے اڑا دو۔ ہمیں اسے یہاں سے نکال کر لے جانا ہے۔ جم مارکر اب اپنے ساتھیوں سمیت ریڈ کرے گا"۔ عمران نے رابنسن کو فرش پر ساکت پڑے دیکھ کر کہا اور ٹائیگر

نے جلدی سے ریوالور جیب میں ڈالا اور جھک کر رابنسن کو ایک جھٹکے سے اٹھا کر کاندھے پر ڈال کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔

" عمران صاحب۔ یہاں کوئی تہہ خانہ بھی ہے۔ یہ فرش کا حصہ علیحدہ نظر آرہا ہے " ـــــ ٹائیگر نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ کہاں ہے " ـــــ عمران جو واپس راہداری میں بڑھ گیا تھا۔ ٹائیگر کی آواز سن کر پلٹ کر کمرے میں آ گیا۔ اور پھر اس نے اس فرش کے ایک کونے میں ابھری ہوئی اینٹ پر زور سے پیر مارا تو سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی فرش کا ایک حصہ ہٹ کر باقی فرش میں غائب ہو چکا تھا اور سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔

" ہم تہہ خانے میں پھنس نہ جائیں " ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے راہداری میں دور سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔

" آ جاؤ۔ اب اور کوئی چارہ نہیں۔ جلدی کرو " ـــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور ٹائیگر رابنسن کو اٹھائے اور بلیک زیرو بجلی کی سی تیزی سے سیڑھیاں اترتے چلے گئے۔ آخر میں عمران اترا اور اس نے سائیڈ پر موجود ایک ہک جسے وہ پہلے ہی چیک کر چکا تھا ایک جھٹکے سے کھینچا تو سرر کی آواز سے ان کے سروں پر چھت برابر ہو گئی۔ اور پھر وہ واقعی انتہائی تیز رفتاری سے سیڑھیاں اترتے ہوئے ایک چھوٹے

کمرے میں پہنچے جس کی دوسری دیوار میں ایک دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ اس دروازے سے گزر کر وہ ایک بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گئے جس میں ہر طرف لکڑی کی بڑی بڑی پیٹیاں زمین سے چھت تک چنی ہوئی تھیں۔

" ان پیٹیوں کے پیچھے چھپ جاؤ۔ وہ لازماً نیچے آئیں گے " ـــــ عمران نے کہا اور ٹائیگر نے پیٹیوں اور دیوار کے درمیانی خلا میں رابنسن کو اس طرح لٹا دیا کہ باہر سے نظر نہ آ سکتا تھا اور پھر جیب سے ریوالور نکال کر وہ ایک اور خلا میں گھس گیا۔ بلیک زیرو اور عمران پہلے ہی چھپ چکے تھے۔ اسی لمحے انہیں سرر کی تیز آواز اوپر سے سنائی دی۔ اور پھر چار پانچ افراد کے تیزی سے نیچے سیڑھیاں اترنے کی آواز سنائی دی۔ اور پھر وہ چھوٹے کمرے سے اس بڑے ہال میں آ گئے۔

" یہاں تو کوئی نہیں ہے۔ وہ یقیناً ایمرجنسی ڈور سے باہر نکل گئے ہوں گے " ـــــ ایک تیز آواز سنائی دی۔

" ہاں۔ واقعی آؤ " ـــــ دوسری آواز سنائی دی اور وہ سب تیزی سے واپس مڑے اور پھر ایک بار پھر ان کے سیڑھیاں چڑھنے کی آواز سنائی دی۔ اور چند لمحوں بعد سرر کی تیز آواز انہیں دوبارہ سنائی دی۔

" بس اب یہ جگہ سب سے زیادہ محفوظ ہو چکی ہے " ـــــ عمران نے پیٹیوں کی آڑ سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

" میرے خیال میں ان کے ساتھ جم مارکر نہ تھا۔ ورنہ وہ اتنی آسانی سے واپس نہ جاتا " ـــــ بلیک زیرو نے باہر آتے

ہوئے کہا۔

"میری سمجھ میں خود نہیں آ رہا کہ وہ خود ان کے ساتھ کیوں نہیں آیا۔ حالانکہ اُسے تو پورا بار ہی بموں سے اڑا دینا چاہیئے۔ اور جب اُسے معلوم ہو گیا تھا۔ کہ یہاں پاکیشائی ایجنٹ موجود ہیں" ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے ——— ان پیٹیوں کو جو زرد رنگ کی ہموار لکڑی کی بنی ہوئی تھیں غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس دوران ٹائیگر نے رابنسن کو گھسیٹ کر باہر فرش پر لا ڈالا۔ وہ ابھی تک بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ عمران چونک کر ایک پیٹی کی طرف بڑھا اور اس نے جلدی سے ایک پیٹی کو اٹھا کر فرش پر رکھا۔ پیٹی چاروں طرف سے بند تھی۔ عمران نے جھک کر ناک پیٹی سے لگا دی۔ اور پھر سیدھا ہو کر اس نے ریوالور کی نال پیٹی کے کونے پر رکھی اور ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے پیٹی کی لکڑی میں سوراخ ہو چکا تھا۔ اور اس میں سے زرد رنگ کا سفوف سا باہر کو اچھل آیا۔ عمران نے چٹکی بھر کر سفوف اٹھایا اور اُسے ہتھیلی پر رکھ کر غور سے دیکھنے لگا اس ہال نما کمرے میں چونکہ چھت کے درمیان ایک ٹیوب چھت کے اندر روشن تھی۔ اس لئے اُسے ہتھیلی پر رکھا ہوا سفوف اچھی طرح دکھائی دے رہا تھا۔ عمران چند لمحے اُسے غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے ایک بار پھر اُسے سونگھا اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار ابھر آئے۔ چہرے کے عضلات سکڑ گئے۔

"کیا ہے یہ عمران صاحب" ——— بلیک زیرو نے پوچھا۔

"یہ اوڈاسیم کا سفوف ہے" ——— عمران نے کہا۔

"اوڈاسیم کیا چیز ہے۔ میں نے تو پہلے کبھی اس کا نام نہیں سنا" بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ ایک نو دریافت شدہ کیمیائی عنصر ہے جو مختلف دھاتوں کو ایک خاص تناسب سے ملانے سے حاصل ہوتا ہے۔ اس پر ریسرچ جاری ہے۔ سائنسدانوں کا خیال ہے۔ کہ اس کی مدد سے بے پناہ توانائی پیدا کی جا سکتی ہے۔ ایسی توانائی کہ جس سے پوری دنیا کے لئے توانائی کا متبادل اور انتہائی سستا نظام حاصل کیا جا سکتا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ پیٹرول، مٹی کا تیل، کوئلہ، لکڑی اور پانی سے حاصل ہونے والی توانائی سے کہیں زیادہ طاقتور اور کہیں زیادہ سستا نظام۔ لیکن اس پر تو ابھی ابتدائی ریسرچ ہو رہی ہے۔ پھر اوڈاسیم کا اتنا بڑا ذخیرہ آخر یہاں ایک بار کے تہہ خانے میں کیوں موجود ہے" ——— عمران نے بات کرتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ کہیں ڈاسٹر اس اوڈاسیم سے تو کوئی چکر نہیں چلا رہا ہے" ——— ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ اوہ۔ اس کی یہاں موجودگی کا یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ نکسوما جزیرے میں اس اوڈاسیم کی مدد سے کوئی ایسی خوفناک ایجاد کی جا رہی ہے جس سے یقیناً یہودی پوری دنیا کے نظام کو کنٹرول کر سکنے کے قابل ہو جائیں گے اور اس کی یہاں موجودگی کا مطلب ہے کہ یہ رابنسن انتہائی اہم ترین آدمی ہے۔ اب

ہمیں ہر صورت میں اسے یہاں سے صحیح سلامت نکال کر لے جانا ہو گا۔ آؤ اوپر چلیں"۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور ٹائیگر نے اسے جھک کر اٹھایا اور ایک بار پھر کاندھے پر ڈال لیا۔ چند لمحوں بعد وہ تینوں واپس اس مشین روم میں پہنچ چکے تھے۔

"وہ کسی ایمرجنسی راستے کی بات کر رہے تھے۔ شاید وہ راستہ سامنے والی دیوار میں ہو"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔ اس نے باہر راہداری میں جھانکا تو راہداری خالی پڑی ہوئی تھی۔ عمران نے انہیں وہیں رکنے کے لئے کہا۔ اور خود وہ تیزی سے باہر آ کر اس دیوار کی طرف بڑھا۔ جس پر راہداری کا اختتام ہو رہا تھا اور قریب جا کر اس نے واقعی دیوار کے درمیان ایک باریک سی لکیر چیک کر لی۔ اس نے اس لکیر کی دونوں سائیڈوں پر تیزی سے ہاتھ پھیرا اور پھر ایک جگہ اس کا ہاتھ رک گیا۔ وہاں دیوار میں ذرا سا ابھار تھا عمران نے ہاتھ کو دبایا تو سرر کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے کھل کر دونوں طرف ہٹتی گئی۔ راہداری آگے جا رہی تھی۔

"آؤ"۔۔۔۔ عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا۔ اور وہ دونوں کمرے سے نکل کر اس خلا کو پار کر کے دوسری طرف پہنچ گئے۔ عمران بھی ادھر آ گیا۔ اب اس کی تیز نظریں فرش پر جمی ہوئی تھیں۔ کیونکہ اس ٹائپ کے میکنزم کے اصولوں کو وہ کافی حد تک جانتا تھا۔ ایک طرف دباؤ کے بعد ظاہر ہے دیوار تو غائب ہو چکی تھی۔ اس لئے دیوار کو برابر کرنے کا میکنزم لازماً اس

درمیانی جوڑ کے سامنے فرش پر ہی ہو گا۔ اور ایک لمحے پر ایک جگہ اور پیر کا دباؤ ڈالتے ہی سرر کی تیز آواز سے دیوار دوبارہ برابر ہو گئی اور وہ تینوں تیزی سے آگے بڑھتے گئے۔ راہداری کے اختتام پر سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ سیڑھیاں اترتے ہوئے ایک کمرے میں پہنچے۔ جس کی دوسری طرف ایک سرنگ نما راستہ تھا۔ اس راستے کے اختتام پر ایک دروازہ تھا۔ جو اندر سے بند تھا۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر انہیں رکنے کا اشارہ کیا۔ اور پھر دروازے کی چٹخنی ہٹا کر اس نے دروازہ کھولا اور باہر جھانکا۔ تو اسے ایک عقبی گلی نظر آئی جس کی ایک سائیڈ پر مین روڈ نظر آ رہی تھی۔ گلی خالی پڑی ہوئی تھی۔

"تم یہیں رکو۔ میں جا کر پارکنگ سے کار لے آتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر دروازے سے نکل کر وہ گلی میں آ گیا۔ اس نے باہر آتے ہی جیب سے ایک باریک سا ماسک نکالا۔ اور اسے منہ پر چڑھا کر چہرے کو دونوں ہاتھوں سے تھپکتا ہوا سڑک کی طرف بڑھتا گیا۔ جب تک وہ سڑک پر پہنچا تو اس کے چہرے کے خدوخال کافی حد تک تبدیل ہو چکے تھے۔ پھر سڑک پر پہنچ کر وہ ایک لمبا چکر کاٹ کر کلب کے سامنے والے رخ پر پہنچا۔ وہاں حالات معمول پر ہی لگتے تھے۔ کسی قسم کی کوئی غیر معمولی سرگرمی نظر نہ آ رہی تھی۔ عمران اطمینان سے چلتا ہوا پارکنگ کی طرف بڑھتا گیا۔ جہاں اس کی کار موجود تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ کار اس عقبی گلی میں لے آیا۔ اس نے اسے اس دروازے سے

آگے لے جا کر ٹرن کیا اور پھر دروازے کے قریب لے جا کر روک دیا۔ دوسرے لمحے بلیک زیرو نے باہر نکل کر کار کا عقبی دروازہ کھولا۔ اور ٹائیگر نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے کاندھے پر لدے ہوئے بے ہوش رابنسن کو دونوں سیٹوں کے درمیان لٹا دیا اور پھر وہ دونوں اچھل کر عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے کار آگے بڑھا دی۔

"اس کا خیال رکھنا کہیں یہ اچانک ہوش میں نہ آجائے"۔ عمران نے کار سڑک پر پہنچ کر دائیں ہاتھ پر موڑتے ہوئے کہا اور پھر ڈینش والے اڈے تک پہنچنے سے پہلے عمران کار کو مختلف سڑکوں پر دوڑاتا رہا۔ اس کے ذہن میں جم مارکر کی اس طرح غائب ہو جانے والی بات بُری طرح کھٹک رہی تھی۔ وہ جم مارکر کی ذہانت، تیزی اور مستعدی کو اچھی طرح جانتا تھا اس لئے اُسے یقین نہ آ رہا تھا کہ جم مارکر فوری طور پر جان بچا کر نکل جانے کے بعد واپس نہ آئے گا۔ اس کا خیال تھا کہ شاید سیکرٹ سروس اس کلب کے گرد نگرانی کر رہی ہو۔ لیکن کافی دیر تک کار مختلف سڑکوں پر دوڑنے کے باوجود جب اُسے اپنے تعاقب میں کوئی کار نظر نہ آئی تو آخر کار اس نے کار کو ڈینش والی رہائش گاہ کی طرف موڑ دیا۔ کیونکہ ایک تو رابنسن کے ہوش میں آجانے کا خطرہ تھا دوسرا یہ کہ یہاں اکثر مقامات پر ٹریفک چیکنگ ہوتی رہتی تھی۔ اور اگر وہ کسی ٹریفک چیکنگ میں پھنس گئے۔ تو پھر رابنسن کی وجہ سے انہیں واقعی مشکل کا سامنا

ہوگا۔ اس لئے اس نے سوچا کہ فوری طور پر رہائش گاہ پر پہنچ کر پہلے اس رابنسن سے پوچھ گچھ مکمل کر لی جائے۔ اس کے بعد جو ہوگا سو دیکھا جائے گا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ رہائش گاہ میں پہنچ چکے تھے۔ باقی ساتھی وہاں موجود نہ تھے۔ وہ یقیناً پرنسز ڈنسی کی تلاش میں ہوں گے۔ ٹائیگر نے رابنسن کو ایک کرسی پر بٹھا کر اچھی طرح باندھ دیا۔

"ٹائیگر۔ تم باہر جا کر نگرانی کرو۔ مجھے خطرہ ہے کہ کہیں یہ جم مارکر یہاں ریڈ نہ کر دے"۔ عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا باہر نکل گیا۔

"آپ نے نگرانی تو چیک کر لی ہے پھر یہ خطرہ کیوں ذہن میں پیدا ہوا ہے"۔ ٹائیگر کے جانے کے بعد بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہ لوگ ترقی یافتہ ہیں۔ انتہائی جدید ترین آلات سے مدد لیتے ہیں۔ اس لئے ہمیں ہر لحاظ سے محتاط رہنا چاہیئے"۔ عمران نے سر ہلا کر کہا۔ اور رابنسن کو ہوش میں لانے کے لئے آگے بڑھ گیا۔

"عمران صاحب۔ اتفاق سے ہم دونوں یہاں اکیلے ہیں۔ اس سے پہلے کوئی موقع ہی نہ مل رہا تھا۔ اور میں ذہنی طور پر پاگل سا ہو رہا ہوں۔ مجھے بتائیے کہ یہ کس ایکسٹو کی کال تھی۔ اور اس نے آخر کس طرح رابنسن اور دوسری معلومات حاصل کر لی تھیں"۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" تو تمہارا خیال ہے کہ سوائے میرے اور تمہارے پاکیشیا میں اور کوئی ایکسٹو نہیں ہو سکتا۔ بھائی اتنی بڑی تنظیم ہے۔ نجانے کتنے اور ایکسٹو حکومت نے مقرر کر رکھے ہوں "۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ مذاق میں مت ٹالیں۔ میری ذہنی حالت واقعی اس معاملے میں درست نہیں ہے "۔۔۔۔ بلیک زیرو نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" اچھا تم خود بتاؤ۔ جب کہ ہم دونوں یہاں موجود ہیں۔ یہ ایکسٹو کون ہو سکتا ہے۔ اور اس نے کیسے اصل اور اہم معلومات حاصل کر لیں وہ معلومات جو اب تک ساری ٹیم کے ٹکریں مارنے کے باوجود حاصل نہ ہو سکی تھیں "۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ میں نے اس پہ واقعی بے پناہ مغز ماری کی ہے۔ اور میں اس نتیجے پہ پہنچا ہوں کہ آپ جب باتھ روم میں گئے ہیں تو آپ نے کسی خفیہ لانگ رینج ٹرانسمیٹر سے پاکیشیا سلیمان کو کال کیا ہے۔ کیونکہ آپ کے اور میرے علاوہ صرف سلیمان ہی ایسا آدمی ہے جو ایکسٹو کے لہجے پر بھی قادر ہے۔ اور ایکسٹو کے انداز میں بات بھی کر سکتا ہے۔ کیونکہ کافی عرصہ پہلے جب سیکرٹ سروس نے ایکسٹو کی اصلیت ٹریس کرنے کی کوشش کی تھی تو سلیمان کو ہی سامنے لایا گیا تھا۔ اور اس نے اپنا رول واقعی انتہائی مہارت سے ادا

ـــــــــــــــــــ
لہ اس کے لئے انتہائی دلچسپ ناول پڑھیے " ایکسٹو۔ ایکسٹو کون "

کیا تھا۔ لیکن سلیمان صرف لہجہ اور انداز تو اپنا سکتا ہے۔ لیکن پاکیشیا میں بیٹھ کر وہ اہم معلومات تو حاصل نہیں کر سکتا جو یہاں آپ کو بھی معلوم نہیں ہیں "۔۔۔۔ بلیک زیرو نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" تو پھر کیا نتیجہ نکلا "۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" نتیجہ نکل آتا تو پھر آپ سے کیوں پوچھتا "۔۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ جب نتیجہ نکل آئے گا تو لازماً اخبار میں چھپ جائے گا۔ لیکن اگر تم واقعی چھپنے سے پہلے ہی نتیجہ معلوم کرنے پر بضد ہو تو پھر سن لو کہ تم فیل ہو چکے ہو "۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ آپ پھر بات مذاق میں ٹال رہے ہیں " بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ایک تو تمہاری یہ بیویوں کی طرح روٹھنے والی عادت باوجود کوشش کے نہیں جاتی۔ ذرا سی بات ہو تو روٹھ جاتے ہو۔ بہرحال سنو۔ تمہارے یہاں آنے اور پھر جس طرح کے حالات یہاں پیش آئے اور جس طرح ہم سب اکٹھے ہو گئے۔ میں نے محسوس کیا کہ صورت حال تمہاری حد تک انتہائی مشکوک ہو چکی ہے۔ صفدر، کیپٹن شکیل تو ایک طرف تنویر جیسے شخص نے مجھ سے اشارۃً پوچھنے کی کوشش کی کہ یہ خرم صاحب کہیں ایکسٹو تو نہیں ہیں۔ کیونکہ جس انداز میں تم سامنے آئے ہو ایک

تو وہ اندازہ بذاتہ مشکوک تھا۔ اور دوسری بات یہ تھی کہ آج سے پہلے سیکرٹ سروس کے ممبران کے سامنے ایسی کوئی بات نہ ہوئی تھی کہ کسی نامعلوم آدمی کو باقاعدہ ہائر کر کے اسے سیکرٹ سروس کے انتہائی اہم مشن پہ بھیج دیا گیا ہو۔ ٹائیگر کے متعلق تو وہ جانتے ہیں۔ کہ وہ براہِ راست میرا شاگرد ہے۔ لیکن تمہارا نہ کبھی پہلے ذکر آیا اور نہ کبھی انہوں نے پہلے تمہیں دیکھا۔ اور تیسری بات یہ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے بڑی بڑی اور انتہائی خطرناک ترین مہمات بھی سر کی ہیں۔ اور ان کے مقابلے میں بظاہر یہ مہم کچھ زیادہ پیچیدہ اور مشکل بھی نہیں ہے کہ اس کے لئے تمہیں ہائر کیا جاتا۔ پھر ہائر کرنے کے لئے جو کام تمہاری طرف سے سامنے آیا وہ بھی بذاتِ خود انتہائی مشکوک تھا۔ اور تمہاری کارکردگی بھی سوائے اس آپریشنل ہیڈ کوارٹر تباہ کرنے کے کوئی خاص سامنے نہیں آئی۔ اور تم نے سیکرٹ سروس کو یہ تاثر بھی دیا ہوا تھا کہ تم یہاں موجود ہو۔ اور سیکرٹ سروس کی کارکردگی کی نگرانی بھی کر رہے ہو۔ اس تاثر کی وجہ سے سیکرٹ سروس کے ممبران کو نفسیاتی طور پہ یہ اطمینان ہو جاتا ہے کہ جب کوئی خاص مشکل ان پہ پڑی۔ تو ایکسٹو انہیں آخر کار بچا لے گا۔ اور یہاں تمہاری طرف سے کوئی ایسی بات سامنے نہ آئی۔ اگر جم مارکر، پرنسز ڈنسی اور مادام بلیک پہ اپنی برتری جتانے کے چکر میں پڑ کر ڈیش کو استعمال نہ کرتا تو ہم سب واقعی سخت ترین مشکل میں پھنس چکے تھے۔ ان ساری

باتوں کے پیش نظر یہ ضروری ہو گیا تھا کہ تمہاری موجودگی میں ایکسٹو کی کال بھی آئے اور ایکسٹو کچھ ایسے کلیو بھی دے جس سے یہ بات بھی ممبران پہ واضح ہو جائے کہ ایکسٹو واقعی ان کی حفاظت کر رہا تھا۔ لیکن مسئلہ یہ تھا کہ ہم دونوں سب کے سامنے موجود تھے۔ تمہیں علیحدہ بھیج کر اگر کال کی جاتی تو ظاہر ہے شک یقین میں بدل جاتا۔ اس لئے میں نے آخر کار اس مسئلے کو حل کرنے کی یہی راہ نکالی کہ باتھ روم جا کر لانگ رینج ٹرانسمیٹر پہ سلیمان سے رابطہ کیا۔ اُسے کیس کے بارے میں بریف کیا۔ اور کال کے متعلق تفصیلی ہدایات دیں۔ جولیا کے ٹائپ میں فٹ مخصوص ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی اُسے بتائی۔ اور سلیمان نے واقعی اپنا رول بے حد کامیابی سے نبھایا ہے۔ اب تمہاری وجہ سے پیدا ہونے والے تمام شکوک یکسر ختم ہو چکے ہیں"۔۔۔ عمران نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے عمران صاحب۔ واقعی اس بار میری پلاننگ بالکل غلط ثابت ہوئی ہے۔ اور میں نے جو کچھ سوچا تھا ویسا نہیں ہو سکا۔ کیونکہ اس مادام بلیک والے گروپ کے متعلق مجھے سرے سے کوئی علم بھی نہ تھا۔ لیکن اصل بات مسئلہ تو وہیں رہ گیا ہے۔ کہ سلیمان نے یہ کلیو کیسے مہیا کئے"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"کمال ہے۔ ساری رات یوسف زلیخا کا قصہ سنتے رہے۔ اور صبح کو پوچھ رہے ہو کہ زلیخا عورت تھی یا مرد تھا۔ بھائی جب

میں نے بتا دیا ہے کہ میں نے سلیمان کو بریف کیا تھا تو ظاہر ہے یہ کلیو بھی میں نے ہی سلیمان کو بتائے ہوں گے۔ اگر وہ علم نجوم کا اتنا ہی ماہر ہوتا کہ وہاں پاکیشیا میں بیٹھے بیٹھے سارے کلیو صرف زائچہ بنا کر معلوم کر لیتا تو پھر وہ میرا باورچی بننے کی بجائے واقعی اصل ایکسٹو ہوتا“ —— عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

”لیکن آپ نے یہ کلیو کہاں سے حاصل کئے۔ آپ نے تو اس بارے میں پہلے کوئی اشارہ بھی نہیں کیا“ —— بلیک زیرو کے لہجے میں حیرت تھی۔

”اصل میں سب درویشوں نے اپنے قصے تو سنا دیئے۔ مگر مجھ غریب درویش سے کسی نے روکھے منہ بھی نہیں پوچھا۔ کہ بھائی تمہارے ساتھ کیا گزری“ —— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

”مجھے یاد ہے آپ سے پوچھا تو تھا مگر آپ ٹال گئے تھے“ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

”اس وقت نہ ٹالتا تو پھر یہ اتنا بڑا ڈرامہ کیسے سٹیج ہوتا“ —— عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رچمنڈ سے ملنے اور پھر اس پر تشدد کر کے اس سے رابن اور فلاسٹر کے ہیڈ کوارٹر والے جزیرے کے نام والے کلیو حاصل کرنے تک ضروری تفصیلات بتا دیں۔

”لیکن آپ کو بے ہوش کیوں کیا گیا۔ اور لازماً یہ کام مادام بلیک کا ہی ہو گا۔ اگر اس نے آپ کی باتیں سن لی تھیں تو پھر

تو اُسے اب تک اس رابن کو راستے سے ہٹا دینا چاہئے تھا“ —— بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اگر وہ باتیں سن چکی ہوتی تو پھر اسے پرنسز ڈونی کو بھیج کر معلومات حاصل کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اور پرنسز ڈونی نہ آتی تو اب تک شاید ہم منکر نکیر کے حساب کتاب سے بھی فارغ ہو چکے ہوتے۔ میرا خیال ہے کہ واقعی جس وقت رچمنڈ نے مادام بلیک کو کال کیا تھا۔ اس وقت مادام بلیک موجود نہ تھی اور اس کے آدمیوں نے واپسی جواب دے دیا لیکن جیسے ہی وہ آئی اُسے بتایا گیا۔ تو اس نے کسی خاص ذریعے سے اس کمرے کی پوزیشن چیک کی۔ وہاں میں اس رچمنڈ پر تشدد کر رہا تھا۔ چنانچہ اس نے وہاں بے ہوش کرنے والی گیس پھیلائی۔ اور پھر مجھے بھی سیکرٹ سروس کا آدمی سمجھ کر جم مارکر تک پہنچا دیا۔ لیکن پھر شاید اُسے خیال آیا کہ وہ ہم سے معلومات تو حاصل کر لے چنانچہ اس نے پرنسز ڈونی کو وہاں بھیج دیا یا ہو سکتا ہے کہ وہ مادام بلیک ہی پرنسز ڈونی ہو۔ اس لئے وہ خود وہاں پہنچ گئی“ —— عمران نے جواب دیا۔

”اس کا تو مطلب ہے کہ اس مادام بلیک کا سائنسی کنٹرول پورے ہاؤس پر چھایا ہوا ہے۔ کیونکہ وہ کوٹھی تو رچمنڈ کی ایک لحاظ سے قطعی پرائیویٹ تھی“ —— بلیک زیرو نے کہا اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”اوہ اوہ۔ تمہاری اس بات سے مجھے ایک خیال آ گیا ہے۔ پہلے تو میں سوچ رہا تھا کہ تم نے خواہ مخواہ یہ قصہ چھیڑ کر وقت ضائع

گیا ہے۔ لیکن اب اس وقت ضائع ہونے کا بھی ایک بڑا فائدہ سامنے آہی گیا ہے۔ یہ رابنسن ہی مادام بلیک کا خاص آدمی ہے۔ اور پہلے کیپٹن شکیل اور تنویر دونوں مادام بلیک کے آدمیوں کے جسم میں موجود بموں کے پھٹنے سے زخمی ہو چکے ہیں۔ یہ جب تک بے ہوش ہے۔ تب تک تو ہم محفوظ ہیں۔ لیکن اس کے ہوش میں آتے ہی ہم ٹریس بھی ہو سکتے تھے۔ اور بم کے پھٹنے سے ہلاک یا زخمی بھی۔ مجھے تو اس بات کا خیال تک ذہن سے اتر گیا تھا" ―― عمران نے چونک کر کہا۔

"تو پھر اب" ―― بلیک زیرو بھی پریشان ہو گیا۔

"یہاں میڈیکل باکس ضرور ہوگا۔ اسے تلاش کر کے لے آؤ پہلے مجھے اس کا آپریشن کر کے وہ آلہ نکالنا پڑے گا پھر اس سے اطمینان سے پوچھ گچھ ہو سکے گی۔ لیکن یہ آخر اس قدر طویل عرصے سے مستقل بے ہوش کیوں ہے۔ عام سی چوٹ سے بے ہوش ہوا تھا اب تک ہوش میں آجانا چاہیئے تھا اسے" ―― عمران نے کہا۔

"کار میں اسے ہوش آنے لگا تھا۔ ٹائیگر نے دوبارہ کنپٹی پر ہک مار کر پھر بے ہوش کر دیا تھا" ―― بلیک زیرو نے کہا۔ اور پھر مڑ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

جولیا اور اس کے ساتھی اس وقت ایک ہوٹل میں بیٹھے کھانا کھانے میں مصروف تھے۔ ان سب نے نئے لباس پہن رکھے تھے۔ اور چہروں پر نئے میک اپ تھے۔ میک اپ کے لحاظ سے وہ گریٹ لینڈ کے باشندے لگتے تھے۔ یہ میک اپ تو وہ ڈینش والی رہائش گاہ سے کر کے چلے تھے۔ لیکن لباس انہوں نے راستے میں ایک سٹور سے خریدے اور پھر اس سٹور کے باتھ روم میں انہیں تبدیل کر کے پہلے والے لباس انہوں نے وہاں سے کافی دور ایک کوڑے کے ڈرم میں پھینک دیئے تھے۔ اس کے بعد وہ اس ہوٹل میں آ گئے تھے تاکہ کھانا بھی کھا لیا جائے اور مزید پلاننگ بھی کر لی جائے۔ سٹور سے انہوں نے دو قیمتی کیمرے اور فلمیں بھی خرید لی تھیں۔ کیونکہ رہائش گاہ سے وہ صحافیوں کا روپ دھارنے کا پروگرام بنا کر نکلے تھے۔

"اب اس پرنسز ڈلسی کو تلاش کرنے کے لئے کیا طریقہ اختیار کیا جائے۔ اگر اس کے کلب گئے تو وہ مشکوک سمجھ کر پہلے کی طرح پھر نہ مادام بلیک تک ہمیں پہنچا دیں" ——— کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میرا خیال ہے ہمیں اس علاقے کی طرف جانا چاہیئے جہاں آرک لینڈ کا شاہی خاندان رہتا ہے۔ وہاں سے اس پرنسز کے بارے میں صحیح معلومات مل سکتی ہیں بطور صحافی ہم وہاں کی کسی اہم شخصیت سے انٹرویو کے لئے ملاقات کر سکتے ہیں" ——— صفدر نے کہا۔

"کیوں نہ براہِ راست پرنسز کا ہی انٹرویو کر لیا جائے" ——— جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ اگر واقعی خود مادام بلیک ہے یا اس کی ایجنٹ ہے تو وہ بے حد محتاط ٹائپ عورت ہو گی۔ اس طرح اچانک انٹرویو کال کا سن کر وہ باقاعدہ انکوائری کرلے گی" ——— صفدر نے کہا۔

"کیوں نہ یہاں کسی عام سے اخبار کے دفتر چلا جائے۔ اور وہاں اپنا تعارف کرا کر شاہی خاندان کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں۔ یہ صحافی نام کی مخلوق بڑے بڑے راز ہائے درون پردہ جانتی ہوتی ہے" ——— کیپٹن شکیل نے کہا۔ اور مخلوق کا لفظ سن کر سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"ارے ٹھہرو۔ کیپٹن شکیل کا آئیڈیا واقعی قابلِ عمل ہے۔ یہاں

میں نے ایک اخبار میں کنگ آف آرک لینڈ کا تازہ ترین انٹرویو پڑھا تھا۔ وہ انٹرویو کسی مشہور لیڈی صحافی نے لیا تھا۔ ٹھہرو مجھے اس کا نام یاد کر لینے دو" ——— صفدر نے کہا اور پھر سوچنے کے سے انداز میں اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

"ارے ہاں یاد آگیا۔ اس کا نام جیولٹ تھا۔ اخبار کے ایڈیٹر کی طرف سے اس بارے میں نوٹ بھی درج تھا کہ آرک لینڈ کی معروف صحافی جیولٹ نے اپنے مخصوص انداز میں یہ انٹرویو لیا ہے۔ اور کنگ آف آرک جو کسی صحافی کو انٹرویو دینے کے لئے تیار نہ تھے۔ جیولٹ کو انٹرویو دینے کے لئے فوراً رضامند ہو گئے۔ اس نوٹ کا مطلب ہے کہ یہ صحافی عورت جیولٹ یہاں خاصا اثر رسوخ رکھتی ہے۔ اگر یہ ہماری امداد پر آمادہ ہو جائے تو اس پرنسز ڈلسی کا اتہ پتہ آسانی سے معلوم کیا جا سکتا ہے" ——— صفدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کون سے اخبار میں تھا یہ انٹرویو" ——— جولیا نے پوچھا۔

"گرین ٹائم نام تھا اخبار کا" ——— صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف موجود ویٹر کو ہاتھ کے اشارے سے بلایا۔

"یس سر" ——— ویٹر نے قریب آکر مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

"یہ بتاؤ کہ اخبار گرین ٹائم کا دفتر یہاں سے کتنی دور ہے" صفدر نے پوچھا۔

"جناب یہاں سے تو کافی دور ہاکس روڈ پر ہے" ——— ویٹر

نے جواب دیا۔

"کیا فون یہاں ٹیبل پر آسکتا ہے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"جی ہاں۔ لے آؤں"۔۔۔۔ ویٹر نے جواب دیا۔

"ہاں۔ فون بھی لے آؤ۔ اور گریٹ ٹائم اخبار کا نمبر بھی معلوم کر کے آؤ"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"جناب۔ آپ نے وہاں کس سے بات کرنی ہے۔ وہاں تو بے شمار نمبر ہوں گے"۔۔۔۔ ویٹر نے کہا۔

"معروف صحافی خاتون ہیں مس جیولٹ۔ ان سے بات کرنی ہے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"اوہ۔ مس جیولٹ تو ہمارے ہوٹل میں ہی مستقل طور پر رہتی ہیں اور یہ وقت ان کے آرام کا ہے۔ وہ لازماً اپنے کمرے میں ہوں گی۔ ٹھہرئیے میں فون لے آتا ہوں آپ بات کر لیں"۔۔۔۔ ویٹر نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"چلو کہیں جانا نہیں پڑا"۔۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اخبار میں اس جیولٹ کی کنگ کے ساتھ تصویر تو ضرور شائع ہوتی ہوگی"۔۔۔۔ اچانک خاموش بیٹھے ہوئے تنویر نے کہا تو سب چونک کر اُسے دیکھنے لگے۔

"صرف کنگ کی تصویر تھی اور وہ بھی سرکاری تصویر جو یہاں عام طور پر دکانوں وغیرہ پر لگی ہوئی نظر آتی ہے"۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

"تم نے جیولٹ کی تصویر کے بارے میں کیوں پوچھا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں تنویر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"بس یونہی۔ کوئی خاص مقصد نہ تھا"۔۔۔۔ تنویر نے ٹالنے کے سے انداز میں کہا اور صفدر مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ تنویر نے تصویر کے بارے میں کیوں پوچھا ہے وہ یہ جاننا چاہتا تھا کہ جیولٹ جوان ہے یا بوڑھی۔ صفدر نے یہ اندازہ اس لئے لگایا تھا کہ وہ تنویر کی طبیعت سے واقف تھا۔ اُسی لمحے ویٹر فون لے کر آگیا۔ اس نے پلگ میز کے ایک پائے میں موجود کنکشن سے لگا دیا۔

"چوتھی منزل۔ کمرہ نمبر بارہ ہے جناب ان کا۔ آپ رسیور اٹھا کر ہوٹل ایکسچینج سے کہیں گے تو وہ رابطہ کرا دیں گے"۔۔۔۔ ویٹر نے کہا اور پھر واپس مڑ گیا۔ صفدر نے رسیور کریڈل سے اٹھایا۔

"یس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک نسوانی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کمرہ نمبر بارہ چوتھی منزل۔ مس جیولٹ سے بات کرائیں"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"کون صاحب بات کریں گے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"وہ ہمیں نہیں جانتیں۔ ہم گریٹ لینڈ کے صحافی ہیں۔ ان سے ملنا چاہتے ہیں اور ہوٹل کے ہال سے ہی فون کر رہے ہیں"۔ صفدر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"جی بہتر۔ میں رابطہ کر کے بات کراتی ہوں ان سے"۔۔۔۔ دوسری

طرف سے لیڈی آپریٹر نے کہا اور پھر لائن پر کافی دیر تک خاموشی طاری رہی۔ اس کے بعد لیڈی آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو"۔۔۔ لیڈی آپریٹر نے کہا۔

"یس"۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

"مس جولیٹ سے بات کریں"۔۔۔ لیڈی آپریٹر نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک نوجوان اور انتہائی شیریں آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ میں جولیٹ بول رہی ہوں۔ آپ کون صاحب ہیں"۔ بولنے والی کے لہجے میں ہلکی سی حیرت کا شائبہ موجود تھا۔

"مس جولیٹ۔ میرا نام البرٹ ہے۔ میرے ساتھ مس وکٹوریا اور دو اور ساتھی کیمرہ مین ہیں۔ ہمارا تعلق گریٹ لینڈ کے ایک چھوٹے سے اخبار "سلور لائٹ" سے ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ جیسی معروف صحافی یہاں اسی ہوٹل میں رہائش پذیر ہیں تو ہمیں آپ سے ملاقات کی خواہش ہوئی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو۔۔۔" صفدر نے کہا۔

"اوہ۔ آپ ضرور تشریف لائیں۔ مجھے آپ صحافیوں سے مل کر واقعی بے حد مسرت ہوگی"۔۔۔ دوسری طرف سے جولیٹ کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"بے حد شکریہ مس جولیٹ۔ ہم ابھی تھوڑی دیر میں حاضر ہو جاتے ہیں"۔۔۔ صفدر نے کہا اور دوسری طرف سے اوکے کے الفاظ سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔ کھانا وہ کھا چکے تھے۔ اس لئے صفدر نے ویٹر کو بلا کر بل ادا کیا اور پھر وہ سب اٹھ کر لفٹ کی طرف بڑھ

گئے۔ چند لمحوں بعد وہ چوتھی منزل کے کمرہ نمبر بارہ کے سامنے موجود تھے۔ صفدر نے ہاتھ اٹھا کر دستک دی۔

"کون ہے"۔۔۔ اندر سے جولیٹ کی لوچ دار آواز سنائی دی۔

"آپ کے پرستار مس جولیٹ۔ ابھی آپ سے فون پر بات ہوئی ہے"۔۔۔ صفدر نے اونچے لہجے میں کہا۔ اور دوسرے لمحے دروازہ کھل گیا۔ دروازہ کھلتے ہی صفدر اور اس کے ساتھیوں کی نظریں بے اختیار جھک گئیں۔ کیونکہ مس جولیٹ ایک تنگ اور چھوٹی سی شرٹ اور ہاف نیکر پہنے دروازے پر کھڑی ہوئی تھی جبکہ جولیا کے چہرے پر غصے کے آثار پھیلتے چلے گئے۔

"آئیے آئیے۔ تشریف لائیے"۔۔۔ جولیٹ نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"۔۔۔ صفدر نے کہا اور آگے بڑھ کر کمرے میں آ گیا۔

"میرا نام جولیٹ ہے۔ آپ جانتے تو ہیں"۔۔۔ جولیٹ نے مڑ کر صفدر کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"البرٹ"۔۔۔ صفدر کو مجبوراً مصافحہ کرنا پڑا۔ کیونکہ بہرحال اس وقت وہ گریٹ لینڈ کا باشندہ تھا۔ اور مغربی ممالک میں اسے معیوب نہ سمجھا جاتا تھا۔

"یہ میری ساتھی مس جولیا ہیں اور یہ والکر اور یہ مارٹن"۔۔۔ صفدر نے باری باری باقی ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ کیپٹن شکیل کا نام اس نے خود ہی والکر اور تنویر کا مارٹن

رکھ دیا تھا۔ جیولٹ نے بڑے مسرت بھرے انداز میں سب سے مصافحہ کیا۔ لیکن جولیا اور دوسرے ساتھیوں کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ بھی رسم ہی نبھا رہے ہیں۔ حتیٰ کہ تنویر کے انداز میں بھی گرم جوشی نہ تھی۔ کیونکہ تنویر دیسے جس قدر بھی کھلی طبیعت کا آدمی تھا۔ لیکن اخلاقیات کا وہ بھی سختی سے قائل تھا۔ اور جیولٹ کے اس مختصرسے بلکہ نہ ہونے کے برابر لباس نے ان سب کو واقعی ذہنی کوفت میں مبتلا کر دیا تھا۔ رسمی فقروں کے بعد جیولٹ نے انہیں بیٹھنے کے لئے کہا۔

"آپ کیا پئیں گے"۔۔۔ جیولٹ نے فون کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"صرف کوک۔ اور مس جیولٹ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو پلیز ذرا مکمل لباس پہن لیں۔ کیونکہ ہمارا اخبار عورتوں کے مکمل لباس پہننے کی تحریک کا زبردست حامی ہے"۔۔۔ جولیا سے نہ رہا گیا۔ تو وہ آخر کار بول ہی پڑی۔ کیونکہ جیولٹ کا لباس واقعی اس قدر مختصر تھا کہ وہ اسے زیادہ دیر برداشت ہی نہ کر سکتی تھی۔

"اوہ اچھا۔ ویری سوری۔ میں ابھی آتی ہوں"۔۔۔ جیولٹ نے چونک کر کہا۔ اور پھر تیزی سے وہ ملحقہ کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ کیونکہ یہ صرف ایک کمرہ نہ تھا بلکہ چار کمروں کا مکمل سوٹ تھا۔ جس میں یہ کمرہ ملاقاتیوں کے لئے مخصوص تھا۔ تھوڑی دیر بعد جیولٹ واپس آئی تو اس نے مکمل لباس پہن رکھا تھا۔

"امید ہے آپ ناراض نہ ہوں گی مس جیولٹ"۔۔۔ صفدر نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔۔۔ دراصل یہاں ہانگ کانگ میں رواج ہی ایسا ہے۔ اس لئے مجھے خیال نہیں رہا"۔۔۔ جیولٹ نے کہا اور پھر اس نے ریسیور اٹھا کر ہوٹل والوں کو اپنے کمرے میں کوک بھیجنے کے لئے کہا اور ان کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"مس جیولٹ۔ آپ نے کنگ آف آرک سے جو انٹرویو لیا تھا وہ میں نے گرین ٹائمز میں پڑھا تھا۔ میں آپ سے بے حد متاثر ہوا۔ اور سچی بات یہ ہے کہ میرا خیال تھا کہ آپ بوڑھی خاتون ہوں گی۔ کیونکہ آپ کے قلم میں بے حد پختگی محسوس ہوتی تھی۔ لیکن آپ تو ماشاءاللہ جوان ہیں"۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور خوب صورت بھی"۔۔۔ تنویر نے بے اختیار لقمہ دیتے ہوئے کہا۔ اور جولیا نے اُسے گھور کر دیکھا تو تنویر نے بے اختیار منہ دوسری طرف کر لیا۔

"آپ کی اس تعریف کا بے حد شکریہ۔ بس اسے آپ میری خداداد صلاحیت ہی کہہ سکتے ہیں"۔۔۔ جیولٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اُسی لمحے دروازہ کھلا اور ویٹر کوک لئے اندر داخل ہوا۔ اس نے ٹشو میں لپٹی ہوئی ایک ایک بوتل سب کے ہاتھ میں دی اور پھر ٹپ لئے واپس چلا گیا۔

"مس جیولٹ۔ آپ یقیناً پرنسز ڈنسی سے واقف ہوں گی۔ ہم دراصل یہاں اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ ہم اپنے اخبار کے لئے پرنسز ڈنسی کا تصویری انٹرویو لینا چاہتے ہیں۔ کیونکہ پرنسز ڈنسی

کی لائف بڑی ہنگامہ خیز ہے ۔ وہ پرنسز ہونے کے باوجود ایک گیم کلب بھی چلاتی ہیں ۔ اور دوسری سرگرمیوں میں بھی حصہ لیتی ہیں ۔ لیکن شاید یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ یہاں کوشش کے باوجود ہمیں ان کا پتہ ہی معلوم نہیں ہو سکا ۔ ہم نے کلب بھی فون کیا ۔ لیکن انہوں نے بتانے سے انکار کر دیا "۔۔۔ صفدر نے فوراً ہی اصل موضوع پر آتے ہوئے کہا ۔ کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ کہیں جیولٹ ان کے اخبار اور ان کی دوسری صحافتی سرگرمیوں کے بارے میں سوالات نہ شروع کر دے ۔

" پرنسز ڈنسی کا انٹرویو ۔ اوہ یہ تو کنگ آف آرک کے انٹرویو سے بھی زیادہ مشکل کام ہے ۔ پرنسز کسی طرح انٹرویو دینے پر آمادہ ہی نہیں ہوتیں ۔ حالانکہ میں نے بھی بہت کوشش کی ہے "۔۔۔ جیولٹ نے کوک سپ کرتے ہوئے کہا ۔

" اگر ہمیں ان کا پتہ مل جائے تو راضی کرنا ہمارا کام ہے ۔ یہ فن ہمیں آتا ہے "۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" نہیں مسٹر البرٹ ۔ وہ تو صحافت کا نام سن کر ہی بدک جاتی ہیں ۔ کچھ عجیب و غریب اور پر اسرار کردار کی مالکہ ہیں ۔ بہرحال آپ میرے پاس آئے ہیں تو میں آپ کو ناکام تو نہیں بھیج سکتی ۔ مجھے پرنسز ڈنسی کے ایک ایسے پتے کا علم ہے جہاں عام طور پر موجود ہوتی ہیں ۔ یہ پتہ بھی انتہائی خفیہ ہے ۔ مجھے بس اتفاق سے ہی معلوم ہو گیا تھا ۔ لیکن یہ پتہ میں اس شرط پر بتا سکتی ہوں کہ میرا نام درمیان میں نہ آنے پائے ۔ کیونکہ میں نے یہیں

رہنا ہے ۔ اور پرنسز کی ناراضگی مجھے بے حد نقصان بھی پہنچا سکتی ہے "
جیولٹ نے کہا ۔

" آپ بے فکر رہیں مس جیولٹ ۔ یہ تو آپ کا ہم پر احسان ہوگا ۔ اور ہم اپنے محسن کو کیسے کوئی تکلیف پہنچا سکتے ہیں "۔۔۔ صفدر نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا ۔

" رائل روڈ پر ایک عمارت ہے آرک ہاؤس ۔ یہ بظاہر تو شاہی میوزیم ہے ۔ لیکن اس کے عقبی حصے میں ایک انتہائی خوبصورت رہائش گاہ بنی ہوئی ہے ۔ پرنسز ڈنسی وہیں رہتی ہیں ۔ اس رہائش گاہ کا ایک خفیہ گیٹ ہے ۔ جو میوزیم کے عقبی گیٹ کے ساتھ ہی بنا ہوا ہے ۔ بظاہر یہ ایک پرانا سا گیٹ ہے جو اکثر بند رہتا ہے ۔ لیکن اس رہائش گاہ میں جانے کے لئے یہی گیٹ ہے ۔ لیکن بہتر یہی ہے ۔ کہ آپ فون پر پرنسز سے بات کر لیں ۔ کیونکہ اس رہائش گاہ پر ان کی موجودگی کا کوئی اقرار ہی نہ کرے گا اس لئے آپ ان سے مل بھی نہ سکیں گے "۔۔۔ مس جیولٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔ اور صفدر اور اس کے ساتھیوں کے چہرے کھل اٹھے ۔ انہوں نے واقعی انتہائی اہم کلیو حاصل کر لیا تھا ۔

" کیا اس عمارت میں فون ہے "۔۔۔ صفدر نے چونک کر پوچھا ۔

" ہو گا تو وہاں لازماً ۔ لیکن مجھے معلوم نہیں ہے ۔ ایک اور نمبر ہے ۔ یہ پرنسز کا خاص نمبر ہے ۔ وہ جہاں بھی ہوں اس نمبر کے

ذریعے اس سے بات ہو سکتی ہے"۔۔۔ جیولٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک نمبر بتا دیا۔

"بہت شکریہ مس جیولٹ۔ آپ واقعی ہماری محسن ہیں۔ اور آپ سے ملاقات کر کے بھی ہمیں بے حد مسرت ہوئی ہے۔ اب ہمیں اجازت دیجئے۔ تاکہ ہم پرنسز سے انٹرویو کے لئے کوششیں شروع کر دیں"۔۔۔ صفدر نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"بہت شکریہ۔ [illegible] ایک وعدہ کریں کہ آپ کے جس شمارے میں یہ انٹرویو چھپے۔ آپ مجھے وہ شمارہ ضرور بھجوا دیں اسی پتے پر"۔۔۔ جیولٹ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"بالکل مس جیولٹ۔ آپ سے تو اب رابطہ رہے گا۔ آپ جب بھی گریٹ لینڈ تشریف لائیں۔ ہمارے اخبار ضرور تشریف لائیں۔ ہمیں بے حد مسرت ہو گی"۔۔۔ صفدر نے کہا اور جیولٹ نے باقاعدہ وعدہ کر لیا۔ پھر وہ سب دوبارہ جیولٹ سے مصافحہ کر کے کمرے سے باہر آ گئے۔

"جب قدرت مہربان ہو تو پھر ایسے ہی اتفاقات خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں"۔۔۔ صفدر نے لفٹ سے اتر کر ہال میں داخل ہوتے ہوئے کیپٹن شکیل سے کہا اور کیپٹن شکیل مسکرا دیا۔

"اسے فون کر لیں"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"نہیں مس جولیا۔ ہم نے اس سے انٹرویو تو نہیں کرنا اور فون کرنے سے مشکوک ہو جائے گی۔ ہمیں تو سمجھئے کہ اب اس کی رہائش گاہ پر ایک لحاظ سے ریڈ کرنا پڑے گا"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ایک بار مل جائے پھر دیکھنا میں اس سے کیسے ہر بات اگلوا تا ہوں"۔ تنویر نے فوراً بات کرتے ہوئے کہا۔ اور صفدر مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل سے باہر آ چکے تھے۔ چونکہ ڈینش کی رہائش گاہ پر ایک ہی کار تھی جو عمران لے گیا تھا۔ اس لئے وہ یہاں ٹیکسی کے ذریعے آئے تھے۔

"میرے خیال میں ہمیں کوئی کار خرید کر لینی چاہیئے۔ اس طرح ٹیکسیوں سے کام نہیں چلے گا"۔۔۔ جولیا نے ہوٹل سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

"ایک کی بجائے دو کاریں ہونی چاہیئں۔ آئیے۔ یہاں قریب ہی ایک شوروم موجود ہے"۔۔۔ صفدر نے کہا اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ چونکہ ڈینش کی رہائش گاہ کی تلاش کے دوران انہیں بھاری مقدار میں کرنسی بھی دستیاب ہو گئی تھی۔ اس لئے انہیں کچھ زیادہ فکر نہ تھی۔ اور تھوڑی دیر بعد ان دونوں نے ہاگن میں عام طور پر چلنے والی ماڈل اور کمپنی کی دو کاریں خرید لیں۔ دونوں سفید رنگ کی تھیں کیونکہ یہاں سفید رنگ کی کاروں کی کثرت تھی۔ اس لئے انہوں نے بھی سفید رنگ کی ہی کاریں لی تھیں۔ کیونکہ وہ کسی طرح بھی نمایاں نہ ہونا چاہتے تھے۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کاروں میں بیٹھے مائل روڈ کی طرف بڑھتے گئے۔ انہوں نے یہ پروگرام بنایا تھا کہ پہلے وہ یہ میوزیم دیکھیں گے اور پھر وہاں کے ماحول کا اچھی طرح جائزہ لے کر مزید اقدامات کریں گے۔

میوزیم واقعی بے حد شاندار تھا۔ اس میں ایک حصہ تو صرف شاہی خاندان کی تصاویر اور ان کی خاص خاص چیزوں کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ اور انہوں نے اس حصے میں زیادہ دلچسپی لی۔ میوزیم کی گائیڈ ایک نوجوان لڑکی آربیلا تھی۔ وہ انہیں ہر تصویر اور ہر چیز کے بارے میں ساتھ ساتھ تفصیلات بتاتی جا رہی تھی۔ اور پھر وہ ایک قدآدم رنگین تصویر کے سامنے رک گئے۔ کیونکہ یہ پرنسز ڈلنسی کی انتہائی خوب صورت تصویر تھی۔ وہی پرنسز ڈلنسی جو جم مارکس کے ساتھ آئی تھی۔ اور آربیلا انہیں پرنسز ڈلنسی کے بارے میں تفصیلات بتلانے لگی۔

"مس آربیلا۔ پرنسز ڈلنسی تو یہاں آتی رہتی ہوں گی وہ تو سنا ہے بے حد سوشل خاتون ہیں"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"جی ہاں وہ ہمارے میوزیم کی سرپرست ہیں۔ یہ میوزیم انہی کا قائم کردہ ہے۔ یہ عمارت بھی انہوں نے ہی تعمیر کرائی تھی"۔۔۔۔ آربیلا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہم نے تو سنا ہے کہ پہلے وہ اسی عمارت میں رہائش رکھتی تھیں"۔ صفدر نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ یہ عمارت تو شروع سے ہی میوزیم کی عمارت ہے۔ البتہ اس کے عقب میں ایک چھوٹی سی رہائش گاہ ضرور ہے۔ جہاں کبھی کبھار پرنسز ڈلنسی میوزیم میں آنے والے غیر ملکی مہمان شخصیتوں کی دعوت کرتی رہتی ہیں"۔۔۔۔ آربیلا نے کہا اور صفدر کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"اس رہائش گاہ کا راستہ تو میوزیم کے اندر سے ہی جاتا ہوگا"۔ صفدر نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ لیکن وہ بند رہتا ہے۔ اور صرف پرنسز ڈلنسی ہی اُسے کھولنے کی مجاز ہیں"۔۔۔۔ آربیلا نے جواب دیا اور صفدر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ پھر وہ کافی دیر تک میوزیم میں گھومتے پھرتے رہے۔ آربیلا ہی انہیں گائیڈ کرتی رہی۔ اور پھر باتوں ہی باتوں میں صفدر نے اس سے وہ راستہ بھی پوچھ لیا۔ یہ ایک بڑا سا فولادی گیٹ تھا، جو دوسری طرف سے بند تھا۔ اس کے بعد وہ میوزیم سے باہر آ گئے۔ پھر انہوں نے پیدل چل کر عقبی حصہ بھی گھوم لیا۔

"اس میوزیم والے دروازے سے اگر اندر داخل ہوا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ جس ٹائپ کے یہ لوگ ہیں انہوں نے لازماً دوسری طرف سائنسی آلات نصب کر رکھے ہوں گے۔ جب کہ ادھر ایسی کوئی بات نہ ہوگی۔ کیونکہ ظاہر ہے ادھر سے تو وہ اپنی مرضی سے آنے والوں کو لے جاتی ہوگی"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ میں نے بھی یہی پلان بنایا ہے میوزیم ابھی تھوڑی دیر بعد بند ہونے والا ہے۔ یہاں ایک دو چوکیدار بھی ہوں گے۔ انہیں آسانی سے بے ہوش کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔ اور سب نے سر ہلا دیئے۔ اس کے بعد وہ کاروں میں بیٹھ کر بظاہر واپس چلے گئے۔

لیکن ان کا ارادہ تھا کہ وہ ایک گھنٹہ ویسے ہی سڑکوں پر گھوم کر پھر دوبارہ آئیں گے۔ کیونکہ یہاں ان کی مسلسل موجودگی شک کا باعث بھی بن سکتی تھی۔ پھر وہ ایک ریستوران میں جا کر بیٹھ گئے اور انہوں نے وہاں کافی لمبا وقت گزار دیا۔

"آؤ اب چلیں اپنے مشن پر"۔۔۔ صفدر نے گھڑی دیکھ کر اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ ریستوران سے نکل کر کاروں میں بیٹھے اور رائل روڈ کی طرف بڑھ گئے۔ کاریں انہوں نے کچھ دور ایک آڑ میں روکیں اور جیبوں میں موجود مشین پسٹلز کی موجودگی کا اطمینان کر کے وہ پیدل ہی میوزیم کی طرف چل پڑے۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ویسے ہی گھوم پھر رہے ہوں۔ کیمرے انہوں نے کاروں میں ہی چھوڑ دیئے تھے۔ کیونکہ موجودہ پلاننگ میں انہیں اس کی ضرورت نہ رہی تھی۔

میوزیم بند ہو چکا تھا اور وہاں ایک ہی چوکیدار تھا۔ جسے تنویر نے آسانی سے بے ہوش کر دیا۔ صفدر کے کہنے پر تنویر نے چوکیدار کو باقاعدہ باندھ بھی دیا۔ اور اس کے منہ میں بھی کپڑا ٹھونس دیا۔ کیونکہ انہیں نجانے کتنا وقت لگ جائے۔ اور ایسا نہ ہو کہ ان کی واپسی سے پہلے ہی چوکیدار کو ہوش آ جائے۔ تنویر نے تو اسے مارنے کی بات بھی کر دی۔ لیکن صفدر نے اسے منع کر دیا۔ کہ کسی غیر متعلق آدمی کو ہلاک کرنا اچھی بات نہ تھی۔ فولادی دروازہ اسی طرح بند تھا۔ دروازے کے درمیان جھری سے انہیں دوسری طرف جاتی ہوئی بند راہداری نظر آ رہی تھی۔

جس میں سرخ رنگ کا قالین بچھا ہوا تھا۔

"اب اسے کھولیں کیسے"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"میں کھولتا ہوں۔ آپ ہٹ جائیں"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا اور اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک پتلی سی زرد رنگ کی پتی سی نکالی اور اس کی سائیڈ موڑ کر اس نے اسے دروازے کی درمیانی جھری میں پھنسا دیا۔ اور خود وہ سب پیچھے ہٹ گئے۔ چند لمحوں بعد ہلکا سا دھماکہ ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی دروازے کے پٹ خود بخود کھلتے چلے گئے۔ پتی سے نکلنے والی ریز نے دوسری طرف موجود زنجیر اور لاک کو توڑ دیا تھا۔ ان سب نے مشین پسٹل نکال لئے۔ اور پھر وہ دبے قدموں راہداری میں سے گزرتے ہوئے آگے بڑھتے گئے۔ راہداری کی چھت اور دیواریں سپاٹ تھیں۔ ان میں کسی قسم کے سائنسی آلات کی تنصیب نظر نہ آتی تھی۔ اس لئے وہ اطمینان سے آگے بڑھتے گئے۔ راہداری کے اختتام پر ایک اور دروازہ تھا۔ جو لکڑی کا تھا۔ اور اس پر انتہائی خوبصورت نقش و نگار بنے ہوئے تھے۔ صفدر نے دروازے کو دھکیلا تو وہ بند نہ تھا۔ اور پھر وہ دوسری طرف ایک بڑے کمرے میں آ گئے۔ یہ کمرہ ڈرائنگ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا اور واقعی اس کی سجاوٹ شاہانہ انداز میں کی گئی تھی۔ اسی لمحے انہیں کہیں قریب ہی فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ اور وہ سب چونک پڑے۔ آواز اسی طرف سے آ رہی تھی جدھر اس بڑے کمرے کا دوسرا دروازہ تھا جو بند تھا۔ وہ سب تیزی سے لیکن انتہائی

محتاط انداز میں اس دروازے کی طرف بڑھتے گئے۔

"یس" ــــــ ان کے کانوں میں ایک تیز آواز سنائی دی اور یہ آواز سنتے ہی وہ سب چونک پڑے۔ کیونکہ وہ آواز سے ہی پہچان چکے تھے کہ بولنے والی پرنسز تھی۔

"رنگو بول رہا ہوں پرنسز۔ وہ گروپ جو عقبی طرف گھومتا نظر آیا تھا دو کاروں میں بیٹھ کر واپس جا چکا ہے۔ ویسے انہوں نے ملازم گائیڈ آربیلا سے آپ کے متعلق بے حد دلچسپی ظاہر کی تھی" ــــــ ایک اونچی آواز سنائی دی۔ حالانکہ صاف ظاہر تھا کہ فون پر یہ آواز دوسری طرف سے آ رہی ہے۔ اس لحاظ سے تو یہ آواز رسیور پرنسز کے کان سے لگا ہونے کی وجہ سے سنائی ہی نہ دینی چاہئے تھی۔ لیکن آواز اتنی اونچی تھی جیسے بولنے والا دروازے کی دوسری طرف بیٹھا بول رہا ہو۔ اور وہ سمجھ گئے کہ عام فون کی بجائے یہ جدید انداز کا دن پیس فون ہے۔ جس میں رسیور علیحدہ نہیں ہوتا۔ بس صرف بٹن دبانے سے بات ہو بھی سکتی ہے اور جواب بھی دیا جا سکتا ہے اس میں سننے اور بولنے دونوں کی رینج کافی فاصلے تک ہوتی ہے۔

"بس محتاط رہنا۔ ویسے یہاں کون آ سکتا ہے۔ یہاں کا علم تو کسی کو ہے ہی نہیں" ــــــ پرنسز کا اکتاہٹ بھرا جواب سنائی دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی۔ اور پھر کمرے میں خاموشی طاری ہو گئی۔ سب سے آگے موجود صفدر نے مڑ کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ اٹھا کر اس نے

آہستہ سے دروازے پر رکھا اور اسے ذرا سا دبایا تو دروازے کے درمیان موجود جھری پھیلتی گئی۔ اس کا مطلب تھا کہ دروازہ صرف بھڑا ہوا ہے۔ بند نہیں ہے۔ صفدر اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں میں موجود ریوالور سیدھے ہوئے اور اس کے ساتھ ہی صفدر نے لات مار کر دروازہ کھولا اور پھر وہ سب بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہوئے۔ تو انہوں نے پرنسز ڈنسی کو ایک آرام کرسی میں دھنسا ہوا بیٹھا دیکھا۔ انہیں اس طرح اندر آتے دیکھ کر پرنسز یکلخت چونک کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے آثار نمایاں تھے۔ پرنسز کے جسم پر مکمل لباس تھا اور وہ ہاتھ میں ایک فائل پکڑے ہوئے تھی۔ شاید وہ اس فائل کے مطالعے میں مصروف تھی۔ اس سے کچھ فاصلے پر ایک میز پر ون پیس فون پڑا ہوا تھا۔ کمرہ انتہائی شاندار انداز میں سٹڈی روم کے طور پر سجا ہوا تھا۔ دیواروں کے ساتھ لگی خوب صورت الماریوں میں مختلف قسم کی کتابیں بھری ہوئی صاف نظر آ رہی تھیں۔ جب تک پرنسز کھڑی ہو کر کوئی اور اقدام کرتی یہ چاروں اس کے سر پر پہنچ چکے تھے۔

"خبردار۔ اگر کوئی حرکت کی" ــــــ جولیا نے انتہائی درشت لہجے میں کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ پرنسز کوئی لفظ منہ سے نکالتی۔ تنویر کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور پرنسز کنپٹی پر مڑی ہوئی انگلی کے ہک کی ضرب کھا کر چیختی ہوئی پہلو کے بل دبیز قالین پر جا گری۔ نیچے گرتے ہی اس نے تیزی سے

اٹھنے کی کوشش کی مگر اُسی لمحے جولیا کی لات حرکت میں آئی۔ اور اس کی جوتی کی نوک پرنسز کی کنپٹی پر پڑی۔ اور پرنسز کا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔

"یہاں جتنے بھی افراد ہیں سب کا فوری خاتمہ کر دو۔ میں یہاں اس پرنسز کا خیال رکھتی ہوں"—— جولیا نے پرنسز کے بے ہوش ہوتے ہی تیز لہجے میں اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب سر ہلاتے ریوالور ہاتھوں میں لئے اس دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ جو اندرونی طرف کو کھلتا تھا۔ ان کے جانے کے بعد جولیا نے تیزی سے کمرے کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد وہ ایک الماری کے نچلے خانے سے رسی کا ایک گچھا تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گئی۔ اس نے قالین پر بے ہوش پڑی ہوئی پرنسز کو الٹا کر کے اس کے دونوں بازو عقب میں موڑ کر اس کی کلائیاں رسی سے باندھ دیں اور اس کی دونوں پنڈلیاں بھی اُسی رسی کے ایک سرے سے باندھنے کے بعد اس نے اُسے گھسیٹ کر کرسی کے اوپر بٹھا دیا۔ اس کے بعد اس نے سب سے پہلے وہ فائل چیک کی جس کے مطالعے میں پرنسز مصروف تھی۔ یہ فائل ڈنسی گیم کلب کے حساب و کتاب پر مبنی تھی۔ اس میں لاکھوں کروڑوں ڈالرز کا منافع دکھایا گیا تھا۔ جولیا نے منہ بنا کر فائل ایک طرف رکھی اور اس کے بعد اس نے میز کی درازیں کھول کر ان کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ میز کی سب سے نچلی دراز میں اُسے سرخ رنگ کی ایک فائل مل گئی۔ جس کے ایک کونے پر

چھوٹا سا حرف الف لکھا ہوا تھا۔ جولیا نے جلدی سے فائل کھولی اس میں دس کاغذ تھے۔ یہ دس کے دس کاغذ کمپیوٹر کی مدد سے تحریر کئے گئے تھے۔ جولیا نے انہیں غور سے دیکھنا شروع ہی کیا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور صفدر اور اس کے ساتھی اندر داخل ہوئے۔

"چار افراد تھے۔ چاروں کا خاتمہ کر دیا ہے۔ نیچے ایک بڑے تہہ خانے میں ہر طرف انتہائی جدید مشینری نصب تھی۔ پوری لیبارٹری لگ رہی تھی وہ تہہ خانہ"—— صفدر نے کہا۔

"پھر"—— جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"پھر کیا۔ ساری مشینری کو فائرنگ کر کے تباہ کر دیا ہے۔ کیونکہ باوجود غور کرنے کے اس مشینری کی اصل ماہیت سمجھ میں نہ آ رہی تھی"—— صفدر نے جواب دیا۔

"یہ فائل دیکھو۔ اس کے کونے میں حرف "الف" لکھا ہوا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ فائل فلاسٹر سے متعلق ہے"—— جولیا نے فائل صفدر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ فلاسٹر کی فائل اور یہاں۔ اس کا مطلب ہے کہ پرنسز ڈنسی کا واقعی اس معاملے سے گہرا تعلق ہے"—— صفدر نے فائل لیتے ہوئے کہا اور پھر جیسے ہی اس نے فائل کھولی۔ باقی ساتھی بھی فائل پر جھک گئے۔

"یہ تو کوئی سائنسی کلیے لگتے ہیں"—— کیپٹن شکیل نے کہا اور صفدر نے بھی سر ہلا دیا۔

"عمران ہی اسے سمجھ سکتا ہے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آ سکتے" صفدر نے فائل موڑ کر اُسے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"کیا ضرورت ہے مغزماری کرنے کی۔ اس پرنسز سے ہی سب کچھ معلوم ہو جائے گا" ——— تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اُسے روکتا اس نے آگے بڑھ کر اس کے منہ پر زوردار تھپڑ جڑ دیا۔ پہلے کے بعد دوسرے تھپڑ سے کمرہ گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی پرنسز ہلکی سی چیخ مار کر ہوش میں آ گئی۔ اس کی آنکھیں خون سے پھٹی ہوئی تھیں اور چہرے پر شدید تکلیف کے آثار ابھر آئے تھے۔

"تم پرنسز ہو کر مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث ہو۔ اس لئے تم کسی رحم کی مستحق نہیں ہو" ——— اس کے ہوش میں آتے ہی جولیا نے اُس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تت ——— تت ——— تم کون ہو۔ اور یہاں اچانک کیسے آ گئے" ——— پرنسز نے تقریباً چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔ مگر دوسرے لمحے کمرہ ایک اور زوردار تھپڑ کی آواز سے گونج اٹھا۔ یہ تھپڑ تنویر نے مارا تھا اور پرنسز کی گردن تھپڑ کھا کر تقریباً گھوم سی گئی۔ اس کے خوب صورت گال پر انگلیوں کے نشانات ابھر آئے تھے۔

"زیادہ حیرت دکھانے اور اداکاری کرنے کی ضرورت نہیں

پرنسز ڈنسی۔ بتاؤ فلاسٹر کے ہیڈکوارٹرز کیا بجا ہے۔ ابھی سن لو کہ ہمیں معلوم ہے کہ تم ہی مادام بلیک ہو" ——— تنویر نے انتہائی سرد انداز میں غراتے ہوئے کہا۔

"مادام بلیک۔ کیا کہہ رہے ہو۔ میں کیسے مادام بلیک ہو سکتی ہوں۔ میں تو پرنسز ہوں۔ اور مجھے نہیں معلوم کہ فلاسٹر کیا ہے" ——— پرنسز نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اب اس کے چہرے پر کرختگی کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔ جیسے اس نے ذہنی طور پر اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا۔

"تنویر۔ خنجر نکال کر اس کے خوب صورت چہرے پر اس قدر زخم ڈال دو کہ لوگ اس کے چہرے پر تھوکنا بھی پسند نہ کریں" ——— یک لخت جولیا نے غراتے ہوئے کہا اور تنویر نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا تو دوسرے لمحے ایک تیز دھار پتلا سا استرے نما خنجر اس کے ہاتھ میں چمکنے لگا۔

"مجھے خوب صورت عورتوں کو بدصورت بنانے میں بے حد لطف آتا ہے" ——— تنویر نے اس طرح چٹخارہ لیتے ہوئے کہا جیسے واقعی یہ کام اس کے لئے انتہائی مسرت بخش ثابت ہوتا ہو۔ اس کی آنکھوں میں یک لخت تیز چمک ابھر آئی تھی۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ تم وحشی ہو۔ درندے ہو۔ رک جاؤ۔ جو کچھ مجھے معلوم ہے میں بتا دیتی ہوں۔ رک جاؤ" ——— یک لخت پرنسز ڈنسی نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ وہ شاید تنویر کے مخصوص انداز کے چٹخارے۔ اس کے چہرے پر ابھر آنے

والے تاثرات اور آنکھوں میں دوڑنے والی وحشیانہ چمک سے خوفزدہ ہو گئی تھی۔ ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ وہ بُری طرح چیخ اٹھی۔ کیونکہ تنویر کا ہاتھ حرکت میں آیا تھا اور خنجر کی نوک نے اس کے گال پر ایک نشان لگا دیا تھا۔

"بولتی جاؤ ورنہ ...." — تنویر نے اسی طرح چنگھاڑ دار لہجے میں کہا۔

"رک جاؤ۔ بتاتی ہوں۔ میں مادام بلیک کی خاص ایجنٹ ہوں۔ یہ مادام بلیک کا سب ہیڈ کوارٹر ہے۔ رک جاؤ۔ پلیز فار گاڈ سیک۔ رک جاؤ" — پرنسز ڈئینی بولتے بولتے تنویر کے ہاتھ کو دوبارہ حرکت میں آتے دیکھ کر ہذیانی انداز میں چیخ پڑی۔

"رک جاؤ تنویر" — جولیا نے کہا۔ اور تنویر نے اس طرح منہ بنا کر ہاتھ پیچھے کر لیا جیسے کسی بچے کو اس کی انتہائی دل پسند گیم میں حصہ لینے سے جبراً روک دیا گیا ہو۔

"دیکھو پرنسز۔ ہمیں تم سے براہِ راست کوئی دشمنی نہیں ہے۔ اس لئے اگر تم واقعی اپنے آپ کو بچانا چاہتی ہو تو سب کچھ کھل کر بتا دو۔ ورنہ یاد رکھو۔ تنویر نے تمہارا وہ حشر کر دینا ہے کہ تمہارے جسم پر زخم ہی زخم ہوں گے۔ جن پر مکھیاں بھنبھناتی رہیں گی۔ لیکن تم ہاتھ پیر ہلانے سے بھی معذور رہو گی اور مر بھی نہ سکو گی۔ اس لئے میں تمہیں آخری چانس دے رہی ہوں۔ سب کچھ بتا دو" — جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہو" — پرنسز نے دہشت زدہ لہجے میں کہا۔

"تم پھر سوال کرنے لگی ہو" — جولیا نے ہونٹ بھینچ کر غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں اس لئے پوچھ رہی ہوں۔ کیونکہ اگر تم واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہو تو پھر تم مادام بلیک کے مقابلے کے لوگ ہو۔ تمہیں سب کچھ بتانے کا کوئی فائدہ بھی ہو گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ تم مجھے مادام بلیک کے قہر سے بچانے کا بھی وعدہ کرو گے۔ ورنہ وہ مجھے کسی حقیر مکھی کی طرح مسل کر رکھ دے گی۔ وہ ان معاملات میں بے حد ظالم ہے" — پرنسز نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم پہلے سب کچھ تفصیل سے بتا دو۔ اس کے بعد تمہارے بیان سے ہم فیصلہ کریں گے کہ کیا ہم تمہاری کوئی مدد کر سکتے ہیں یا نہیں" — جولیا نے کہا۔

"سنو۔ میں سب کچھ بتا دیتی ہوں۔ میں یہودی نہیں ہوں۔ میرا آرک لینڈ کے مقامی مذہب سے تعلق ہے۔ مادام بلیک کا نام کرسٹائن ہے۔ وہ پہلے میری دوست بنی۔ اس کے بعد اس نے میرے ساتھ اشتراک میں گیم کلب کھولا۔ جس سے ہمیں بے پناہ آمدنی ہوتی ہے۔ پھر اس نے بین الاقوامی طور پر اسلحے کی سمگلنگ شروع کر دی۔ اور اپنا نام مادام بلیک رکھ لیا ہے۔ میں چونکہ پرنسز ہوں۔ اس لئے میں کھل کر سمگلنگ کا کاروبار نہیں کر

سکتی۔ اس لئے میں اس گروپ سے علیحدہ رہی۔ البتہ اس کا منافع مجھے ملتا رہتا ہے۔ مادام بلیک نے علیحدہ خفیہ ہیڈ کوارٹر بنا لیا۔ جو ہاگن کے شمالی مشرقی حصے میں ایک گھنے جنگل کے اندر زیر زمین ہے۔ اور وہاں انتہائی جدید ترین حفاظتی آلات نصب ہیں۔ البتہ سب ہیڈ کوارٹر یہاں بنایا گیا ہے۔ یہی جگہ جہاں تم موجود ہو۔ یہاں میں خود رہتی ہوں۔ لیکن یہاں کا کنٹرول بھی مادام بلیک کے پاس ہی ہے۔ اس کے آدمی یہاں کام کرتے ہیں۔ میں مادام بلیک کی خاص ایجنٹ ہوں۔ لیکن میں پرنسز ہونے کی وجہ سے اس کے کاروبار سے الگ تھلگ رہتی ہوں۔ بس اس سے زیادہ مجھے معلوم نہیں ہے" ——— پرنسز ڈلنسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر تمہیں کسی بات کا کوئی علم نہیں ہے تو تم نے کیوں پوچھا تھا کہ ہمارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے" ——— جولیا نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"پچھلے دنوں اس نے مجھے بتایا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ یہاں اس کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ پھر اس نے مجھے ایک کوٹھی میں پہنچنے کی ہدایت کی۔ جہاں ایک عورت اور کئی افراد قید تھے۔ اور مقامی سیکرٹ سروس کا سربراہ جم مارکر بھی وہاں موجود تھا۔ میں نے وہاں ان سے وہ سوالات کرنے تھے۔ جو مادام بلیک نے مجھے بتلائے تھے۔ لیکن پھر اچانک میں بیہوش ہو گئی۔ پھر مجھے یہاں اپنے کمرے میں ہی ہوش آیا اور رنکو نے مجھے بتایا کہ کسی نامعلوم گروپ نے اس کوٹھی میں بے ہوش کر دینے

والی گیس پھیلا کر جم مارکر اور مجھے بے ہوش کر دیا تھا۔ اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد غائب ہو گئے تھے۔ یہاں مادام کی طرف سے انچارج رنکو نے صرف اس وجہ سے اس کوٹھی کی ریکوشین پر چیکنگ نہ کی تھی کہ اُسے کسی قسم کے کسی خطرے کا احساس نہ تھا۔ لیکن پھر جب کافی دیر تک میری واپسی نہ ہوئی تو رنکو نے چیکنگ کی تو ہمیں وہاں بے ہوش پایا۔ چنانچہ اس نے مجھے تو یہاں اٹھوا لیا اور جم مارکر کو اس کے ہیڈ کوارٹر بھجوا دیا۔ پھر اس نے مادام بلیک کو اطلاع دی تو مادام بلیک نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو فوری طور پر تلاش کرنے اور گولی سے اڑا دینے کا حکم دے دیا ——— لیکن اب تک رنکو کی بے پناہ کوشش کے باوجود پاکیشیا سیکرٹ سروس کا پتہ نہیں چل سکا۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے رنکو نے مجھے بتایا کہ کوئی گروپ کوٹھی کے عقبی طرف دیکھا گیا ہے۔ لیکن میں نے پرواہ نہ کی اور اب تم یہاں اچانک پہنچ گئے ہو" ——— پرنسز ڈلنسی نے جولیا کے سوال کا وضاحت سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم مادام بلیک کے اس ہیڈ کوارٹر میں کبھی گئی ہو" ——— صفدر نے سوال کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کئی بار گئی ہوں۔ لیکن وہاں مجھے میری آنکھوں پر پٹی باندھ کر لے جایا گیا ہے۔ جیسے ہی جنگل شروع ہوتا میری آنکھوں پر سیاہ پٹی باندھ دی جاتی تھی۔ اس پورے جنگل پر مادام بلیک کا قبضہ ہے اور اس نے وہاں قدم قدم پر ایسے ایسے

سائنسی آلات نصب کر رکھے ہیں۔ کہ اس کی مرضی کے بغیر کوئی پرندہ بھی اس جنگل میں نہیں اڑ سکتا" ـــــ پرنسز ڈنسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فلاسٹر کے بارے میں تم کیا جانتی ہو" ـــــ صفدر نے ہی پوچھا۔

"مادام بلیک کے منہ سے ایک بار میں نے یہ نام سنا تھا۔ لیکن مجھے معلوم نہیں ہے کہ یہ کیا چیز ہے اور کہاں ہے" ـــــ پرنسز ڈنسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پرنسز ڈنسی۔ اگر تم ہمیں احمق سمجھتی ہو تو تم اپنا ہی نقصان کرو گی۔ فلاسٹر کے بارے میں تفصیلی فائل ہمیں تمہاری اسی میز کے نچلے خانے سے ملی ہے۔ اور تم کہہ رہی ہو کہ تمہیں کوئی علم ہی نہیں ہے" ـــــ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم اس فائل کی بات کر رہی ہو جس پر "الف" لکھا ہوا ہے" ـــــ پرنسز نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ اور اس کے باوجود تم انکار کر رہی ہو" ـــــ جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"سنو اس فائل میں کیا لکھا ہوا ہے اور کیا نہیں۔ مجھے ذاتی طور پر اس کا علم نہیں ہے یہ فائل مادام کے آدمی اور یہاں کے انچارج رنکو نے مجھے آج دی ہے کہ میں اسے اپنے پاس رکھ لوں۔ اس کے کہنے کے مطابق مادام بلیک نے اس فائل کے متعلق تفصیلی ہدایات مجھے خود دینی ہیں اور مجھے یہ فائل لے کر آرک لینڈ سے اسرائیل جانا ہو گا لیکن ابھی تک مادام بلیک کی کال نہیں آئی" ـــــ پرنسز نے کہا۔

"ہماری یہاں موجودگی کا رنکو کو علم ہو گیا ہو گا" ـــــ صفدر

نے پوچھا۔

"نہیں۔ یہ میرا ذاتی کمرہ ہے۔ البتہ یہاں کرسی کے پائے کے ساتھ ایک بٹن ایسا ہے کہ جیسے ہی میں اسے دباؤں گی۔ رنکو ایک مشین کے ذریعے اس پورے کمرے کو نہ صرف دیکھ سکے گا بلکہ وہ یہاں ہونے والی سب بات چیت بھی سن لے گا۔ اور اس کمرے کی چھت پر ایسی مشینری نصب ہے۔ کہ اس کے ذریعے وہ یہاں جو کارروائی چاہے کر سکتا ہے۔ رنکو اور اس کے ساتھی نیچے تہہ خانے میں موجود ہیں اگر تم اپنی زندگی بچانا چاہتے ہو تو فوراً ان پر قابو پا لو۔ ورنہ وہ کسی بھی لمحے تمہارے لئے انتہائی خطرہ بن سکتے ہیں" ـــــ پرنسز نے کہا اور جولیا اور اس کے ساتھیوں کو پہلی بار اس کی باتوں پر یقین آ گیا کہ وہ جو کچھ کہہ رہی ہے خلوص کے ساتھ کہہ رہی ہے۔

"تم فکر نہ کرو۔ ہم نہ صرف ان کا خاتمہ کر چکے ہیں بلکہ اس ساری مشینری کو بھی تباہ کر چکے ہیں" ـــــ جولیا نے کہا۔ تو پرنسز بندھے ہونے کے باوجود بے اختیار اچھل پڑی۔

"مشینری تباہ کر دی۔ اوہ اوہ۔ یہ کیا کیا تم نے۔ مشینری تباہ ہوتے ہی مادام بلیک کو اس کا علم ہو گیا ہو گا۔ اور وہ کسی بھی لمحے یہاں کچھ بھی کر سکتی ہے" ـــــ پرنسز نے انتہائی ہراساں سے لہجے میں کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا۔ اچانک کمرہ ایک اونچے نسوانی قہقہے سے گونج اٹھا۔ آواز کمرے کے ایک کونے سے آ رہی تھی۔

"تم نے درست کہا ہے پرنسز۔ میں جس لمحے چاہوں جو چاہوں کر سکتی ہوں۔ میں نے تمہاری ساری باتیں سن لی ہیں۔ اس لئے اب تمہارا انجام بھی ان لوگوں کے ساتھ ہی عبرت ناک موت کی صورت میں نکلے گا" ——— ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی یک لخت سرر سرر کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی کمرے کی چاروں دیواروں پر سیاہ رنگ کی کسی دھات کی چادریں سی چھت سے زمین تک چڑھ گئیں وہ دونوں دروازے بھی اس کے ساتھ ہی ان چادروں کے پیچھے چھپ گئے تھے۔ اور اس کے ساتھ ہی جولیا اور اس کے ساتھیوں کے جسم خود بخود بے حس و حرکت ہو گئے۔ وہ سب اب چاہنے کے باوجود کوئی حرکت نہ کر سکتے تھے۔

"تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ واقعی بے حد ہوشیار اور ذہین ثابت ہوتے ہو۔ اگر میں آرک لینڈ میں موجود نہ ہوتی تو تم اس جم مارکر کے بس کا روگ ہرگز نہ تھے۔ اب تک میں نے یہی سوچا تھا کہ تم سب کی موت مقامی سیکرٹ سروس کے ہاتھوں آئے لیکن ہر بار تم بچ نکلے ہو۔ اس لئے اب میں نے خود براہِ راست تمہیں ہلاک کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور مادام بلیک کا فیصلہ کسی صورت بھی تبدیل نہیں ہو سکتا" ——— مادام بلیک کی اسی طرح چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ لیکن چونکہ وہ بے حس و حرکت ہو چکے تھے۔ اس لئے ظاہر ہے وہ اس کی کسی بات کا جواب ہی نہ دے سکتے تھے۔

"اب بولو تم کس طرح مجبور، بے بس اور لاچار ہوئے کھڑے ہو۔ کہ چاہنے کے باوجود تم بات بھی نہیں کر سکتے۔ مجھے تمہاری اس بے بسی اور بے چارگی پر رحم آ رہا ہے۔ ٹھیک ہے میں صرف تمہاری زبانوں کو حرکت کی اجازت دے دیتی ہوں۔ تاکہ تم مرنے سے پہلے میرے سامنے گڑگڑا سکو۔ رو سکو۔ اپنی زندگیوں کی بھیک مانگ سکو" ——— چند لمحوں کی خاموشی کے بعد مادام بلیک کی فاخرانہ آواز دوبارہ سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی چھت سے نکلنے والی نیلے رنگ کی شعاعوں سے کمرہ ایک بار بھر گیا پھر شعاعیں غائب ہو گئیں۔ اب ان کے جسم تو ویسے ہی بے حس و حرکت تھے البتہ گردن تک کا حصہ حرکت کر سکتا تھا۔

"مادام مادام۔ مجھے مت مارو۔ میں تمہاری ساتھی اور دوست ہوں۔ میں مجبور تھی۔ یہ لوگ میرا چہرہ بگاڑنا چاہتے تھے۔ اور تم جانتی ہو۔ کہ مجھے اپنے چہرے سے کس قدر پیار ہے" ——— کرسی پر بندھی بیٹھی پرنسز نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"خاموش رہو۔ تم نے انہیں ہیڈکوارٹر کا محل وقوع بتا کر غداری کی ہے اور میں سب کچھ برداشت کر سکتی ہوں مگر غداری برداشت نہیں کر سکتی" ——— مادام بلیک کی انتہائی غصیلی اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور پرنسز کا چہرہ یک لخت ہلدی کی طرح زرد پڑ گیا۔

"مادام بلیک۔ کیا فلاسٹر کی چیف تم خود ہو" ——— صفدر نے پوچھا۔

"ہاں میں فلاسٹر کی چیف ہوں۔ لیکن فلاسٹر بالکل علیحدہ پر دو جھکڑے

ہے۔ خودکفیل پروجیکٹ۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ فلاسٹر پروجیکٹ میں کوئی انسان کام نہیں کرتا۔ وہاں صرف بے جان مشینیں سارا کام کر رہی ہیں۔ صرف انہیں کنٹرول ہمارے ٹاپ سائنسدان کرتے ہیں۔ لیکن وہ وہاں نہیں ہوتے۔ وہ وہاں سے بہت دور ہوتے ہیں۔ بہرحال اب باتیں ختم۔ تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"۔۔۔ مادام بلیک نے تیز لہجے میں کہا۔

" مادام بلیک۔ اگر تم چاہو تو میں تمہیں ایک ایسی بات بتا سکتا ہوں جس سے تمہیں فائدہ پہنچ سکتا ہے"۔۔۔ اچانک کیپٹن شکیل نے اونچی آواز میں کہا۔ وہ پہلی بار بولا تھا۔

" تم اور میرے فائدے کی بات کرو گے۔ تم زمین پر رینگنے والے حقیر کیڑے۔ تم میرے فائدے کی بات کرو گے۔ میں اب تمہیں صرف مرتے دیکھنا چاہتی ہوں۔ گو آن"۔۔۔ مادام بلیک نے انتہائی غصیلے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی کمرے کی دیواروں کے سامنے موجود سیاہ رنگ کی چادریں واپس چھت میں غائب ہو گئیں۔ اور چادروں کے غائب ہوتے ہی ان کے جسم مکمل طور پر حرکت میں آ گئے۔ لیکن اسی لمحے کمرے کی چھت سے تیز سرخ رنگ کی شعاعیں نکل کر ان کے جسموں پر پڑیں۔ اور اس کے ساتھ ہی صفدر۔ جولیا اور اس کے سارے ساتھی اس طرح قالین پر ٹیڑھے میڑھے ہو کر گرتے گئے جیسے زہریلی دوا چھڑکنے سے ضرر رساں کیڑے مکوڑے زمین پر گرتے ہیں۔ کرسی پر بندھی بیٹھی پرنسز کی گردن بھی خودبخود

ٹیڑھی ہو گئی۔ اور اس کا جسم بھی عجیب انداز میں تڑمڑ سا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی کمرہ مادام بلیک کے قہقہوں سے گونج اٹھا۔ مگر ظاہر ہے جو اس کے قہقہے سن سکتے تھے وہ اس قابل ہی نہ رہے تھے انہیں سرخ شعاعیں چاٹ چکی تھیں۔

ختم شد

چند باتیں

محترم قارئین ۔ سلام مسنون ۔ "فلاسٹر پروجیکٹ" کا دوسرا اور آخری حصہ
آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔ عمران اور سیکرٹ سروس کی مسلمانوں کے خلاف
یوں کے اس انتہائی خطرناک پروجیکٹ کے خلاف بے مثال اور جان توڑ
جدوجہد اب اپنے نقطہ عروج کی طرف بڑھ رہی ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ
اس ناول کو پڑھنے کے بعد آپ عمران اور اس کے ساتھیوں کی بے مثال جدوجہد
کو خراج تحسین پیش کرنے پر مجبور ہو جائیں گے ۔ آپ کی آرا کا حسب سابق
منتظر رہوں گا ۔ یہ ناول شروع کرنے سے پہلے اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر
لیجئے تاکہ پہلے حصے کی چند باتوں میں آپ کے خطوط شامل نہ ہو سکنے کا کچھ
گلہ تو دور ہو سکے ۔

پشاور سے جناب عبدالہادی صاحب لکھتے ہیں ۔ "لاسٹ فائٹ" ناول
پڑھ کر مجھے دلی طور پر مسرت ہوتی ہے ۔ میں افغانستان کا باشندہ ہوں اور
ہم افغانستانیوں میں آپ کے ناول بے حد مقبول ہیں لیکن "لاسٹ فائٹ" نے
ہمیں جو دلی مسرت بخشی ہے وہ بیان کرنے سے قاصر ہوں ۔ عمران اور سیکرٹ
سروس نے بہادرستان کو روسیاہی غلبے سے بچانے کے لئے جو بے مثال جدوجہد
کی ہے اور جس طرح ہمت ، جذبے اور حوصلے سے کام لیا ہے اس نے
ہمارے دلوں میں جذبہ جہاد کو اور بھی جلا بخش دی ہے آپ نے بہادرستان
کی رہنے والی خاتون لالہ کا جو کردار اس ناول میں پیش کیا ہے اس نے ہمارا

سرفخر سے بلند کر دیا ہے۔ ہماری طرف سے اس قدر معیاری، خوبصورت اور بے مثال ناول لکھنے پر دلی مبارکباد قبول فرمایئے۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ آئندہ بھی اس موضوع پر ایسے ہی بے مثال ناول تحریر کرتے رہیں گے"۔

جناب عبدالهادی صاحب! آپ کے اس خط اور ناول کی پسندیدگی کے لئے بے حد مشکور ہوں۔ ہر مسلمان کا یہ فرض اولین ہے کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نبرد آزما ان تمام طاقتوں کے خلاف جو چاہے دنیا کے کسی خطے میں بھی کام کر رہی ہوں اپنی مقدور بھر جدوجہد جاری رکھے اور یہ سب کچھ اسی صورت میں ہی ممکن ہے جب ہم اپنے کردار اور عمل کو خالصتاً اسلامی رنگ میں ڈھال لیں۔ مجھے یقین ہے کہ مجموعی طور پر ہم سب اگر اسلام کی آفاقی قدروں کو اپنی روح اور اپنے کردار میں پوری طرح شامل کر لیں تو کوئی طاقت چاہے وہ دنیاوی لحاظ سے کتنی بڑی اور مضبوط کیوں نہ نظر آ رہی ہو، مسلمانوں کے خلاف آنکھ اٹھانے کی بھی جرأت نہیں کر سکے گی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی جدوجہد اسکی ایک معمولی سی مثال ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کردار اور عمل کے لحاظ سے صحیح معنوں میں مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

فیصل آباد، عبداللہ پور سے جاوید محمود صاحب لکھتے ہیں "لاسٹ فائٹ" پڑھا۔ اس قدر پسند آیا ہے کہ اس کی تعریف کے لئے میرے پاس الفاظ ہی نہیں ہیں۔ خاص طور پر "لالہ" کا کردار بے حد پسند آیا ہے۔ اس نے جس غیرت اور حمیت کا ثبوت دیا ہے وہ ہماری بہنوں کے لئے مشعل راہ ہے بلاشبہ "لالہ" نے اسلام کی بیٹی ہونے کا حق ادا کر دیا ہے۔ اس ناول میں ایک خصوصیت اور بھی ہے کہ اس میں پہلی بار سیکرٹ سروس کے ممبران میں انسانی جذبات اجاگر نظر آتے ہیں ورنہ اس سے پہلے تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ عمران سمیت سیکرٹ سروس کے تمام کرداروں کے دل پتھر کے بنے ہوتے ہیں جن میں انسانی جذبات و احساسات کا کہیں کوئی گذر نہیں ہے"۔

جاوید محمود صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ عمران اور سیکرٹ سروس کے ممبران بہرحال انسان ہی ہیں اور ان کے دلوں میں بھی وہی جذبات و احساسات کارفرما ہوتے ہیں جو آپ کے اور میرے دلوں میں ہو سکتے ہیں لیکن عمران اور اس کے ساتھی جب کسی عظیم مقصد کے لئے جدوجہد کر رہے ہوں تو پھر فرض کی ادائیگی کی خاطر انہیں وہاں پتھر دل بننا ہی پڑتا ہے جہاں جذبات اس فرض کی راہ میں رکاوٹ بن سکتے ہوں کیونکہ فرض کی ادائیگی بہرحال جذبات سے بالاتر حیثیت رکھتی ہے۔ بہرحال مجھے خوشی ہے کہ "لاسٹ فائٹ" پڑھنے کے بعد آپ کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے انسان ہونے پر یقین آ ہی گیا ہے۔ خط لکھنے کا ایک بار پھر شکریہ۔

کراچی، المرکز الاسلامی شمالی ناظم آباد سے جناب السید زاہد سراج القادری صاحب لکھتے ہیں "آپ کے ناول تبلیغ اسلام کا بہترین ذریعہ ثابت ہو رہے ہیں۔ نوجوان ذہن آپ کے ناولوں سے متاثر ہو کر انتہائی تیزی سے پاکیزہ کردار کی طرف راغب ہو رہے ہیں۔ میرے بیشمار دوست آپ کے ناول پڑھنے کے بعد نہ صرف ارکان اسلام کے پابند ہو چکے ہیں بلکہ جذبہ حب الوطنی سے بھی اس قدر سرشار ہو چکے ہیں کہ وہ اب عملی طور پر سماجی برائیوں کے خلاف باقاعدہ کام کر رہے ہیں۔ اس گئے گذرے دور میں آپ جس قدر معیاری اور صاف لٹریچر پیش کر رہے ہیں اس کے لئے آپ قابل مبارکباد ہیں البتہ آپ سے ایک گذارش ضرور کرنی ہے۔ بعض اوقات آپ عمران کے چند

بہترین محسنوں کی جان عمران کی خاطر قربان کرا دیتے ہیں۔ کیا یہ ضروری ہے کہ صرف عمران اور اس کے ساتھی ہی زندہ بچ جائیں۔ ان کے علاوہ جو بھی عمران کا ساتھ دے وہ بالآخر مارا جائے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس بارے میں ضرور توجہ دیں گے۔"

السیدزابہ سراج القادری صاحب! خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کے لئے بے حد مشکور ہوں۔ آپ نے جن جذبات کا اظہار کیا ہے میں اس کے لئے بھی آپ کا دلی طور پر ممنون ہوں۔ میری شروع سے ہی یہی کوشش رہی ہے کہ جاسوسی ادب کو اس کی تمام تر دلچسپیوں کے ساتھ ساتھ بامقصد بھی بنایا جائے۔ جہاں تک عمران کی مدد کرنے والوں کے انجام کا تعلق ہے تو آپ نے خود ہی "بعض اوقات" کے الفاظ لکھ کر یہ بات واضح کر دی ہے کہ ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا۔ جہاں بھی ایسا ہوتا ہے وہاں مجبوراً ہوتا ہے کیونکہ عمران اور اس کے ساتھی بہرحال تربیت یافتہ ہیں اور بے پناہ تجربات بھی انہیں مشکل سچویشنز میں بچ نکلنے میں مدد دیتے ہیں جبکہ وہ لوگ جو ہنگامی طور پر عمران کی مدد کرتے ہیں۔ ان جیسی تربیت اور تجربے کے حامل نہیں ہوتے اس لئے بعض اوقات وہ بچ نکلنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اُمید ہے اب "بعض اوقات" کی بخوبی وضاحت ہو گئی ہو گی۔

اب اجازت دیجئے۔

والسّلام

مظہر کلیم ایم اے

جم مارکر اپنے کمرے میں بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ اس کا چہرہ غصے اور بے بسی کی شدت سے بُری طرح بگڑا ہوا تھا۔ آنکھوں سے غصے کی چنگاریاں سی نکل رہی تھیں۔ وہ بار بار مٹھیاں بھینچ بھینچ کو اپنے ہی جسم کو مارنے لگ جاتا۔

"آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ وہاں اسرائیل میں تو میں نے اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تگنی کا ناچ نچا دیا تھا۔ لیکن یہاں میرے اپنے ہی ملک میں مجھے قدم قدم پر ان لوگوں سے ہزیمت اٹھانی پڑ رہی ہے۔ میرا ہر پلان ہر منصوبہ ناکام ہو جاتا ہے" جم مارکر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ اس انداز میں سوچتا بڑبڑاتا ہوا کمرے میں ٹہل رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ جم مارکر چونک کر اس کی

طرف مڑا۔

"کچھ پتہ چلا" ___ جم مارکر نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں باس۔ وہ غائب ہو چکے ہیں۔ ہم نے اپنی بہترین کوششیں کر لی ہیں۔ لیکن ان کا کچھ پتہ نہیں چلا" ___ آنے والے نے مایوس لہجے میں کہا۔

"تم نے جب ان کی کار کے نیچے زیرو آل دن لگا دیا تھا تو پھر اس کی ریسیونگ کیسے آف ہو گئی" ___ جم مارکر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"زیرو آل دن تھرٹی تھری پوائنٹ پر سڑک پہ پڑا ہوا ملا ہے۔ وہ کسی جھٹکے کی وجہ سے گر گیا اور پیچھے سے آنے والی کاروں نے اس کے چیتھڑے اڑا دیئے۔ ہم زیرو آل دن کی وجہ سے مکمل طور پر مطمئن تھے کہ وہ جہاں بھی جائیں گے ہماری نظروں میں ہی رہیں گے۔ اس لئے ہم نے ان کا تعاقب بھی نہ کیا تھا" آنے والے نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب مقامی سیکرٹ سروس ان لوگوں کے مقابلے میں مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے۔ اب مجھے کچھ اور سوچنا ہو گا" ___ جم مارکر نے میز کے پیچھے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ آنے والا نوجوان سر جھکائے خاموش کھڑا رہا۔ جم مارکر کافی دیر تک بیٹھا ہونٹ چباتا رہا۔ جیسے وہ کسی حتمی نتیجے تک پہنچنا چاہتا ہو۔

"تم جا سکتے ہو" ___ چند لمحوں بعد جم مارکر نے سر اٹھا کر نوجوان

سے مخاطب ہو کر کہا اور نوجوان تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ نوجوان کے جانے کے بعد جم مارکر اسی طرح خاموش بیٹھا رہا۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر سامنے رکھے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے مختلف نمبر پریس کرنے لگا۔

"یس ___ بلڈ ہاؤنڈ کلب" ___ ایک کرخت سی آواز رابطہ ہوتے ہی سنائی دی۔

"ماریکا سے بات کراؤ۔ میں جم مارکر بول رہا ہوں" ___ جم مارکر نے دوسری طرف سے بولنے والے سے بھی زیادہ کرخت لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں سر" ___ اس بار دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ مودبانہ تھا۔

"یس ___ ماریکا بول رہی ہوں" ___ چند لمحوں بعد ایک ٹھہری ہوئی آواز سنائی دی۔ بولنے والے کا لہجہ بتا رہا تھا۔ کہ اسے اپنے اوپر بے پناہ اعتماد ہے۔

"ماریکا۔ تم اس وقت کہاں موجود ہو۔ میں تم سے ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں" ___ جم مارکر نے نرم لہجے میں کہا۔

"بی تھری میں ہوں آ جاؤ" ___ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے ___ میں آ رہا ہوں" ___ جم مارکر نے کہا۔ اور رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اب اس کے سوا اور چارہ بھی نہیں ہے" ___ جم مارکر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے کمرے کے دروازے

کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک خوب صورت عمارت کے سامنے جا کر رک گیا۔ عمارت پر تھری سٹار ہیم کلب کا نیون سائن جگمگا رہا تھا۔ جم مارکر نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور نیچے اتر کر وہ مین ہال کی طرف جانے کی بجائے برآمدے کے آخری حصے کی طرف بڑھتا گیا۔ جہاں سے سیڑھیاں اوپر کو جا رہی تھیں۔ سیڑھیوں کے آغاز پر دو قوی ہیکل نوجوان ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے کھڑے تھے۔

" ماریکا اوپر ہے "۔۔۔ جم مارکر نے ان میں سے ایک سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس سر۔ باس آپ کے منتظر ہیں "۔۔۔ نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اور جم مارکر تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اوپر پہنچا۔ اور پھر ایک لمبی سی راہداری کے اختتام پر وہ ایک بند دروازے کے سامنے جا کر رک گیا۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر دروازے پر دستک دی تو دروازہ خود بخود اندر کی طرف کھلتا گیا۔

" خوش آمدید مسٹر جم مارکر چیف آف سیکرٹ سروس آرک لینڈ "۔۔۔ دروازے کی دوسری طرف کھڑے ایک لمبے تڑنگے بھاری مگر ورزشی جسم کے مالک آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا اس کے لہجے میں وہی ٹھہراؤ تھا۔ جو فون پر بات چیت کے

دوران موجود تھا۔ یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا جسے خوب صورت انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک سائیڈ پر صوفے اور درمیان میں میز تھی۔ جس کی سائیڈ پر ایک اونچا سا ریک تھا جس میں شراب کی بوتلیں بھری ہوئی تھیں۔

" ماریکا۔ جب مسائل لاینحل ہو جائیں تو پھر تم ہی یاد آتے ہو " جم مارکر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" بیٹھو۔ ماریکا کے پاس آ جانے کے بعد مسائل رہ ہی نہیں سکتے۔ تم لاینحل ہونے کی بات کر رہے ہو "۔۔۔ ماریکا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جم مارکر سر ہلاتا ہوا ایک صوفے پر جیسے ڈھیر سا ہو گیا۔ ماریکا نے ریک میں سے ایک بوتل اور دو گلاس نکالے۔ بوتل کھول کر اس نے دونوں گلاس بھرے اور پھر بوتل کو میز پر رکھ کر وہ اطمینان سے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔

" لو اپنی پسند کی شراب پیو اور مجھے بتاؤ کہ اب تم کس مشکل میں پھنسے ہوئے ہو "۔۔۔ ماریکا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جم مارکر نے ایک گلاس اٹھایا اور اُسے اس طرح حلق میں انڈیل لیا جیسے صدیوں سے پیاسا ہو۔ پھر اس نے خود ہی دوسری بار گلاس بھرا۔ اور اُسے بھی پہلے کی طرح حلق میں انڈیل لیا۔

" تم واقعی بے حد پریشان ہو جم مارکر۔ حالانکہ میں سمجھتا ہوں تم جیسی صلاحیتوں کے مالک کو اس قدر پریشان نہیں ہونا چاہیے "۔۔۔ ماریکا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ جم مارکر کی

اس حالت نے واقعی اُسے تشویش میں مبتلا کر دیا تھا۔

" ماریکا۔ یہاں آرک لینڈ میں تم میرے واحد ایسے دوست ہو جس کے سامنے میں کھل کر سب کچھ کہہ سکتا ہوں۔ میں واقعی پریشان ہوں۔ کیونکہ باوجود انتہائی کوشش کے حالات کچھ اس طرح پیدا ہوتے چلے جا رہے ہیں کہ میرے حصے میں صرف ناکامی ہی آرہی ہے "۔۔۔ جم مارکر نے تیسری بار گلاس بھرتے ہوئے کہا۔ بوتل اب خالی ہو چکی تھی۔

" پوری تفصیل سے مجھے بتاؤ۔ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے "۔۔۔ ماریکا نے کہا اور جم مارکر نے پہلے تو اسرائیل جانے اور وہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ پیش آنے والے مشن کی تفصیلات بتائیں۔ اس کے بعد اس نے کنگ آف آرک لینڈ سے ملاقات صدر اسرائیل کی کال اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی یہاں آمد کی اطلاع سے لے کر اب تک پیش آنے والے تمام واقعات پوری تفصیل سے بتا دیئے۔ اس نے واقعی کچھ بھی نہ چھپایا تھا۔ ماریکا شراب کی چسکیاں لیتا رہا۔ اور خاموشی سے بیٹھا جم مارکر کی باتیں سنتا رہا۔ اور اس نے درمیان میں ایک لفظ بھی نہ بولا تھا۔

اور اب یہ صورت حال ہے کہ رابنسن سمیت وہ علی عمران اور اس کے ساتھی غائب ہو چکے ہیں۔ رابنسن نے مجھے بتایا تھا کہ وہ مادام بلیک کا خاص آدمی ہے۔ اور اس نے ان لوگوں کو ایسی جگہ قید کر رکھا ہے۔ جہاں سے ان کی روحیں بھی

باہر نہیں آسکتیں۔ لیکن وہ ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی نہ صرف آزاد ہو چکے تھے بلکہ اب وہ رابنسن سمیت غائب ہیں۔ اور میں اور میری سیکرٹ سروس احمقوں کی طرح پورے ہاگن میں انہیں تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔ لیکن انسانوں کے اس وسیع جنگل میں بغیر کسی خاص کلیو کے انہیں کیسے تلاش کیا جائے۔ میں اسی لئے تمہارے پاس آیا ہوں "۔۔۔ جم مارکر نے شراب کے بڑے بڑے گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

" تمہاری کارکردگی واقعی مایوس کن رہی ہے۔ تم اپنا اہم ترین آپریشنل ہیڈ کوارٹر بھی تباہ کرا بیٹھے ہو۔ اور اس کے باوجود اب تک جتنی بار بھی یہ لوگ تمہارے قبضے میں آئے ہیں۔ مادام بلیک کی وجہ سے آئے ہیں۔ تم نے خود کچھ نہیں کیا۔ اور پھر ڈینیش والی ترکیب تو انتہائی احمقانہ تھی۔ بہرحال اب گزرے ہوئے وقت کے متعلق افسوس کرنے کی بجائے ہمیں ایسی پلاننگ کرنی چاہئے۔ جس سے حالات پر تمہارا براہِ راست کنٹرول ہو سکے "۔۔۔ ماریکا نے کہا تو جم مارکر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" تو سنو۔ تمہاری ناکامی کی اصل وجہ یہ ہے کہ تمہیں خود معلوم نہیں کہ فلاسٹر کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور اسے کنٹرول کرنے والی مادام بلیک کون ہے اور کہاں موجود ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس والے یہاں تمہاری سروس سے ٹکرانے کے لئے نہیں آئے۔ وہ فلاسٹر کے خاتمے کے لئے آئے

ہیں۔ اور ان کا ہر قدم اپنے ٹارگٹ کی طرف اٹھ رہا ہے۔ اور تم ادھر ادھر فٹ بال کی طرح ٹکیں لگاتے پھر رہے ہو۔ تمہیں سب سے پہلے فلاسٹر کے ہیڈ کوارٹر کو تلاش کرنا چاہیئے تھا۔ اور پھر تم کسی مکڑی کی طرح فلاسٹر کے ہیڈ کوارٹر کے گرد جالا بن کر اطمینان سے بیٹھ جاتے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس دنیا جہاں کی ٹکریں مارنے کے بعد لازماً وہیں پہنچتی اور تم اطمینان سے ان کا شکار کر لیتے"۔۔۔ ماریکا نے کہا۔

" تمہاری بات واقعی درست ہے ماریکا۔ لیکن فلاسٹر کو اس حد تک خفیہ رکھا گیا ہے کہ باوجود کوشش کے میں اس کے متعلق کچھ نہیں جان سکا۔ اور دوسرا مسئلہ اس مادام بلیک کا ہے۔ نجانے یہ کون ہے۔ اور اچانک یہ کہاں سے آن ٹپکی ہے۔ حالانکہ آج سے پہلے کبھی اس کا نام تک نہ سنا تھا"۔۔۔ جم مارکر نے کہا۔

" اگر تم پہلے ہی اپنے دوست ماریکا سے بات کر لیتے تو تمہیں اس قدر الجھن میں پڑنے کی ضرورت نہ تھی۔ ایک اجنبی ملک کے لوگ یہاں آکر رابنسن تک پہنچ سکتے ہیں لیکن تم یہاں رہتے ہو رابنسن کے متعلق کچھ نہ جانتے تھے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ تمہارا رابطہ یہاں موجود بے شمار بین الاقوامی مجرم تنظیموں سے کبھی رہا ہی نہیں۔ اس لئے تمہیں علم ہی نہیں کہ کہاں کیا ہو رہا ہے۔ اور کون کون کیا کر رہا ہے۔ تم صرف ملکی سلامتی اور کنگ آف آرک لینڈ کے خلاف سازشوں کا پتہ کرنے اور

ان کی بیخ کنی تک اپنی سیکرٹ سروس کو محدود رکھے ہوئے ہو"۔۔۔ ماریکا نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

" کیا تم فلاسٹر اور مادام بلیک کے بارے میں جانتے ہو"۔۔۔ جم مارکر نے چونک کر پوچھا۔

" تمہارا دوست ماریکا یہاں بین الاقوامی تنظیم ٹائمر کا چیف ہو اور ٹائمر کے بارے میں اتنا تو تم جانتے ہی ہو گے کہ پوری دنیا میں مافیا کے مقابلے کی تنظیم ہے اور اگر مافیا ٹائمر سے معاہدہ نہ کر لیتی تو اب تک ٹائمر کے ہاتھوں ختم ہو چکی ہوتی۔ بہرحال ٹائمر کے چیف کو ہاٹگن میں اڑنے والی چڑیا کے پروں کی حرکت کا بھی علم ہوتا ہے لیکن چونکہ مجھے اس سے دلچسپی نہ تھی اس لئے اس طرف کبھی توجہ نہیں دی۔ البتہ اتنا جانتا ہوں کہ مادام بلیک کون ہے۔ اور اس کا خاص اڈہ اور اس کی خاص ایجنٹ کو بھی جانتا ہوں۔ اس طرح میں تمہیں ایسی ٹپ دے سکتا ہوں کہ تم صحیح ٹارگٹ پر کام کر سکتے ہو"۔۔۔ ماریکا نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

" اوہ اوہ ماریکا۔ واقعی مجھ سے غلطی ہو گئی۔ میں تو حقیقت میں یہی سمجھا تھا کہ تم بس مقامی جرائم پیشہ تنظیم کے چیف ہو۔ جس کا کام سمگلنگ وغیرہ ہے۔ بہرحال اب بھی زیادہ وقت نہیں گزرا۔ تم بس مجھے معلومات مہیا کر دو۔ پھر دیکھو میں کیا کرتا ہوں" جم مارکر نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"سنو۔ مادام بلیک کا اصل نام کرسٹائن ہے۔ وہ ایک

یہودی عورت ہے ۔ وہ پہلے مافیا کے ساتھ اٹیچ رہی ہے ۔ انتہائی ذہین ۔ شاطر اور چالاک عورت ہے ۔ مافیا سے ہٹ کر اس نے اپنی تنظیم بنائی جس کا نام اس نے فلاسٹر رکھا ۔ اس کے ساتھ ویسٹرن کارمن کا ایک ایسا سائنسدان ہے جس کا نام ڈاکٹر رونلڈ ہے ۔ یہ ڈاکٹر رونلڈ وہ ہے جو فوجی ٹائپ کی انتہائی خوفناک ایجادات کا ماہر ہے ۔ روسیاہ اور ایکریمیا نے بے حد کوشش کی کہ اپنے ملک کے لئے ڈاکٹر رونلڈ کی خدمات حاصل کر لیں ۔ لیکن کرسٹائن نے اس کے ساتھ شادی کر لی ۔ کرسٹائن انتہائی خوب صورت اور جوان عورت ہے پھر ڈاکٹر رونلڈ کو ساتھ ملا کر اس نے اسرائیل کے اعلیٰ ترین حکام کو جکڑ دیا اور ان کی مدد سے دنیا بھر کی یہودی تنظیموں سے اس نے بے پناہ دولت حاصل کی ۔ اس طرح فلاسٹر وجود میں آ گئی ۔ لیکن مادام بلیک نے واقعی اُسے بے حد خفیہ رکھا ہوا ہے البتہ ایک بات میں جانتا ہوں کہ پرنسز ڈنسی اس مادام بلیک کی خاص نمائندہ ہے اور مادام بلیک خود تو پیچھے رہتی ہے ۔ وہ سارا کام پرنسز ڈنسی کے نام سے کرتی ہے ۔ اس کا ایک خاص اڈہ رائل روڈ پر رائل میوزیم کے عقب میں ہے ۔ جہاں خفیہ طور پر پرنسز ڈنسی کو رکھا گیا ہے ۔ اگر تم اس اڈے پر قبضہ کر لو ۔ اور پرنسز ڈنسی کو اپنے ساتھ ملا لو تو تمہارا ہاتھ مادام بلیک پر بھی پڑ سکتا ہے ۔ اور فلاسٹر پر بھی ۔ لیکن ایک بات بتا دوں کہ مادام بلیک نے اپنے اڈوں کو انتہائی جدید ترین سائنسی

ایجادات سے پوری طرح لیس کر رکھا ہے ۔ اس لئے ہر کام انتہائی احتیاط سے کرنا ۔ اگر تم مادام بلیک کو قابو میں کر لو تو فلاسٹر تمہارے سامنے آ جائے گی ۔ اور فلاسٹر کے سامنے آتے ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی آخر کار خود بخود تمہاری جھولی میں آ گرے گی ۔ اس طرح تم اپنے مشن میں مکمل طور پر کامیاب ہو جاؤ گے " ـــــ ماریکا نے اُسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔ اور جم مارکر حیرت سے آنکھیں پھاڑے اس کی باتیں سنتا رہا ۔

" لیکن یہ پرنسز ڈنسی اگر مادام بلیک کی خاص ایجنٹ ہے ۔ تو وہ میرے ساتھ اس کے خلاف کیسے شامل ہو گی ۔ پہلے بھی اس پرنسز ڈنسی کی وجہ سے ہی تو میں اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہاتھ سے گنوا بیٹھا ہوں " ـــــ جم مارکر نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

" میں تمہیں بتاتا ہوں ۔ پرنسز ڈنسی اس مادام بلیک کے ہاتھوں بلیک میل ہو رہی ہے ۔ اس لئے وہ مجبور ہے ۔ اگر تم اس پر یہ ثابت کر دو کہ تم میں اتنی صلاحیتیں ہیں کہ تم مادام بلیک سے اس کے خلاف بلیک میلنگ سٹف حاصل کرنے کی طاقت رکھتے ہو تو وہ لازماً درپردہ تمہارے ساتھ مل جائے گی ۔ اور وہ مادام بلیک کے بہت سے رازوں سے واقف ہے اور اس سے ملاقات اسی اڈے میں ہو سکتی ہے ۔ اس اڈے میں موجود جدید ترین سائنسی آلات کو ناکام بنانا تمہارا کام ہے ۔ میں تو تمہیں ایک ٹپ دے سکتا ہوں " ـــــ ماریکا نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

" لیکن ماریکا اس طرح تو سیکرٹ سروس اور مادام بلیک کے درمیان براہ راست جنگ شروع ہو جائے گی۔ میرا فوری مقصد تو اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ ہے۔ اس طرح ہماری لڑائی سے تو پاکیشیا سیکرٹ سروس فائدہ اٹھا جائے گی"۔۔۔ جم مارکر نے کہا۔

" تو پھر دوسری صورت یہ ہے کہ تم مادام بلیک کے ساتھ براہ راست دوستی کا معاہدہ کر لو۔ اور اس کے ساتھ مل کر پہلے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کرو۔ پھر اگر چاہو تو مادام بلیک کے خلاف کام کرتے رہنا چاہو تو اُسے نظر انداز کر دینا" ماریکا نے جواب دیا۔

" فوری طور پر کام کرنے کے لئے تو یہ ترکیب درست ہے۔ لیکن مادام بلیک سے رابطہ کیسے قائم ہو۔ یہی تو مسئلہ ہے"۔۔۔ جم مارکر نے کہا۔

" یہ رابطہ رابنسن کے ذریعے ہو سکتا تھا لیکن وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھ چڑھ چکا ہے۔ دوسرا رابطہ پرنسز ڈنسی کا ہو سکتا ہے"۔۔۔ ماریکا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کے علاوہ کوئی اور حل"۔۔۔ جم مارکر نے کہا اور ماریکا بے اختیار ہنس پڑا۔

" ایک اور حل بھی ہے وہ یہ کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس سے مل کر مادام بلیک اور فلاسٹر کے خلاف کام شروع کر دو"۔۔۔ ماریکا نے ہنستے ہوئے کہا اور جم مارکر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم اب مذاق پر اتر آئے ہو ماریکا۔ بہرحال پرنسز ڈنسی پر کام کیا جا سکتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں ابھی اس اڈے پر ریڈ کرتا ہوں۔ اس کے بعد جو ہوگا دیکھا جائے گا"۔۔۔ جم مارکر نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" بس موجودہ وقت میں سب سے بہتر راستہ یہی ہے۔ ویسے تم فکر نہ کرو۔ اب تمہاری خاطر میں اس مادام بلیک اور فلاسٹر میں دلچسپی لینا شروع کر دیتا ہوں۔ جیسے ہی مجھے مزید معلومات ملیں میں تمہیں مطلع کر دوں گا"۔۔۔ ماریکا نے بھی صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور جم مارکر اس کا شکریہ ادا کر کے مصافحہ کرنے کے بعد کمرے سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے ہیڈ کوارٹر کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اس اڈے پر قبضہ کر کے پرنسز ڈنسی کو پہلے اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرے گا۔ لیکن اگر پرنسز ڈنسی نے پھر بھی انکار کیا تو پھر وہ اس کے پرنسز ہونے کا بھی لحاظ نہ کرے گا۔ اور اس پر تشدد کر کے اس سے مادام بلیک کے متعلق مکمل معلومات حاصل کرے گا۔ کیونکہ اب یہ بات اس کے ذہن میں بیٹھ چکی تھی۔ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کے لئے اُسے بہرحال مادام بلیک کے خلاف کام کرنا ہی پڑے گا۔ اپنے دفتر میں پہنچ کر اس نے سیکرٹ سروس کے سپیشل گروپ کو کال کرنے کے لئے رسیور پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ جم مارکر نے چونک کر رسیور

اٹھالیا۔

"یس" ۔۔۔۔ جم مارکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"مادام بلیک بول رہی ہوں" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے مادام بلیک کی وہی مخصوص آواز سنائی دی اور جم مارکر بری طرح چونک پڑا۔

"یس" ۔۔۔۔ جم مارکر نے چونک کر پوچھا۔

"میں تمہیں ہر بار پاکیشیا سیکرٹ سروس کا تحفہ دیتی ہوں تاکہ تم ان کا خاتمہ اپنے ہاتھوں سے کر کے اپنی حسرت پوری کر سکو۔ لیکن ہر بار یہ لوگ تمہارے ہاتھوں سے نکل جاتے ہیں، اس لئے اس بار میں نے انہیں خود ہلاک کر کے ان کی لاشیں تمہارے حوالے کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ رائل روڈ پر رائل میوزیم کے عقب میں ایک کوٹھی میں ان کی لاشیں تمہاری منتظر ہیں۔ پرنسز ڈلنسی بھی ان کے ساتھ مل گئی تھی۔ اس لئے میں نے اُسے بھی موت کی سزا دے دی ہے۔ اس کی لاش بھی وہیں موجود ہوگی۔ تم یہ لاشیں ایک گھنٹے کے اندر اندر وہاں سے اٹھالو۔ ایک گھنٹے بعد وہ پوری عمارت راکھ کا ڈھیر بن جائے گی" ۔۔۔۔ مادام بلیک نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوگیا۔ اور جم مارکر نے ڈھیلے ہاتھوں سے ریسیور رکھ کر ایک بار پھر دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔ اس کا مطلب تھا کہ مادام بلیک ایک بار پھر اس سے آگے رہی ہے اور نہ صرف مادام بلیک بلکہ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس

بھی۔ کیونکہ اُسے تو ابھی مارکر نے اس اڈے کی ٹپ دی ہے۔ جب کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس پہلے ہی وہاں پہنچ چکی تھی۔ اب یہ اور بات ہے کہ وہ مادام بلیک کے کسی حربے کا شکار ہو کر موت کے گھاٹ اتر گئی۔ وہ ساری بات سمجھ گیا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس چونکہ اس کے خاص اڈے تک پہنچ گئی اس لئے مجبوراً مادام بلیک کو ان کے ساتھ ساتھ پرنسز ڈلنسی کو بھی موت کے گھاٹ اتارنا پڑا۔ تاکہ اس کا راز نہ کھل جائے۔ اور اب وہ ایک گھنٹے بعد اس عمارت کو اس لئے راکھ کا ڈھیر بنا دینا چاہتی ہے تاکہ وہ خود اور اس کا ہیڈکوارٹر محفوظ رہ سکے۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب میں اور میری سیکرٹ سروس صرف لاشیں ڈھونے تک ہی محدود رہ گئی ہے" ۔۔۔۔ جم مارکر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا ریسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس۔ راجر اٹنڈنگ" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے راجر کی آواز سنائی دی۔

"راجر۔ رائل روڈ پر واقع رائل میوزیم کے عقب میں ایک رہائش گاہ پر آدمی بھیجو۔ وہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں اور اس کے ساتھ ہی پرنسز ڈلنسی کی لاش بھی ہوگی۔ وہ سب لاشیں اٹھوا کر ہیڈکوارٹر لے آؤ اور پھر مجھے رپورٹ دو" ۔۔۔۔ جم مارکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"پرنسز ڈلنسی کی لاش" ۔۔۔۔ راجر نے بُری طرح چونکتے

ہوئے کہا۔

"ہاں جلدی کرو۔ یہ سب کارروائی ایک گھنٹے سے پہلے مکمل ہو جانی چاہیئے۔ ورنہ ایک گھنٹے بعد یہ عمارت راکھ کا ڈھیر بن جائے گی۔ اور سنو۔ تمہارے ساتھی جب لاشیں اٹھانے میں لگیں تو تم نے اس عمارت کی تلاشی لینی ہے۔ وہاں سے اگر کوئی خاص چیز ملے تو اُسے اپنے ساتھ لے آنا۔ یہ مادام بلیک کا خاص اڈہ ہے۔ ہو سکتا ہے وہاں سے کوئی ہمارے مطلب کی چیز مل جائے" ـــــ جم مارکر نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ میں ابھی کارروائی کرتا ہوں" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور جم مارکر نے رسیور رکھ دیا۔

"پرنسز ڈنسی کی ہلاکت سے بڑا طوفان اٹھے گا۔ کنگ آف آرک کا سارا عتاب مجھ پر ہی ٹوٹے گا۔ لیکن اب کیا کیا جا سکتا ہے" جم مارکر نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔ اس کے چہرے پر شدید مایوسی کے آثار نمایاں تھے۔ کیونکہ ماریکا سے ملنے والی اطلاع بھی اس کے کسی کام نہ آئی تھی۔

رابنسن کے جسم میں واقعی ایک چھوٹا مگر انتہائی پیچیدہ سا آلہ موجود تھا۔ جو اس کی دائیں پسلیوں کے نیچے کھال کے اندر رکھا گیا تھا۔ عمران اس آلے کو نکال کر اس کے جائزے میں مصروف ہو گیا۔ جب کہ بلیک زیرو نے رابنسن کے زخم پر بینڈیج کرنی شروع کر دی۔

"کاش۔ یہاں کوئی اچھی سی لیبارٹری مل جاتی تو اس آلے کی مدد سے اس مادام بلیک کا سراغ لگایا جا سکتا تھا۔ بہرحال میں اسے ساتھ پاکیشیا لے جاؤں گا۔ یہ خاصا کام کا آلہ محسوس ہوتا ہے" ـــــ عمران نے کہا اور اُسے ایک طرف رکھ کر وہ سٹریچر نما بیڈ پر پڑے ہوئے رابنسن کی طرف متوجہ ہو گیا۔ بلیک زیرو نے اس کی بینڈیج کر دی تھی۔ اور اب وہ اُسے مخصوص انجکشن لگا رہا تھا۔ تاکہ وہ ہوش میں آ سکے۔ اور تھوڑی

دیر بعد واقعی اُسے ہوش آگیا۔ البتہ بلیک زیرو نے بینڈیج کرنے کے ساتھ ساتھ رابنسن کا جسم اس بیڈ کے ساتھ باندھ بھی دیا تھا، اس لئے رابنسن ہوش میں آنے کے باوجود حرکت نہ کر سکتا تھا۔ ہوش میں آتے ہی رابنسن کے حلق سے ایک درد بھری کراہ نکل گئی اور وہ چند لمحے تو خالی خالی نظروں سے عمران اور اس کے ساتھ کھڑے ہوئے بلیک زیرو کو دیکھتا رہا۔ پھر آہستہ آہستہ اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک ابھر آئی۔ ٹائیگر مستقل طور پر باہر پہرے پر تھا۔ اس لئے کمرے میں عمران اور بلیک زیرو اکیلے ہی تھے۔

"تت ــــ تت ــــ تم نے میرے ساتھ کیا کیا ہے۔ میرے جسم میں بے پناہ درد ہے۔ جیسے تم نے اُسے چیر پھاڑ دیا ہو"ــــ رابنسن نے کراہتے ہوئے کہا۔

"ہم نے صرف آپریشن کر کے وہ آلہ نکالا ہے رابنسن جو مادام بلیک نے تمہارے جسم میں اس لئے رکھا ہوا تھا کہ تم ہوش میں آؤ تو وہ اس کی مدد سے ہمیں ٹریس بھی کرے اور اس میں موجود بم کو پھاڑ کر تمہارے ساتھ ہمارا خاتمہ کر دے"ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بم ــــ کیسا بم۔ کیسا آلہ۔ کیا تم پاگل ہو۔ جسم میں بم اور آلے کہاں سے آگئے"ــــ رابنسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ مادام بلیک نے یہ سب کچھ اس خفیہ انداز میں کیا ہوا ہے کہ اس کے آدمیوں کو بھی اس کا علم نہیں ہے۔

"تم اس بات کو چھوڑو۔ کم از کم تمہیں اس بات کا تو یقین آگیا ہوگا کہ تم نے ہمیں شیشے کے جس کیبن میں قید کیا تھا ہم وہاں سے نکل آئے ہیں۔ اور نہ صرف نکل آئے ہیں بلکہ تمہیں بھی اپنے ساتھ لے آئے ہیں۔ ہم نے تمہارا تہہ خانہ بھی چیک کر لیا ہے۔ اور وہاں موجود مخصوص کیمیکل بھی ہماری نظروں میں آگیا ہے۔ اس لئے اب تم اگر ہمارے ساتھ تعاون کر کے اپنی زندگی بچانا چاہتے ہو تو تفصیل سے مادام بلیک کے ہیڈ کوارٹر اور فلاسٹر کے ہیڈ کوارٹر کے متعلق بتا دو ورنہ دوسری صورت میں مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ ہاں یا ناں میں جواب ہمیں چاہیے"ــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے تو اب تک یقین نہیں آرہا کہ تم واقعی وہاں سے نکل آئے ہو۔ بہرحال میں تمہیں ایک حتمی بات بتا دوں کہ چاہے تم میرے جسم کے ٹکڑے کیوں نہ اڑا دو۔ میرا جواب یہی ہوگا کہ میں کچھ نہیں جانتا۔ ویسے میں اب پچھتا رہا ہوں کہ کیوں نہ میں نے تمہیں فوری طور پر ہلاک کر دیا"ــــ رابنسن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ میں نے تو صرف تمہارے ساتھ اس لئے رعایت کرنے کی کوشش کی تھی کہ تم زخمی ہو۔ اور میں کسی زخمی پر تشدد نہیں کرنا چاہتا تھا۔ لیکن اگر تم ایسا ہی چاہتے ہو تو پھر مجبوری ہے"ــــ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے کوٹ کی اندرونی جیب میں

ہاتھ ڈال کر ایک تیز دھار پتلا سا خنجر نکالا اور پھر بڑے اطمینان سے اس نے اس کی نوک رابنسن کے ایک نتھنے میں ڈال کر ہاتھ کو جھٹکا دیا۔ رابنسن کا نتھنا آدھے سے زیادہ کٹ گیا۔ اس کے حلق سے کربناک چیخیں نکلنے لگیں۔ اس کا بندھا ہوا جسم بری طرح پھڑکنے کی کوشش کرنے لگا۔ لیکن عمران نے بڑی سرد مہری سے خنجر دوسرے نتھنے میں ڈالا اور ہاتھ کے ایک ہی جھٹکے سے دوسرا نتھنا بھی چیر دیا۔ کمرہ رابنسن کی دردناک اذ تکلیف سے پر چیخوں سے مسلسل گونج رہا تھا۔ رابنسن کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح مسخ ہو چکا تھا۔ اس کی آنکھیں پھٹ سی گئی تھیں۔ لیکن وہ ہوش میں تھا۔ عمران نے بڑے اطمینان سے خنجر پر لگا ہوا خون اس کے لباس سے صاف کیا اور پھر اس طرح خنجر کو واپس کوٹ کی مخصوص جیب میں رکھنے جیسے نہ ہی رابنسن کی چیخیں اُسے سنائی دے رہی ہوں اور نہ وہ اُسے پھڑکتا ہوا دیکھ رہا ہو۔ اس کے چہرے پر پتھریلا سپاٹ پن تھا۔ ادھر رابنسن بھی سوائے مسلسل چیخنے اور پھڑکنے کے اور کچھ نہ کہہ رہا تھا۔ عمران نے خنجر جیب میں رکھ کر اپنی دائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی کو ہک کے انداز میں موڑا اور نتھنے چرنے کی وجہ سے رابنسن کی پیشانی کے درمیان ابھر آنے والی رگ پر اس نے بڑے اط سے ہک کی ضرب لگائی اور اس بار رابنسن کے حلق سے نکلنے والی چیخوں نے وا بلیک زیرو کو بھی لرزا دیا تھا لیکن عمران کے چہرے پر وہی سرد مہری اور سفاکی تھی وہ سے ایک لفظ نکالے بغیر اس طرح ضربیں لگا رہا تھا جیسے اس کا تختہ مشق کوئی ان

نہ ہو بلکہ ریت کا بھرا ہوا تھیلا ہو۔ پیشانی پر پڑنے والی دوسری ضرب پہلے سے زیادہ پرقوت تھی۔ اور اس کے ساتھ ہی رابنسن کا پھڑکتا ہوا جسم ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا وہ تکلیف کی شدت سے بے ہوش ہو گیا تھا۔

"پانی لے آؤ۔ خرم۔ میں اس کی قوت برداشت کی آخری حد دیکھنا چاہتا ہوں" —— عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ اور بلیک زیرو تیزی سے مڑا۔ اور دوسرے لمحے اُسے احساس ہو گیا۔ کہ عمران واقعی ہزار آنکھیں رکھتا ہے۔ کیونکہ دروازے پر ٹائیگر موجود تھا۔ وہ شاید رابنسن کی خوفناک چیخیں سن کر آیا تھا۔ اور شاید اس کی موجودگی کا احساس کر کے ہی عمران نے اُسے موجودہ فرضی نام خرم سے پکارا تھا۔ ٹائیگر خاموشی سے واپس چلا گیا۔ بلیک زیرو نے کمرے سے ملحقہ باتھ روم سے جگ میں پانی بھرا اور لا کر اس نے رابنسن کے چہرے پر آدھے سے زیادہ جگ الٹ دیا۔ رابنسن ایک بار پھر چیخ مار کر ہوش میں آگیا۔ لیکن اب اس کی حالت واقعی انتہائی خستہ ہو رہی تھی۔ عمران نے بڑے اطمینان سے مڑی ہوئی انگلی والا ہاتھ بلند کیا۔ وہ اس کے ہوش میں آنے پر دوبارہ پیشانی پر موجود رگ پر ضرب لگانا چاہتا تھا کہ رابنسن ہذیانی انداز میں چیخ پڑا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ تم نے مجھے کیا کر دیا ہے۔ اوہ اس قدر دردناک عذاب کا تو میں تصور بھی نہ کر سکتا تھا اوہ

میں نے انتہائی خوف ناک تشدد جھیلنے کی مشقیں کر رکھی ہیں لیکن رک جاؤ۔ پلیز رک جاؤ" ــــ رابنسن نے پاگلوں کے سے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے رابنسن کہ تمہارا تعلق اسرائیل کی فوجی خفیہ تنظیم سے رہا ہے۔ اور تم نے واقعی انتہائی تشدد جھیلنے کی مشقیں کر رکھی ہیں۔ لیکن میں تو ابھی تمہیں صرف پاکیشیائی سٹائل تشدد کا ایک ہلکا سا نمونہ دکھا رہا ہوں۔ جسے تشدد کہتے ہیں اس کا مرحلہ تو ابھی بہت دیر بعد آئے گا" ــــ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"پپ ــ پپ ــ پانی پلا دو۔ پانی۔ اوہ اوہ۔ میرا دل پھٹ جائے گا" ــــ رابنسن نے بری طرح سر کو ادھر ادھر مارتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے بلیک زیرو کو اسے پانی پلانے کا اشارہ کیا۔ بلیک زیرو نے جگ اس کے منہ سے لگا دیا رابنسن پیاسے اونٹ کی طرح پانی پینے لگا۔ جب بلیک زیرو نے جگ اس کے منہ سے علیحدہ کیا تو رابنسن بری طرح ہانپ رہا تھا۔

"ہاں۔ پھر بیان شروع کرتے ہو یا......" ــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے ہاتھ کو ایک بار پھر اوپر اٹھایا۔

"سنو سنو۔ میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گا۔ لیکن وعدہ کرو کہ تم مجھے ہلاک نہ کرو گے۔ تم مجھے رہا کر دینا میں ایکریمیا فرار

ہو جاؤں گا۔ میں وہاں چھپ کر زندگی گزار لوں گا۔ وعدہ کرو۔ پلیز وعدہ کرو" ــــ رابنسن نے ہانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چلو وعدہ۔ لیکن شرط یہ ہے کہ پوری تفصیل بتا دو۔ اور یہ بھی بتا دو کہ اگر ہم تم تک پہنچ سکتے ہیں۔ تو یہ بات بہرحال تمہیں سمجھ جانا چاہیئے کہ ہم پہلے سے بہت کچھ جانتے بھی ہیں۔ اس لئے اگر تم نے غلط بیانی کی تو پھر وعدہ ختم اور انتہائی دردناک عذاب بھی تمہیں بھگتنا ہی پڑے گا" ــــ عمران نے اسی طرح انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم ــ مم ــ میں بتا دیتا ہوں۔ مادام بلیک کا نام کرسٹائن ہے۔ وہ اور اس کا شوہر ڈاکٹر رونلڈ جزیرہ نکسوما میں ایک خود کار لیبارٹری کے اندر ایک ایسا سائنسی سورج بنانے میں مصروف ہیں جو موجودہ سورج سے کروڑوں گنا زیادہ توانائی کا حامل ہو گا۔ اور یہ سورج بھی قدرتی سورج کی طرح خلا میں بھیج دیا جائے گا۔ اور اس کے بعد مادام بلیک اور ڈاکٹر رونلڈ اس سورج سے جس قدر توانائی چاہیں گے جہاں چاہیں گے پھینک سکیں گے۔ اس طرح اگر وہ چاہیں گے تو ایک پورا براعظم ان کے ایک اشارے پر جل کر بھسم ہو جائے گا کروڑوں اربوں انسانوں سمیت اس طرح دنیا کا ہر ملک ان کا مطیع ہو جائے گا۔ اور پوری دنیا پر ان کی حکومت قائم ہو جائے گی۔ اس مصنوعی سورج کا نام ٹلاسٹر رکھا گیا ہے۔ وہ اب اپنی اس خوفناک ایجاد مکمل کرنے کے قریب پہنچ چکے ہیں۔ ان کے

بعد دنیا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فلاسٹر کی مطیع ہو کر رہ جائے گی" رابنسن نے تیز تیز لہجے میں کہا اور عمران کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔ کیونکہ جو کیمیکل اس نے رابنسن بار کے تہہ خانے میں پیٹیوں میں بھرا ہوا دیکھا تھا اس سے واقعی بے پناہ توانائی پیدا کی جا سکتی تھی۔ البتہ سورج والا آئیڈیا اس کے ذہن میں بھی نہ تھا۔ جب کہ اب رابنسن کے بتانے پر وہ سوچ رہا تھا۔ کہ یہ منصوبہ واقعی کس قدر خوف ناک ہے۔ اگر کوئی ایسا پلیٹ فارم مدار میں پہنچا دیا جائے جس میں بے پناہ توانائی کا ذخیرہ موجود ہو۔ یا مسلسل پیدا ہوتا رہے جسے زمین سے کنٹرول بھی کیا جا سکتا ہو۔ اور توانائی کا یہ دھارا کسی ٹارگٹ پر پھینکا بھی جا سکتا ہو تو یہ واقعی دنیا کا سب سے خوف ناک ہتھیار بن جائے گا۔ ایسا ہتھیار جس کا واقعی کوئی توڑ نہ ہو گا۔ اب صحیح معنوں میں اُسے فلاسٹر کے اس خوف ناک منصوبے کا پوری طرح ادراک ہو رہا تھا۔ ورنہ اب تک وہ یہی سمجھ رہا تھا کہ شاید کوئی ایسا بم بنایا جا رہا ہے جو انتہائی طاقتور ہو گا۔ اس مصنوعی سورج والا آئیڈیا تو اس کے ذہن میں بھی نہ تھا۔ اور اس خوف ناک آئیڈیے کے سامنے آتے ہی اُسے پوری طرح احساس ہونے لگ گیا تھا۔ کہ اس منصوبے پر ناقابل یقین حد تک دولت خرچ آ سکتی ہے اور ظاہر ہے یہ دولت دنیا بھر کے یہودیوں نے اکٹھی کی ہو گی اور اسی وجہ سے اس منصوبے کی حفاظت کے لئے بھی ناقابل یقین

حد تک حفاظتی انتظامات بھی کئے گئے ہوں گے۔

"بولتے جاؤ۔ رکو مت" ـــــ عمران نے اُسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"فلاسٹر کا ہیڈ کوارٹر ایک جزیرے میں ہے۔ اس کا نام نکسوملے ہے بس مجھے اتنا علم ہے۔ بلکہ شاید سوائے مادام بلیک اور ڈاکٹر رونلڈ کے تیسرے کسی اور آدمی کو بھی اس کی تفصیلات معلوم نہ ہوں گی۔ جزیرے کا نام بھی مجھے مادام بلیک نے خود بتایا تھا۔ میرے ذمے اس مخصوص کیمیکل کی ایکریمیا سے خفیہ طور پر درآمد ہے اور میں ایک عالمی سمگلنگ ریکٹ کے ذریعے یہ کیمیکل منگوا کر مادام بلیک کو سپلائی کرتا رہا ہوں۔ اس لئے میں مادام بلیک کا خاص آدمی سمجھا جاتا ہوں۔ لیکن اب گزشتہ ایک ہفتے سے سپلائی کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔ اور مجھے بتایا گیا ہے کہ اب اس کی ضرورت نہیں رہی ہے" ـــــ رابنسن نے اُسی طرح تیز تیز لہجے میں بولنا شروع کر دیا۔ اب اس کی قوت مدافعت قطعی ختم ہو چکی تھی۔ وہ اب اس طرح بولے چلا جا رہا تھا جیسے کوئی عام آدمی معمولی سے تشدد کے سامنے طوطے کی طرح بولنے لگ جاتا ہے۔

"تم یہ سپلائی کہاں پہنچاتے تھے" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"مادام بلیک کا ہاگن میں ایک خاص اڈہ ہے۔ رائل روڈ پر رائل میوزیم کے عقب میں ایک رہائشی کوٹھی ہے جس کے نیچے گودام بنا ہوا ہے۔ پرنسز ڈنسی وہاں رہتی ہے وہ مادام کی خاص ایجنٹ ہے۔ میں ویگن میں سپلائی وہاں پہنچا دیتا تھا۔ اس کے بعد وہ کہاں جاتی تھی اس کا مجھے علم نہیں ہے" ـــــ رابنسن

نے جواب دیا۔

" مادام بلیک کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے" ــــ عمران نے پوچھا۔

" مجھے نہیں معلوم۔ مجھے صرف رائل میوزیم والے اڈے کا علم ہے اور میں صرف وہیں تک کیمیکل پہنچا کر واپس آجاتا تھا۔ وہاں اس کا ایک خاص آدمی زنکو یہ سپلائی وصول کر لیتا تھا" رابنسن نے جواب دیا۔

" پرنسز ڈنسی کو علم ہے اس کے ہیڈ کوارٹر کا" ــــ عمران نے پوچھا۔

" ہو سکتا ہے علم ہو۔ مجھے نہیں معلوم" ــــ رابنسن نے جواب دیا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ اب رابنسن کے پاس بتانے کے لئے کچھ نہیں رہا۔

" او کے رابنسن۔ تم نے واقعی تعاون کیا ہے۔ اس لئے مجھے اب تم سے پوری پوری ہمدردی ہو گئی ہے۔ لیکن تم نے یہ کیمیکل سپلائی کر کے پوری دنیا کے کروڑوں، اربوں افراد کے قتل عام میں باقاعدہ حصہ لیا ہے۔ اس لئے تمہاری سزا بہر حال موت ہی ہو سکتی ہے۔ لیکن سچائی کی وجہ سے میں تمہیں آسان موت مار رہا ہوں" ــــ عمران نے اُسی طرح سرد لہجے میں کہا۔ اس دوران اس کا ہاتھ جیب میں پہنچ چکا تھا۔ اور پھر فقرہ ختم ہوتے ہی اس کا ہاتھ باہر آیا دوسرے لمحے گولی نے رابنسن کی کھوپڑی کو سینکڑوں ٹکڑوں میں تبدیل کر دیا تھا۔

" میں اسے زندہ پیچھے نہ چھوڑ سکتا تھا۔ اس لئے مجبوری تھی۔ ٹائیگر کو بلاؤ۔ ہمیں فوراً اس پرنسز ڈنسی والے اڈے پر ریڈ کرنا ہو گا۔ وہاں اگر پرنسز ڈنسی ہاتھ لگ گئی تو پھر یقیناً یہ الجھی ہوئی صورت حال کچھ مزید سلجھ جائے گی" ــــ عمران نے پستول واپس جیب میں رکھتے ہوئے بلیک زیرو سے کہا اور تیزی سے واپس مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

انتہائی خوب صورت انداز میں سجی ہوئی خواب گاہ میں ایک آرام کرسی پر ایک نوجوان اور خوب صورت عورت نیم دراز تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک رسالہ تھا۔ کرسی کی پشت پر ایک اونچے سٹینڈ اور چوڑے شیڈ والا لیمپ جل رہا تھا۔ عورت کے جسم پر سفید رنگ کا ریشمی لبادہ تھا۔ جس میں اس کا حسن کچھ اور زیادہ نکھر آیا تھا۔ چہرے پر گہری معصومیت تھی۔ اس لباس اور چہرے کی معصومیت سے وہ کوہ قاف کی کوئی پری لگ رہی تھی۔ وہ رسالہ پڑھنے میں مصروف تھی کہ ساتھ پڑی ہوئی تپائی پر پڑے ہوئے خوب صورت سے انٹرکام کی مترنم سی گھنٹی بج اٹھی۔ عورت نے چونک کر اس طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

" یس "۔۔۔ عورت کے لہجے میں ہلکا سا تحکم تھا۔

" مادام۔ ہیڈ کوارٹر سے ایمرجنسی کال ہے "۔۔۔ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

" ہیڈ کوارٹر سے۔ اچھا ٹھیک ہے۔ میں اٹنڈ کر لیتی ہوں "۔ مادام نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور پھر انٹرکام کا رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھی اور دیوار میں لگی ہوئی ایک الماری کی طرف بڑھ گئی۔ الماری کھول کر اس میں سے اس نے ایک ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے لا کر تپائی پر رکھ دیا۔ دوبارہ کرسی پر بیٹھ کر اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ ہیڈ کوارٹر کالنگ۔ مادام "۔۔۔ بٹن دبتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

" یس۔ مادام بلیک اٹنڈنگ "۔۔۔ مادام نے انتہائی سخت اور سرد لہجے میں کہا۔ اس کا پہلے والا نرم و نازک لہجہ نجانے کہاں غائب ہو گیا تھا۔ اب وہ کسی کٹکھنی بلی کی طرح غرا رہی تھی۔ یہ مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا۔ جس میں بار بار اوور کہہ کر بات کو روکنا اور بٹن کو نہ دبانا پڑتا تھا۔ بلکہ اس پر فون کی طرح مسلسل باتیں ہو سکتی تھیں۔

" مادام۔ نمبر تھری نے ایک حیرت انگیز اطلاع دی ہے۔ رائل میوزیم سے مقامی سیکرٹ سروس کو سوائے رنکو اور اس کے دو ساتھیوں کی لاشوں کے اور کوئی لاش نہیں ملی۔ رنکو اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں وہ اٹھا کر لے گئے ہیں۔ وہ پوچھ رہا ہے کہ پلان کے مطابق اس اڈے کو فائر آن کر دیا جائے

یا نہیں" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور مادام بلیک کی آنکھیں یہ خبر سن کر تیزی سے کانوں کی طرف پھیلتی چلی گئیں۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس پرنسز ڈلنسی کی لاشیں جم مارکر کو وہاں سے نہیں ملیں تو وہ کہاں گئیں "ـــــ مادام نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نمبر تھری اپنے پلان کے مطابق وہاں پہنچا تو وہاں مقامی سیکرٹ سروس کے افراد موجود تھے۔ اور پھر اس کے سامنے پورے حصے کی تلاشی لی گئی۔ لیکن وہاں واقعی لاشیں موجود نہ تھیں اور مادام ادھر رابنن کو لے جانے والوں کا بھی ابھی تک پتہ نہیں چل سکا۔ اور نہ ہی رابنن کے جسم میں موجود ٹی۔ ون نے کسی قسم کا کوئی کاشن دیا ہے "ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا

" یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ پاکیشیا سیکرٹ ایجنٹ تیزی سے ہمارے گرد دائرہ تنگ کرتے چلے آ رہے ہیں۔ پہلے وہ ہمارے خاص اڈے تک پہنچ گئے۔ وہاں انہوں نے ہماری کنٹرولنگ مشینری تباہ کر دی۔ اگر مشینری کی تباہی کی وجہ سے ایمرجنسی چیکنگ نہ ہوتی تو وہ پرنسز ڈلنسی سے سارے راز معلوم کر لیتے ادھر رابنن جو اس اڈے کے متعلق جانتا ہے اور وہاں مال سپلائی کرتا رہا ہے وہ بھی اچانک اغوا کر لیا گیا ہے۔ اور اس کا ٹی۔ ون بھی کاشن نہیں دے رہا۔ اس سارے چکر کا آخر مطلب کیا ہے "ـــــ مادام نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" مادام۔ میں نے بھی اس پر غور کیا ہے۔ میرا خیال ہے۔ جو

شخص مائیکل لُف کے نام سے بلیو کارڈ لے کر ماسٹر رچمنڈ کی دوست کی کوٹھی میں پہنچا تھا۔ اس نے یقیناً ماسٹر رچمنڈ سے رابنن کا پتہ معلوم کیا۔ کیونکہ ماسٹر رچمنڈ رابنن سے واقف تھا۔ پھر انہوں نے رابنن کو اغوا کیا اور کسی طرح ٹی۔ ون کو بیکار کر کے انہوں نے رابنن سے پرنسز ڈلنسی والے اڈے کا پتہ معلوم کیا اور وہاں پہنچ گئے "ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہاں۔ تمہارا آئیڈیا درست معلوم ہوتا ہے رچرڈ۔ یہ تصویر واقعی اسی طرح مکمل ہوتی ہے کہ ماسٹر رچمنڈ سے رابنن کا پتہ معلوم کر لیا گیا۔ اس دوران میں نے اُسے چیک کر لیا۔ وہ میک اپ میں تھا۔ اور ایشیائی تھا۔ چنانچہ میں نے اُسے بے ہوش کر کے جم مارکر کے پاس بھجوا دیا۔ پھر یہ سب لوگ وہاں سے کسی پراسرار طریقے سے فرار ہو گئے۔ اس کے بعد انہوں نے رابنن کو اغوا کیا۔ اور اس سے پرنسز ڈلنسی کا اڈہ معلوم کر کے وہاں پہنچ گئے۔ لیکن اس کے بعد کیا ہوا۔ ان کی لاشیں کہاں غائب ہو گئیں۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ ٹی۔ ون نے آخر کیوں کام نہیں کیا "ـــــ مادام نے ایسے انداز میں کہا جیسے وہ رچرڈ سے بات کرنے کی بجائے اپنے آپ سے باتیں کر رہی ہو۔

" مادام۔ ہو سکتا ہے۔ ان کے دو گروپ ہوں۔ ایک گروپ اڈے میں پہنچا ہو۔ اور دوسرا باہر رہا ہو۔ پھر ہی دوسرا گروپ ان لاشوں کو اکٹھا کر لے گیا ہو۔ اور جہاں تک ٹی۔ ون کے کام

نہ کرنے کا تعلق ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس سے پہلے ان کے دو آدمیوں پر چونکہ ٹی۔ دن سے حملہ ہوا تھا۔ اس لئے وہ پہلے سے ہوشیار تھے۔ انہوں نے رابنسن کو ہوش میں لانے سے پہلے اس کے جسم سے ٹی۔ دن علیحدہ کر لیا ہو گا" ــــ رچرڈ نے کہا۔

"ہونہہ۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو رچرڈ۔ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اب یہ ضروری ہو گیا ہے۔ کہ اس دوسرے گروپ کا ہر صورت میں خاتمہ کر دیا جائے" ــــ مادام نے کہا۔

"مادام۔ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں ایک گزارش کروں" رچرڈ نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کھل کر بات کرو رچرڈ۔ تم میرے ہیڈ کوارٹر کے دماغ کی حیثیت رکھتے ہو" ــــ مادام نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"مادام۔ آپ ہر بار اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کو زندہ جم مارکر کے حوالے کر دیتی ہیں۔ حالانکہ انہیں ہم خود بھی ہلاک کر سکتے تھے اور جم مارکر انتہائی نکما آدمی ثابت ہو رہا ہے۔ ہر بار یہ لوگ اس کے ہاتھوں سے نکل جاتے ہیں۔ اب بھی اگر ہم نے اس دوسرے گروپ کو ٹریس کر لیا تو آپ پھر انہیں جم مارکر کے حوالے کر دیں گی" ــــ رچرڈ نے کہا اور مادام بے اختیار ہنس پڑی۔

"رچرڈ۔ تم صرف ہیڈ کوارٹر تک محدود ہو۔ جب کہ مجھے ہر طرف دیکھنا پڑتا ہے۔ جم مارکر مقامی سیکرٹ سروس کا چیف ہے۔ وہ بے حد ذہین اور ہوشیار آدمی ہے۔ آج سے پہلے اس

کی کارگزاری انتہائی شاندار رہی ہے۔ پھر کنگ آف آرک لینڈ اس پر اندھا اعتماد کرتے ہیں۔ حکومت اسرائیل بھی اُسے پسند کرتی ہے۔ وہ اسرائیلی سیکرٹ سروس کو بھی تربیت دیتا رہا ہے۔ ابھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے یہاں آنے سے پہلے جم مارکر میرے گروپ اور فلاسٹر سے قطعی واقف نہ تھا۔ لیکن حالات ایسے ہو گئے کہ مجھے سامنے آنا پڑا۔ پاکیشیائی سیکرٹ سروس تو بہرحال ختم ہو جائے گی لیکن جم مارکر نے یہیں رہنا ہے اگر میں نے اُسے ابتدا میں ہی ذہنی طور پر مرعوب نہ کر دیا۔ تو ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کے بعد وہ ہماری راہ پر چل نکلے۔ اور کنگ آف آرک لینڈ کو بھی حقیقت میں اس بات کا علم نہیں کہ ہم لوگ یہاں کیا کر رہے ہیں۔ ہمارا پروجیکٹ مکمل ہونے والا ہے۔ اگر کنگ آف آرک لینڈ بگڑ گئے۔ تو ہو سکتا ہے کہ وہ ہمارے لئے نئی نئی الجھنیں پیدا کر دے یا ہو سکتا ہے ایکریمیا یا روسیاہ کے ایجنٹوں کو ہمارے اصل مشن کا علم ہو جائے۔ پھر ہمارے خلاف ایک نہ ختم ہونے والی جنگ شروع ہو سکتی تھی۔ اور ہمارا اہم ترین پروجیکٹ مکمل نہ ہو سکتا۔ اس طرح پوری دنیا پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حکمرانی کا خواب بکھر کر رہ جاتا۔ اس لئے میں نے جم مارکر پر احسان بھی کیا اور اُسے یہ جتا بھی دیا کہ مادام بلیک ہر لحاظ سے اس سے بہتر ہے۔ اب وہ ہماری طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے سے پہلے ہزاروں بار سوچنے پر مجبور ہو جائے گا۔ ہمارا پروجیکٹ مکمل ہونے

یں صرف چند ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے۔ پھر اس دنیا پر فلاسٹر کی حکومت ہو گی۔ اس کے بعد جم مارکر اور کنگ آف آرک کی کوئی حیثیت ہی باقی نہ رہے گی۔ لیکن جب تک ہمارا یہ پروجیکٹ مکمل نہ ہو جائے ہمیں ہر طرف سے محتاط رہنا ہے۔ سمجھ گئے"۔۔۔ مادام نے انتہائی تیز لہجے میں تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سوری مادام۔ آپ واقعی ہر طرف نظر رکھتی ہیں۔ اب میرے لئے کیا حکم ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے ریچرڈ نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"نمبر تھری کو کہو کہ پلان کے مطابق اڈہ تباہ کر دے۔ اور اس دوسرے گروپ اور رابنسن کی تلاش کے لئے ٹریکرز کو حرکت میں لے آئے۔ یہ لوگ یقیناً انہیں ڈھونڈھ نکالیں گے"۔۔۔ مادام نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام"۔۔۔ ریچرڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ مادام نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کیا۔ اور پھر اٹھ کر ٹرانسمیٹر الماری میں رکھ دیا۔

"ابھی تک رونلڈ نہیں آیا۔ اُسے اب تک آ جانا چاہیئے" الماری بند کر کے مادام نے دیوار پر لگے ہوئے کلاک پر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی خوب صورت پیشانی شکن آلود ہو رہی تھی۔ اس نے کرسی پر بیٹھ کر انٹرکام کا رسیور اٹھایا۔ اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس۔۔۔ جولی سپیکنگ"۔۔۔ دوسری طرف سے وہی نسوانی

آواز سنائی دی۔ جس نے پہلے اُسے ہیڈ کوارٹر کال کے بارے میں اطلاع دی تھی۔

"ڈاکٹر رونلڈ سے بات کراؤ جولی"۔۔۔ مادام نے نرم لہجے میں کہا۔

"یس مادام"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز رسیور پر ابھری۔

"ہیلو۔۔۔ رونلڈ بول رہا ہوں"۔۔۔ بولنے والے کے لہجے میں خاصی سختی تھی۔

"ڈیئر۔ میں تمہارا شدت سے انتظار کر رہی ہوں۔ کیا کر رہے ہو"۔۔۔ مادام کے لہجے میں اس قدر مٹھاس ابھر آئی۔ کہ جیسے الفاظ شہد میں لپٹ کر نکل رہے ہو۔

"اوہ ڈارلنگ۔ میں پروجیکٹ کے انتہائی اہم کام میں مصروف ہوں۔ اچانک ایک خاص مشین میں خرابی پیدا ہو گئی ہے اور میں اُسے درست کرنے کی کوشش کر رہا ہوں کیونکہ اگر یہ خرابی درست نہ ہوئی تو ہمارا سارا پروجیکٹ ہی خطرے میں پڑ جائے گا۔ اس لئے آج رات میرا انتظار مت کرو۔ ہو سکتا ہے مجھے جزیرے پر بھی جانا پڑے"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھا۔ بہرحال میری رات تو کانٹوں پر ہی گزرے گی تمہارے بغیر ڈیئر۔ لیکن پروجیکٹ بھی اہم ہے۔ اوکے"۔۔۔ مادام نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ لیکن رسیور رکھتے ہی اس کا

چہرہ یک لخت بدل گیا۔
"ہونہہ۔ بوڑھا کھوسٹ۔ تم یہ پروجیکٹ تو مکمل کرو پھر تمہاری ان بوڑھی ہڈیوں کو سمندر کی شارک مچھلیاں ہی کھائیں گی"۔۔۔ مادام نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرسی کے بازو کی سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔
"کارل کو بلا لاؤ"۔۔۔ مادام نے کہا اور لڑکی سر جھکا کر واپس مڑی اور دروازے سے باہر نکل گئی۔ مادام نے اٹھ کر ایک طرف رکھے ہوئے ریک سے شراب کی بوتل اٹھائی۔ اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے براہِ راست بوتل ہی منہ سے لگا لی اور وہ اس طرح غٹاغٹ بغیر سانس لئے تیز شراب پیتی چلی گئی جیسے شراب کی بجائے سادہ پانی پی رہی ہو۔ جب بوتل میں موجود شراب کا آخری قطرہ تک اس کے حلق میں پہنچ گیا تو اس نے بوتل کو زور سے دیوار سے دے مارا۔ اس کا چہرہ اب شراب کی حدت سے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا آنکھوں سے چنگاریاں سی نکلنے لگی تھیں۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک قوی ہیکل لمبا تڑنگا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر سرخ رنگ کی ہاف بازوؤں والی چست بنیان تھی۔ نیچے اس نے جینز پہن رکھی تھی۔ بنیان سے باہر اس کے بازوؤں کی مچھلیاں پھڑک رہی تھیں۔

"آؤ کارل۔ کیا آج رات تم میرے ساتھ گزارنا پسند کرو گے"۔ مادام نے بھیڑیئے کے سے انداز میں دانت نکوستے ہوئے آنے والے سے پوچھا۔
"مادام۔ یہ تو میری انتہائی خوش نصیبی ہوگی"۔۔۔ کارل نے سر جھکاتے ہوئے انتہائی اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔
"ٹھیک ہے۔ الماری سے ہنٹر نکال کر مجھے دو اور اپنی بنیان اتار دو۔ میرے ساتھ رات گزارنے کے لئے تم جانتے ہو کہ تمہیں اپنی قوت برداشت کا امتحان دینا ہوگا"۔۔۔ مادام نے اسی طرح چٹخارہ لیتے ہوئے کہا جیسے وہ آنے والے وقت کے تصور سے لطف لے رہی ہو۔
"بڑی خوشی سے مادام"۔۔۔ کارل نے کہا اور تیزی سے مڑ کر ایک طرف کھڑی بڑی سی الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں رکھا ہوا ایک خوف ناک کوڑا باہر نکال لیا۔ اور پھر اس نے یہ کوڑا بڑے مؤدبانہ انداز میں مادام کے قدموں میں رکھا اور خود اپنی چست بنیان اتارنے لگا۔ بنیان اترنے کے بعد اس کے جسم پر موجود آڑے ترچھے بے شمار نشانات صاف دکھائی دینے لگے۔ اسی لمحے مادام نے اپنے ہاتھ کو جھٹکا دیا اور کوڑے کی فضا میں خوف ناک سرسراہٹ سنائی دی۔ دوسرے لمحے کوڑا پوری قوت سے کارل کے طاقتور جسم پر پڑا۔ اور کارل کے حلق سے بے اختیار سسکاری سی نکل گئی۔ پھر تو جیسے مادام پاگل سی ہو گئی۔ اس کے ہاتھ

برق رفتاری سے گھوم رہے تھے اور کمرہ کارل کے حلق سے نکلنے والی تیز سسکاریوں، کوڑے کے بار بار چٹخنے ہوا میں پیدا ہونے والی اس کی خوفناک سرسراہٹ سے جیسے گونج ہو گیا۔ مادام پاگلوں کے سے انداز میں کارل کے جسم پر کوڑے برسائے چلی جا رہی تھی۔ اور کارل کے جسم پر زخموں کے بے شمار نشانات گل بوٹوں کی طرح ابھرتے چلے آ رہے تھے۔ لیکن کارل کی ہمت واقعی قابل داد تھی۔ اس قدر خوفناک انداز میں کوڑے کھانے کے باوجود اس کے حلق سے ایک بھی چیخ نہ نکلی تھی۔ جب کہ مادام کا چہرہ لمحہ بہ لمحہ سرخ سے سرخ تر ہوتا چلا جا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر موجود تاثرات دیکھ کر صاف معلوم ہو رہا تھا کہ وہ کارل کے جسم پر اس طرح کوڑے برسا کر انتہائی لطف حاصل کر رہی ہے۔ اور پھر اس نے ہانپتے ہوئے اچانک کوڑا ایک طرف اچھال دیا۔

"جاؤ۔ زخموں پر دوا لگا کر آؤ۔ اب تم اس قابل ہو چکے ہو کہ مادام کے ساتھ رات گزار سکو۔ جاؤ"۔۔۔ مادام نے کہا اور کارل اٹھ کر تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا کمرے کے دروازے سے باہر نکل گیا۔ مادام نے ریک میں سے شراب کی ایک اور بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اسے منہ سے لگا لیا۔ لیکن ابھی آدھی شراب اس کے حلق سے اتری تھی کہ یک لخت دروازہ کھلا اور کسی کے اندر آنے کی آہٹ سنائی دی۔

"آؤ کارل۔ آ جاؤ۔ میں تمہاری ہی منتظر ہوں۔ بستر پر آ جاؤ"

مادام نے مڑے بغیر بوتل منہ سے علیحدہ کر کے سانس لیتے ہوئے جذبات میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور ایک بار پھر شراب کی بوتل منہ سے لگا لی۔

"ہونہہ۔ تو تم میری عدم موجودگی میں کارل کے ساتھ عیاشی کرتی رہتی ہو"۔۔۔ اچانک کمرے میں ایک تیز آواز گونجی۔ اور یہ آواز سنتے ہی مادام کے ہاتھ سے بے اختیار بوتل چھوٹ کر نیچے گر گئی۔ وہ تیزی سے مڑی۔ سامنے ایک ادھیڑ عمر آدمی مسلا ہوا سوٹ پہنے کھڑا تھا۔ اس کے بال الجھے ہوئے تھے۔ اور چہرے سے شدید تھکاوٹ کے ساتھ ساتھ اب انتہائی غصے کے تاثرات نمایاں تھے۔

"تم۔۔۔ تم رونلڈ۔ تم ۔۔۔۔۔۔"۔۔۔ مادام بلیک واقعی بری طرح بوکھلا گئی تھی۔

"ہاں۔ تمہیں تو یہی معلوم تھا کہ میں آج رات کو نہیں آؤں گا۔ اس لئے تم نے اپنی پسند کا مرد تلاش کر لیا۔ حالانکہ تم اب تک مجھے یہی یقین دلاتی رہی ہو کہ تم انتہائی پاکباز اور میری وفادار عورت ہو۔ لیکن آج میں نے تمہارا اصل گھناؤنا چہرہ دیکھ لیا ہے۔ اور اس چہرے کو دیکھنے کے بعد میں تم پر تھوکنا بھی پسند نہیں کروں گا"۔۔۔ ادھیڑ عمر ڈاکٹر رونلڈ نے انتہائی نفرت انگیز لہجے میں کہا اور پھر مڑ کر تیزی سے کمرے کے دروازے سے باہر نکل گیا۔ مادام بلیک کا چہرہ اپنی بے عزتی اور ڈاکٹر رونلڈ کے زہریلے الفاظ سے غصے کی شدت سے بری طرح

بگڑ گیا تھا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اس بوڑھے گدھ کو بھوکے
کتوں کے آگے پھینکوا دے۔ لیکن وہ اس لئے خاموش کھڑی
تھی۔ کہ فلاسٹر پیروجیکٹ ابھی مکمل نہیں ہوا تھا اور ڈاکٹر رونلڈ
کے بغیر فلاسٹر پیروجیکٹ کسی طور بھی مکمل نہ ہو سکتا تھا۔ اور اس
نے اس بوڑھے ڈاکٹر سے شادی بھی اسی مقصد کے لئے کی تھی
اور اب تک اُسے بہلاتی بھی اسی لئے رہی تھی کہ کسی طرح وہ
فلاسٹر پیروجیکٹ مکمل کر لے۔ اور اب جب کہ فلاسٹر پیروجیکٹ
مکمل ہونے کے قریب تھا۔ اب یہ بھیانک اور سنگین مسئلہ
سامنے آگیا تھا۔ وہ اس بوڑھے کی نفسیات جانتی تھی۔ رونلڈ
اس کے مطابق انتہائی خود غرض اور کمینہ فطرت آدمی تھا۔ وہ
مادام بلیک کو ہر صورت میں صرف اپنی واحد ملکیت دیکھنا
چاہتا تھا۔ جب کہ مادام بلیک اپنی فطرت کے لحاظ سے ایک
تتلی تھی۔ جو ہر پھول پر بیٹھنا اپنا فرض سمجھتی تھی۔ ڈاکٹر رونلڈ واپس
چلا گیا تھا لیکن مادام بلیک کا ذہن مسلسل آندھیوں کی زد میں
تھا۔ اُسے پورا فلاسٹر پیروجیکٹ اس وقت شدید خطرے
میں گھرا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ اُسے خواب میں بھی یہ توقع نہ تھی
کہ ڈاکٹر رونلڈ اس طرح اچانک آجائے گا۔ کیونکہ آج سے
پہلے کبھی ایسا نہ ہوا تھا۔

"اس بوڑھے گدھ کو کسی طرح مطمئن کرنا پڑے گا۔ ورنہ سب
کچھ تباہ ہو جائے گا۔ سب کچھ تباہ ہو جائے گا۔ لیکن کس طرح۔
آخر کس طرح اسے مطمئن کیا جائے"۔۔۔ مادام بلیک نے

سوچتے ہوئے کہا۔ اس دوران دروازہ کھلا اور کارل سرخ بنیان
پہنے اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ مسرت سے کھلا پڑ رہا تھا۔

"مم ۔۔۔ مادام میں حاضر ہوں"۔۔۔ کارل نے سر جھکاتے
ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ایک منٹ ۔۔۔" مادام نے اچانک چونک کر
کہا۔ دوسرے لمحے وہ تیزی سے مڑی اور اس نے ایک
الماری کھولی اور اس میں موجود ایک مشین گن اور ایک طاقتور
ٹارچ باہر نکال لی۔ کارل اُسے مشین گن نکالتے دیکھ کر قدرے
گھبرا سا گیا۔ لیکن اب مادام کے چہرے پر قدرے اطمینان
نظر آنے لگ گیا تھا اس نے ڈاکٹر رونلڈ کو مطمئن کرنے کی ایک
ترکیب سوچ لی تھی۔ مادام نے مشین گن کاندھے سے لٹکائی۔
اور ٹارچ کارل کے ہاتھ میں پکڑا دی۔

"آؤ کارل میرے ساتھ۔ یہ رات ہم انوکھے انداز میں بسر
کریں گے"۔۔۔ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے
بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ کارل کچھ سمجھ تو نہ سکا بہر حال
کاندھے اچکاتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا۔ مختلف راہداریوں سے
گزرنے کے بعد مادام نے ایک جگہ دیوار کی جڑ میں مخصوص انداز
میں پیر مارا تو دیوار میں ایک دروازہ نمودار ہوا۔ یہ ایک مستطیل
کمرہ تھا جس کے درمیان میں ایک سرخ رنگ کی کیپسول نما
شٹل کھڑی ہوئی تھی۔ کارل چونکہ پہلی بار یہاں آیا تھا۔ اس لئے
وہ حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔ مادام نے اس شٹل کے قریب

جا کر ایک مخصوص جگہ پر ہاتھ رکھا تو بند شٹل کے درمیان ایک دروازہ نمودار ہو گیا۔ اندر دو سیٹیں تھیں جب کہ پچھلا حصہ خالی تھا۔ ایک سیٹ کے سامنے ایک پیچیدہ سا ڈیش بورڈ نصب تھا۔ اس ڈیش بورڈ کے سامنے والی سیٹ پر مادام خود بیٹھ گئی۔ جب کہ کارل کو اس نے دوسری سیٹ پر بٹھا لیا۔ ڈیش بورڈ کا ایک بٹن دبتے ہی دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس ڈیش بورڈ پر مختلف ڈائل۔ اور چھوٹے چھوٹے رنگ برنگے بلب روشن ہو گئے۔ مادام نے تیزی سے مختلف بٹن دبائے تو شٹل کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا۔ اور اس کے ساتھ ہی شٹل اس قدر تیز رفتاری سے آگے کی طرف بڑھنے لگی۔ کہ کارل کا پورا جسم شٹل کی انتہائی تیز رفتاری کی وجہ سے ہلکا ہلکا لرزنے لگ گیا۔ شٹل ایک تنگ سی سرنگ میں سے گزر رہی تھی۔ مادام بڑے اطمینان سے بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی نظریں ایک ڈائل پر جمی ہوئی تھیں۔ جس پر مختلف رنگ کی سوئیاں حرکت کر رہی تھیں۔ تقریباً پندرہ منٹ کے بعد شٹل کی رفتار خود بخود آہستہ ہونے لگی۔ اور مادام نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے اس کے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔ شٹل کی رفتار آہستہ ہوتے ہوتے بالکل ہی ختم ہو گئی اور اب وہ مڑ مڑ کر ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ کر رک گئی۔ شٹل کے رکتے ہی اس کا دروازہ کھلا۔ اور مادام کارل کو باہر آنے کا اشارہ کر کے شٹل سے باہر آ گئی۔ کارل بھی اس کے پیچھے باہر آ گیا

اب اس کے چہرے پر خوف کی بجائے اشتیاق صاف محسوس ہو رہا تھا۔ کمرے کی ایک دیوار کی جڑ میں مادام نے مخصوص انداز میں پیر مارا تو دیوار درمیان سے کھل گئی۔ اور وہ دونوں اس میں سے باہر آ گئے۔ یہاں ایک تاریک سرنگ تھی۔ مادام کے اشارے پر کارل نے ٹارچ روشن کر دی۔ سرنگ بتدریج اوپر کو جا رہی تھی۔ اوپر اس کا راستہ ایک سنگی چٹان کی مدد سے بند تھا۔ مگر مادام نے یہاں بھی چٹان کے نچلے حصے میں مخصوص انداز میں پیر کی ہلکی سی ضرب لگائی۔ تو یہ چٹان کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر کو اٹھ کر سیدھی کھڑی ہو گئی۔ اور مادام اور اس کے پیچھے کارل باہر آ گئے۔ اور کارل یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ایک انتہائی گھنے جنگل میں موجود تھا۔ ٹارچ کی تیز روشنی میں ہر طرف مختلف قسم کی جھاڑیاں بھری ہوئی تھیں۔

"آؤ میرے ساتھ کارل۔ اب ہم ایک خاص پکنک پوائنٹ پر چلتے ہیں" ـــــ مادام نے کہا اور کارل کو لئے تیزی سے اس گھنے جنگل میں سے گزرتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ سمندر کے کنارے پہنچ گئے۔ اور اب کارل کو معلوم ہوا کہ وہ ایک چھوٹے سے جزیرے میں ہیں۔

"مادام۔ یہ کون سا جزیرہ ہے۔ انتہائی خوب صورت اور پُرسکون ہے" ـــــ کارل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ نکسوما جزیرہ ہے۔ اسے آرک لینڈ کی جنت بھی کہتے ہیں" مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے

کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتار کر ہاتھوں میں لے لی۔ سمندر کے کنارے پہنچ کر مادام رک گئی۔

"کارل شمال کی طرف جاؤ اور ٹارچ کی مدد سے ریت کو چیک کرتے رہو۔ جہاں تمہیں ریت میں سرخ رنگ کا ایک کیپسول سا باہر کو نکلا ہوا نظر آئے وہاں رک جانا"۔۔۔۔ مادام نے کارل سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور کارل سر ہلاتا ہوا ٹارچ کی روشنی میں ریت کو دیکھتا آگے بڑھتا رہا۔ وہ ٹارچ کی تیز روشنی میں واقعی اس طرح ریت کو چیک کرتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا جیسے کسی خاص چیز کو دیکھنے کی کوشش کر رہا ہو۔ جب وہ بیس بائیس قدم دور پہنچا تو مادام نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن سیدھی کی۔ اس کا رخ کارل کی طرف کیا۔ اور دوسرے لمحے خاموش ماحول مشین گن کی تڑتڑاہٹ اور کارل کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ کارل گولیاں کھا کر نیچے گرا اور بری طرح تڑپنے لگا۔ لیکن مادام بلیک نے ٹریگر سے انگلی نہ ہٹائی۔ گولیاں بارش کی صورت میں مشین گن سے نکل نکل کر کارل کے پھڑکتے ہوئے جسم کے مختلف حصوں پر پڑ رہی تھیں۔ کارل کا جسم اب ساکت ہو گیا تھا۔ لیکن مادام کی انگلی ٹریگر سے نہ ہٹ رہی تھی۔ البتہ وہ مسلسل مشین گن کو مخصوص انداز میں آہستہ آہستہ حرکت دیتے ہوئے گولیاں برسا رہی تھی۔ پھر جب مشین گن سے ٹرچ کی آواز نکلی تو مادام بلیک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹریگر سے ہاتھ ہٹایا۔ مشین گن کو کاندھے پر ڈال کر وہ

تیزی سے آگے بڑھی۔ ٹارچ کارل کے ہاتھ سے نکل کر ایک طرف جا گری تھی۔ اور ابھی تک مسلسل جل رہی تھی۔ مادام نے خاص طور پر یہ کوشش کی تھی کہ مشین گن کی گولی ٹارچ کو نہ لگے۔ اس لئے ٹارچ کارل سے ذرا دور ریت پر ہونے کے باوجود صحیح سلامت تھی۔ کارل کے جسم سے خون نکل نکل کر ریت میں جذب ہو رہا تھا۔ مادام نے آگے بڑھ کر وہ ٹارچ اٹھائی اور پھر تیزی سے اسی راستے کی طرف واپس بڑھنے لگی۔ جدھر سے وہ دونوں آئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد ٹارچ اکیلی مادام کو لئے تیزی سے اسی تاریک سرنگ میں دوڑتی ہوئی واپس جا رہی تھی۔ اس مستطیل کمرے سے نکل کر اسی طرح مختلف راہداریوں سے گزرتی ہوئی مادام اپنے ہیڈ روم میں پہنچ گئی۔ اس نے ٹارچ اور مشین گن واپس الماری میں رکھی اور پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے ایک بٹن دبا دیا۔

"یس۔ جولی اسٹینڈنگ مادام"۔۔۔۔ بٹن پریس ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"جولی۔ ڈاکٹر رونالڈ میرے پاس آئے تھے۔ پھر واپس چلے گئے ہیں۔ معلوم کر کے بتاؤ کہ وہ اس وقت کہاں ہیں"۔۔۔۔ مادام نے تیز لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے کوئی جواب سنے بغیر اس نے انٹرکام کا رسیور رکھا اور خود دوبارہ آرام کرسی پر بیٹھ کر زور زور سے سانس لینے لگی۔ چند لمحوں بعد انٹرکام کی مترنم گھنٹی بج اٹھی اور مادام نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ مادام نے تیز لہجے میں کہا۔

" مادام۔ ڈاکٹر صاحب اس وقت زیرو سیکشن میں ہیں۔ وہ آپ کے بیڈ روم سے واپس ہو کر سیدھے زیرو سیکشن میں گئے۔ اور زیرو سیکشن کے انچارج کو انہوں نے حکم دیا کہ انہیں فوراً فلاسٹر پہنچایا جائے۔ چنانچہ زیرو سیکشن کے انچارج نے فلاسٹر ماسٹر کمپیوٹر سے ڈاکٹر صاحب کے وہاں داخل ہونے کی اجازت طلب کی۔ فلاسٹر ماسٹر کمپیوٹر نے ایک گھنٹے بعد کا وقت دے دیا۔ اور اب وہ وہاں جانے کے لئے تیار ہو رہے ہیں" ـــ جولی نے پوری تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

" او۔ کے۔ انہیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے " ـــ مادام نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے مسکراتے ہوئے رسالہ اٹھایا۔ اور اسے پڑھنے میں مصروف ہو گئی۔ اب اس کے چہرے پر گہرا اطمینان موجود تھا۔ کیونکہ کارل کو عین اس جگہ جا کر ہلاک کیا گیا تھا جہاں سے آبدوز نے باہر آ کر ڈاکٹر رونلڈ کو جزیرے پر پہنچانا تھا اور جہاں سے آگے فلاسٹر ہیڈ کوارٹر کا خفیہ دروازہ تھا۔ اسے یقین تھا کہ ڈاکٹر رونلڈ جب کارل کی لاش وہاں دیکھے گا تو یقیناً وہ لازماً واپس آئے گا۔ کیونکہ اس شٹل سروس کا علم سوائے مادام بلیک کے اور کسی کو نہ تھا۔ رسالہ پڑھتے پڑھتے اسے نجانے کس وقت نیند آ گئی اور وہ اسی کرسی پر ہی سو گئی اور اس کے کانوں میں ڈاکٹر رونلڈ کی آواز پڑی تو اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ اور وہ چونک کر سیدھی ہو گئی۔ ڈاکٹر رونلڈ واقعی اس کے سامنے کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر حیرت اور آنکھوں میں الجھن تھی۔ مادام بلیک نے اسے دیکھتے ہی اپنا منہ اس طرح

دوسری طرف کر لیا جیسے وہ اس سے روٹھی ہوئی ہو۔

" کرسٹائن۔ تم کرسی پر ہی سو گئی ہو۔ آئی۔ ایم۔ سوری کرسٹائن۔ مجھے شاید کوئی غلط فہمی ہو گئی تھی " ـــ ڈاکٹر رونلڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" جاؤ۔ میں تم سے اب کبھی نہیں بولوں گی۔ تم نے میرے کردار پر کیچڑ اچھالا ہے۔ تم نے مجھے فاحشہ کہا ہے۔ حالانکہ میں نے آج تک تمہارے علاوہ کسی دوسرے مرد کا خواب تک نہیں دیکھا " ـــ مادام بلیک نے روٹھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اوہ ڈارلنگ۔ واقعی میں احمق ہوں۔ میں معافی چاہتا ہوں۔ نجانے کیوں مجھے غلط فہمی ہو گئی تھی۔ میں سمجھا تھا کہ تم یہ باتیں کارل سے کہہ رہی ہو۔ لیکن اب میں نے نکومایر کارل کی لاش اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے۔ مگر کارل وہاں پہنچ کیسے گیا۔ اور اسے کس نے ہلاک کیا تھا " ـــ ڈاکٹر رونلڈ نے شدید الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں نے کارل کو دو روز سے وہاں بھیجا ہوا تھا۔ کیونکہ مجھے اطلاع ملی تھی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک گروپ وہاں پہنچنے کی کوشش کر رہا ہے۔ میں چاہتی تھی کہ اگر ایسا ہو تو وہ مجھے فوراً اطلاع دے۔ لیکن تمہاری بات سن کر میں نے فلاسٹر چیف کو کارل کے فوری قتل کا حکم دے دیا۔ میں اس آدمی کا وجود ہی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ جس کا نام تمہارے علاوہ میرے ساتھ لیا جائے " ـــ مادام بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ یہ بات ہے۔ مگر تم تو کہہ رہی تھیں۔ کہ آؤ کارل۔ آ جاؤ۔ میں تمہاری ہی منتظر ہوں۔ بستر پر آ جاؤ" ــــ ڈاکٹر آرنلڈ نے کہا۔

"یہ تم مرد ہوتے ہی سدا کے شکی ہو۔ میں نے کارل کب کہا تھا۔ میں نے تو کلاب کہا تھا اور تم جانتے تو ہو کہ کلاب میری خاص خدمت گزار ہے۔ تمہارے آنے سے مایوس ہو کر میں نے اُسے بلایا تھا۔ تاکہ وہ میرے جسم کی مالش کر کے میرے اندر موجود بھڑکتی ہوئی آگ کو بجھا دے۔ اس طرح شاید مجھے تمہارے بغیر نیند آ جائے۔ لیکن تم نے تو میری کوئی بات ہی نہ سنی۔ اور خود ہی مجھے گالیاں دے کر چلے گئے۔ میں تمہارے رویے سے انتہائی مایوس ہوئی ہوں اور پھر تمہارے واپس جانے کے بعد کلاب آئی تو میں نے اُسے واپس بھیج دیا اور کرسی پر بیٹھی روتی رہی۔ پھر اسی مایوسی اور دل گرفتگی کے عالم میں سو گئی۔ جاؤ اب میں تم سے نہیں بولتی۔ تم ظالم اور کٹھور آدمی ہو" ــــ مادام بلیک نے باقاعدہ ایک کہانی بنا کر سناتے ہوئے کہا۔ اور اس بار ڈاکٹر رونلڈ بے اختیار ہنس پڑا۔ اس کے چہرے سے اب اطمینان کے آثار جھلکنے لگے تھے۔ وہ شاید ذہنی طور پر مادام بلیک کی اس وضاحت سے مطمئن ہو گیا تھا۔

"آئی۔ ایم۔ رئیلی سوری ڈارلنگ" ــــ ڈاکٹر رونلڈ نے آگے بڑھ کر باقاعدہ ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔ اور مادام بلیک بے اختیار ہنس پڑی۔

"اوہ ڈیئر۔ ایسا مت کرو۔ بہرحال وعدہ کرو کہ آئندہ تم مجھ پر شک نہ کرو گے" ــــ مادام بلیک نے جلدی سے اس کے ہاتھ پکڑ کر ہنستے ہوئے کہا

"وعدہ" ــــ ڈاکٹر رونلڈ نے بچوں کے سے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور مادام بلیک کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اوکے۔ معاف کیا۔ جاؤ اب لباس بدل کر آؤ۔ میں تمہاری منتظر ہوں" ــــ مادام بلیک نے کہا اور ڈاکٹر رونلڈ مسکراتا ہوا ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

"بڈھے گدھے۔ ایک بار تم فلاسٹر پروجیکٹ مکمل تو کر لو۔ پھر دیکھنا۔ میں اپنے ہاتھوں سے تمہارے جسم میں اتنی ہی گولیاں اتاروں گی جتنی کارل کے جسم میں اتاری ہیں" ــــ ڈریسنگ روم کا دروازہ بند ہوتے ہی مادام بلیک نے دانت کچکچاتے ہوئے انتہائی نفرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور ایک بار پھر اٹھ کر شراب والے ریک کی طرف بڑھ گئی۔

جم مارکر کا چہرہ غصے کی شدت سے سیاہ پڑا ہوا تھا۔ وہ اس وقت ایک خاصے بڑے کمرے میں ایک اونچی نشست کی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ سامنے ایک وسیع و عریض میز تھی۔ جس کی دوسری طرف دو مقامی نوجوان خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"ہمیں شرم سے ڈوب مرنا چاہیئے۔ ایک غیر ملکی سیکرٹ سروس کے افراد یہاں آتے ہیں۔ ہمیں ان کی آمد کی اطلاع بھی مجھے مل جاتی ہے۔ لیکن وہ یہاں آکر کام کرتے رہتے ہیں اور ہم سوائے احمقوں کے ادھر ادھر دوڑنے کے اور کچھ بھی نہیں کر سکے۔ ہم سے اچھی کارکردگی تو اس مادام بلیک کی ہے جس کا نام تک ہم نے پہلے کبھی نہیں سنا تھا" ——— جم مارکر نے غصے کی شدت سے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

"باس۔ آپ کی ناراضگی بجا ہے۔ واقعی اس مشن میں ہماری

کارکردگی اب تک زیرو رہی ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں اس کی ایک بنیادی وجہ ہے" ——— یک لخت سامنے بیٹھے ہوئے ایک مضبوط جسم کے نوجوان نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیا وجہ ہے۔ بولو" ——— جم مارکر نے اسے گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"باس۔ آپ نے اب تک سوائے اپنے احکامات کے تحت کام کرانے کے سیکرٹ سروس کو اپنے طور پر حرکت میں ہی نہیں آنے دیا۔ سیکرٹ سروس آپ کے احکامات کی تعمیل کے لئے ہی دوڑتی رہی۔ جب اس مادام بلیک نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد کو گرفتار کر کے آپ کے حوالے کیا۔ کچھ کو ہم نے گرفتار کیا۔ تو آپ انہیں ایک علیحدہ کوٹھی میں لے گئے۔ آپ نے ہمیں وہاں سے واپس بھجوا دیا۔ اس کے بعد نتیجہ یہ سامنے آیا کہ آپ وہاں بے ہوش پڑے ہوئے ملے۔ اور وہ لوگ غائب تھے۔ اس کے بعد آپ کے حکم پر ہم رائل میوزیم کے عقب میں پہنچے۔ لیکن وہاں سے صرف تین مقامی افراد کی لاشیں ہی مل سکیں۔ آپ بتائیں کہ اب تک آپ نے سیکرٹ سروس سے کیا کام لیا ہے" اس نوجوان کے لہجے میں لمحہ بہ لمحہ تیزی آتی چلی گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی جم مارکر کے چہرے کا رنگ بھی بدلتا چلا گیا۔ اس نوجوان نے اپنی بات ختم کی تو جم مارکر بے اختیار ہنس پڑا۔

"گڈ شو راجر۔ تمہارے کردار کی یہی خوبی مجھے پسند ہے کہ تم جو کچھ درست سمجھتے ہو اُسے بغیر کسی خوف کے کہہ دیتے ہو۔ واقعی

اب تمہاری بات سن کر مجھے احساس ہو رہا ہے کہ اس بار میری اپنی پالیسی ہی غلط رہی ہے۔ میں دراصل ذہنی طور پر اس عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف سے بے حد چوکنا تھا۔ اس لئے میں نے خود ہی زیادہ بھاگ دوڑ کرنے کی کوشش کی ہے اور اسی وجہ سے صورت حال الجھ گئی ہے۔ او۔ کے۔ اب تم سب کھل کر بتاؤ کہ ہمیں اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کے لئے کیا پلاننگ کرنی چاہئیے" ——— جم مارکر نے کہا اور راجر اور اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے دوسرے نوجوان کا چہرہ کھل اٹھا راجر ہیڈ کوارٹر انچارج تھا جب کہ جیکب سیکرٹ سروس کے ایکشن گروپ کا۔

"شکریہ باس۔ آپ کی یہی وسعت قلبی آپ کی عظمت کی دلیل ہے۔ اب آپ بے فکر رہیں۔ سیکرٹ سروس مل کر اس گروپ کو ناکوں چنے چبوا دے گی" ——— راجر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ جس قدر حالات میرے سامنے ہیں۔ اس کے مطابق عمران اور اس کے ساتھیوں کا مقصد کسی فلاسٹر نامی تنظیم کے ہیڈ کوارٹر کا خاتمہ ہے۔ اور پہلی بار یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ فلاسٹر نامی تنظیم کے اس ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کوئی مادام بلیک کر رہی ہے۔ جو انتہائی جدید سائنسی آلات سے کام لیتی ہے اس کا خاص اڈہ رائل میوزیم کے پیچھے تھا اور اس کی خاص ایجنٹ پرنسز ڈلنی تھی۔ اور بقول مادام بلیک کے اس نے ان سب کو ہلاک کر دیا تھا۔ لیکن وہاں سے سوائے تین مقامی افراد کے اور

کوئی زندہ یا مردہ آدمی نہیں ملا۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور مادام بلیک میں براہ راست ٹکراؤ جاری ہے۔ وہ لوگ اس کے خاص اڈے تک پہنچ گئے۔ اور مادام بلیک کے بقول اس نے انہیں ہلاک کر دیا۔ لیکن ان کی لاشیں نہ ملنے سے مجھے یقین ہے کہ مادام بلیک کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ وہ لوگ مرے نہیں ہوں گے صرف بے ہوش ہوئے ہوں گے۔ جس تہہ خانے سے مقامی افراد کی لاشیں ملی ہیں وہاں انتہائی حیرت انگیز اور پیچیدہ مشینیں موجود تھیں جنہیں مشین گن کی گولیوں سے تباہ کر دیا گیا تھا۔ اس لئے ہمیں اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرنا ہے تو ہمیں انتہائی تیز رفتاری سے حرکت میں آنا ہوگا۔ اور ان لوگوں کا کلیو بھی مل سکتا ہے۔ اگر ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ یہ لوگ رابنسن کو اغوا کر کے کہاں لے گئے ہیں" ——— راجر کے ساتھ بیٹھے ہوئے لمبوترے چہرے والے نوجوان نے کہا۔

"اگر یہی معلوم ہو جاتا تو مسئلہ حل نہ ہو چکا ہوتا جیکب" ——— جم مارکر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"معلوم ہو سکتا ہے باس۔ اگر کوشش کی جائے۔ میں ایک ایسے آدمی کو جانتا ہوں جو معلومات فروخت کرنے کا دھندہ کرتا ہے۔ اس کی تنظیم پورے ہاگن میں پھیلی ہوئی ہے۔ اُسے شہر میں ہونے والی ہر واردات کی رتی رتی کی خبر رہتی ہے۔ اگر آپ کہیں تو اس سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں" ——— جیکب نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں پہلی بار آئی ہے۔ اور وہ ہوٹلوں میں بھی نہیں رہ رہی۔ اس لئے لازماً یہاں کا کوئی مقامی گروپ اس کی امداد کر رہا ہو گا۔ اگر اس گروپ کا پتہ لگ جائے تب بھی بات بن سکتی ہے" ——— راجر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن یہاں دارالحکومت میں تو ایسے سینکڑوں تو کیا بلکہ ہزاروں گروپ ہوں گے۔ چھوٹے بڑے گروپ جو سرمایے کی خاطر ایسے لوگوں کی امداد کر سکتے ہیں" ——— جم مارکر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"باس۔ رابنسن کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اس بارے میں بھی معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں" ——— جیکب نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ واقعی تم لوگ صحیح سمت میں سوچ رہے ہو۔ جاؤ اور تفصیلی معلومات حاصل کر کے آؤ۔ تاکہ ہم کوئی صحیح لائن آف ایکشن قائم کر سکیں" ——— جم مارکر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور جیکب اور راجر دونوں ہی اٹھ کر کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"واقعی مجھے ہوش و حواس سے کام لینا چاہیئے تھا۔ میں خود ہی خواہ مخواہ جذباتی ہو گیا تھا" ——— جم مارکر نے کرسی کی پشت سے سر ٹکاتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد راجر اکیلا ہی واپس آیا۔

"کیا رپورٹ ہے راجر۔ اور جیکب کہاں ہے" ——— جم مارکر

چونک کر پوچھا۔

"باس۔ انتہائی حیرت انگیز معلومات ملی ہیں۔ رابنسن کی لاش ایگل روڈ کے دوسرے چوراہے پر پڑی ہوئی ملی ہے۔ وہاں کے ایک چوکیدار نے اس کار کا نمبر چیک کر لیا تھا۔ جس میں سے لاش گرائی گئی تھی۔ لیکن اس نے پولیس کو اس کار کے متعلق کچھ نہ بتایا جب کہ وہ چوکیدار اس تنظیم ہاٹ لائن کا مخبر ہے جو معلومات فروخت کرتی ہے۔ اس نے اس کار کا نمبر ہاٹ لائن کو بتا دیا۔ چونکہ رابنسن انتہائی اہم آدمی تھا۔ اس لئے ہاٹ لائن نے اس کار کو تلاش کرنے کا حکم دے دیا۔ پھر اطلاع ملی کہ اس کار کو رائل میوزیم کے قریب بھی دیکھا گیا ہے۔ اور مارٹن کالونی کے پہلے چوک پر بھی۔ اس کے بعد اس کا پتہ نہیں چل سکا۔ اس کار کا نمبر معلوم کرنے پر ایک اور بات بھی سامنے آ گئی ہے باس کہ یہ وہی کار ہے جس میں رابنسن کو اغوا کر کے لے جایا گیا تھا اور جس کے نیچے ہم نے زیرو آل دن لگایا تھا۔ لیکن وہ گر کر کسی دوسری کار کے پہیے سے کچلا گیا اور اس طرح ہم اس کا سراغ کھو بیٹھے تھے۔ بہر حال اب میں نے جیکب کو بھیجا ہے کہ وہ مارٹن کالونی میں جا کر چیکنگ کرے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ کار اسی کالونی میں کہیں گئی ہے۔ اور رجسٹریشن آفس سے معلومات حاصل کرنے پر یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ یہ کار آپ کے دوست ڈنیش کے نام سے رجسٹرڈ کرائی گئی تھی" ——— راجر نے پوری تفصیل سے رپورٹ دیتے

ہوئے کہا۔ اور جم مارکر کے چہرے پر مسرت کے آثار پھیلتے چلے گئے۔

"اوہ اوہ۔ اب ساری بات سمجھ میں آگئی ہے۔ ڈینش انہیں اٹھا کر لے گیا۔ لیکن پھر یہ کسی وجہ سے ہوش میں آگئے۔ اور انہوں نے ڈینش کو قابو کر کے اس پر تشدد کیا ہوگا۔ اس سے ساری باتیں معلوم کرنے کے ساتھ ساتھ اس سے اس کے کسی ایسے خفیہ اڈے کے متعلق معلوم کیا ہوگا جس کا علم سوائے ڈینش کے اور کسی کو نہ ہوگا۔ چنانچہ یہ وہاں پہنچ گئے۔ پھر ان لوگوں نے رابنسن کو اغوا کر لیا۔ رابنسن سے انہیں مادام بلیک کے رائل میوزیم والے اڈے کا علم ہوا ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے دو گروپ بنائے۔ ایک باہر ٹھہرا اور دوسرا اندر گیا۔ اور انہوں نے وہاں ان مقامی افراد کو بھی ہلاک کر دیا۔ اور مشینیں بھی تباہ کر دیں۔ اور پھر لازماً انہوں نے پرنسز ڈنسی سے مادام بلیک کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہوگی۔ اس دوران کسی ایسی مشین سے جو تباہ ہونے سے بچ گئی ہوگی۔ مادام بلیک کو بھی علم ہو گیا ہوگا۔ چنانچہ اس نے پرنسز ڈنسی سمیت ان سب کو ہلاک کر دیا۔ لیکن اسے یہ معلوم نہیں ہوگا کہ ان کا دوسرا گروپ باہر موجود ہے۔ پھر اس نے مجھے کال کر کے ان لوگوں کی لاشیں وہاں سے اٹھانے کی بات کی۔ لیکن جب تم لوگ وہاں پہنچے تو یہ دوسرا گروپ ان لاشوں کو پہلے ہی وہاں سے اٹھا کر لے گیا ہوگا۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مادام بلیک سے غلطی

ہوئی ہو۔ یہ گروپ ہلاک نہ ہوا ہو۔ صرف بے ہوش ہوا ہو۔ اب یہ یقیناً سارا گروپ اسی اڈے میں موجود ہوگا"۔۔۔ جم مارکر نے کہا اور راجر کے چہرے پر تحسین کے آثار ابھر آئے۔

"اوہ واقعی باس۔ آپ کا تجزیہ سو فیصد درست لگتا ہے۔ مارٹن کالونی کا نام سامنے آنے کے بعد ہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ اڈہ لازماً اسی کالونی میں ہوگا۔ کیونکہ مارٹن کالونی سے رائل میوزیم کی طرف جاتے ہوئے لازماً اینگل روڈ سے گزرنا پڑتا ہے۔ جیکب ہوشیار آدمی ہے۔ وہ لازماً اس اڈے کے بارے میں معلومات حاصل کر لے گا"۔۔۔ راجر نے کہا اور جم مارکر نے سر ہلا دیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد میز پر موجود ٹرانسمیٹر سے ں کی آواز سنائی دی اور جم مارکر نے چونک کر ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ جیکب کالنگ اوور"۔۔۔ جیکب کی تیز آواز سنائی دی۔

"یس۔ جم مارکر اٹنڈنگ اوور"۔۔۔ جم مارکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں نے ان لوگوں کو ڈھونڈھ نکالا ہے۔ یہ لوگ رٹن کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ بلاک سی میں موجود ہیں۔ کار بھی اس کوٹھی کے اندر موجود ہے۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے جیکب کی پُرجوش آواز سنائی دی۔

"کیسے معلوم کیا۔ پوری رپورٹ دو اوور"۔۔۔ جم مارکر

نے پوچھا۔

"باس۔ مارٹن کالونی کے مختلف بلاکس میں کمرشل دکانیں موجود ہیں۔ ان سے پوچھ گچھ کے بعد ایک اخبار فروش سے معلومات حاصل ہو گئیں۔ اس نے بتایا کہ یہ کار اسی کوٹھی میں سے آتی جاتی دیکھی گئی ہے۔ چنانچہ میں نے وہاں چیکنگ کی تو کار سامنے پورچ میں موجود تھی۔ اور اندر کچھ افراد کی موجودگی کا بھی احساس ہوتا ہے۔ اب کیا حکم ہے۔ اگر آپ کہیں تو اس کوٹھی کو ہی بموں سے اڑا دیا جائے اوور"۔۔۔ جیکب نے کہا۔

"نہیں۔ اب میں پہلے والی حماقت نہیں کر سکتا۔ ہو سکتا ہے کہ اندر صرف ایک دو آدمی ہوں اور باقی باہر گئے ہوئے ہوں۔ کوٹھی اڑانے سے وہ لوگ پھر غائب ہو جائیں گے۔ تم ایسا کرو کہ اس کوٹھی کے اندر ڈی ٹائپ ڈکٹا فون پہنچا دو۔ اور پھر اس کی مکمل لیکن احتیاط سے نگرانی کراؤ۔ ان لوگوں کے متعلق جب تک مکمل معلومات حاصل نہ ہو جائیں میں ان پر ہاتھ نہ ڈالوں گا اوور"۔۔۔ جم مارکر نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے جیکب نے کہا۔ اور جم مارکر نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔

"باس میری ایک تجویز ہے۔ اگر آپ کو پسند آئے تو"۔ راجر نے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں بولو"۔۔۔ جم مارکر نے چونک کر پوچھا۔

"باس یہ لوگ فلاسٹر اور مادام بلیک کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ مادام بلیک اور فلاسٹر کا جہاں تک تعلق ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ان کا تعلق اسرائیل سے ہے۔ مادام بلیک اب پوری طرح مطمئن ہو گئی ہو گی کہ اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اس لئے اگر ہم صرف ان لوگوں کی اس طرح نگرانی کرتے رہیں کہ ان کی تمام کارکردگی ہمارے سامنے رہے۔ تو جب یہ مادام بلیک کے ہیڈکوارٹر یا فلاسٹر کے ہیڈکوارٹر کو تباہ کرنے کی پوری پلاننگ کر لیں تو ہم اچانک ان پر ٹوٹ پڑیں۔ اور اس کے بعد مادام بلیک کو ان کی لاشیں بھی بھجوا دیں۔ تو ہمیں دوہرا فائدہ ہو گا۔ ایک تو اس مادام بلیک اور فلاسٹر کے بارے میں ہمیں خود بخود معلومات حاصل ہو جائیں گی دوسرا ہم اس مادام بلیک پر بھی یہ بات ثابت کر دیں گے کہ آرک لینڈ سیکرٹ سروس اس سے کم نہیں ہے۔ اس طرح ہماری دھاک بیٹھ جائے گی"۔۔۔ راجر نے کہا۔ اور جم مارکر کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

"اوہ۔ ویری گڈ آئیڈیا۔ میں واقعی اس مادام بلیک پر سیکرٹ سروس کی کارکردگی اس طرح ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ مادام بلیک کا سر ہمیشہ کے لئے میرے سامنے جھک جائے۔ اور اس کا صحیح طریقہ یہی ہے کہ ہم عین اس وقت پاکیشیا سیکرٹ سروس پر ٹوٹ پڑیں۔ جب وہ مادام بلیک پر مکمل طور پر قابو پا چکے ہوں۔ لیکن یہ کام آسان نہیں ہے۔ یہ لوگ واقعی دنیا کے شاطر ترین انسان ہیں۔ اگر ہم سے ذرا سی بھی غفلت ہوئی تو یہ ہمارے ہاتھوں

سے چکنی مچھلی کی طرح پھسل کر غائب ہو جائیں گے" ۔۔۔ جم مارکر نے کہا۔

" یہ کام آپ مجھ پر اور جیکب پر چھوڑ دیں " ۔۔۔ راجر نے کہا اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں۔ میں اس اہم مشن سے علیحدہ نہیں رہ سکتا۔ تمہارے ذہن میں جو پلاننگ بھی ہو وہ مجھے تفصیل سے بتاؤ" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

" باس۔ ہم ان کا کوئی ایک آدمی اغوا کر کے اس کے جسم میں آر۔سی۔تھری۔ڈی فٹ کر دیں گے۔ آر۔سی۔تھری۔ڈی کی کارکردگی سے تو آپ اچھی طرح واقف ہیں۔ اس طرح یہ جہاں بھی جائیں گے جو کچھ بھی کریں گے جو باتیں کریں گے جو پلاننگ سوچیں گے۔ وہ سب ہمیں ساتھ ساتھ معلوم ہوتی جائے گی۔ ہم اطمینان سے بیٹھے رہیں گے۔ اور عین اس وقت جب یہ لوگ آخری مرحلے پر پہنچیں گے ہم انہیں گھیر لیں گے" ۔۔۔ راجر نے کہا۔

" نہیں راجر۔ تم انہیں اب بھی عام سے ایجنٹ سمجھ رہے ہو۔ آر۔سی۔تھری۔ڈی کو جہاں فٹ کیا جائے وہ بہرحال معمولی سی سوزش ضرور پیدا کر دیتی ہے۔ اس طرح یہ لوگ مشکوک ہو سکتے ہیں۔ اگر ہم آر۔سی۔تھری۔ڈی کی بجائے کمپیوٹرائز بلوم استعمال کریں تو ہم یہی کام اس سے آسانی سے لے سکتے ہیں۔ بلوم کی رینج دو میل تک ہوتی ہے۔ اس لئے دو میل کی رینج میں اُسے ہم اپنی کار میں رکھ کر ان کی نگرانی کر سکتے ہیں" ۔۔۔ جم مارکر

نے کہا۔

" مگر باس۔ بلوم سے تو ہم صرف آواز چیک کر سکتے ہیں اور وہ بھی صرف ایک آدمی کی۔ وہ بھی اس صورت میں کہ اگر ہم اس آدمی کی آواز کا نمونہ پہلے اس بلوم میں باقاعدہ فیڈ کر دیں ورنہ نہیں" راجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور جم مارکر مسکرا دیا۔

" آواز سے ہمیں ان کی پلاننگ اور ان کی کارکردگی سب کچھ آسانی سے علم ہوتا جائے گا اور جہاں تک بلوم میں آواز فیڈ کرنے کا تعلق ہے تو جیکب نے اگر ڈی ٹائپ ڈکٹافون کامیابی سے اندر پہنچا دیا تو پھر ہمارے پاس ان کی آوازیں پہنچ جائیں گی۔ اسے سن کر ان کے کسی بھی اہم آدمی بلکہ اگر عمران ہوا تو عمران کی آواز ہم کمپیوٹرائز بلوم میں فیڈ کر دیں گے۔ اس طرح ہم اطمینان سے ان کی نظروں سے اوجھل رہ کر ان کی مکمل نگرانی بھی کر سکیں گے اور ان کی ساری پلاننگ بھی ہمارے سامنے رہے گی۔ جس وقت ہم چاہیں گے سیکرٹ سروس کی پوری فورس کے ذریعے انہیں چھاپ لیں گے" ۔۔۔ جم مارکر نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا

" اوہ یس باس۔ واقعی یہ بہترین پلاننگ ہے۔ اس طرح انہیں ذرا برابر بھی احساس نہ ہو سکے گا کہ ہم ان کے پیچھے موجود ہیں" ۔۔۔ راجر نے جواب دیا۔ اور جم مارکر کے چہرے پر انتہائی اطمینان کے آثار ابھر آئے۔ کیونکہ جب سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مشن شروع ہوا تھا پہلی بار اُسے ذہنی طور پر انتہائی اطمینان محسوس ہو رہا تھا۔

عمران ـــ کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔ بلیک زیرو اور ٹائیگر بھی حیرت سے کمرے کے اندر کھڑے سامنے موجود منظر دیکھ رہے تھے۔ وہ تینوں اس وقت رائل میوزیم کے عقب میں موجود اس رہائشی کوٹھی کے ایک کمرے میں موجود تھے۔ جس کی نشاندہی رابنسن نے کی تھی۔ عقبی طرف سے اندر داخل ہونے کے بعد انہیں جگہ جگہ انتہائی شدید حیرت کا سامنا کرنا پڑا۔ کیونکہ رابنسن نے تو انہیں یہی بتایا تھا کہ مادام بلیک نے یہاں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کر رکھے ہیں لیکن یہاں پوری کوٹھی اس طرح خالی پڑی ہوئی تھی جیسے یہاں کبھی کوئی آبادی ہی نہ رہی ہو۔ مختلف کمروں سے گزرنے کے بعد وہ جیسے ہی ایک بڑے کمرے میں داخل ہوئے ان سب کی آنکھیں حیرت اور پریشانی سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ کیونکہ

کمرے میں جولیا، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کے ساتھ ساتھ ایک کرسی پر بندھی بیٹھی پرنسز ڈنسی بھی موجود تھی۔ سیکرٹ سروس کے ممبران فرش پر بچھے ہوئے قالین پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔ جبکہ پرنسز ڈنسی کرسی پر اسی طرح بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے ساتھیوں کے چہرے اصل حالت میں تھے۔ اور چہرے پر موجود ہلکی سی سیاہی بتا رہی تھی کہ جیسے ان کے چہروں کو تیز آگ نے جھلسا دیا ہو۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھا۔ جو بظاہر مردہ ہی پڑے تھے۔ اس نے صفدر کے سینے پر ہاتھ رکھا۔ تو اس کے ہونٹ بھنچ گئے۔ اور چہرے پر شدید پریشانی کے آثار ابھر آئے۔ صفدر زندہ تو تھا لیکن مُردوں سے بھی بدتر۔ پھر عمران لٹو کی طرح گھومتا ہوا سب ساتھیوں کو چیک کرتا رہا۔ سب کی حالت انتہائی خراب اور خستہ تھی۔

"ٹائیگر۔ دیکھو کہیں پانی مل جائے تو جگ بلکہ کوئی بالٹی بھر کر لے آؤ۔ جلدی کرو۔ خرم تم بھی جاؤ۔ جلدی کرو۔ ورنہ یہ سب لوگ ختم ہو جائیں گے"۔ ـــــ عمران نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور ٹائیگر اور بلیک زیرو دونوں پاگلوں کے سے انداز میں بیرونی دروازے کی طرف دوڑ پڑے۔ عمران نے سیدھا کھڑا ہو کر اوپر چھت کی طرف دیکھا۔ اور پھر اُسے چھت کے عین درمیان میں ایک دائرہ سا نظر آیا جو جھلسا ہوا لگ رہا تھا۔ ایسا دکھائی دے رہا تھا جیسے کسی نے چھت کے اس حصے کو تیز آگ سے جھلسا دیا ہو۔ عمران کے ہونٹ مزید بھنچ گئے۔ اس نے اِدھر اُدھر

دیکھا۔ اور پھر ایک طرف رکھی ہوئی میز اس نے اٹھا کر اس دائرے کے عین نیچے رکھی اور سائیڈ پر موجود کرسی اٹھا کر اس نے میز کے اوپر جمائی دوسرے لمحے وہ اچھل کر پہلے میز پر اور پھر کرسی کے دونوں بازوؤں پر پیر رکھ کر کھڑا ہو گیا۔ اب اس کے ہاتھ آسانی سے اس دائرے تک پہنچ گئے۔ اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکالا اور چھت کا وہ حصہ تیز دھار خنجر سے کاٹنا شروع کر دیا جو جھلسا ہوا تھا۔ چھت چونکہ ڈبل تھی۔ اس لئے اصل چھت کے نیچے کارڈ بورڈ کی مصنوعی چھت بنائی گئی تھی۔ تاکہ اصل چھت اور مصنوعی چھت کے درمیان آلات وغیرہ فٹ کئے جا سکیں۔ تیز دھار خنجر نے کارڈ بورڈ کو اس طرح کاٹ دیا جیسے کاغذ کٹتا ہے۔ اور اس حصے کے کٹتے ہی اس کے پیچھے چھپا ہوا ایک لمبا سا آلہ نظر آنے لگ گیا۔ جس کا آخری سرا مائیک کی طرح کا تھا۔ اور اس پر انتہائی باریک سوراخ بنے ہوئے تھے۔ عمران نے ہاتھ میں موجود تیز دھار خنجر سے اس مائیک کے درمیانی حصے کے جوڑ کو اکھاڑنا شروع کر دیا اور چند لمحوں کی کوششوں کے بعد وہ اسے دو حصوں میں تقسیم کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ مائیک نما حصہ علیحدہ ہوتے ہی موٹے سے اس پائپ میں سے جو چھت میں سے نیچے آرہا تھا۔ سرخ رنگ کا ایک سلنڈر سا باہر کو نکل آیا۔ جس کے درمیان ایک باریک سا سوراخ تھا۔ مگر وہ بند تھا۔ عمران نے ایک لمحے کے لئے غور سے اُسے دیکھا اور پھر اُسے ناک سے لگا دیا۔

اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔ دوسرے لمحے اس نے نیچے چھلانگ لگا دی۔ ٹائیگر اور بلیک زیرو ایک جگ اور پلاسٹک کی ایک بڑی سی بالٹی اٹھائے اندر داخل ہوئے۔ دونوں پانی سے لبالب بھرے ہوئے تھے۔

"یہاں رکھو یہ بالٹی" ـــــ عمران نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا سرخ رنگ کا سلنڈر ہاتھ سے پانی کے اندر رکھ کر خنجر کی نوک سے اس کا وہ باریک سا سوراخ کھول دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران نے ہاتھ کو تیزی سے پلٹ دیا۔ اس سلنڈر کا سوراخ والا حصہ بالٹی کی نچلی سطح کی طرف ہو گیا تھا۔ دوسرے لمحے پانی کے اندر دائرے سے پیدا ہونے لگے۔ بالکل اس طرح جیسے کھڑے ہوئے پانی میں بچے کوئی چھوٹی چیز پھینک کر دائرے سے بناتے ہیں۔ دائرے تیزی سے پھیل کر بالٹی کے کناروں سے ٹکرا کر ختم ہو رہے تھے۔ لیکن سلنڈر کے قریب سے مسلسل دائرے پیدا ہوتے چلے جا رہے تھے۔ پانی کا رنگ بدلنے لگا۔ اور چند لمحوں بعد پانی کا رنگ تیز شنگرفی ہو گیا۔ جب دائرے بننے بند ہو گئے۔ تو عمران نے وہ سلنڈر باہر نکالا اور اُسے ایک طرف پھینک دیا۔ اس نے خنجر بھی ایک طرف رکھا اور پھر پانی کی بالٹی اٹھا کر اس نے اپنے ساتھیوں کے جسموں پر وہی تیز شنگرفی رنگ کا پانی انڈیلنا شروع کر دیا۔ وہ تھوڑا تھوڑا پانی سب کے جسموں پر انڈیلتا رہا۔ پرنسز ڈنسی کے جسم پر بھی اس نے پانی انڈیلا۔ جب تھوڑا سا پانی رہ گیا تو اس نے بالٹی ایک طرف رکھی اور پھر ٹائیگر کے ہاتھ میں پکڑا

جوا پانی کا بھرا ہوا جگ لے کر اس نے بالٹی میں انڈیل دیا تھا۔ پانی شامل ہونے سے بالٹی میں پہلے سے موجود پانی کا رنگ نسبتاً ہلکا ہو گیا۔ عمران نے خالی جگ بالٹی کے اندر ڈالا اور پانی کو تیزی سے ہلانے لگا۔ پھر اس نے جگ میں پانی بھرا اور اس کے بعد انتہائی احتیاط سے اس نے ہر ساتھی کے حلق میں یہ ہلکے رنگ والا پانی انڈیلنا شروع کر دیا۔ جب پرنسز ڈلنی سمیت سب کے حلق میں پانی اتر گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے جگ ایک طرف رکھ دیا۔

"خدا کرے میرا آئیڈیا درست نکلے ورنہ ان پر سوائے فاتحہ خوانی کرنے کے اور کوئی چارہ کار نہ رہے گا"۔۔۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"انہیں اٹھا کر کیوں نہ ہسپتال لے چلیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ اس وقت جس پوزیشن میں ہیں۔ ان کا دل حرکت کر رہا ہے۔ جیسے ہی انہیں حرکت دی گئی حرکت قلب فوراً بند ہو جائے گی۔ یہ جب تک اس حالت میں پڑے رہیں گے زندہ رہیں گے"۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو اور ٹائیگر دونوں کے چہرے خوف سے مسخ ہونے لگ گئے۔ اب انہیں اپنے ساتھیوں کی انتہائی خطرناک حالت کا صحیح طور پر اندازہ ہوا تھا۔

"تو کیا یہ ہمیشہ اسی طرح رہیں گے"۔۔۔ بلیک زیرو نے انتہائی ہراساں لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ صرف چند منٹ اور انتظار کر لو۔ اگر یہ واقعی ڈی۔ ٹی۔ ایس ریڈ ریز کا شکار ہیں تو پھر یہ یقیناً خود بخود حرکت کریں گے اور پھر ان کی جانیں سو فیصد بچ جائیں گی۔ ورنہ پھر انا للہ"۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ کمرے میں واقعی موت جیسا سکوت طاری ہو گیا۔ عمران۔ بلیک زیرو اور ٹائیگر تینوں کی نظریں اپنے ساتھیوں پر جمی ہوئی تھیں۔ جب کہ دل امید و بیم کی حالت میں اس قدر تیزی سے دھڑک رہے تھے جیسے ابھی سینہ پھاڑ کر باہر آ جائیں گے۔ چند منٹ تک اسی طرح خاموشی طاری رہی۔ پھر یکلخت کمرہ ہلکی ہلکی کراہوں سے گونج اٹھا۔ اور اس کے ساتھ ہی ان سب کے جسم جو ٹیڑھے میڑھے انداز میں تھے۔ آہستہ آہستہ سیدھے ہونے لگے۔ حتیٰ کہ کرسی پر بیٹھی ہوئی پرنسز ڈلنی کے جسم میں بھی حرکت پیدا ہونے لگی۔

"اوہ خدایا تیرا شکر ہے۔ تم نے اپنا کرم کر دیا ہے"۔۔۔ عمران کے منہ سے بے اختیار نکلا اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا اب یہ بچ جائیں گے"۔۔۔ بلیک زیرو نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

"ہاں خرم۔ اب یہ سو فیصد خطرے سے باہر ہو چکے ہیں۔ میرا اندازہ درست نکلا ہے۔ ان پر ڈی۔ ٹی۔ ایس ریڈ ریز فائر کیا گیا تھا۔ ڈی۔ ٹی۔ ایس ریڈ ریز کی یہ خصوصیت ہے کہ اس کے شکار کو اگر فائرنگ کے بعد ذرا سی بھی حرکت دے دی جائے

توجسم میں موجود تمام خون یک لخت جم جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی آدمی مر جاتا ہے۔ لیکن اگر حرکت نہ دی جائے تو خون میں دی۔ ٹی ایس ریڈ ریز کی اپنی حدت قائم رہتی ہے۔ جو خون کو کسی حد تک حرکت میں رکھتی ہے۔ میں نے پانی تو اس لئے منگوایا تھا کہ شاید ان کے حلق میں پانی ڈالنے سے ان کا گاڑھا پڑ جانے والا خون پتلا ہو جائے اور یہ خطرے سے بچ نکلیں لیکن جب میں نے فائرنگ راڈ کھول کر ریز سلنڈر باہر نکالا تو اس کی ساخت اور پھر اس کی سڑی ہوئی پیاز جیسی مخصوص بُو سونگھ کر مجھے اندازہ ہو گیا کہ ان پر دی۔ ٹی۔ ایس ریڈ ریز فائر ہوئی ہیں۔ اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہ تھی کہ انہی ریز کی حدت سے ہی ان کے خون میں موجود حدت کو بڑھا دیا جائے۔ چنانچہ سلنڈر میں موجود ریز کو میں نے پانی میں شامل کر دیا۔ اس طرح ان کی تیز حدت پانی میں شامل ہو گئی۔ کیونکہ ان ریز سے پیدا ہونے والی حدت مائع میں شامل ہو سکتی ہے۔ پھر اس پانی کو ان کے جسموں پر انڈیلا تاکہ جسمانی مساموں کے ذریعے یہ حدت خون تک پہنچ جائے اور حلق میں بھی یہ پانی ڈال دیا۔ چنانچہ ان کی زندگی کو قائم رکھنے والی مطلوبہ حدت ان کے خون تک پہنچ گئی اور دی۔ ٹی۔ ایس ریڈ ریز کا وہ سرکل جو حرکت سے ٹوٹ جاتا ہے خون کے زیادہ حدت پکڑ جانے کے بعد ٹوٹنے کے خطرے سے بچ گیا۔ اس طرح ان کی زندگیاں بچ گئیں۔ اب یہ ہوش میں آکر بالکل ٹھیک ہو جائیں گے"۔۔۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مگر عمران صاحب۔ دی۔ ٹی۔ ایس ریڈ ریز تو خون کے جرثوموں

ڈا پھاڑ دیتی ہیں۔ جب کہ آپ کہہ رہے ہیں ......"۔۔۔ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے دی۔ ٹی۔ آر نہیں بلکہ دی۔ ٹی۔ ایس کہا ہے۔ دی۔ ٹی ریز کے لئے ہوا غیر موصل ہوتی ہے۔ اس لئے ان کے ذریعے کسی می کو دور سے ٹارگٹ نہیں بنایا جا سکتا۔ البتہ جسم کے ساتھ اس کے آلے کو لگا کر فائر کیا جائے تب وہ اثر کرتی ہیں۔ جب کہ دی۔ ۔ ایس کے لئے فضا موصل ہوتی ہے۔ اس لئے ان کے ذریعے دور سے کسی کو بھی ٹارگٹ بنایا جا سکتا ہے"۔۔۔ عمران نے توضیح کرتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوہ ہاں۔ یقیناً اس مادام بلیک نے اپنے ہیڈ کوارٹر سے انہیں ریو لہروں کے ذریعے آپریٹ کیا ہو گا اور وہ یقیناً یہ بات بھی تی ہو گی کہ اس کے شکار کے لئے اس کو حرکت دینا ضروری ہے۔ ہی موت واقع ہو سکتی ہے۔ اس لئے اس نے لازماً کسی کو یہاں یا ہو گا تاکہ وہ یہاں آکر انہیں ہلائے جلائے اور یہ یقینی موت شکار ہو جائیں۔ ٹائیگر اور خرم تم باہر چیک کرو۔ جلدی کرو کہیں وگ اچانک ہم پر نہ آن پڑیں۔ یہ ابھی ہوش میں آجائیں گے تو انہیں ساتھ لے کر آتا ہوں"۔۔۔ عمران نے اچانک ایک لکے آتے ہی چونک کر کہا۔ اور ٹائیگر اور بلیک زیرو دونوں ں سے ایک بار پھر باہر کی طرف لپک گئے۔ اور واقعی چند بعد ایک ایک کر کے اس کے سارے ساتھیوں کی آنکھیں ل گئیں اور وہ ہوش میں آکر اٹھ کر بیٹھ گئے۔

" ویسے تنویر نے اچھا موقع ڈھونڈھا تھا۔ اس گانے کی عملی تف
کے لئے کہ اکٹھے جئیں گے اکٹھے مریں گے۔ کیوں تنویر" —— تنو
کے ہوش میں آتے ہی عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور وہ س
بے اختیار اچھل کر کھڑے ہونے لگ گئے۔

" تم —— تم عمران اور یہاں۔ اوہ ہمیں کیا ہو گیا تھا۔ سر
رنگ کی شعاعیں اوپر سے ہم پر پڑیں اور ہمیں یوں محسوس ہوا جیسے
ہمارے جسم سکڑتے جا رہے ہوں" —— جولیا نے کہا۔ چونکہ ع
میک اپ میں تھا۔ اس لئے ان کے ہوش میں آتے ہی وہ خو
ہی بول پڑا تھا تاکہ وہ اُسے پہچان لیں۔ اور پھر جواب میں جب ع
نے انہیں یہاں پہنچنے سے لے کر ان کے ہوش میں آنے تک کے
سارے واقعات بتائے تو ان سب کے جسم بے اختیار لرزنے
لگ گئے۔

" اوہ اوہ عمران۔ اگر تم یہاں نہ آتے تو ہمارا انجانے کیا حشر
ہوتا" —— جولیا نے بے اختیار تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

" تمہارا کیا حشر ہونا تھا۔ تم تو اطمینان سے جنت میں پہنچ
عیش کرتے۔ البتہ میرا حشر ہو جاتا تم سب کے مزارات پر قوالیں
کرا کرا کے۔ بہرحال آؤ اب نکل چلیں یہاں سے۔ یہاں ابھی تک
خطرہ موجود ہے۔ اس پرنسز ڈلسی کی کیا پوزیشن ہے۔ اسے گولی
دی جائے یا ....." —— عمران بات کرتے کرتے بے
سنجیدہ ہو گیا۔

" مم —— مم —— مجھے مت مارو پلیز۔ میں تم سے مکمل تعاون کر

گی" —— پرنسز ڈلسی نے انتہائی ملتجیانہ لہجے میں کہا۔

" اس نے ہم سے کچھ تعاون تو کیا ہے عمران" —— جولیا
نے کہا۔

" او۔ کے۔ تو پھر اسے کھولو اور جلدی باہر آؤ۔ مادام بلیک
کے آدمی کسی بھی لمحے یہاں پہنچ سکتے ہیں" —— عمران نے کہا۔ اور
بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک
ار میں اس طرح ٹھنسے ہوئے بیٹھے تھے۔ جیسے تنگ سے ڈربے
ں کسی نے بہت سی مرغیاں بھر دی ہوں۔ لیکن جولیا نے بتایا تھا
ان کی دو کاریں یہاں سے کچھ فاصلے پر موجود ہیں۔ اس لئے عمران
اں سے فوری طور پر نکلنے کے لئے انہیں اس طرح کار میں ٹھونستا
رہا تھا۔ ورنہ اتنا تو وہ بھی جانتا تھا کہ کسی بھی بھری ہوئی سڑک پر
راتنے آدمیوں سے ٹھنسی ہوئی کار سمیت جیسے ہی وہ پہنچیں گے۔
ہاں کی مستعد پولیس انہیں فوراً ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی
ں دھر لے گی۔ جولیا کی نشاندہی پر وہ ان کی کاروں تک پہنچ
ئے۔ اور اس کے بعد وہ سب تین کاروں میں بیٹھ کر آگے
ھنے لگے۔ عمران کی کار سب سے آگے تھی۔ اس کی ساتھ والی
یٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔ جب کہ عقبی سیٹ پر بلیک زیرو
ٹائیگر تھے۔ باقی ساتھی اور پرنسز ڈلسی دوسری دو کاروں
ں تھے۔ جولیا عمران کو تفصیل سے پرنسز ڈلسی کے اس اڈے
ں پہنچنے اور شعاعوں کا شکار ہو جانے تک کی تفصیلات بتا رہی
۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب واپس اپنی رہائش گاہ صحیح سلامت

پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے۔

" اس بار واقعی ہم قسمت سے بچ نکلے ہیں۔ ورنہ اس مادام بلیک نے ہمیں مارنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی"۔۔۔۔۔ صفدر نے صو پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" آہ۔ کیا خوب صورت اور دلکش نام ہے۔ مادام بلیک۔ یقیناً وہ بھی اپنے نام کی طرح خوب صورت اور دلکش ہو گی۔ کیوں پرنس ڈنسی۔ کیسی ہے تمہاری چیف مادام بلیک"۔۔۔۔۔ عمران نے اچانک بڑے رومانٹک لہجے میں پرنسز سے مخاطب ہو کر کہا۔

" وہ واقعی خوب صورت اور دلکش عورت ہے۔ لیکن تمہاری اس ساتھی مس جولیا سے زیادہ دلکش نہیں ہے"۔۔۔۔۔ پرنسز ڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ یقیناً عمران کے بات کرنے پر جولیا بگڑتا ہوا چہرہ دیکھ کر اپنی مخصوص نسوانی حس کی وجہ سے اصل بات تک پہنچ گئی تھی۔ اور واقعی اس کے یہ بات کرتے ہی جولیا بگڑتا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا تھا۔

" اوہ۔ پھر تو تنویر کا مسئلہ حل ہو گیا۔ مبارک ہو تنویر"۔۔۔۔۔ عمرا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مجھے کسی کی خوب صورتی اور دلکشی سے کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ خواہ مخواہ کی بکواس نہ کیا کرو"۔۔۔۔۔ تنویر نے بگڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" سن لیا جولیا تم نے۔ یا ابھی اور بھی کچھ سننا باقی ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جولیا سے کہا۔ جیسے تنویر نے جو

پر طنز کیا ہو۔

" تنویر تمہاری طرح ایرے غیرے پر لٹو نہیں ہو جاتا۔ اور تم اب بکواس بند کرو۔ اور آئندہ کا کوئی پروگرام طے کرو۔ اس مادام بلیک کو جیسے ہی اصل صورت حال کا علم ہو گا۔ وہ پاگلوں کی طرح ہماری تلاش شروع کر دے گی"۔۔۔۔۔ جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب پلیز آپ سنجیدہ ہو جائیں۔ ہم انتہائی خطرناک صورت حال سے دوچار ہیں"۔۔۔۔۔ عمران کے بولنے سے پہلے ہی صفدر بول پڑا۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ جولیا اور تنویر جتنا عمران کو سمجھانے کی کوشش کریں گے عمران اتنا ہی اوٹ پٹانگ باتیں زیادہ کرنا شروع کر دے گا۔

" دوچار۔ اوہ مجھے تو دو ہی نظر آ رہی ہیں۔ تمہیں کیسے چار نظر آنے لگ گئیں۔ کہیں تم نے نظریں تو چار نہیں کر لیں"۔۔۔۔۔ عمران نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

" یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں"۔۔۔۔۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ واقعی عمران کی بات نہ سمجھا تھا۔

" میں تو دو ہی کہہ رہا ہوں۔ ایک مس جولیانا اور دوسری پرنسز ڈنسی۔ تم خود ہی کہہ رہے ہو کہ دوچار ہیں۔ اور دو کی چار تو اس وقت ہی نظر آنے لگتی ہیں جب نظریں چار ہو جائیں"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی مسکراہٹ رینگنے لگی۔

" آپ سے خدا ہی سمجھے۔ بہرحال آپ چار سمجھیں یا آٹھ۔ اگر آپ

کسی فوری پلاننگ پر بات کرنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ورنہ پھر ہمیں اجازت دیں۔ ہم جا کر آرام تو کریں" ——— صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر مسئلہ آرام کرنے کا ہی ہے۔ تو پھر یہاں کی بجائے کیوں نہ مادام بلیک کے ہیڈ کوارٹر جا کر آرام کریں۔ پرنسز تو جاتی رہتی ہوں گی وہاں۔ انہیں تو ذاتی تجربہ ہو گا وہاں کے مہمان خانوں کا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ دراصل اس طرح کے سوالات سے بالواسطہ طور پر مادام بلیک کے بارے میں معلومات پرنسز سے حاصل کرنا چاہتا تھا۔

"اس کا مطلب ہے آپ فوری مادام بلیک کے ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کرنا چاہتے ہیں۔ ٹھیک ہے ہم تیار ہیں" ——— صفدر نے کہا۔

"ظاہر ہے۔ جب پرنسز نے بتا دیا ہے کہ وہ خوب صورت بھی ہے اور دلکش بھی۔ تو پھر تم کیوں نہ تیار ہو گے۔ دل و جان سے تیار ہو گے۔ اور تمہیں تو پھر بھی تیار رہنے کی ضرورت تو پڑتی ہے۔ تنویر تو ہر وقت تیار رہتا ہے۔ کیوں تنویر" ——— عمران ایک بار پھر پٹڑی سے اتر گیا تھا۔

"میرے خیال میں اس کے پاس فی الحال سوائے بکواس کرنے کے اور کوئی پلاننگ موجود نہیں ہے۔ اس لئے واقعی ہمیں آرام کرنا چاہیئے" ——— تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹھیک ہے۔ تم آرام کرو۔ پرنسز ڈلسی ظاہر ہے جب تک مادام بلیک کا کوئی فیصلہ نہ ہو جائے یہیں رہنا زیادہ پسند کریں

گی۔ اس لئے ان کی حفاظت کے لئے کسی نہ کسی کو تو یہاں رہنا ہی ہے" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں۔ میں اب تمہارے ساتھ ہی رہوں گی۔ اب جب تک اس مادام بلیک کا خاتمہ نہ ہو جائے۔ میں تم سے علیحدہ نہیں رہ سکتی۔ وہ بے حد ظالم اور سفاک عورت ہے۔ اسے جیسے ہی معلوم ہو گا کہ میں اس کی دی ہوئی موت سے بچ نکلی ہوں وہ ایک لمحہ ہچکچائے بغیر مجھے مار ڈالے گی" ——— پرنسز ڈلسی نے جلدی سے کہا۔

"پرنسز۔ ہم مادام بلیک کی دعوت پر اس کے مہمان بن کر نہیں جا رہے۔ ہم نے وہاں موت و زندگی کی جنگ لڑنی ہے۔ مادام بلیک اتنی دور سے اپنے کسی اڈے میں اس قدر ہولناک سائنسی آلات نصب کر کے انہیں آپریٹ کر سکتی ہے تو اس نے اپنے ہیڈ کوارٹر کے لئے کسی قسم کی کوئی کسر تو نہ چھوڑی ہو گی۔ اس لئے آپ اگر یہاں نہ رہنا چاہیں تو ہماری طرف سے اجازت ہے۔ آپ جہاں کہیں آپ کو وہاں ہم چھوڑ دیتے ہیں" ——— عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ ہو گیا تھا۔

"مجھے معلوم ہے۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ تم چاہے لاکھ ذہین اور ہوشیار بن جاؤ لیکن میں جانتی ہوں کہ تم مادام بلیک کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونا تو ایک طرف اس جنگل میں بھی داخل نہ ہو سکو گے۔ لیکن اب جب کہ مادام بلیک نے اپنی طرف سے مجھے غدار قرار دے کر موت کی سزا دے دی ہے۔ تو اب میں پوری طرح

غداری بھی کر دوں گی۔ میں تمہیں اس کے ہیڈ کوارٹر سے ہٹ کر اس کے مخصوص رہائشی حصے تک ایک ایسے راستے سے لے جا سکتی ہوں۔ جس کا علم باہر کی دنیا میں صرف مجھے ہی ہے" ۔۔۔ پرنسز ڈلنی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ۔ اگر ایسا ہو جائے تو پھر یقیناً ہم اس مادام بلیک سے آپ کی توہین کا بھرپور انتقام لے سکیں گے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور پرنسز عمران کی بات سن کر بے اختیار مسکرا دی۔

" مجھے معلوم ہے کہ تم کیوں ایسی باتیں کر رہے ہو۔ میں تمہیں کبھی بھی مادام بلیک کے ہیڈ کوارٹر کے اس راستے کے بارے میں نہ بتاتی۔ چاہے تم میری کتنی ہی تعریف کرتے۔ کیونکہ مادام بلیک اور میں کاروبار میں پارٹنر ہیں۔ لیکن مادام بلیک نے جس طرح مجھے اپنی طرف سے ہلاک کرنے کی کوشش کی ہے اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ وہ اب میری پارٹنر شپ سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتی ہے۔ اس لئے اب مجھے کسی کاروبار کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ اب میں اس مادام بلیک کا خاتمہ کر کے ہی دم لوں گی۔ اس نے میری فطرت کو آج تک سمجھا ہی نہیں۔ اب میں اُسے بتاؤں گی کہ پرنسز ڈلنی اُسے کس حد تک نقصان پہنچا سکتی ہے" پرنسز نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" آپ وہ راستہ بتا رہی تھیں" ۔۔۔ عمران نے اُسے اپنے مطلب پر لے آتے ہوئے کہا۔

" ویسے تمہیں سمجھ نہ آئے گی۔ اگر ہاگن کا تفصیلی نقشہ مل جائے

تو میں تمہیں سمجھا سکتی ہوں" ۔۔۔ پرنسز نے کہا۔

" نقشہ تو یہاں موجود نہیں ہے۔ بہرحال آپ بتائیں نقشہ میرے ذہن میں موجود ہے۔ میں سمجھ جاؤں گا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

" وہ جنگل جس میں مادام بلیک کا خفیہ ہیڈ کوارٹر ہے۔ ریڈ بلاک کہلاتا ہے۔ ریڈ بلاک کا اختتام ایک پہاڑی سلسلے پر ہوتا ہے۔ یہ ایک چھوٹا سا پہاڑی سلسلہ ہے۔ جس پر چھدرا سا جنگل ہے۔ اس کے عقب میں ایک سڑک ہے۔ جو ساحل سمندر سے اس پہاڑی سلسلے تک براہ راست آتی ہے۔ اس پہاڑی سلسلے پر ایک خوب صورت تفریح گاہ بنی ہوئی ہے۔ جسے پیراڈائز کہا جاتا ہے۔ جس میں ایک ہوٹل بھی بنا ہوا ہے۔ پیراڈائز ہوٹل۔ مادام کی رہائش گاہ اس پہاڑی سلسلے کے نیچے کہیں زیر زمین واقع ہے۔ جس کا راستہ اس پیراڈائز ہوٹل سے جاتا ہے۔ اس ہوٹل کا تمام عملہ مادام کا ذاتی عملہ ہے۔ اس لئے مادام کی اجازت کے بغیر اس طرف سے کوئی نہیں جا سکتا۔ اور نہ یہ لوگ کسی کو جانے دیتے ہیں۔ ہیڈ کوارٹر کا راستہ اس رہائش گاہ کی طرف ہے یا نہیں۔ اس کا تو مجھے علم نہیں ہے۔ لیکن مادام جب ہیڈ کوارٹر میں نہ ہو تو اسی رہائش گاہ میں ہوتی ہے۔ میں کئی بار وہاں مادام کی دعوت پر جا چکی ہوں۔ ہیڈ کوارٹر صرف دو بار گئی ہوں۔ لیکن وہاں میری آنکھوں پر پٹی باندھ کر لے جایا گیا تھا۔ جب کہ یہاں میں کھلے عام گئی تھی۔ اس لئے یہ راستہ مجھے معلوم ہے" ۔۔۔ پرنسز نے کہا۔

"راستہ کیا ہے۔ اس کی تفصیل تو بتائیں" ___ عمران نے پوچھا۔

"ہوٹل کی نچلی منزل پر ایک بڑا سا سپیشل روم ہے۔ اس کمرے میں کوئی دروازہ نہیں ہے۔ البتہ جب مادام چاہتی ہے تو اس کی سامنے والی دیوار خود بخود درمیان سے پھٹ جاتی ہے اور راستہ بن جاتا ہے۔ اس سپیشل روم کے اندر فرش کا ایک کونا کسی صندوق کی طرح اٹھ جاتا ہے۔ اور پھر ایک تنگ سی سرنگ دوسری طرف جاتی ہے۔ اس سرنگ کا اختتام مادام کے رہائشی حصے کے ایک کمرے میں ہوتا ہے۔ جہاں سے مجھے اس مادام کے پاس لے جایا جاتا ہے" ___ پرنسز نے کہا۔

"کیا کوئی ایسی صورت ہے کہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ آج رات مادام اس رہائشی حصے میں موجود ہو گی" ___ عمران نے چند لمحوں تک سوچنے کے بعد کہا۔

"ہاں ہوٹل کا منیجر الفرڈ اس بات سے واقف ہوتا ہے کیونکہ رہائشی حصے میں موجود تمام افراد کے کھانے پینے کا انتظام وہی کرتا ہے۔ اور جس رات مادام اس رہائشی حصے میں موجود ہو تو مادام کے لئے خصوصی کھانا تیار ہوتا ہے" ___ پرنسز نے کہا۔

"تو کیا آپ اس الفرڈ سے بات کر کے اس کو کنفرم کر سکتی ہیں ایسے انداز میں کہ وہ مادام کو اس کی اطلاع نہ دے" ___ عمران نے کہا۔

"ہاں وہ مجھے اچھی طرح جانتا ہے۔ اس لئے بتا دے گا" ___ پرنسز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ مادام اس رہائشی حصے میں اکیلی رہتی ہے۔ میرا مطلب ہے اس طرح تو وہ شدید تنہائی میں رہتی ہو گی۔ اس کی کوئی سہیلی یا دوست۔ جو وہاں اس کے ساتھ رہتی ہو" ___ عمران نے کہا۔

"اکثر اس کا شوہر اس کے ساتھ رہتا ہے۔ ڈاکٹر رونلڈ اس کا شوہر ہے۔ اکیلی کیوں رہے گی" ___ پرنسز نے کہا۔

"اوہ۔ تو مادام شادی شدہ ہے" ___ عمران نے بڑے مایوسانہ انداز میں منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیوں" ___ پرنسز نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ اُسے شاید عمران کی مایوسی کی وجہ سمجھ نہ آ رہی تھی۔

"پھر تو بے چارے تنویر کا یہ سکوپ بھی ختم ہو گیا" ___ عمران نے تنویر کی طرف کن انکھیوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم نے پھر بکواس شروع کر دی" ___ تنویر نے بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا اب تم شادی شدہ سے بھی......" ___ عمران نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ تمہیں تمیز ہی نہیں ہے بات کرنے کی" ___ تنویر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور جھٹکے سے کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے ٹماٹر کی طرح سرخ پڑ رہا تھا۔

"ڈاکٹر رونلڈ بوڑھا آدمی ہے" ___ پرنسز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ مبارک ہو تنویر۔ تب تو کوئی سکوپ بن جانے کی امید ہے۔ بس تھوڑا سا انتظار کرنا پڑے گا تمہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور تنویر غصے سے پیر پٹختا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"تم اب کمینگی پر اتر آئے ہو عمران۔ اب اگر تم نے اس قدر گھٹیا بات کی تو میں اپنے ہاتھوں سے تمہیں گولی مار دوں گی"۔۔۔۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ پرنسز ڈلنسی حیرت سے یہ سب تماشا دیکھ رہی تھی۔

"ارے ارے۔ ہاتھوں کو خواہ مخواہ حرکت میں لانے کی کیا ضرورت ہے۔ تم بس اپنے ماتھے پر ذرا سی شکن ڈال لو۔ تو میرا خاتمہ بالخیر ہو جائے گا۔ پھر تنویر بے چارے کو بھی انتظار کی کوفت نہ اٹھانی پڑے گی"۔۔۔۔ عمران نے بات کا رخ اور طرف کو موڑتے ہوئے کہا اور عمران کی بات سن کر جولیا کے چہرے کا رنگ تیزی سے بدلنے لگ گیا۔ عمران نے بڑی واضح بات کر دی تھی اور جولیا کے لئے شاید اتنا ہی بہت تھا۔

"ہم۔۔۔۔ میں سمجھی تھی کہ تم اس مادام اور اس کے شوہر کی بات کر رہے ہو"۔۔۔۔ جولیا نے منہ دوسری طرف کرتے ہوئے کہا۔

"لاحول ولا قوۃ۔ تو تم مجھے اس قدر گھٹیا سمجھتی ہو۔ کہ میں شادی شدہ پر نظر رکھوں گا۔ البتہ یہ بات دوسری ہے کہ میں اس کے شوہر کو ہلاک کر دوں۔ اور پھر بیوہ سے۔۔۔۔۔۔ ارے ارے بیوہ سے ہمدردی تو ثواب کا کام ہے۔ کیوں صفدر۔ یار تم بھی

بول پڑو۔ آگے پیچھے تو انٹرویو لینے بیٹھ جاتے ہو۔ جب بولنے کا وقت آتا ہے تو منہ میں گھنگھنیاں ڈال کر بیٹھے رہتے ہو"۔۔۔۔ جولیا کے چہرے پر ایک بار پھر غصے کے آثار پیدا ہوتے دیکھ کر عمران نے فوراً بات بیوہ کی ہمدردی کی طرف موڑ دی تھی۔

"آپ کم از کم پرنسز کا تو خیال رکھ لیا کریں"۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پرنسز کا خیال۔ کیا مطلب۔ اب یہ سب کا خیال رکھنا میرے ہی ذمے ڈالتے رہو گے۔ کچھ بوجھ تم بھی اٹھا لیا کرو۔ یا پھر کیپٹن شکیل صاحب۔ جو پتھر کا چہرہ لئے بس پتھر بنے بیٹھے رہتے ہیں" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ جب کہ کیپٹن شکیل کے لبوں پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"آخر تمہیں اچھی بھلی کام کی بات کرتے کرتے اوٹ پٹانگ باتیں کیوں سوجھنے لگ جاتی ہیں"۔۔۔۔ جولیا نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

"اوٹ پٹانگ۔ کمال ہے۔ پرنسز ڈلنسی کا خیال رکھنا اوٹ پٹانگ بات ہے۔ کیوں پرنسز"۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے انداز میں آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا۔

"آپ کی باتیں بے حد دلچسپ ہوتی ہیں۔ مسٹر علی عمران اور میں مس جولیا کو خوش قسمت سمجھتی ہوں کہ انہیں آپ جیسا ساتھی مل گیا ہے"۔۔۔۔ پرنسز نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا کا چہرہ شرم سے سرخ پڑ گیا۔ اور پرنسز اس طرح حیرت سے

جولیا کو دیکھنے لگی جیسے اُسے یقین ہی نہ آرہا ہو کہ کوئی مغربی لڑکی اس طرح بھی شرما سکتی ہے۔

"ارے ارے۔ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔ اماں بی نے سن لیا تو اتنی جوتیاں ماریں گی کہ میری کھوپڑی ہی ہمیشہ کے لئے ربڑ کی نرم گیند بن جائے گی"۔۔۔ عمران نے بڑے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اماں بی۔ کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں۔ یہ کس زبان کا لفظ ہے"۔۔۔ پرنسز نے حیران ہو کر کہا۔ کیونکہ عمران نے لفظ "اماں بی" پاکیشیائی زبان میں ادا کیا تھا۔

"آپ "اماں بی" کو نہیں جانتیں۔ کمال ہے۔ کہیں ٹیسٹ ٹیوب پرنسز تو نہیں ہو"۔۔۔ عمران نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ اور پرنسز کا چہرہ اپنے لئے یہ نیا خطاب سن کر بگڑ سا گیا۔

"ان کا مطلب اپنی مدر سے تھا"۔۔۔ صفدر نے جلدی سے بات کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ مگر۔۔۔۔۔"۔۔۔ پرنسز نے اُسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بس بس "اماں بی" کے بارے میں مزید کوئی بات نہ ہو گی۔ ایسی باتیں وہ بہت دور سے بھی سن لیتی ہیں۔ صفدر فون اٹھا کر لاؤ۔ پرنسز ذرا پیراڈائز فون کر کے ہمارے لئے دو چار سیٹیں ہی الاٹ کرا لیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سیٹیں۔ کیا مطلب"۔۔۔ پرنسز عمران کی بات ایک بار پھر نہ سمجھی تھی۔

"آپ عمران کی باتوں پر توجہ نہ دیں پرنسز۔ عمران صاحب کا مطلب ہے کہ آپ پیراڈائز ہوٹل کے منیجر الفرڈ سے بات کر کے اس بات کی تصدیق کریں کہ کیا مادام آج رات اپنی رہائش گاہ پر ہے یا نہیں"۔۔۔ صفدر نے جلدی سے فون پیس اٹھا کر پرنسز کے سامنے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔ اور پرنسز سر ہلاتی ہوئی ٹیلی فون کی طرف متوجہ ہو گئی۔

انٹر کام کی مترنم گھنٹی کمرے میں گونجتے ہی مادام بلیک جو ڈبل بیڈ پر نیم دراز ڈریسنگ روم میں موجود اپنے شوہر رونلڈ کے باہر نکلنے کا انتظار کر رہی تھی چونک پڑی۔ اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر سائیڈ ٹیبل پر پڑے انٹر کام کا رسیور اٹھا لیا۔ اسی لمحے ڈاکٹر رونلڈ بھی شب خوابی کا لباس پہنے ڈریسنگ روم سے باہر آ گیا وہ سیدھا اس میز کی طرف بڑھ گیا جس پر مادام بلیک نے ایک مخصوص شراب کی بوتل ڈاکٹر رونلڈ کے لئے ریک سے نکال کر رکھ دی تھی اور ساتھ ہی ایک گلاس بھی موجود تھا۔

"یس" ـــــ مادام بلیک نے رسیور اٹھاتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔ جیسے اُسے اس وقت آنے والی کال سے شدید کوفت ہوئی ہو۔

"جولی بول رہی ہوں مادام۔ مقامی سیکرٹ سروس کا چیف

جم مارکر آپ سے کوئی انتہائی اہم بات کرنا چاہتا ہے۔ میں نے اُسے بے حد ٹالنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن اس کا کہنا ہے کہ یہ بات آپ کے انتہائی مفاد میں ہے" ـــــ جولی نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جم مارکر بات کرنا چاہتا ہے۔ اور یہاں۔ کیا مطلب۔ یہاں کا فون نمبر اُسے کیسے معلوم ہوا" ـــــ مادام بلیک کے لہجے سے شدید حیرت ٹپکنے لگی تھی۔

"مادام۔ اس نے یہ فون نمبر الفرڈ سے معلوم کیا ہے۔ الفرڈ کا ابھی فون آیا تھا کہ جم مارکر نے اُسے فون کر کے کہا ہے۔ کہ میں فوراً مادام سے اس کی فون پر بات کراؤں۔ اس نے اس قدر اصرار کیا کہ آخر کار الفرڈ کو اُسے میرا فون نمبر بتانا پڑا۔ کہ پہلے آپ مادام کی سیکرٹری جولی سے بات کریں۔ ویسے بقول اس کے اس نے جم مارکر کو یہ نہیں بتایا کہ میرا یعنی جولی کا فون کہاں نصب ہے" ـــــ جولی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس جم مارکر کو یہ معلوم ہے کہ الفرڈ میرے متعلق جانتا ہے۔ ٹھیک ہے مجھے اب اس الفرڈ کا بھی بندوبست کرنا ہو گا۔ بہرحال بات کراؤ اس جم مارکر سے" مادام نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ڈارلنگ۔ یہ تم کس چکر میں پڑ گئی ہو۔ لعنت بھیجو ان فون کالوں پر" ـــــ ڈاکٹر رونلڈ نے شراب کے بھرے ہوئے گلاس کو غٹاغٹ چڑھا جانے کے بعد کہا وہ اس وقت تک دو گلاس پی چکا

تھا۔ اور اب اس کا چہرہ ذبح کبوتر کی طرح سرخ نظر آرہا تھا۔
"تم شراب پیو روڈنلڈ۔ اور سنو درمیان میں مت بولنا۔ یہ اہم سرکاری باتیں ہیں"۔۔۔ مادام بلیک نے کاٹ کھانے والے لہجے میں ڈاکٹر روڈنلڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ڈاکٹر روڈنلڈ خاموش سے دوبارہ گلاس میں شراب ڈالنے میں مصروف ہو گیا۔
"ہیلو مادام بلیک۔ میں جم مارکر بول رہا ہوں"۔۔۔ چند لمحوں بعد جم مارکر کی آواز رسیور پر ابھری۔
"یس۔ کیا بات ہے۔ رات کے اس وقت تم نے کیا بات کرنی ہے مجھ سے"۔۔۔ مادام بلیک نے سرد اور سپاٹ لہجے میں کہا۔
"مادام بلیک۔ تم نے کئی بار پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکا کو کسی نہ کسی طرح مجھ تک پہنچایا ہے لیکن ......"۔۔۔ جم ما نے بات کرتے ہوئے کہا۔
"تم یہی کہنا چاہتے ہو ناں کہ میوزیم والے اڈے سے تمہ سیکرٹ سروس کے ارکان کی لاشیں نہیں مل سکیں۔ لیکن ا بات کے لئے اس وقت فون کرنے کی حماقت کی آخر کیا ضرو تھی۔ مجھے معلوم ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا دوسرا گروپ تمہارے آدمیوں کے پہنچنے سے پہلے ہی اپنے ساتھیوں کی لا اٹھا کر لے گیا ہے"۔۔۔ مادام نے انتہائی طنزیہ لہجے میں
"تم جنہیں لاشیں کہہ رہی ہو مادام بلیک۔ وہ نہ صرف ز سلامت ہیں بلکہ اب تمہاری رہائش گاہ پر حملہ کرنے کے

بھی چل پڑے ہیں۔ میں نے یہی اطلاع دینے کے لئے تمہیں فون کیا ہے۔ تاکہ تمہیں بھی پتہ چل سکے۔ کہ آرک لینڈ کی سیکرٹ سروس احمقوں کا ٹولہ نہیں ہے"۔۔۔ جم مارکر نے ہنستے ہوئے کہا۔
"کیا تم نشے میں ہو یا پاگل ہو گئے ہو۔ لاشیں کس طرح زندہ ہو سکتی ہیں"۔۔۔ مادام بلیک غصے کی شدت سے بری طرح چیخ اٹھی۔
"لاشیں تو واقعی زندہ نہیں ہو سکتیں۔ لیکن اگر تم زندوں کو خواہ مخواہ لاشیں فرض کر کے بیٹھ جاؤ۔ تو اس کا کیا علاج ہو سکتا ہے"۔۔۔ جم مارکر نے جواب دیا۔
"یہ کیسے ممکن ہے۔ میں نے ان پر ایک انتہائی ہولناک عاعی وار کیا تھا۔ اور میرے سامنے وہ اس شعاعی ہتھیار کی زد ں آکر فرش پر گر گئے تھے۔ مجھے معلوم ہے کہ جب تک وہ اس الت میں پڑے رہے ہوں گے بہرحال زندہ ہوں گے۔ لیکن یسے ہی انہیں ذرا سا بھی ہلایا گیا ہو گا۔ ان کی فوری موت اٹل ہو جاتی ہے۔ اب چاہے تم انہیں اٹھانے کے لئے ہلاتے یا ان کے ساتھی یک ہی بات ہے۔ پھر وہ کیسے زندہ ہو گئے ہیں۔ مجھے اب کنگ ف آرک لینڈ سے بات کرنی پڑے گی تمہارے متعلق"۔۔۔ دام بلیک غصے سے پھنکاری۔
"مادام بلیک۔ تم شاید احمقوں کی جنت میں رہنے والی کوئی رت ہو۔ میں نے سوچا کہ اس سے پہلے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس

والے تمہارا ہیڈ کوارٹر تباہ و برباد کر ڈالیں تمہیں ہوشیار کر کے تمہارا وہ احسان اتار دوں جو تم نے خود ہی ان لوگوں کو کئی بار گرفتار کر کے میرے حوالے کر دینے سے مجھ پر کیا تھا۔ لیکن تمہا لہجہ اور تمہاری باتیں بتا رہی ہیں۔ کہ تم انتہائی احمق اور جاہل عورت ہو۔ میں آرک لینڈ سیکرٹ سروس کا چیف ہوں۔ سمجھیں۔ تمہاری طرح کسی مجرم گروپ کا چیف نہیں ہوں کہ تم اس لہجے اور اس انداز میں مجھ سے باتیں کرو۔ جنہیں تم لاشیں کہہ رہی ہو۔ وہ زند سلامت ہیں اور وہ تمہاری سہیلی اور پارٹنر پرنسز ڈنسی بھی ان کے ساتھ ہے۔ اُس نے انہیں بتایا ہے کہ تمہاری رہائش ریڈ بلاک جنگل کے آخر میں پہاڑی سلسلے کے نیچے موجود ہے۔ اور اس کا راستہ پیرا ڈائز ہوٹل سے جاتا ہے۔ اور یہ راستہ کسی سپیشل رو سے نکلنے والی کسی سرنگ سے ہو کر تمہاری رہائش گاہ تک پہنچ ہے۔ اور انہوں نے پرنسز ڈنسی کے ذریعے فون کر کے الفرڈ سے یہ بھی کنفرم کر لیا ہے۔ کہ تم آج رات اپنی رہائش گاہ میں ہی مو ہو۔ اس سے پہلے میں نے سوچا تھا کہ نہ صرف تمہیں اطلاع دے کہ تمہارا یہ احسان اتار دوں بلکہ ان لوگوں کو تمہاری رہائش گاہ حملہ کرنے سے پہلے ہلاک کر دوں کیونکہ وہ ہر لمحہ میری نظروں کے سامنے موجود رہتے ہیں۔ لیکن اب تمہاری باتیں سن کر میں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ جو کچھ تمہارے خلاف کرتے ہیں انہیں کر دوں۔ تمہاری رہائش گاہ یا تمہارا ہیڈ کوارٹر کوئی سرکاری ا تو ہے نہیں۔ ہے تو مجرموں کا اڈہ۔ ہونے دوں اسے تباہ

دوسری طرف سے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ مادام بلیک اب پتھر کا بت بنی بیٹھی تھی۔ اس کا چہرہ آگ کی طرح سرخ نظر آ رہا تھا۔

"کیا بات ہے ڈارلنگ۔ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے۔ کس کی کال تھی"—— ڈاکٹر رونالڈ نے حیرت بھرے انداز میں مادام بلیک کو اس حالت میں دیکھ کر ہمدردانہ لہجے میں پوچھا۔ اور مادام بلیک اس طرح ایک جھرجھری لے کر حرکت میں آ گئی۔ جیسے بجلی سے چلنے والا کھلونا بجلی فیل ہو جانے سے ساکت ہو جاتا ہے اور پھر اچانک بجلی کی رو آ جانے سے حرکت میں آ جاتا ہے۔ س نے کریڈل پر زور سے ہاتھ مارا۔

"یس مادام"—— دوسری طرف سے جولی کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ہاربر سے بات کراؤ فوراً"—— مادام نے حلق کے بل چیختے ئے کہا۔

"یس مادام"—— دوسری طرف سے اور زیادہ گھبرائے ئے لہجے میں کہا گیا۔ اور مادام کے بھنچے ہوئے ہونٹ اور زیادہ ت سے بھنچ گئے۔

ڈاکٹر رونلڈ اب مادام بلیک کو اس حالت میں دیکھ کر سہم کر وش بیٹھا ہوا تھا۔ مادام بلیک کا چہرہ اس وقت کسی خوبصورت ت کی بجائے کسی جنگلی بلی کا سا نظر آ رہا تھا۔

"یس مادام۔ ہاربر بول رہا ہوں"—— چند لمحوں بعد ایک بھاری

سی آواز سنائی دی۔

"ہاربر۔ رہائش گاہ کا مکمل حفاظتی نظام آن کر دو۔ اور خود تم اپنے سارے ساتھیوں کو لے کر فوراً باہر چلے جاؤ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹ ہوٹل پیرا ڈائز والے راستے کے ذریعے میری رہائش گاہ پر حملہ کرنے کے لئے آ رہے ہیں۔ ان میں سے ایک کو بھی زندہ بچ کر نہ جانا چاہیئے۔ اگر اس کے لئے تمہیں پورا ہوٹل ہی اڑانا پڑے تو اڑا دینا۔ سمجھ گئے ہو"۔۔۔۔ مادام بلیک نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس مادام"۔۔۔۔ ہاربر نے جواب دیا۔

"میں سپیشل ویو پر یہ سب کچھ دیکھوں گی۔ اگر تم نے معمولی سی کوتاہی بھی کی تو پھر تمہارا حشر بھی عبرت ناک ہو گا۔ بھون ڈالو انہیں گولیوں سے۔ جو نظر آتے اڑا دو۔ اور یہ بھی سن لو۔ کہ یہ انتہائی تربیت یافتہ اور انتہائی خطرناک افراد کا گروپ ہے انہیں کوئی عام سے مجرم نہ سمجھ لینا۔ پوری ہوشیاری سے ا کے گرد گھیرا ڈالنا۔ اور جب یہ لوگ مکمل طور پر گھیرے میں آجا تو فل ایکشن کر کے ان کے جسموں کے چیتھڑے اڑا دینا۔ ا مشن کے دوران اگر ہوٹل میں موجود کوئی بھی فرد رکاوٹ ب تو اسے بھی ساتھ ہی گولیوں سے اڑا دینا۔ جاؤ جلدی فوراً" مادام بلیک نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اور اس ساتھ ہی اس نے دھڑام سے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"یہ۔۔۔۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ کون سا گروپ آ رہا ہے۔

حملہ کرنے۔ اور کیوں حملہ کر رہے ہیں۔ یہ پاکیشیا کیا ہے۔ کیا کوئی ملک ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر رونلڈ مادام بلیک کی باتیں سن کر انتہائی ہراساں نظر آ رہا تھا۔

"رونلڈ۔ تم فوراً یہاں سے ہیڈ کوارٹر شفٹ ہو جاؤ۔ یہ حملے دشمن ہیں جو ہمارا فلاسٹر پروجیکٹ تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ جاؤ جلدی فوراً"۔۔۔۔ مادام نے تیز لہجے میں رونلڈ سے کہا اور خود وہ تقریباً بھاگتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

سیاہ رنگ کی کار انتہائی تیز رفتاری سے ساحل سمندر کی طرف جانے والی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔ گو اس وقت رات خاصی گہری ہو چکی تھی۔ لیکن سڑکوں پر جیسے کاروں کا ایک سیلاب سا موجود تھا۔ جن کے ہیڈ لیمپس کی چکا چوند کر دینے والی روشنیوں نے پورے ماحول کو روز روشن کی طرح جگمگا رکھا تھا۔ آرک لینڈ کے دارالحکومت ہاگن کے متعلق تو ویسے بھی مشہور تھا کہ یہاں دن سوتے ہیں اور راتیں جاگتی ہیں۔ اور واقعی یہاں کا ماحول ایسا ہی تھا۔ دن کو صرف اشیائے صرف کی دکانیں اور دفاتر وغیرہ کھلتے تھے۔ لیکن رات کو تمام کلب جوئے خانے۔ باریں اور ہوٹل اس طرح آباد ہو جاتے تھے کہ جیسے پوری دنیا کے تفریح پسند لوگ یہاں جمع ہو گئے ہوں۔ سڑکوں پر ہر طرف نئے سے نئے ماڈلوں کی کاریں دوڑتی پھرتی

بتی تھیں۔ اس وقت کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران خود بیٹھا ہوا تھا۔ جب کہ اس کے ساتھ والی سیٹ پر بلیک زیرو اور عقبی سیٹ پر ٹائیگر موجود تھا۔ عمران نے مادام بلیک کی رہائش گاہ پر ریڈ کرنے اور پھر وہاں سے اس کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچنے کی باقاعدہ منصوبہ بندی کی تھی۔ ٹائیگر رات کو بازار جا کر ہاگن کا تفصیلی نقشہ لے آیا تھا اور پرنسز ڈنسی نے ساحل سمندر سے پہاڑی علاقے کی طرف جانے والی سڑک پر موجود پیراڈائز ہوٹل اور اس کے گرد و نواح کے سارے علاقے کے بارے میں عمران کو پوری تفصیل بتا دی تھی۔ عمران جانتا تھا کہ مادام بلیک بے حد ہوشیار عورت ہے۔ اور اُسے ایسا ہونا بھی چاہئے۔ کیونکہ جو عورت دنیا کا سب سے خوفناک مہلک ترین اور ناقابل تسخیر ہتھیار فلاسٹر تیار کرا رہی ہو۔ وہ یقیناً کوئی عام عورت نہیں ہو سکتی۔ اور عمران کو یقین تھا کہ جیسے ہی وہ لوگ ہوٹل کے قریب پہنچیں گے مادام بلیک کو لازماً ان کی آمد کی اطلاع مل جائے گی۔ اس لئے عمران نے اندھا دھند اقدام کرنے کی بجائے مادام بلیک تک پہنچنے کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کی تھی۔ اس نے تمام ساتھیوں کو تین گروپس میں تقسیم کر دیا تھا۔ ایک گروپ میں عمران اس کے ساتھ بلیک زیرو اور ٹائیگر تھا۔ جب کہ دوسرے گروپ میں جولیا۔ پرنسز ڈنسی اور تنویر تھے جب کہ تیسرا گروپ صرف صفدر اور کیپٹن شکیل پر مشتمل تھا۔ عمران نے پرنسز ڈنسی سے طویل گفتگو کے بعد مادام بلیک کی زیر زمین

رہائش گاہ کو باقاعدہ نقشے پر دائرہ لگا کر محدود کر دیا تھا۔ چنانچہ اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ خود بلیک زیرو اور ٹائیگر کے ساتھ براہِ راست پیراڈائز ہوٹل پہنچے گا۔ جب کہ صفدر اور کیپٹن شکیل ہوٹل کے شمالی طرف ایک چھوٹی سی پہاڑی پر پہنچ کر مورچے سنبھال لیں گے۔ اس پہاڑی سے ہوٹل کا فاصلہ زیادہ نہ تھا۔ اور ہوٹل اور پہاڑی کے درمیان گھنے درختوں کا ایک ذخیرہ موجود تھا۔ خطرے کی صورت میں وہ اس ذخیرے سے ہو کر آسانی سے ہوٹل تک پہنچ سکتے تھے۔ اس گروپ کا لیڈر صفدر تھا۔ جب کہ تیسرے گروپ کو براہِ راست پہاڑیوں کی طرف بھیجا گیا تھا۔ ان کی ڈیوٹی جنوب کی طرف موجود جنگل میں سے گزر کر اس پہاڑی تک پہنچنا تھا جو ہوٹل کے بالکل عقب میں پڑتی تھی۔ اس طرح ہوٹل کو دو اطراف سے چیک کیا جا سکتا تھا۔ اور ضرورت کے وقت دونوں اطراف سے فائر بھی کھولا جا سکتا تھا۔ ڈینش کے اس اڈے میں گو اسلحہ موجود تھا لیکن یہ عام سا اسلحہ تھا۔ جب کہ عمران کو ایسی طاقتور گنیں چاہئیں تھیں جو انتہائی طاقتور میزائل فائر کر سکیں۔ اس کے علاوہ اُسے ایسے بم بھی چاہئیں تھے۔ جو آواز تو کم پیدا کریں لیکن ان میں فائرنگ پاور زیادہ ہو۔ پرنسز ڈنسی کی مدد سے یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا۔ پرنسز ڈنسی نے ایک آدمی کو فون کر کے اسلحہ مہیا کرنے کی ہدایت کی اور پھر ٹائیگر کار میں جا کر اس آدمی سے مخصوص کوڈ دہرا کر وہ اسلحہ لے آیا تھا۔ عمران نے اسلحے کے ساتھ مخصوص قسم کے بی۔ ٹو فکسڈ ٹرانسمیٹر بھی منگوا لیے تھے

تاکہ ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ رکھا جا سکے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی جیبوں میں طاقتور بم اور مشین پسٹل تھے۔ جب کہ میزائل گنیں، مشین گنیں باقی گروپس کے پاس تھیں۔ عمران نے انہیں ساری پلاننگ سمجھا دی تھی۔ اور وہ عمران سے تقریباً ایک گھنٹہ قبل علیحدہ علیحدہ کاروں میں روانہ ہو چکے تھے۔ اور ایک گھنٹے بعد اب عمران کی کار اپنے ٹارگٹ کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ عمران اس وقت کوٹھی سے روانہ ہوا تھا۔ جس وقت بی۔ ٹو ٹرانسمیٹر پر دونوں گروپس نے اپنے اپنے پوائنٹس پر پہنچ جانے کی اطلاع دے دی تھی۔

"جب ہمیں اس جزیرے کا علم ہو گیا ہے۔ جس پر فلاسٹر پروجیکٹ مکمل ہو رہا ہے۔ تو پھر ہمیں مادام بلیک پر چھاپہ مارنے کی بجائے براہِ راست اس جزیرے پر ریڈ کرنا چاہیے تھا"۔۔۔ بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آرک لینڈ سینکڑوں چھوٹے بڑے جزیروں پر مشتمل ملک ہے اور جس جزیرے کا نام معلوم ہوا ہے۔ یعنی نکسوما وہ کسی بھی نقشے میں موجود نہیں ہے"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کیا اس جزیرے کا محل وقوع جان بوجھ کر نقشے میں ظاہر نہیں ہونے دیا گیا"۔۔۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ یہاں کئی جن کاٹتے ہیں"

تو اس قدر چھوٹے ہیں کہ ان کی ویسے بھی کوئی اہمیت نہیں۔ انہیں جزیرے کی بجائے اگر ٹاپو کہا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ اور ٹاپو ٹائپ کے جزیروں کے نام نقشوں میں ویسے ہی ظاہر نہیں کئے جاتے۔ دوسری بات یہ ہے۔ کہ یہاں مقامی طور پر اور سرکاری طور پر ایک ایک جزیرے کے کئی کئی نام ہیں۔ اور نقشے میں صرف سرکاری نام ظاہر کئے جاتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کسی کا مقامی نام ہو۔ اور اس کا سرکاری نام کوئی اور ہو اور اگر اس جزیرے کو تلاش بھی کر لیا جائے تو جب تک وہاں موجود حفاظتی انتظامات کے بارے میں کچھ سن گن نہ مل جائے وہاں جانا حماقت ہی ہے۔ کیونکہ ایسے خوف ناک ہتھیار تیار کرنے والا اڈہ لازماً مکمل طور پر زیر زمین ہی ہو گا۔ اور پھر کہا جاتا ہے کہ وہاں کوئی انسان ہی موجود نہیں ہے۔ تمام روبوٹس اور کمپیوٹر مشینری ہے۔ اور ایسے اڈے کے بارے میں تم یقیناً جانتے ہو گے کہ جب تک ماسٹر کمپیوٹر کے مخصوص کوڈ ورڈز کا علم نہ ہو۔ اڈے میں داخل ہونا قطعی ناممکن ہوتا ہے ویسے اگر تم نے سیر کرنی ہو تو اور بات ہے۔ میری طرف سے مکمل اجازت ہے۔ یہاں شہر میں ایسی خوب صورت لڑکیاں آسانی سے مل جائیں گی۔ جو تم جیسے جوان رعنا کے ساتھ کسی ویران جزیرے میں سیر کے لئے جانے کے لئے فوراً تیار ہو جائیں گی۔"—— عمران نے کہا اور بلیک زیرو کے چہرے پر شرمندگی کے آثار ابھر آئے۔ جب کہ عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ٹائیگر کے ساتھ

ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ رینگنے لگ گئی۔

"میرا یہ مطلب نہ تھا عمران صاحب۔ میں تو دراصل یہ چاہتا تھا کہ آپ اپنے اصل مشن پر توجہ کریں۔ لیکن اب مجھے احساس ہوا ہے کہ مادام بلیک کو قابو کئے بغیر اصل مشن مکمل نہیں کیا جا سکتا" بلیک زیرو نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"مسٹر خرم۔ ملٹری انٹیلی جنس اور سیکرٹ سروس کی کارکردگی میں بہت فرق ہوتا ہے۔ تم ملٹری انٹیلی جنس میں رہے ہو۔ تمہاری تربیت اس انداز میں کی گئی ہے۔ کہ بموں کا ڈھیر ڈوری میں باندھ کر گلے میں لٹکایا۔ خوف ناک اسلحہ کاندھوں پر لادا۔ پتلون کی بیلٹس کے ساتھ انتہائی طاقتور بموں کی لڑیاں لٹکائیں آنکھوں پر سیاہ شیشوں والی عینک چڑھائی اور پھر دیوانہ وار میدان جنگ میں کود پڑا۔ اسلحہ چلاتے رہو اور آگے بڑھتے رہو۔ آخر کار جزیرے کے عین درمیان میں بنے ہوئے مجرموں کے قلعہ نما اڈے میں پہنچ کر اُسے تباہ کیا اور مشن مکمل ہو گیا۔ جب کہ سیکرٹ ایجنسی ذرا مختلف قسم کی چیز ہے۔ یہاں عمرو عیار جیسی عیاری ٹارزن جیسی بہادری۔ لومڑی جیسی مکاری اور سانپ جیسی تیز رفتاری۔ کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ٹائیگر کی بجائے جنگل میں رہنے والے ٹائیگر جیسی بے خوفی......"—— عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"بس بس۔ میں سمجھ گیا عمران صاحب۔ اتنی ہی مثالیں کافی ہیں" بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے اس کی بات درمیان میں ہی کاٹتے

ہوئے کہا۔

"ارے اتنی جلدی سمجھ گئے ہو۔ پھر تم سیکرٹ ایجنٹ کبھی نہیں بن سکتے۔ بس اسی طرح کرائے پر چھوٹے موٹے کام کرتے رہو گے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

اُسی لمحے عمران نے کار موڑی اور اب وہ ٹریفک ختم ہو گئی تھی جو ان کے ارد گرد موجود تھی۔ یہ سڑک سیدھی پیراڈائز ہوٹل کی طرف جاتی تھی۔ وہاں سے پیراڈائز ہوٹل چھ کلومیٹر کے فاصلے پر تھا۔ عمران نے کار موڑتے ہی جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا۔ اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ پرنس کالنگ اوور"۔۔۔۔ عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسری طرف سے کال ہی اٹنڈ نہ کی گئی۔ بلیک زیرو اور ٹائیگر کے ساتھ ساتھ عمران کے چہرے پر بھی گہری سنجیدگی کے آثار پھیلنے لگے۔

"کیا مطلب۔ یہ دونوں کر دیں کال کیوں رسیو نہیں کر رہے"۔ بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جولیا اور پرنسز ڈلنسی تو عورتیں ہیں وہ تو باتوں میں مصروف ہوں گی اور تنویر ان دونوں کو بیٹھا دیکھ رہا ہو گا۔ لیکن صفدر اور کیپٹن شکیل کو تو کال رسیو کر لینی چاہئے تھی"۔۔۔۔ عمران نے بٹن آف کرتے ہوئے کہا۔

"باس۔ ٹرانسمیٹر مجھے دیں۔ میں ٹرائی کرتا ہوں"۔۔۔۔ عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ٹائیگر نے کہا اور عمران نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس کی طرف بڑھا دیا۔ ٹائیگر نے بھی مسلسل کال کرنا شروع کر دیا۔ لیکن کافی کوششوں کے باوجود دوسری طرف سے کال وصول نہ کی گئی تو آخر کار تھک کر اس نے بھی ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"باس۔ ان لوگوں کے ساتھ ضرور کوئی پُراسرار چکر چل گیا ہے"۔ ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پُراسرار چکر کیا چلنا ہے۔ یہ سب لازماً مادام بلیک کے ہاتھ لگ گئے ہیں۔ زندہ لگے ہیں یا مردہ اس کا فیصلہ وہاں پہنچ کر ہی ہو گا۔ اور سنو۔ اب ہمیں اپنی حکمت عملی بدلنا پڑے گی۔ اگر ہمیں گھیرا جائے تو اب ہم نے مقابلہ نہیں کرنا۔ بلکہ صرف معمولی سی مزاحمت کے بعد ہتھیار ڈال دینے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا جبکہ بلیک زیرو خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر اس وقت گہری سنجیدگی طاری تھی۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے پیراڈائز ہوٹل کی دو منزلہ خوب صورت عمارت نظر آنے لگ گئی۔ ہوٹل کے پورچ میں چار پانچ کاریں موجود تھیں۔ لیکن باہر کے رخ کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ البتہ تیز روشنیاں سامنے کے رخ موجود تھیں۔ جن کی وجہ سے سامنے کا پورا حصہ مکمل طور پر روشن ہو رہا تھا۔ عمران نے اطمینان سے کار جا کر پورچ میں روکی اور پھر وہ دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ بلیک زیرو اور ٹائیگر بھی نیچے اترے۔

اُسی لمحے برآمدے میں موجود ایک دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا آدمی باہر نکل آیا۔ وہ بڑے غور سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا۔ جیسے انہیں پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو۔

"منیجر سے ملاقات ہو سکتی ہے مسٹر"۔۔۔ عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"منیجر صاحب دارالحکومت گئے ہوئے ہیں"۔۔۔ اس آدمی نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسسٹنٹ منیجر یا اس قسم کا کوئی بھی عہدیدار ہو"۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ چیف سپروائزر سے آپ کی ملاقات ہو سکتی ہے اور وہ میں ہوں۔ میرا نام البرٹ ہے۔ فرمایئے"۔۔۔ اس آدمی نے بڑے طنزیہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہمیں کمرے چاہئیں۔ لیکن نچلی منزل میں"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس کے لئے منیجر سے ملنے کی کیا ضرورت ہے۔ سامنے استقبالیے میں چلے جایئے۔ وہاں نائٹ کلرک رانسن موجود ہے۔ وہ آپ کو آپ کی مرضی کے کمرے الاٹ کر دے گا" البرٹ نے کہا۔ اور عمران سر ہلاتا ہوا اس راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ جس طرف البرٹ نے اشارہ کیا تھا۔ البرٹ البتہ وہیں کھڑا رہا۔ وہ ان کے عقب میں نہ آیا تھا۔ استقبالیہ کمرہ کچھ زیادہ بڑا نہ تھا۔ وہاں ایک لمبا سا کاؤنٹر تھا۔ جس کے

ساتھ ہی سیڑھیاں اوپر کو جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ کاؤنٹر پر ایک گنجے سر اور لمبی لمبی مونچھوں والا نوجوان موجود تھا۔ جیسے ہی یہ کمرے میں داخل ہوئے اس کی تیز نظریں ان پر جم گئیں۔ عمران نے محسوس کیا کہ وہ خاصا چوکنا اور محتاط نظر آ رہا ہے۔

"تین کمرے نچلی منزل میں"۔۔۔ عمران نے کاؤنٹر پر پہنچ کر سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کتنے دنوں کے لئے"۔۔۔ کاؤنٹر کلرک نے قدرے کرخت لہجے میں پوچھا۔

"فی الحال ایک روز کے لئے۔ اگر ہمیں سپاٹ پسند آ گیا تو مدت میں اضافہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ لیکن پہلے ہمیں کمرے دکھاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ تم ہمارے لئے مرغیوں کے ڈربے الاٹ کر دو" عمران کا لہجہ خاصا سخت تھا۔

"ٹھیک ہے پہلے دیکھ لیں"۔۔۔ کاؤنٹر کلرک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی میز پر رکھی ہوئی ایک گھنٹی کو زور سے بجایا دوسرے لمحے کمرے کی شمالی دیوار میں موجود ایک بند دروازہ کھلا اور دو مضبوط جسموں والے نوجوان اندر داخل ہوئے۔

"یس رانسن"۔۔۔ ان دونوں نے غور سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کاؤنٹر کلرک سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"صاحبان کو نچلی منزل کے تمام خالی کمرے دکھا لاؤ"۔۔۔

راٹسن نے کہا۔
"آئیے صاحب" ــــ ان دونوں نے کہا اور ایک طرف موجود راہداری کی طرف مڑ گئے۔ راہداری آگے جا کر ایک اور طویل راہداری میں مل جاتی تھی۔ اور اس راہداری میں دائیں بائیں کمروں کے دروازے تھے جن پر نمبر لگے ہوئے تھے۔
"یہاں کوئی سپیشل روم بھی ہے" ــــ عمران نے پوچھا۔
"جی ہاں۔ ایک ہے۔ لیکن وہ اس وقت بک ہے" ــــ ایک آدمی نے لاپرواہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے آگے بڑھ کر ایک کمرے کا دروازہ کھولا اور پھر ایک طرف ہٹ گیا۔
"دیکھ لیجئے" ــــ اس نوجوان نے کہا اور عمران اندر داخل ہو گیا۔ جب کہ بلیک زیرو اور ٹائیگر باہر ہی رکے رہے۔ کمرہ خاصا بڑا تھا۔ اور کافی خوبصورت انداز میں سجا ہوا تھا عمران نے غور سے کمرے کو دیکھا اور پھر واپس باہر آ گیا۔
"ٹھیک ہے۔ وہ سپیشل روم کون سا ہے" ــــ عمران نے کہا۔
"وہ سب سے آخر میں ہے" ــــ اس آدمی نے بڑے لاپرواہ سے لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا۔ وہ سب دوبارہ کاؤنٹر پر پہنچ گئے۔ راٹسن نے باقاعدہ رجسٹر نکالا۔ تین کمرے جو ایک دوسرے سے ملحقہ تھے۔ انہیں باقاعدہ الاٹ کئے۔ پچاس ڈالر فی کمرے کے لحاظ سے کرایہ وصول کیا اور پھر تین

کمروں کی چابیاں ان کے حوالے کر دیں۔ وہ واقعی ایک پیشہ ور کاؤنٹر کلرک ہی لگ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد عمران اپنے ــــ
سمیت اُس کمرے میں پہنچ گیا جس کمرہ دام بلیک بے اختیار
عمران نے اندر داخل ہوتے ہی سر
جدید قسم کا گائیگر نکالا اور کمرے میں نے جم مار کر سے فون پر بات
لیکن کمرہ اور باتھ روم کہیں بھی گئے ہیں کہ آخر اس نے تمہاری
قدرے حیران سا نظر آنے لگا۔ کھوج کیسے لگایا ہے۔ جب
"یہاں تو حالات ہر لحاظ سے معمول پر تھے۔۔۔ اور اس نے
کال کیوں کچھ نہیں کر رہے" ــــ عمران نے حیرت بھرے
میں کہا اور ایک بار پھر جیب سے بی۔ ٹو ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ جو وہ کار سے اترنے سے پہلے جیب میں ڈال چکا تھا۔ لیکن اس بار بھی دونوں گروپس میں سے کسی نے بھی کال کچھ نہ کی۔
"چلو چھوڑو۔ ہمیں بہرحال اپنا کام کرنا ہے۔ آؤ اس سپیشل روم کو تلاش کریں" ــــ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اُسے دوبارہ جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔ لیکن پھر اس سے پہلے کہ وہ دروازے کی طرف قدم بڑھاتا اچانک کمرے کی چھت سے نیلے رنگ کی تیز روشنی کا جھماکہ سا ہوا۔ اور عمران کا ذہن اتنی تیزی سے تاریک ہو گیا کہ کیمرے کا شٹر بھی شاید اس قدر تیز رفتاری سے بند نہ ہوتا ہو گا۔ پھر ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی آہستہ آہستہ غائب ہونی شروع ہو گئی۔ بالکل ایسے جیسے تاریک چادر آہستہ آہستہ سرکتی جا رہی ہو۔ اور جب تاریکی مکمل طور پر

غائب ہوئی تو عمران کی آنکھیں خودبخود ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔
ہر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے اس کے لبوں پر ہلکی
موجود راہداری کی طرف گئی۔ کیونکہ وہ کمرے کے فرش پر پڑا
طویل راہداری میں مل جاتی تھی۔ ہی اس کے سارے ساتھی بھی
کمروں کے دروازے تھے جو ۔ لیکن وہ سب بدستور بے ہوش
"یہاں کوئی سپیشل روم بھی کے دروازے، کھڑکی۔ اور
"جی ہاں۔ ایک ہے۔ لیکن۔ چھت بھی کافی اونچی تھی۔ اور بالکل
ایک آدمی نے لامحہ کے درمیان موجود ایک بلب میں سے سرخ
اور عملی تیز روشنی کے مسلسل جھماکے سے ہو رہے تھے۔ اور
چند لمحوں بعد عمران نے ٹائیگر کی آنکھیں کھلتے ہوئے دیکھیں۔
پھر اسی طرح یکے بعد دیگرے سارے ساتھی ہوش میں آتے
گئے کہ سب سے آخر میں پرنسز ڈلنی ہوش میں آئی۔ عمران نے
چیک کر لیا تھا کہ ان کے لباسوں کی تمام جیبیں خالی تھیں۔
کلائیوں سے گھڑیاں بھی اتار لی گئی تھیں۔
"اوہ۔ ہمارے ساتھ واقعی عجیب حرکت ہوئی ہے۔ ہم بیٹھے
ہوئے تھے کہ اچانک ہمارے سروں پر ایک درخت سے
تیز روشنی ہم پر پڑی۔ اور اس کے بعد ہمیں یہاں ہوش آیا ہے"
جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ یہی بات صفدر نے بھی
بتائی اور عمران نے سر ہلا دیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے
درمیان مزید کوئی بات چیت ہوتی ان کے سامنے والی دیوار
یک لخت رنگ بدلنے لگی۔ اور وہ سب چونک کر اس دیوار

کو دیکھنے لگے۔ چند لمحوں بعد آدھی سے زیادہ دیوار شفاف شیشے
جیسی ہو گئی اور اس کی دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ نظر آنے
لگا۔ جس کے درمیان ایک میز پر ایک مستطیل مادام بلیک بے اختیار
تھی۔ اور اس کے پیچھے ایک
وہ اس کمرے کا جائزہ لے رہے پہلے ہی انہوں نے جم مار کمرے فون پر بات
طرف والے کمرے کی سائیں سوچ رہی ہیں کہ آخر اس نے تمہاری
نوجوان اور خوب صورت لڑکی جس کے کھوج کیسے لگایا ہے۔ جب
لباس تھا۔ کمرے میں داخل ہوئی اور بڑے باوقار انداز اور اس نے
کی طرف بڑھنے لگی۔
"یہی کرسٹائن ہے۔ مادام بلیک" ___ ڈلنی کی سہمی ہوئی تھا۔
آواز سنائی دی اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا کا کھوج نکالا۔
"لیکن ہم سے جو مادام بلیک ٹکرائی تھی وہ تو دہالہ تمہارے
س وحرکت بیٹھی ہوئی تھی" ___ تنویر نے چونک کر کہا اُسے تمہاری
سے پہلے کہ اس کی بات کا کوئی جواب دیتا مادام بلیک نے
کرسی پر بیٹھ کر سامنے رکھی ہوئی مشین کے کئی بٹن دبائے۔ ایک
س کے ساتھ ہی اس کی آواز کمرے میں گونج اٹھی۔
"میں مادام بلیک پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان اور
پرنسز ڈلنی کو اپنی رہائش گاہ پر خوش آمدید کہتی ہوں" ___ مادام
بلیک کے لہجے میں بے پناہ طنز تھا۔
"شکریہ کرسٹائن عرف مادام بلیک۔ لیکن تمہیں ہم مہمانوں
کی آمد کی اطلاع کیسے مل گئی۔ حالانکہ ہم تو تمہیں سرپرائز دینا

چاہتے تھے "۔۔۔ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہو۔
ے اور مادام بلیک بے اختیار ہنس پڑی۔

موجود راہداری کی طرف ۔ میں سپرائز دینے میں کامیاب ہو جاتے
طویل راہداری میں بھاگتے ہی اس نے ب پرنسز ڈنسی سمیت آرک یو
کمروں کے دروازے تھے جن ۔ لیکن وہ ۔ مقامی سیکرٹ سروس سے

" یہاں کوئی سپیشل روم بھی ۔ کے ۔ ن آمد کی اطلاع دے دی۔
" جی ہاں ۔ ایک ہے ۔ لیکن ۔ ہی میں فوراً حرکت میں آگئی ۔ پہلے تو
ایک آدمی نے فوری ہلاک کرنے کے احکامات دے دیئے
اور عملے اور اپنے آدمی ہوٹل پیراڈائز کے گرد پھیلا دیئے ۔ لیکن پھر مجھے
چند لمحوں بعد ۔ ات ملیں کہ تم تین گروپوں میں تقسیم ہو کر باقاعدہ منصو
پھر اسی طرح کے ۔ رہے ہو ۔ تمہاری تفصیلی منصوبہ بندی بھی جم مار
گئے کہ سب سے پہنچا دی مجھے تم لوگوں کی منصوبہ بندی اس ق
چیک کر لیا تھا کہ میں نے سوچا کہ تم لوگوں کی موت سے پہلے تم سے
کلائیوں سے گ ۔ ات ضرور ہونی چاہیئے ۔ چنانچہ میں نے اپنے آدمیوں
" اوہ ۔ ۔ منصوبہ بندی کی ہدایات دے دیں ۔ اور اس طرح تم لوگ
ہو ۔ یہاں اطمینان اور سکون سے پہنچ گئے "۔۔۔ مادام بلیک نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" چلو شکر ہے ۔ ایک ذہنی بوجھ تو ہلکا ہوا "۔۔۔ عمران نے
اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" بوجھ ۔۔۔ کیسا بوجھ "۔۔۔ مادام بلیک نے چونک کر حیرت
بھرے لہجے میں پوچھا۔

" یہی کہ ہماری یہاں موجودگی مقامی سیکرٹ سروس کی وجہ سے
ہے ۔ اس میں تمہاری اپنی ہوشیاری کا عمل دخل نہیں ہے "۔۔۔
عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔ اور مادام بلیک بے اختیار
قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

" تمہیں ہوش میں لانے سے پہلے میں نے جم مار کر سے فون پر بات
کر کے اس بات کی تفصیلات پوچھی ہیں کہ آخر اس نے تمہاری
یہاں آمد اور اس قدر تفصیلی پلاننگ کا کھوج کیسے لگایا ہے جب
کہ مجھے اس بارے میں واقعی کچھ معلوم نہ ہو سکا تھا ۔ اور اس نے
مجھے بتایا کہ تم جس کار میں آرک میوزیم میں گئے تھے ۔ یہ وہی کار تھی
جس کے ذریعے تم نے دانش کو اس کے کلب سے اغوا کیا تھا ۔
س کار کی مدد سے انہوں نے تمہاری رہائش گاہ کا کھوج نکالا ۔
ور پھر وہاں اس نے کوئی ڈی ۔ ٹائپ ڈکٹا فون چھپا کر تمہارے
رمیان ہونے والی ساری بات چیت سنی ۔ اس طرح اسے تمہاری
منصوبہ بندی کا بھی علم ہو گیا ۔ جس کی اطلاع اس نے مجھے دے
ی ۔ اس کے بعد اس نے ڈکٹا فون سے ملنے والی آوازیں ایک
خصوص کمپیوٹرائزڈ آلے میں فیڈ کر دیں ۔ اسے وہ بلوم کہتا ہے ۔ یہ
وم فیڈ شدہ آواز کو دو میل کی رینج میں فضا سے کیچ بھی کر لیتا ہے
ور بولنے والے کی جگہ کی نشاندہی بھی کر دیتا ہے ۔ اس طرح وہ
یک کار میں بیٹھ کر کافی فاصلے پر تمہارے پیچھے آتا رہا ۔ اور راستے
ں ہونے والی تمہاری بات چیت بھی سنتا رہا ۔ تمہیں مارک بھی کرتا
ہا ۔ اس کا خیال تھا کہ شاید یہاں خوفناک ہنگامہ ہو گا ۔ فائرنگ

ہو گی۔ لیکن جب اس نے تم کو اطمینان سے ہوٹل میں جاتے اور پھر وہاں کوئی ہنگامہ نہ ہوتے دیکھا تو وہ بے حد حیران ہوا۔ اور اسی حیرت کی وجہ سے اس نے دوبارہ مجھ سے رابطہ قائم کیا۔ حالانکہ پہلے وہ مجھ سے ناراض ہو گیا تھا۔ لیکن اب اس نے مجھ سے صلح کر لی ہے۔ کیونکہ میں نے اس کی بات کنگ آف آرک سے کرا دی ہے۔ اور کنگ آف آرک نے اُسے بتا دیا ہے کہ میرا تعلق آرک لینڈ کی خصوصی ایجنسی ہی سے ہے۔ اور میں اس ایجنسی کی چیف ہوں۔ اس طرح میں کوئی مجرم نہیں ہوں۔ اُس کی طرح عہدیدار ہوں۔ بہرحال اس نے مجھے تمہاری آمد کی اطلاع دے کر اس تمہاری تمام منصوبہ بندی سے آگاہ کر کے خاصا بڑا احسان کیا ہے۔ اس لئے اس احسان کے بدلے میں جم مارکم کے ساتھ میں نے ایک معاہدہ کیا ہے۔ کہ تمہاری لاشیں میں اس کے حوالے کر دوں گی۔ اور وہ انہیں اپنے طور پر کنگ آف آرک لینڈ کے سامنے پیش کرے گا۔ اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ اس کا کارنامہ بن جائے گا"۔۔۔ مادام بلیک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔ اب اُسے معلوم ہوا تھا کہ وہ کسی جدید ترین ہتھیار کمپیوٹر بلوم کا شکار ہوئے ہیں۔

" اس کا تو مطلب ہوا کہ فلاسٹر جیسا خوف ناک ہتھیار کنگ آف آرک لینڈ کی سرکردگی میں تیار ہو رہا ہے۔ حالانکہ میرا خیال تھا کہ یہ اسرائیل اور دنیا کی دوسری یہودی تنظیموں کی سرپرستی میں تیار ہو رہا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

" ہتھیار۔۔۔ کیسا ہتھیار"۔۔۔ مادام بلیک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" مصنوعی سورج۔ جو لامحدود توانائی کا کنٹرولڈ ذخیرہ ہو گا"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔ اور مادام بلیک اس بار بُری طرح چونک پڑی۔

" اوہ۔ تمہیں اس کی تفصیلات کا کیسے علم ہو گیا"۔۔۔ مادام بلیک کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

" چھوڑو مادام بلیک۔ مجھے تو یہ بھی علم ہے کہ تمہاری اس رہائش گاہ سے نکسوما جزیرے تک جانے کا ایک خفیہ راستہ بھی موجود ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ خواہ مخواہ تمہارے انتہائی قیمتی ہیڈ کوارٹر کو کیوں تباہ کیا جائے۔ یہیں سے کیوں نہ براہِ راست جزیرے کی سیر کے لئے جایا جائے۔ کیا تم یہ مہربانی کر سکتی ہو"۔۔۔ عمران نے اندھیرے میں تیر چلاتے ہوئے کہا۔ یہ بات اس نے اپنے ذاتی تجربے کی بنا پر کر دی تھی۔ کیونکہ ایسے راستے عام طور پر ایسی مجرم تنظیموں کے چیف اپنی رہائش گاہ میں ضرور رکھتے ہیں۔

" اوہ اوہ۔ کمال ہے۔ تم تو واقعی انتہائی حیرت انگیز آدمی ثابت ہو رہے ہو۔ اس راستے کا علم تو سوائے میری ذات کے اور کسی کو بھی نہیں ہے۔ حتیٰ کہ میرا شوہر بھی اس راستے سے واقف نہیں ہے"۔۔۔ مادام بلیک حیرت کے مارے بے اختیار کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ایسے راستے شوہر بے چارے سے تو ویسے بھی خفیہ رکھے جاتے ہیں۔ البتہ محبوب کی بات دوسری ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور مادام بلیک کا حیرت بھرا چہرہ اب حیرت کی شدت سے مکمل طور پر بگڑ سا گیا۔

"اوہ اوہ۔ تم اس حد تک باخبر ہو۔ مگر یہ کیسے ممکن ہے۔ ایسا تو ناممکن ہے"۔۔۔۔ مادام بلیک کی حالت دیکھنے والی تھی۔

"مادام بلیک۔ اگر تمہارا خیال یہ ہے کہ ہم بس منہ اٹھائے یہاں چلے آئے تھے اور اب تم ہمیں ہلاک کر کے ہماری لاشوں پر دنیا کو تسخیر کرنے کا جشن مناؤ گی تو تم یہ باتیں اپنے ذہن سے نکال دو۔ جم مارکر بے چارے کو تو ابھی سیکرٹ ایجنسی کی ابجد سے بھی واقفیت نہیں ہے۔ وہ تو آخری لمحے تک یہی سمجھتا رہا کہ شاید وہ انتہائی خفیہ طور پر ہماری نگرانی کر رہا ہے اور ہمیں اس کی نگرانی کا علم نہیں ہے۔ حالانکہ ہمیں اُس وقت اس کا علم ہو گیا تھا جب ڈکٹا فون لگایا گیا تھا۔ اگر تمہیں یقین نہ آ رہا ہو۔ تو جم مارکر کے اس آدمی کو بلا کر پوچھ لو۔ جس بے چارے نے یہ ڈکٹا فون لگایا تھا۔ اُسے تو اتنا علم بھی نہ تھا کہ ایسے ڈکٹا فون اگر گن سے فائر کئے جائیں تو وہ کافی دیر تک مخصوص ٹون دیتے رہتے ہیں اور یہ ٹون اس قدر بلند ہوتی ہے کہ شاید بہرہ بھی اسے آسانی سے سن لے۔ ہمارا اصل مقصد تو دنیا اور بالخصوص مسلم دنیا کو تمہارے اس مصنوعی سورج کی ہلاکت سے محفوظ رکھنا ہے اور ظاہر ہے ہمارا یہ مقصد صرف تمہاری رہائش گاہ پر ریڈ کرنے

سے تو حاصل نہیں ہو سکتا۔ ہم نے نکسوما کے زیر زمین فلاسٹر پروجیکٹ کے سپر ماسٹر کمپیوٹر کی بنیادی کی کو ایکسٹرا سے تبدیل کرنے کا کام شروع کر رکھا ہے۔ اور اب تو یہ کام تقریباً مکمل ہونے والا ہوگا۔ اس کے بعد تم اور تمہارا شوہر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مصنوعی سورج تو ایک طرف اصلی سورج کو دیکھنے سے بھی محروم ہو جائے گا۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ ٹی۔ ایس۔ ٹی مرد کم از کم مجھے نہیں روک سکتی"۔۔۔۔ عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ وہ اب اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔

"اوہ۔ تم حیرت انگیز طور پر خطرناک آدمی ہو۔ تم تو ٹی۔ ایس۔ ٹی سے بھی واقف ہو۔ حالانکہ میرا خیال تھا کہ بیرونی دنیا ابھی اس سے واقف ہی نہیں ہے۔ بہرحال اب یہ طے ہے کہ تمہاری زندگی کا ہر لمحہ ہمارے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ اس لئے تمہاری فوری موت ضروری ہے"۔۔۔۔ مادام بلیک نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے مشین پر جھکی اور اس کا ہاتھ سامنے رکھی ہوئی مشین کی طرف بڑھا ہی تھا کہ یک لخت عمران اپنی جگہ سے اس طرح اچھلا جیسے کوئی گیند پوری قوت سے زمین سے ٹکرانے کے بعد ہوا میں اوپر کو اچھلتی ہے۔ اور عمران کے اس طرح اچھلنے کی وجہ سے مادام بلیک نے بے اختیار سیدھے ہو کر سر اوپر کو اٹھایا ہی تھا کہ عمران کا جسم بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے اس شفاف شیشے کی طرف بڑھا۔ اس کے دونوں پیر جڑے ہوئے

تھے۔ اور اس نے ٹانگوں کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ کر اس طرح اکڑایا ہوا تھا جیسے وہ انسانی ٹانگوں کی بجائے لکڑی کا کوئی شہتیر ہو۔ پلک جھپکنے میں اس کے دونوں پیر اس شفاف شیشے سے ٹکرائے اور اس کے ساتھ ہی زوردار دھماکہ ہوا اور شیشہ یک لخت غائب ہو گیا۔ اور عمران کا فضا میں تیرتا ہوا جسم سیدھا حیرت سے آنکھیں پھاڑے مادام بلیک کے جسم سے ٹکرایا اور دوسرے لمحے مادام بلیک بُری طرح چیختی ہوئی اچھل کر کرسی سمیت پیچھے عقب میں جا گری۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران نے یک لخت قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ سیدھا کھڑا ہو چکا تھا۔ اُسی لمحے ٹائیگر اور صفدر دونوں ہی اچھل کر عمران کی طرح اڑتے ہوئے درمیانی خلا پار کر کے اس چھوٹے کمرے میں پہنچ چکے تھے۔ مادام نے نیچے گرتے ہی قلابازی کھا کر اٹھنا ہی چاہا تھا کہ عمران کی لات حرکت میں آئی اور مادام بُری طرح چیختی ہوئی اچھل کر سائیڈ دیوار سے ایک دھماکے سے ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی وہ گٹھڑی کی صورت میں اکٹھی ہو کر وہیں دیوار کی جڑ میں گری اور پھر ساکت ہو گئی۔ اس دوران دوسرے کمرے میں موجود باقی ساتھی بھی اچھل کر اس چھوٹے کمرے میں پہنچ گئے۔ سب سے آخر میں پرنسز ڈلنی اندر آئی۔

"یہ ــــ یہ تم نے کیسے کر لیا۔ یہ شیشہ۔ یہ تو بالکل غائب ہو گیا ہے" ــــ پرنسز ڈلنی کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"مجھے جادو آتا ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور

پھر تیزی سے وہ اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ بھاری ساخت کا تھا۔ عمران نے ایک لمحے کے لئے دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا اور پھر ایک زوردار جھٹکے سے اس نے دروازے کو اندر کی طرف کھولا اور اس کے ساتھ ہی ایک لمبا تڑنگا آدمی بُری طرح چیختا ہوا اور فضا میں اڑتا ہوا کمرے کے فرش پر ایک دھماکے سے آگرا۔ دوسرے لمحے تنویر کی لات گھومی۔ اور نیچے گر کر بے اختیار اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا آدمی ایک کربہہ چیخ مار کر دوبارہ زمین پر گرا۔ اور ساکت ہو گیا۔ تنویر کی بھرپور لات اس کی ناک کے اوپر پڑی تھی۔ اس کا نہ صرف ناک پچک گیا تھا بلکہ اس سے خون جیسے فوارے کی طرح پھوٹ پڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں موجود مشین گن جو اس کے اس طرح فضا میں اٹھنے کی وجہ سے اس کے ہاتھ سے نکلی تھی۔ سیدھی بلیک زیرو کے ہاتھوں میں جا پہنچی تھی۔

"خرم اور تنویر۔ باہر جا کر چیک کرو کہ اگر باہر راہداری میں اور کوئی موجود ہو تو انتہائی خاموشی سے اُسے بے ہوش کر کے اسلحے سمیت یہاں لے آؤ۔ مگر زیادہ دور مت جانا۔ جلدی کرو" عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور دوسرے لمحے بلیک زیرو اور تنویر تیزی سے دروازے کی طرف لپکے۔

عمران نے آگے قدم بڑھا کر اس آدمی کی گردن پر اپنا بوٹ رکھا اور ساتھ ہی ٹانگ کو مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر حرکت دی۔ تو اس آدمی کا جسم یک لخت اس طرح تڑپا جیسے

پانی سے نکل کر مچھلی تڑپتی ہے۔ اس کے منہ سے کریہہ چیخ نکلی۔ اور وہ ہوش میں آ گیا۔ ہوش میں آتے ہی اس آدمی کے دونوں بازو بجلی کی سی تیزی سے اٹھے اور اس نے عمران کی ٹانگ پر دونوں طرف سے کھڑی ہتھیلیاں مارنی چاہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا نچلا جسم بھی تیزی سے فضا میں بلند ہوا لیکن عمران نے لات کو اور زیادہ گھما دیا اور دوسرے لمحے اس کے دونوں بازو اور اکٹھی ہو کر اوپر کو اٹھتی ہوئیں دونوں ٹانگیں ایک دھماکے سے نیچے فرش پر گریں اور ساکت ہو گئیں۔ اس آدمی کے حلق سے خرخراہٹ کی آواز نکلنے لگی۔ اُسی لمحے دروازہ کھلا۔ اور تنویر ایک اور آدمی کو کاندھے پر اٹھائے اندر داخل ہوا۔

" صرف یہی ایک آدمی راہداری کے آخر میں موجود تھا " ___ تنویر نے اندر داخل ہو کر اُسے نیچے فرش پر اچھالتے ہوئے کہا وہ آدمی مردہ تھا۔ اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹی ہوئی تھی۔

" اب اس کی تلاشی بھی لے لو۔ شاید کوئی کام کی چیز مل جائے " عمران نے چہرہ موڑ کر کہا۔ اور تنویر اس آدمی پر جھک گیا۔

" ہاں۔ تم بولو۔ کیا نام ہے تمہارا " ___ عمران نے لات کو واپس موڑتے ہوئے کہا۔ اور نیچے پڑا ہوا آدمی جس کے ہونٹوں کے کناروں سے اب خون کے بلبلے سے پھوٹنے لگے تھے موت کی آخری سرحد پر پہنچا ہوا چہرہ تیزی سے بحال ہونے لگ گیا۔

" بولو۔ ورنہ اس بار شہ رگ مکمل طور پر کچل دوں گا " ___

عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

" مم ___ میرا نام ٹامی ہے۔ ٹامی " ___ اس آدمی کے حلق سے بھنچی بھنچی سی آواز نکلی۔

" یہاں رہائش گاہ پر کتنے محافظ ہیں۔ جلدی بتاؤ " ___ عمران نے دوسرا سوال کیا۔

" پپ ___ پپ ___ پانی۔ پانی پلا دو۔ میں مر جاؤں گا " ___ اس آدمی نے انتہائی تکلیف بھرے انداز میں کراہتے ہوئے کہا۔

" پہلے میرے سوالوں کے جواب دو۔ جتنی جلدی جواب دو گے اتنی جلدی ہی پانی مل جائے گا " ___ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" بب ___ بب ___ بارہ آدمی " ___ ٹامی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ تکلیف کی بے پناہ شدت سے بے ہوش ہو گیا۔ اور عمران نے ناک چڑھاتے ہوئے لات کو ایک جھٹکے سے گھما دیا۔ ٹامی کے جسم نے ایک جھٹکا کھایا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔ آنکھیں بے نور ہو گئیں۔

" ایک مشین پسٹل بھی ہے " ___ تنویر نے دوسرے مردہ آدمی کی اندرونی جیب سے ایک مشین پسٹل نکالتے ہوئے کہا۔

" اوکے۔ دو مشین گنیں اور ایک مشین پسٹل دس افراد کے لئے کافی ہیں " ___ عمران نے کہا۔

" صفدر۔ تم مشین پسٹل لے کر ان کے ساتھ ہو جاؤ۔ ٹائیگر اور کیپٹن شکیل فی الحال خالی ہاتھ ہی ساتھ جائیں گے۔ ٹامی کے بقول یہاں بارہ آدمی ہیں۔ ان میں سے یہ دو تو ختم ہو گئے۔ اب باقی دس کا خاتمہ ضروری ہے۔ تاکہ ہم مادام بلیک سے فلاسٹر کے بارے میں اطمینان سے تفصیلات معلوم کر سکیں۔ لیکن یہ سارا کام انتہائی ہوشیاری سے ہونا چاہیئے۔ جاؤ "۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور صفدر نے تنویر کے ہاتھ سے مشین پسٹل جھپٹا اور ٹائیگر اور کیپٹن شکیل ویسے ہی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ ان کے باہر جانے کے بعد عمران مادام بلیک کی طرف متوجہ ہو گیا۔ جو ابھی تک گھڑی بنی دیوار کی جڑ میں پڑی ہوئی تھی۔ اور جولیا اس کے سر پر انتہائی چوکنے انداز میں کھڑی تھی۔ جب کہ پرنسز ڈنسی دیوار سے پشت لگائے اس طرح کھڑی تھی جیسے وہ کوئی ننھی سی بچی ہو جو اتفاقاً کسی جادوئی محل میں آ گئی ہو۔ اور اب حیرت سے وہاں ہونے والے تماشوں کو دیکھ رہی ہو۔ عمران نے جس بے رحمانہ انداز میں ٹامی کی شہ رگ کچل دی تھی اس کے بعد پرنسز ڈنسی کی آنکھوں میں خوف کے آثار ابھر آئے تھے۔

" اسے پہلے باندھ دو جولیا اور پھر ہوش میں لے آؤ "۔۔۔۔ عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کس سے باندھوں۔ یہاں کوئی رسی بھی نظر نہیں آ رہی "۔۔۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" اس لئے تو مشرقی عورتیں رسی نما دوپٹہ اپنے پاس رکھتی ہیں۔ تاکہ بوقت ضرورت شوہر کو باندھنے میں آسانی ہو "۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جولیا نے ہونٹ بھینچ لئے۔

" تم نے یہ شیشہ کیسے غائب کر لیا۔ کیا واقعی تم جادو جانتے ہو "۔۔۔۔ پرنسز ڈنسی کے ذہن میں شاید ابھی تک وہی پوائنٹ اٹکا ہوا تھا۔ کہ آخر عمران نے کس طرح یہ شیشہ غائب کیا تھا۔ جب کہ بظاہر اس نے کوئی ہتھیار بھی استعمال نہ کیا تھا۔

" پرنسز ڈنسی۔ مجھے معلوم تھا کہ مادام بلیک سائنس کی بڑی رسیا ہے۔ اس لئے لازماً اس نے یہاں قدم قدم پر سائنسی آلات نصب کئے ہوئے ہوں گے۔ اور ایسے ہی آلات میں یہ شیشے بھی شامل ہیں۔ اور جدید دور میں جو شیشے بنائے جا رہے ہیں وہ پہلے والے شیشوں سے قطعی مختلف ہوتے ہیں۔ یہ شیشہ دیکھتے ہی میں سمجھ گیا کہ یہ ٹی۔ ایس۔ ڈی ٹائپ شیشہ ہے۔ ٹی۔ ایس۔ ڈی شیشہ دراصل گیس سے بنایا جاتا ہے۔ اس میں سیلکاریت قطعی استعمال نہیں ہوتی۔ ٹی۔ ایس۔ ڈی شیشہ ویسے تو فولاد سے بھی زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔ اور اس پر ایٹم بم بھی اثر نہیں کرتا۔ لیکن ٹی۔ ایس۔ ڈی گیس سے بنے ہوئے شیشوں میں ایک زبردست خامی ہوتی ہے کہ جیسے ہی اس سے سافٹ لیدر چھو جائے اس کی سختی ختم ہو جاتی ہے اور یہ دوبارہ گیس بن کر غائب ہو جاتا ہے اور آج کل جو جوتے بن رہے ہیں ان کے تلے تو ہارڈ لیدر کے ہی بنتے ہیں لیکن مضبوط گرپ کے لئے تلے میں سافٹ لیدر

کے ابھرے ہوئے پوائنٹس خاص طور پر لگائے جاتے ہیں۔ چنانچہ جیسے ہی میرے جوتے کے تلے پر بنے ہوئے بے شمار سافٹ لیدر پوائنٹس پوری قوت سے ٹی۔ ایس۔ ٹی کے بنے ہوئے اس شیشے سے ٹکرائے ٹی۔ ایس۔ ٹی جسے مخصوص کیمکلز کے ذریعے ٹھوس حالت میں لایا گیا تھا ایک جھپکنے میں دوبارہ گیس بن کر غائب ہو گئی "۔۔۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ایک پیر اوپر اٹھا کر جوتے کا تلا بھی دکھا دیا۔

" کمال ہے۔ کیا تم سائنسدان ہو۔ کیا اس مادام بلیک کو اس کا علم نہ تھا "۔۔۔ پرنسز ڈلنسی کی حیرت اور زیادہ بڑھ گئی۔

" اگر پتہ ہوتا تو وہ سب سے پہلے میرے جوتے اتارتی۔ لیکن اس نے جیبوں سے اسلحہ نکالنے اور کلائی سے گھڑی اتار لینے کو ہی کافی سمجھا۔ اب اُسے کیا معلوم کہ ہمارے مشرق میں جوتوں کا استعمال زیادہ ہوتا ہے۔ زیادہ تر کھائے جاتے ہیں۔ البتہ کبھی کبھار مارنے کی ناکام کوشش بھی ہو جاتی ہے "۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پرنسز ڈلنسی بے اختیار ہنس پڑی۔

اُسی لمحے مادام بلیک کے جسم میں حرکت پیدا ہونے لگی تو عمران نے پھرتی سے اپنی بیلٹ کھولی اور دوسرے لمحے اس نے بجلی کی سی تیزی سے مادام کے جسم کو الٹ کیا۔ اور اس کے دونوں بازو عقب میں کر کے اپنی بیلٹ سے باندھ دیئے۔ اس کے انداز میں اس قدر تیزی تھی کہ جولیا اور ڈلنسی سوائے دیکھنے کے اور کچھ کر ہی نہ سکیں۔

" تم نے پہلے اپنی بیلٹ کیوں نہیں دی تھی "۔۔۔ جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" میں نے تو اس بیلٹ کے لئے ایک ہی کا انتخاب کر رکھا تھا لیکن چلو وہ نہ سہی یہ سہی "۔۔۔ عمران نے سیدھے ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ اور جولیا نے بے اختیار منہ دوسری طرف کر لیا۔ اس نے عمران کے اس بظاہر مبہم سے فقرے کا مطلب بخوبی سمجھ لیا تھا۔ جب کہ ڈلنسی کی نظریں سوالیہ تھیں۔ ظاہر ہے اُسے عمران کا یہ فقرہ کہاں سمجھ میں آسکتا تھا۔ اُسی لمحے مادام بلیک کے حلق سے کراہ نکلی۔ اس کی آنکھیں کھل گئی تھیں۔ اور وہ اب حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔ دوسرے لمحے اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی۔

" جولیا۔ مادام کو سہارا دے کر دیوار کے ساتھ بٹھا دو۔ آخر یہ ہماری میزبان ہے "۔۔۔ عمران نے جولیا سے کہا اور جولیا نے جھک کر مادام کے دونوں بازو پکڑے اور اُسے پلک جھپکنے سے کھینچ کر دیوار کے ساتھ اس کی پشت لگا کر بٹھا دیا۔

" تت ۔۔۔ تت ۔۔۔ تم نے ٹی۔ ایس۔ ٹی کو کیسے کراس کر لیا۔ وہ تو ناقابل تسخیر تھی "۔۔۔ ہوش میں آتے ہی مادام بلیک نے بھی پرنسز ڈلنسی کی طرح پہلا سوال یہی کیا۔

" ابھی میں پرنسز ڈلنسی کو بتا چکا ہوں کہ مشرقی مرد جوتوں کا استعمال کچھ ضرورت سے زیادہ ہی کرتے ہیں۔ اور یہ کمال بھی میرے جوتوں کا ہے۔ کہ اس نے تمہارے اس ٹی۔ ایس۔ ٹی گلاس کو دوبارہ

گیس میں تبدیل کر دیا تھا اور میرے شک کو تم پہلے ہی کنفرم کر چکی تھی کہ یہ واقعی ٹی۔ایس۔ٹی ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ مادام کوئی اور جواب دیتی۔کمرے کا دروازہ کھلا اور عمران کے ساتھی اندر آ گئے۔اب ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

"مرد سارے ختم ہو چکے ہیں اور عورتوں کو باندھ دیا گیا ہے" تنویر نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"واہ۔پھر تو دو دو تین تین حصے میں آ جائیں گی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تت ـــ تت ـــ تم نے کیا کیا ہے۔مجھے بتاؤ کیا کیا ہے تم نے" ـــــ مردوں کے ختم ہونے کی بات سن کر مادام بلیک نے دیوار کا سہارا لے کر اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"یہ کمرہ خاصا چھوٹا ہے۔اس لئے مادام کو ساتھ لے لو۔تاکہ کسی بڑے کمرے میں چل کر اس کا ڈیتھ ڈانس اطمینان سے دیکھا جا سکے" ـــــ عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔اور خود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک خاصے بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گئے۔یہ شاید کوئی میٹنگ روم تھا۔کیونکہ یہاں صوفوں کے چار سیٹ پڑے ہوئے تھے۔

"مادام بلیک۔اب اطمینان سے بیٹھ کر میری بات سن لو۔تم بہرحال عورت ہو۔اس لئے میں فی الحال تم سے بات کر رہا ہوں۔ورنہ اگر تمہاری جگہ کوئی مرد ہوتا تو شاید زبان سے زیادہ ہاتھ چلاتا" عمران نے اُسے ایک صوفے پر بیٹھانے کا اشارہ کرتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ ٹھیک ہے کہ تم نے انتہائی حیرت انگیز انداز میں مجھ پر قابو پا لیا ہے۔لیکن اگر تم یہ سوچ رہے ہو کہ مجھ پر قابو پانے کے بعد تم مجھ سے کوئی ایسی معلومات حاصل کر سکو گے۔جس سے تم فلاسٹر کو تباہ کر سکو۔تو یہ تصور بھی اپنے ذہن سے نکال دو۔اور یہ بھی بتا دوں کہ تم زیادہ دیر تک مجھ پر قابو بھی نہ رکھ سکو گے۔میرا نام مادام بلیک ہے" ـــــ مادام بلیک نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے مادام بلیک۔کہ تم نے اپنے ہیڈ کوارٹر میں انتہائی جدید ترین مشینری نصب کر رکھی ہے۔وہاں اگر تم موجود ہوتیں تو شاید منظر اتنی آسانی سے تبدیل نہ ہو سکتا۔لیکن یہ تمہاری رہائش گاہ ہے۔اس لئے یہاں وہ بات نہیں ہو سکتی۔اور جس قدر تم نے یہاں انتظام کر رکھا ہے اس کا حشر تم نے دیکھ ہی لیا ہے۔اس لئے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اگر تم اپنی زندگی چاہتی ہو تو ہم سے مکمل تعاون کرو۔ورنہ دوسری صورت میں تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی بھی توڑی جا سکتی ہے" ـــــ عمران کا لہجہ بے حد سخت ہو گیا تھا۔

" تمہارا جو جی چاہے کر لو۔ تم مجھ سے کچھ حاصل نہ کر سکو گے اور نہ تم فلاسٹر تک پہنچ سکتے ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ میں نے فلاسٹر کی حفاظت کے لئے کچھ نہ کیا ہوگا " ـــــ مادام بلیک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تنویر " ـــــ عمران نے ایک طرف کھڑے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس " ـــــ تنویر نے چونک کر کہا۔

" خنجر ملا ہے تمہیں کہیں سے " ـــــ عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" میں نے ڈھونڈھا ہی نہیں ہے۔ کیوں " ـــــ تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" مادام بلیک کی خوب صورت آنکھیں نکالنی ہیں " ـــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" تو اس کے لئے خنجر کی کیا ضرورت ہے۔ میری انگلی ہی کافی ہے " ـــــ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے صوفے پر بیٹھی ہوئی مادام بلیک کی طرف بڑھا۔ اس کے چہرے پر یکلخت ایسے تاثرات ابھر آئے تھے کہ جیسے اُسے انتہائی من پسند کام مل گیا ہو۔

" رک جاؤ۔ خبردار " ـــــ یک لخت پرنسز ڈنسی نے چیختے ہوئے کہا اور پھر جس طرح بجلی چمکتی ہے۔ اس طرح اس نے ٹائیگر کے ہاتھ سے مشین گن جھپٹی اور اچھل کر چار قدم پیچھے ہٹ گئی۔ پرنسز

نے یہ کام اس قدر پھرتی سے اور اس قدر اچانک کیا تھا کہ ٹائیگر جیسا آدمی بھی بت بنا کھڑا رہا۔

" خبردار۔ میں فائر کھول دوں گی " ـــــ پرنسز ڈنسی نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ پوزیشن ایسی تھی کہ وہ سب اپنے آپ کو بے بس سے محسوس کرنے لگے۔ کیونکہ پرنسز ڈنسی جس انداز میں کھڑی تھی۔ جب تک اس کے ہاتھ سے مشین گن چھینی جاتی۔ وہ آدھے سے زیادہ آدمی ہلاک کر سکتی تھی۔ اور اس وقت کوئی ایسا آدمی یہاں موجود نہ تھا۔ جس کی زندگی کا رسک لیا جا سکتا ہو۔ اس لئے سب کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔

" پرنسز ڈنسی۔ ہم تو صرف مادام بلیک کو دھمکا رہے تھے۔ تم خواہ مخواہ جذباتی ہو رہی ہو " ـــــ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ میں نے تنویر کی آنکھوں میں وحشیانہ چمک دیکھ لی ہے۔ خبردار حرکت نہ کرنا ورنہ ایک لمحے میں سب کو بھون ڈالوں گی۔ کرسٹائن لاکھ بُری سہی لیکن میں اس بات کی اجازت نہیں دے سکتی کہ میرے سامنے اس کی خوب صورت آنکھیں وحشیانہ انداز میں نکال دی جائیں " ـــــ پرنسز ڈنسی نے اُسی طرح ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

" میں کہہ رہا ہوں کہ یہ صرف دھمکی تھی۔ یہ وہی مادام بلیک ہے جو تمہیں ہلاک کرنے میں ایک لمحے کے لئے بھی نہ ہچکچائی تھی " عمران نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"کرسٹائن ۔ اٹھ کر پیچھے آ جاؤ ۔ جلدی کرو ۔ اور سنو ۔ ذرا بھی کسی نے حرکت کی تو میں ٹریگر دبا دوں گی" ——— پرنسز ڈنسی واقعی پاگل ہو رہی تھی ۔ اور مادام بلیک صوفے سے اٹھی اور بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر پرنسز کی طرف دوڑنے لگی ۔ عمران اور اس کے سارے ساتھیوں کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے ۔ پرنسز ڈنسی نے اُسے اس طرح بے بس کر دیا تھا کہ وہ انتہائی کھاگ سیکرٹ ایجنٹ ہونے کے باوجود اس وقت واقعی بے بس ہوئے کھڑے تھے ۔ کیونکہ صرف ایک لمحے کے لئے بھی ٹریگر دبنے کا مطلب آدھے سے زیادہ افراد کی یقینی موت کی صورت میں نکلنا تھا ۔ لیکن اگر مادام بلیک رہا ہو گئی تو پھر سارے افراد کا موت کے منہ میں پہنچ جانا یقینی تھا ۔

"تم انہیں اسی طرح کور کئے رکھو پرنسز ۔ میں اپنے آدمی کو بلا لوں" ——— مادام بلیک نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا ۔ وہ الٹے قدموں چلتی ہوئی پیچھے موجود دیوار کی طرف بڑھ رہی تھی ۔ لیکن ظاہر ہے وہ دیوار کی وجہ سے فرار تو نہ ہو سکتی تھی ۔ اس کے باوجود اس کا اس طرح ایک طرف ہٹ جانا کسی بھی لمحے خطرے کا باعث بن سکتا تھا ۔ اس لئے مجبوراً عمران نے رسک لے لینے کا ہی فیصلہ کر لیا ۔

"ارے" ——— اچانک عمران نے پرنسز کی دائیں طرف ایک جھٹکے سے گردن گھما کر دیکھتے ہوئے اس قدر ڈرامائی انداز میں کہا کہ پرنسز ڈنسی کی گردن خود بخود میکانکی انداز میں ادھر کو گھو

اور اس کے ساتھ ہی اس کے قریب موجود جولیا یک لخت بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور پرنسز ڈنسی پہلو میں اس کی بھرپور لات کھا کر مشین گن سمیت چیختی ہوئی اچھل کر دوسری سائیڈ میں موجود مادام بلیک سے جا ٹکرائی ۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر وہ بُری طرح چیختی ہوئی اچھل کر سامنے موجود عمران کے قدموں میں جا گری ۔ جب کہ مشین گن اس کے ہاتھوں سے نکل گئی تھی ۔ مادام بلیک نے واقعی ذرا سا اپنا گھٹنا اٹھا کر اسے آگے کی طرف اچھال دیا تھا ۔ اور دوسرا لمحہ عمران اور اس کے سارے ساتھیوں کے لئے انتہائی حیرت انگیز ثابت ہوا ۔ جب کہ مادام بلیک جواب دیوار کے قریب پہنچ کر اس سے پشت لگا چکی تھی یک لخت اس طرح غائب ہو گئی جیسے وہ گوشت پوست کی بجائے شعاعوں کی بنی ہوئی ہو ۔

"اوہ ۔ مادام نکل گئی" ——— عمران نے چیختے ہوئے کہا ۔ اور بے تحاشا دیوار کے اس حصے کی طرف دوڑ پڑا جہاں مادام بلیک اچانک غائب ہو گئی تھی ۔ اس کا خیال تھا کہ یہاں یقیناً کوئی آٹومیٹک نظام موجود ہو گا ۔ لیکن دوسرے لمحے اُسے ٹھٹھک کر رک جانا پڑا ۔ کیونکہ وہاں دیوار ٹھوس تھی ۔ جب کہ بلیک زیرو اور تنویر مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بھاگ پڑے ۔ وہ شاید یہ سمجھ چکے تھے ۔ کہ مادام کسی میکنزم کے ذریعے اس دیوار کی دوسری طرف موجود کمرے میں پہنچ چکی ہے اور چونکہ اس کے دونوں ہاتھ عقب میں بندھے ہوئے ہیں ۔ اس لئے وہ فوری طور پر فرار نہ ہو سکے گی چنانچہ وہ دوسرے راستے سے اس کمرے تک پہنچنا چاہتے

تھے۔

"اس کا خیال رکھنا جولیا" ـــــ عمران نے بیرونی دروازے کی طرف مڑتے ہوئے فرش سے اٹھتی ہوئی پرنسز ڈلنسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور پھر بے تحاشا انداز میں دوڑتا ہوا وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے دوڑے۔ چند لمحوں بعد وہ سب اس رہائشی حصے کے مختلف پورشنز میں بے تحاشا انداز میں دوڑتے ہوئے مادام بلیک کو ڈھونڈتے پھر رہے تھے۔ لیکن مادام بلیک کا کہیں کوئی پتہ نہ چل رہا تھا۔ عمران بھی ایک راہداری میں دوڑتا ہوا یکلخت ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ اُسے راہداری کی اس طویل دیوار کی دوسری طرف سے ایسی آواز سنائی دی تھی جیسے کوئی میگنٹ شٹل حرکت کر رہی ہو۔ عمران نے بڑی بے چین نظروں سے دیوار اور اس کی جڑ کو دیکھا اور پھر اُسے دیوار کی جڑ میں ایک اینٹ دوسری اینٹوں کی نسبت معمولی سی ابھری ہوئی دکھائی دی۔ عمران نے تیزی سے اس ابھری ہوئی اینٹ پر لات ماری تو دیوار درمیان سے دونوں اطراف میں کھسک کر غائب ہو گئی۔ اور اب وہاں ایک دروازہ موجود تھا۔ عمران اندر داخل ہوا۔ اور دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ کمرے کی شمالی دیوار میں ایک سرنگ سی تھی۔ جس میں میگنٹ پٹی صاف نظر آ رہی تھی۔ اور میگنٹ پٹی پر چمکتی ہوئی لکیر صاف پتہ دے رہی تھی کہ اس پر چلنے والی میگنٹ شٹل ابھی چند لمحے پہلے آگے گزری ہے۔ جس دیوار میں یہ سرنگ تھی۔

اس کی مخالف سمت کی دیوار بھی درمیان سے اس طرح پھٹی ہوئی تھی اور وہاں خلا تھا۔

"ٹائیگر۔ سب کو بلا لاؤ۔ جلدی کرو۔ مادام میگنٹ شٹل میں بیٹھ کر فرار ہوئی ہے۔ ہمیں اس کے پیچھے جانا ہے" ـــــ عمران نے چیخ کر اندر داخل ہوتے ہوئے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر تیزی سے واپس مڑ گیا۔ عمران سرنگ کے دہانے پر پہنچ کر زمین پر لیٹ گیا اور اس نے اپنا رخسار فرش سے لگا دیا۔ دوسرے لمحے انتہائی تیز رفتاری سے میگنٹ شٹل کے چلنے کی وجہ سے فرش میں پیدا ہونے والی لرزش اُسے محسوس ہونے لگ گئی۔ اس لرزش سے اُسے یہ بھی اندازہ ہو گیا کہ شٹل ابھی تک حرکت میں ہے اور خاصے فاصلے پر چل رہی ہے۔

"ارے کیا ہوا تمہیں" ـــــ یکلخت اُسے عقب میں جولیا کی ہذیانی چیخ سنائی دی اور عمران مسکراتا ہوا اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ۔ میں سمجھی کہ نجانے تمہیں کیا ہو گیا ہے" ـــــ جولیا نے بے اختیار اطمینان بھرا ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ جیسے اُسے کسی بہت بڑے ذہنی بوجھ سے چھٹکارا مل گیا ہو۔

"فکر نہ کرو شادی سے پہلے نہیں مر سکتا۔ تاکہ کم از کم کسی نہ کسی کو بیوہ ہونے کا اعزاز تو مل ہی جائے" ـــــ عمران نے گال کو ہاتھ سے صاف کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ اور جولیا نے بے اختیار منہ دوسری طرف کر لیا۔

"تمہاری حسرت دل میں ہی رہے گی کہ تم کسی کو بیوہ بنا سکو۔

"تم اسی طرح شادی کا انتظار کرتے کرتے ہی مر جاؤ گے" ——— تنویر کی جھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور اس بار دوسرے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ عمران خود بھی بے اختیار ہنس پڑا۔ جب کہ جولیا کا چہرہ غصے سے سرخ ہونے لگ گیا۔

" ارے۔ وہ پرنسز ڈلسی کہاں ہے۔ چلو تنویر کو جلدی ہے تو ......" ——— عمران نے حیرت سے سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ کیونکہ سب ساتھی موجود تھے۔ لیکن پرنسز ڈلسی موجود نہ تھی۔

" اُسے میں نے گولیوں سے اڑا دیا ہے" ——— جولیا نے تلخ لہجے میں کہا۔

" اب مجبوری ہے تنویر۔ اب تمہیں بھی میری طرح انتظار کرنا ہی پڑے گا" ——— عمران نے کہا اور اس بار تنویر بھی شرمندہ سے انداز میں ہنس پڑا۔ شاید اس وقت جھلاہٹ کی وجہ سے اس کے منہ سے بے اختیار یہ فقرہ نکل گیا تھا۔

" اب یہاں کھڑے باتیں ہی کرتے رہو گے یا......" ——— جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ کیونکہ عمران اور تنویر دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو کی وجہ سے وہ خواہ مخواہ بور ہو رہی تھی۔

" اگر تمہیں بھی تنویر کی طرح جلدی ہے تو چلو میں ہی تمہاری مشکل حل کر دیتا ہوں" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور ایک بار پھر وہ زمین پر گرا۔ اور اس نے رخسار فرش سے لگا دیا۔ لیکن اب

لرزش موجود نہ تھی۔ عمران دوبارہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

" اب پیدل ہی جانا پڑے گا۔ ورنہ پہلے میرا خیال تھا کہ شٹل واپس آئے گی تو اطمینان سے اس پر بیٹھ جائیں گے۔ لیکن شاید مادام بلیک کو تنویر کی طرح جلدی نہیں ہے" ——— عمران نے کہا۔ اور تیزی سے سرنگ کے دہانے میں قدم بڑھا دیئے۔ اور پھر وہ تقریباً دوڑتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔

" یہ اپنے ہیڈ کوارٹر گئی ہو گی" ——— جولیا نے عمران کے ساتھ قدم ملاتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ میگنٹ شٹل طویل فاصلے کے لئے استعمال ہوتی ہے جب کہ ہیڈ کوارٹر تو اس کی رہائش گاہ سے ملحقہ ہے۔ وہ لازماً اس فلاسٹر والے جزیرے پر گئی ہو گی" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ تو آپ پہلے سے اس راستے کے بارے میں جانتے تھے اس لئے آپ نے اس کا حوالہ دیا تھا اُسے" ——— عمران کی دوسری سائیڈ پر دوڑتے ہوئے صفدر نے کہا۔

" بس تجربے کی بنا پر بات کر دی تھی۔ جانتا ہوتا تو اتنی آسانی سے اُسے شٹل تک نہ پہنچنے دیتا" ——— عمران نے جواب دیا۔ سرنگ خاصی تنگ سی تھی۔ اور شیطان کی آنت کی طرح طویل ہوتی جا رہی تھی۔

" عمران صاحب۔ اگر شٹل واپس آ گئی تو ہم کچلے بھی جا سکتے ہیں" ——— بلیک زیرو نے خدشے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

" میرے خیال میں واپس نہ آئے گی۔ وہ شاید اس کا رسک نہ لے سکے۔ البتہ ہو سکتا ہے کہ وہ اس سرنگ کو توڑنے یا بلاک کرنے کی کوشش کرے۔ اس لئے ہمیں زیادہ تیزی سے دوڑنا چاہیئے" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رفتار بڑھا دی۔ ظاہر ہے اس کے دوسرے ساتھیوں کو بھی سپیڈ بڑھانی پڑی۔ اور پھر تو جیسے سرنگ میں ریس سی لگ گئی۔ لیکن سرنگ تھی کہ ختم ہونے میں ہی نہ آ رہی تھی۔ تقریباً بیس منٹ تک مسلسل دوڑنے کے بعد یک لخت انہیں اپنے عقب میں دور سے ایک خوفناک دھماکہ سنائی دیا اور اس کے ساتھ ہی سرنگ اس طرح لرزی کہ جیسے وہ شدید زلزلے کی زد میں آ گئی ہو۔ یہ جھٹکا اس قدر شدید تھا کہ دوڑتے ہوئے ان کے قدم بے اختیار لڑکھڑا گئے۔ اور پھر وہ ایک دوسرے سے الجھتے اور ایک دوسرے کو سنبھالنے کی کوشش کے باوجود فرش پر ڈھیر ہوتے گئے۔ دھماکوں کا سلسلہ مسلسل جاری تھا۔ اور سرنگ بھی مسلسل لرزش کی زد میں تھی۔

" مادام بلیک اپنی رہائش گاہ کو تباہ کرنے میں مصروف ہے" عمران نے کہا۔ اور سب ساتھیوں نے سر ہلا دیئے۔

" کہیں یہ سرنگ بھی .... " ـــــ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ یہ سرنگ پہاڑیوں کے نیچے نکالی گئی ہے۔ اس لئے یہ فی الحال محفوظ رہے گی " ـــــ عمران نے کہا اور پھر اٹھ کر

آگے بڑھنے لگا۔ لیکن ابھی تھوڑی ہی دور رہ گئے ہوں گے کہ انہیں ایک بار پھر رکنا پڑا۔ کیونکہ پختہ سرنگ کا یہاں خاتمہ ہو رہا تھا۔ اور اس سے آگے سیاہ رنگ کی کسی عجیب سی دھات کی بنی ہوئی سرنگ دور تک جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ البتہ میگنٹ پٹی اس میں بھی موجود تھی۔

" اوہ۔ اب ہم جزیرے کے کنارے پر پہنچ گئے ہیں۔ یہ دھات کی سرنگ پانی کے اندر بنائی جاتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ مادام یہاں سے فرار ہو کر سیدھی فلاسٹر والے جزیرے میں گئی ہے" ـــــ عمران نے کہا۔ اور پھر آگے قدم بڑھا دیئے۔ دھات کی بنی ہوئی یہ سرنگ ان کے قدموں تلے آہستہ آہستہ ہل رہی تھی۔ لیکن بہرحال فوری طور پر کوئی خطرہ موجود نہ تھا۔ اس دھات نما سرنگ میں بھی انہیں تقریباً بیس پچیس منٹ تک دوڑنا پڑا۔ اور ایک بار پھر وہ پختہ سرنگ کے دہانے تک پہنچ گئے۔ اب اتنی بات تو وہ سب آسانی سے سمجھ سکتے تھے کہ اب سرنگ سے نکل کر وہ فلاسٹر والے جزیرے میں پہنچ گئے ہیں۔ پختہ سرنگ کچھ دور جانے کے بعد ایک موڑ کاٹ کر رک گئی اور اس کے ساتھ ہی وہ سب بھی تیز تیز سانس لیتے ہوئے رکنے پر مجبور ہو گئے۔ وہاں واقعی ایک کیپسول نما میگنٹ شٹل موجود تھی۔

" اوہ۔ یہ آٹومیٹک نہیں ہے۔ اس لئے مادام اُسے واپس بھیج ہی نہ سکتی تھی " ـــــ عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کے درمیان ایک خلا تھا۔ جس میں سے ایک پہلے سے بھی تنگ سی سرنگ بتدریج اوپر کو چڑھتی ہوئی

دکھائی دے رہی تھی۔ عمران اس طرف بڑھا اور یہاں چونکہ وہ ساتھ ساتھ
نہ چل سکتے تھے۔ اس لئے وہ قطار کی صورت میں آگے بڑھ رہے تھے
سب سے آگے عمران تھا۔ جب کہ سب سے پیچھے بلیک زیرو تھا۔
اس سرنگ کے اختتام پر ایک بڑی سی ننگی چٹان اوپر کی طرف کسی
صندوق کے ڈھکن کی طرح اٹھی ہوئی تھی۔ اور باہر سے جنگل کی سائیں
سائیں اور مخصوص آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ اس کے ساتھ ہی
انہیں تازہ ہوا بھی محسوس ہونے لگی تھی۔ جب اس اوپر کو اٹھی ہوئی
چٹان کے نیچے سے گزر کر وہ باہر آئے تو انہوں نے اپنے آپ کو
ایک گھنے جنگل میں موجود دیکھا۔ چونکہ رات کا اندھیرا ہر طرف چھایا
ہوا تھا۔ اور آسمان پر چاند بھی موجود نہ تھا۔ اس لئے تاریک جنگل خاصا
خوف ناک دکھائی دے رہا تھا۔ لیکن جزیرے پر چلنے والی ہوا بتا
رہی تھی کہ ساحل سمندر وہاں سے کافی قریب ہے۔

" ادھر ساحل کی طرف چلو۔ اب تو صبح کو ہی یہاں چیکنگ کی جا سکتی
ہے "۔۔۔ عمران نے سرہلاتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ آتی
ہوا کی مخالف سمت میں چل پڑا۔ باقی ساتھی اُس کے پیچھے آگے کو بڑھتے گئے۔
جنگل خاصا گھنا تھا۔ وہاں مختلف حشرات الارض کی آوازیں تو سنائی دے
رہی تھیں۔ لیکن ان میں کسی درندے یا بڑے جانور کی آواز شامل نہ تھی۔
اس کا یہی مطلب ہو سکتا تھا کہ یہ جنگل درندوں اور بڑے جانوروں
سے پاک ہے۔ کچھ دیر تک چلنے کے بعد وہ واقعی سمندر کے کنارے
پہنچ گئے۔ اور پھر وہ گیلی اور نرم ریت پر بے اختیار لیٹ گئے۔
" عمران صاحب۔ اگر یہ نکسوما جزیرہ ہے تو پھر ہماری زندگیاں سی

ت بھی خطرے میں پڑ سکتی

" کسی وقت کا کیا مطلب ہے " پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھی۔ اور تقریباً
ر کہیں اُسے کوئی کالی طرف بڑھنے لگی۔ لیکن اُسی لمحے صفدر
یوں تنویر "۔۔۔ عمران کے پیچھے بڑھ گیا۔
ٹی ہوئی جولیا کی طرف تھا۔ بے چارہ صفدر صرف صلح کرنے میں ہی
ے قریب ہی بیٹھا ہے۔۔۔ عمران نے ایسے لہجے میں تنویر کی طرف
صفدر سے بات۔ اُس سے اپنے اندازے کی داد وصول کر
ہونے کہا۔ اور منہ دوسر
صفدر سے کیا بات ہو سکتی ہے میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ تمہیں
چکر میں زندگی سے بیزار ہو چکا نہیں ہے۔ تم انسان تو ہو ہی
ی امید ہے ابھی باقی "۔۔۔ عمران نے کا تو آخر کار وہ کھپٹ
رکہا۔ اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔
میں نے کسی خاص زندگی کی بات نہیں کی تھی۔ عام معنو ر سے کھلا
عمال کیا تھا۔ آپ سنجانے اسے کس طرف لے گئے "۔۔۔ صفد
ہنستے ہوئے کہا۔
جہاں اتنے سارے جہاں دیدہ بلکہ گرگ باراں دیدہ ٹائپ کے
ے موجود ہوں وہاں زندگی کو کہاں لے جایا جا سکتا ہے۔ بس
لعے دیکھتے رہو زندگی کو اور صبر کرو۔ ویسے اگر زندگی خود چاہے تو اور
ہے اور اگر تم سے ہو سکے تو بس نیک کام کر ہی ڈالو "۔۔۔ عمران
لہاں اتنی آسانی سے باز آنے والوں میں سے تھا۔
کون سا نیک کام "۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

خطرہ بھی ہے اور کسے مَا

دکھائی دے رہی تھی۔ عمران اس طرف بڑھا اور یہاں
ہنس پڑا۔
نہ چل سکتے تھے۔ اس لئے وہ قطار کی صورت میں آ۔
سے نے کیا سوچ رہی تھی۔
سب سے آگے عمران تھا۔ جب کہ سب سے پیچھے با
ائی گہری سوچ میں غ
اس سرنگ کے اختتام پر ایک بڑی سی ننگی چٹان
اس کی سمجھ میں نہ آ
صندوق کے ڈھکن کی طرح اٹھی ہوئی تھی۔ اور باہر
اس تا
سائیں اور مخصوص آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔
ف سے حملہ ہو۔
انہیں تازہ ہوا بھی محسوس ہونے لگی تھی۔ جب اس ا
ت کہتے ہوئے کہا۔
چٹان کے نیچے سے گزر کر وہ باہر آئے تو انہ
ں کے آثار دیکھ رہا ہوں۔ لیکن
ایک گھنے جنگل میں موجود دیکھا۔ چونکہ را
رہو گا"۔۔۔ عمران نے مسکرا
ہوا تھا۔ اور آسمان پر چاند بھی موجود
ن انکھیوں سے ساکت بیٹھی ہوئی جو
خوف ناک دکھائی دے رہا۔

رہی تھی کہ ساحل سمند
بھے طنز کے لئے باقاعدہ ٹارگٹ بنا رکھا ہے۔ جب
" ادھر ساحل
پتا ہے تم مجھ پر طنزیہ فقرے کسنا شروع کر دیتے ہو۔ آج
ہے"
ہو ہی جائے۔ بولو کیا چاہتے ہو تم"۔۔۔ اچانک جولیا نے
کر انتہائی غصیلے اور کھیٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔
" دیکھا۔ میں نہ کہتا تھا کہ حملہ ہونے والا ہے۔ ابھی تو صر
بادل گرجنے کی آواز آئی ہے۔ اس کے بعد بجلیاں کڑکیں گی
آسمان سے پتھروں کی بارش ہوگی۔ پھر یہ قسمت کی بات ہے۔ ک
آدم خور دیو نمودار ہوتا ہے یا کوئی خوب صورت اور حسین پری
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جولیا ہونٹ بھینچے کچھ لمحے

ں سے عمران کو دیکھتی رہی پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھی۔ اور تقریباً
تی ہوئی واپس جنگل کی طرف بڑھنے لگی۔ لیکن اسی لمحے صفدر
بالحنت اٹھا اور جولیا کے پیچھے بڑھ گیا۔
دیکھا میں نہ کہتا تھا۔ بے چارہ صفدر صرف صلح کرنے میں ہی
گی گزار دے گا"۔۔۔ عمران نے ایسے لہجے میں تنویر کی طرف
تے ہوئے کہا جیسے اس سے اپنے اندازے کی داد وصول کر
و۔
تم جیسا احمق۔ پاگل اور کٹھور آدمی میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ تمہیں
کے جذبات کی ذرہ برابر بھی پرواہ نہیں ہے۔ تم انسان تو ہوہی
"۔۔۔ تنویر سے شاید برداشت نہ ہو سکا تو آخر کار وہ پھٹ

دوسرا کیسے اتنی ساری خوبیوں کا مالک ہو سکتا ہے۔ یہ بھلا
ممکن ہے کہ تنویر جیسا کوئی دوسرا ہو۔ اس معاملے میں اکلوتے
بھائی"۔۔۔ عمران نے تنویر کا فقرہ اسی پر الٹاتے ہوئے کہا۔
ن بار تنویر بھی ایک جھٹکے سے اٹھا اور آگے بڑھ گیا۔ لیکن وہ
طرف جانے کی بجائے سمندر کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ اور
دور جا کر وہ ریت پر اس طرح بیٹھ گیا جیسے اس کا ان سے
سطہ ہی نہ ہو۔
ایک کر کے خطرے ٹلتے تو جا رہے ہیں۔ ہاں تو جناب
حب۔ ویسے کمال کی بات ہے کہ آج کل کے ٹائیگر جنگل
لئے ساحل سمندر پر بیٹھنے کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں"۔۔۔ عمران

نے مسکراتے ہوئے اپنا رخ ٹائیگر کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ ٹائیگر مسکرا کر خاموش ہو گیا۔

" عمران صاحب۔ ٹائیگر کی بجائے ...." ـــــ کیپٹن شکیل قدرے احتجاج بھرے لہجے میں کچھ کہنا چاہا۔ لیکن اسی لمحے دور جولیا بے تحاشا انداز میں دوڑتی ہوئی آتی دکھائی دی۔ تو عمران اس کے سب ساتھی بے اختیار اچھل کر کھڑے ہو گئے۔ حتیٰ کہ بیٹھا ہوا تنویر بھی بوکھلائے ہوئے انداز میں کھڑا ہو گیا تھا۔

" عمران ـــ عمران۔ ادھر چلو۔ ادھر ایک لکڑی کا کیبن موجو جس کے باہر ایک لاش پڑی ہوئی ہے۔ صفدر وہیں موجود جولیا نے قریب آتے ہوئے کہا۔

" ارے۔ اتنے اندھیرے میں کیبن بھی تمہیں نظر آ گیا اور لا بھی۔ کیا اب فاسفورس کا سرمہ تو نہیں لگانا شروع کر دیا۔ عمران نے جولیا کی بات سننے کے بعد کسی تعجب یا گھبراہٹ کرنے کی بجائے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" مذاق مت کرو۔ چلو ادھر" ـــــ جولیا نے عمران کے رد شدید جھنجلائے ہوئے انداز میں کہا۔

" ارے ارے۔ چلتے ہیں۔ لیکن اگر جنگل میں ایک کیبن ا لاش نظر بھی آ گئی ہے تو اس میں اتنا گھبرانے کی کیا ضرورت ہو گئی بے چارے کسی شکاری کی" ـــــ عمران نے کہا۔ اد کی طرف بڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واقعی جنگل کی ایک پہ بنے ہوئے ایک بڑے سے کیبن کے سامنے پہنچ گئے۔

دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اور اس کے سامنے صفدر بڑے چوکنے انداز میں کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھوں میں مشین گن تھی۔

" کیبن خالی ہے۔ اور اس لاش کی حالت بتا رہی ہے کہ اسے کئی گھنٹے پہلے گولی ماری گئی ہے" ـــــ صفدر نے عمران کے قریب پہنچنے پر کہا۔

چونکہ کیبن کھلی جگہ پر تھا اس لئے یہاں ستاروں کی روشنی کی وجہ سے ماحول خاصا واضح نظر آ رہا تھا۔ کیبن کے دروازے کے سامنے ایک قوی ہیکل نوجوان کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ جس کے جسم پر گولیوں کے اتنے سوراخ تھے کہ اس کا جسم شہد کی مکھیوں کا چھتہ بنا نظر آ رہا تھا۔ عمران لاش کے قریب اکڑوں بیٹھ گیا۔ مرنے والے کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور اس ہلکی سی روشنی میں بھی عمران نے اس کی آنکھوں میں موجود شدید ترین حیرت کے تاثرات بخوبی محسوس کر لئے تھے۔ یقیناً اس نوجوان پر جس نے بھی فائرنگ کی تھی۔ اس کی توقع اس نوجوان کو ہرگز نہ تھی۔ اس لئے اس کی آنکھوں میں شدید ترین حیرت کا واضح تاثر ابھرا اور پھر موت کی وجہ سے وہ تاثر بے نور آنکھوں میں جم سا گیا۔

" لیکن اسے یہاں گولی نہیں ماری گئی۔ البتہ اس کی لاش اٹھا کر یہاں ضرور لائی گئی ہے" ـــــ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ کیبن کے کھلے دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ یک لخت کیبن کی طرف سے ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی ٹرانسمیٹر آن ہوا ہو۔ اور پھر ایک آواز جنگل میں گونج اٹھی۔

" تم میری رہائش گاہ سے تو بچ کر نکل آئے ہو عمران ۔ لیکن اب تمہاری لاشیں اس کارل کی لاش کے ساتھ ہی یہاں گریں گی" ۔۔۔ مادام بلیک کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی ۔

" ارے واہ ۔ تمہاری دلکش آواز سے جنگل پر چھایا ہوا خوفناک سناٹا ٹوٹا ۔ لیکن اس بے چارے کارل کو آخر کس جرم کی سزا ملی ہے" عمران نے اسی طرح مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" یہ میرا محبوب تھا ۔ اور مجھے اس کی موت پر ہمیشہ افسوس رہے گا ۔ لیکن اپنے شوہر ڈاکٹر رونلڈ کا شک مٹانے کے لئے مجبوراً مجھے اس کا خاتمہ کرنا پڑا ۔ تمہاری ساتھی عورت تو موجود ہے ۔ مگر پرنسز ڈلنی نظر نہیں آ رہی ۔ وہ کہاں ہے" ۔۔۔ اس بار مادام بلیک نے چیخ کر بولنے کی بجائے نرم اور لوچدار لہجے میں کہا ۔

" ایک نیام میں دو تلواریں کیسے رہ سکتی ہیں ۔ اس لئے پرنسز ڈلنی کو تمہاری رہائش گاہ پر ہی ہم نے سی آف کر دیا تھا ۔ اب یہ اور بات ہے کہ تم نے اپنی ہی رہائش گاہ اپنے ہاتھوں تباہ کر دی" ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" اوہ ۔ ویری سیڈ ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس بے چاری کے رہائش گاہ کے ساتھ ہی ٹکڑے اڑ گئے ہوں گے ۔ وہ میری محسنہ تھی ۔ ویسے مجھے ذرا سا بھی اندازہ ہو جاتا کہ تم اس شٹل والے خفیہ راستے سے اس طرح واقف ہو کہ میرے پیچھے یہاں تک پہنچ جاؤ گے تو میں اپنی رہائش گاہ تباہ کرنے کی بجائے یہ سرنگ ہی اڑا دیتی" ۔۔۔ مادام بلیک نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" حالانکہ تم نے خود ہی شٹل والے کمرے کا راستہ اور بیرونی راستہ ہمارے لئے کھول کر رکھا ہوا تھا ۔ تاکہ ہمیں جنگل میں پہنچنے میں کسی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔ اور مادام بلیک بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی ۔

" تم شکل سے جس قدر احمق نظر آتے ہو ۔ اسی قدر ذہنی طور پر ہوشیار ہو ۔ میں نے تمہیں اس وقت چیک کیا تھا جب تم سمندری سرنگ میں دوڑ رہے تھے ۔ اور میں چاہتی تو اس سرنگ کو تباہ کر کے تمہیں سمندر میں غرق کر سکتی تھی ۔ لیکن میں تمہیں اتنی آسان موت نہیں مارنا چاہتی تھی ۔ اس لئے میں تمہیں یہاں تک لے آئی ہوں ۔ تم نے مجھے بے حد نقصان پہنچایا ہے ۔ اور اگر پرنسز ڈلنی عین وقت پر مداخلت نہ کرتی تو تم مجھ پر واقعی اس بار قابو پا لینے میں کامیاب ہو گئے تھے اور اس کے باوجود مجھے تمہارا واپسی کا راستہ بند کرنے کی غرض سے اپنی خوب صورت اور شاندار رہائش گاہ کو بھی مکمل طور پر تباہ کرنا پڑا ۔ لیکن اب یہاں میں تم سے دل کھول کر سارے بدلے چکاؤں گی ۔ یہاں کا ایک ایک ذرہ میرے کنٹرول میں ہے" ۔ مادام بلیک نے کہا ۔

" سوچ لو ۔ کہیں بدلے چکاتے چکاتے تمہیں رہائش گاہ کی طرح اپنے اس اڈے کو بھی خود ہی تباہ نہ کرنا پڑ جائے ۔ آخر وہ بھی تو اس جزیرے میں ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" ارے ۔ اس کی فکر نہ کرو ۔ اڈہ تمہارے تصور سے بھی زیادہ محفوظ ہے ۔ یہ پورا جزیرہ تو بموں سے اڑ سکتا ہے ۔ لیکن اڈے

کو خراش بھی نہیں پہنچ سکتی "۔۔۔ مادام بلیک نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی یک لخت ایسی آواز سنائی دی جیسے ٹرانسمیٹر آف ہو گیا ہو۔

" میرے خیال میں اگر ہم سمندر میں تیرتے ہوئے آگے بڑھیں۔ تو ہم کن تک بہرحال پہنچ ہی جائیں گے۔ کیونکہ وہ دھات والی سرنگ اتنی زیادہ طویل نہ تھی جو ہاگن اور اس جزیرے کو آپس میں ملا رہی ہے "۔۔۔ صفدر نے کہا۔

" اگر ہم یہاں سے واپس جانے کے لئے آئے ہیں تو پھر سمندر میں تیر کر جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کیبن کو توڑ کر اس کی لکڑیوں سے دو چھوٹی کشتیاں تیار کی جا سکتی ہیں۔ لیکن ہمارا مقصد اس فلاسٹر پروجیکٹ کو اڑانا ہے سمجھے۔ آؤ میرے ساتھ "۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور پھر تقریباً دوڑتا ہوا وہ واپس ساحل سمندر کی طرف بڑھ گیا۔ اب صبح کی روشنی آہستہ آہستہ پھیلنی شروع ہو گئی تھی۔ اور اس روشنی میں انہیں ہر چیز پہلے سے کہیں زیادہ واضح انداز میں نظر آنے لگ گئی تھی۔ وہ اب ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتے ہوئے واپس اُسی جگہ پہنچ گئے جہاں وہ ریت پر بیٹھے رہے تھے۔ ان سب کے چہرے سُتے ہوئے تھے۔ کیونکہ آنے والے حالات کا انہیں اچھی طرح اندازہ ہو گیا تھا۔

" مادام بلیک سے میں نے جو کچھ معلوم کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اڈہ اس جزیرے کی زمین کے اندر نہیں ہے "۔۔۔ عمران نے رکتے ہوئے کہا۔

" زمین کے اندر نہیں ہے۔ کیا مطلب "۔۔۔ عمران کے ساتھی عمران کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

" تم نے سنا نہیں۔ مادام بلیک نے کہا ہے کہ اگر پورا جزیرہ بموں سے اڑ جائے تب بھی اس اڈے کو خراش بھی نہیں آ سکتی۔ اس کا کیا مطلب ہوا۔ اگر اڈہ جزیرے کی زمین میں ہو تو لازماً جزیرے کے ساتھ ساتھ اُسے بھی تباہ ہونا چاہئے۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ یہ اڈہ جزیرے کے پانی سے اوپر والی زمین پر نہیں بنایا گیا بلکہ اُسے سمندر کے اندر واقع جزیرے کے حصے کے اندر بنایا گیا ہے۔ یعنی اگر خشکی کی حد تک سارا جزیرہ بھی تباہ کر دیا جائے۔ تب بھی اڈہ جو سطح سمندر سے کافی نیچے گہرائی میں ہو گا محفوظ رہے گا "۔۔۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور سب ساتھیوں کے چہروں پر بے اختیار تحسین کے آثار پھیلتے چلے گئے۔ واقعی عمران جیسا شخص ہی اس قدر گہری بات سوچ سکتا تھا۔

" اوہ واقعی عمران صاحب۔ آپ کی بات درست ہے۔ لیکن ایسی صورت میں ہمیں اب کیا کرنا چاہئے۔ جب کہ ہمارے پاس نہ ہی غوطہ خوری کے لباس ہیں اور نہ کوئی اسلحہ "۔۔۔ صفدر نے کہا۔

" میگنٹ شٹل کے راستے کا اس جزیرے پر آ کر ختم ہونا۔ اور پھر یہاں ایسے کیبن کا وجود جس پر ٹیلی ویژن ٹرانسمیٹر بھی نصب ہو۔ ان ساری باتوں کا مطلب ہے کہ اس کیبن سے بھی کوئی راستہ اس اڈے کے اندر لازماً جاتا ہے۔ اگر ہم اس راستے کو تلاش کر لیں تو اس اڈے تک پہنچا جا سکتا ہے "۔۔۔ عمران نے کہا۔

" کاش ہمارے پاس بم ہوتے تو دو بم مارنے سے ہی یہ راستہ

سامنے آجاتا" ـــــ اس بار جولیا نے کہا۔

"کاش کا لفظ وہ لوگ استعمال کرتے ہیں جو لیا جو ذہنی طور پر اپنے آپ کو بے بس محسوس کرنے لگے ہوں۔ اس لئے آئندہ یہ لفظ میرے سامنے مت بولنا" ـــــ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور جولیا ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی۔

"آؤ میرے ساتھ۔ ہمیں فوری طور پر یہ راستہ تلاش کرنا ہے۔ جس طرح بھی ممکن ہو سکے" ـــــ عمران نے کہا۔ اور ایک بار پھر وہ اُس طرف کو دوڑنے لگا۔ جدھر کیبن موجود تھا۔

"اگر تم نے دوبارہ کیبن کی طرف ہی جانا تھا تو پھر یہاں آنے کی کیا تک تھی" ـــــ جولیا نے شاید پہلی جھاڑ کا بدلہ چکانے کے لئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ یہ ساری سکیم اس مادام بلیک کے سامنے تیار کرتا۔ سنجانے کیبن میں لگے ہوئے ٹیلی ویو ٹرانسمیٹر کتنی رینج تک کام کرتا ہو" ـــــ عمران نے اُسی طرح خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ جس لہجے میں اس نے پہلے جولیا کو ڈانٹا تھا۔ اور جولیا کے بھنچے ہوئے ہونٹ اور زیادہ بھنچ گئے۔ ظاہر ہے اب اُسے احساس ہو گیا تھا کہ اس نے ایک احمقانہ بات کی ہے مگر عمران کا اس طرح سب کے سامنے اُسے ڈانٹنا بے حد کھل گیا تھا۔ لیکن ظاہر ہے اس وقت وہ اُسے کچھ کہہ بھی نہ سکتی تھی۔ اس لئے ہونٹ بھینچے دوڑتی رہی ـــــ شاید جان بوجھ کر اس نے قدم سُست کئے۔ اور عمران کے پیچھے دوڑتے ہوئے تنویر کے

ساتھ قدم ملا کر دوڑنے لگی۔ اور تنویر کا چہرہ یہ محسوس کرتے ہی بے اختیار کھل اٹھا کہ جولیا جان بوجھ کر عمران سے ہٹ کر اس کے ساتھ دوڑ رہی ہے۔ اس کے لئے شاید جولیا کی اتنی توجہ ہی کافی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب دوبارہ اس کیبن تک پہنچ گئے اور دوسرے لمحے عمران انہیں وہیں باہر رکنے کا اشارہ کر کے کیبن کے کھلے دروازے سے اندر داخل ہو گیا۔ اب چونکہ روشنی کافی پھیل گئی تھی۔ اس لئے اب کیبن کے اندر کا ماحول اُسے صاف دکھائی دے رہا تھا۔ عمران کی تیز نظریں سرچ لائٹوں کی طرح کیبن کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔ لیکن کیبن بانجھ عورت کی کوکھ کی طرح خالی پڑا ہوا تھا۔ کیبن مکمل طور پر لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ زمین بھی عام جزیرے کی سی تھی۔

"تم کیا ڈھونڈ رہے ہو عمران" ـــــ اچانک مادام بلیک کی آواز کیبن کے اندر گونجی۔

"خوب صورت آواز کو تلاش کر رہا ہوں۔ خوب صورت آوازیں میری کمزوری ہیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو تمہارا خیال ہے کہ اس کیبن سے کوئی راستہ فلاسٹر پروجیکٹ کو جاتا ہے۔ اگر تم واقعی ایسی احمقانہ بات سوچ رہے ہو۔ تو پھر مجھے تمہارے متعلق اپنا خیال بدلنا پڑے گا۔ سنو یہ کیبن صرف میں نے اپنی خصوصی تفریح کے لئے بنایا ہوا ہے۔ جب مجھے تفریح کی ضرورت ہوتی ہے۔ میرے آدمی یہاں ضروری سامان پہنچا دیتے ہیں" ـــــ مادام بلیک نے مزے لے کر کہنا شروع کر دیا۔

" مادام بلیک ۔ تم نے یہاں جو دی ۔ٹی لگا رکھا ہے ۔ اس کے بعد تو کم از کم مجھے یہ نہ بتاؤ کہ تم یہاں تفریح کرتی ہو ۔ اور تمہارا شوہر وہاں پروجیکٹ میں بیٹھا تمہاری تفریح سے لطف اندوز ہوتا رہتا ہوگا ۔ حالانکہ پہلے تم بتا چکی ہو کہ تم نے اپنے شوہر کی خاطر اپنے محبوب کو گولیوں سے بھون ڈالا ہے " ـــــ عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا ۔ اور جواب میں مادام بلیک کا قہقہہ ایک بار پھر سنائی دیا ۔

" تو تم سمجھ رہے ہو کہ میں یہاں فلاسٹر پروجیکٹ میں موجود ہوں ارے نہیں بھولے آدمی ۔ فلاسٹر پروجیکٹ میں تو جاندار مکھی بھی داخل نہیں ہو سکتی ۔ اس پروجیکٹ کو بنایا ہی اس طرح گیا ہے ۔ کہ وہاں کوئی جاندار کسی طرح داخل ہی نہ ہو سکے اور اگر بالفرض محال کسی طرح داخل بھی ہو جائے ۔ تو وہ وہاں آکسیجن نہ ہونے کی وجہ سے مر جائے گا ۔ وہاں صرف مشینیں کام کرتی ہیں ۔ صرف مشینیں ۔ میں یہاں آئی ضرور تھی لیکن یہاں سے میں اپنے ہیڈ کوارٹر چلی گئی کیونکہ رہائش گاہ سے ہیڈ کوارٹر جانے کے لئے مجھے جو راستہ کھولنا پڑتا ۔ اس میں کافی وقت لگتا اور پھر میرے ہاتھ بھی عقب میں بندھے ہوئے تھے اور تم جیسے شکاری بھی میرے پیچھے تھے ۔ جبکہ میگنٹ شٹل کے کھولنے اور شٹل میں بیٹھنے اور اسے چلانے کے لئے مجھے ہاتھوں کی اتنی ضرورت نہ پڑتی تھی ۔ اور پھر شٹل کے اندر ایسے آلات موجود تھے جس سے میں اپنے ہاتھوں پر بندھی ہوئی بیلٹ آسانی سے کھول سکتی تھی ۔ اور جہاں تک میرے شوہر کا تعلق

ہے ۔ اسے تو مشینوں سے سر اٹھانے میں ہی فرصت نہیں ملتی ۔ اب بھی وہ مشین روم میں بیٹھا فلاسٹر پروجیکٹ کی پیچیدہ سائنسی تھیوریوں میں الجھا ہوا ہے ۔ کاش تم دشمن کے روپ میں نہ ٹکراتے تو شاید میں کارل کی جگہ تمہیں اپنا محبوب بنا لیتی ۔ تم جیسا بھولا بھالا احمق سا مشرقی آدمی واقعی اچھا محبوب ثابت ہوتا ۔ لیکن اب تم دشمن کے روپ میں ہو ۔ اور میں دشمن کو کبھی معاف نہیں کرتی " مادام بلیک نے کہا ۔

" سوچ لو ۔ اگر تم وعدہ کرتی ہو تو پھر اسے نبھانا بھی پڑے گا " ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" یہ تم نے کیا لیلیٰ مجنوں کا قصہ شروع کر دیا ہے ۔ باہر آؤ " اسی لمحے دروازے سے جولیا کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی ۔

" ارے تم بھی سن رہی تھیں ۔ میں سمجھا کہ شاید ہمارے درمیان راز و نیاز ہو رہے ہیں " ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ اور اطمینان سے چلتا ہوا باہر آ گیا ۔ اور اس نے ٹائیگر کے ہاتھ سے مشین گن لی اور دوبارہ اچھل کر وہ کمرے میں داخل ہوا ۔ اور دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی کیبن کے شمال مشرقی کونے کے عین درمیان زمین پر گولیوں کی بارش سی ہونے لگی ۔ چند لمحوں بعد وہاں ایک خوفناک دھماکہ ہوا ۔ اور اس کے ساتھ ہی کیبن کے اس کونے کی زمین کا ایک خاصا بڑا سا حصہ کسی تختے کی طرح ایک طرف ہٹتا چلا گیا ۔ اور اس ہٹنے والے حصے سے سیڑھیاں نیچے جاتی ہوئیں صاف دکھائی

دے رہی تھیں۔ عمران اپنے ساتھیوں کو بلانے کے لئے ابھی کیبن
سے باہر نکلا ہی تھا کہ یک لخت ایک خوف ناک دھماکے کے ساتھ
پورا کیبن اس طرح فضا میں اڑنے لگا کہ اس کی لکڑیاں خنجروں اور
بھالوں کی طرح عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسموں سے ٹکرائیں۔
اور دوسرے لمحے ان کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے ماحول
گونج اٹھا۔ عمران کو بھی ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی تلوار نے
اس کی کھوپڑی کو درمیان سے چیر دیا ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی اس
کے حواس بھی اس کا ساتھ چھوڑ گئے۔

میز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آواز
نکلتے ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے جم مارکر نے چونک کر ٹرانسمیٹر کی طرف
دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔
"ہیلو ہیلو۔ راجر کالنگ اوور" ۔۔۔ سیکرٹ سروس کے
ہیڈکوارٹر انچارج راجر کی آواز سنائی دی۔
"یس ۔۔۔ جم مارکر اٹنڈنگ۔ کیا رپورٹ ہے اوور" ۔۔۔
جم مارکر نے تیز لہجے میں کہا۔
"باس۔ ان لوگوں نے انتہائی حیرت انگیز انداز میں مادام بلیک
پر قابو پا لیا۔ لیکن پرنسز ڈنسی کی بروقت مداخلت کی وجہ سے
مادام بلیک نکل جانے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ مادام بلیک
ایک میگنٹ شٹل کے ذریعے ہاگن کے شمال مشرق پر اس
ایک چھوٹے لیکن غیر آباد جزیرے پر پہنچی۔ جہاں موجود ایکس آف

میں داخل ہوتے ہی وہ ہماری نظروں سے غائب ہو گئی ہے۔ اس کے تھوڑی دیر بعد اس کی زیر زمین رہائش گاہ اور ہوٹل پیراڈائز انتہائی خوف ناک دھماکوں سے تباہ ہو گئے ہیں۔ ہمارے ایکشن گروپ کے چار آدمی جو ہوٹل کے کمرے میں ایس۔ بی مشین سے چیکنگ کر کے مجھے رپورٹ دے رہے تھے۔ مشین سمیت ختم ہو گئے ہیں۔ میں نے اس تباہ شدہ ملبے کی چیکنگ کی ہے لیکن وہاں سے اس عمران یا اس کے کسی ساتھی کی لاش نہیں مل سکی البتہ پرنسز ڈنسی کی لاش ملبے سے ملی ہے۔ لیکن اُسے گولیوں سے پہلے ہی بھون ڈالا گیا تھا اوور"۔۔۔ راجر نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔۔۔ مادام بلیک ان کے ہاتھ کیسے آ گئی اوور" جم مارکر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ ایس۔ بی مشین سے جو رپورٹ ملی ہے۔ وہ انتہائی حیرت انگیز ہے۔ مادام نے انہیں ایک ایسے کمرے میں بند تھا۔ جس میں کوئی دروازہ موجود نہ تھا۔ اور مادام انہیں سائنس آلات کی مدد سے عبرت ناک انداز میں مارنے کے لئے اس کے ساتھ ایک چھوٹے کمرے میں گئی۔ درمیان میں ایک مضبوط شیشہ موجود تھا۔ لیکن پھر اس عمران نے حیرت انگیز طور پر جمپ اور جیسے ہی اس کا جسم اس شیشے سے ٹکرایا۔ شیشہ خود بخود ہو گیا۔ اس طرح انہوں نے مادام بلیک کو بے ہوش قابو میں کر لیا۔ اوور"۔۔۔ راجر نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

"ان کی لاشیں نہ ملنے کا مطلب ہے کہ یہ لوگ بھی یقیناً مادام کے پیچھے اس جزیرے میں گئے ہوں گے۔ کیا تم اس جزیرے کو کسی طرح چیک کر سکتے ہو اوور"۔۔۔ جم مارکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"اس جزیرے کو چیک کرنے کے لئے اگر اے۔ ٹی۔ آر کی مدد حاصل کی جا سکے تو اسے آسانی سے وہاں گئے بغیر چیک کیا جا سکتا ہے۔ ورنہ ہمیں موٹر لانچوں میں خود وہاں جانا پڑے گا۔ اوور"۔۔۔ راجر نے کہا۔

"اے۔ ٹی۔ آر۔ ایکریمی دفاعی ٹاور ہے۔ اُسے استعمال کرنے کا مطلب ہو گا کہ ہمیں ساری بات وہاں کے حکام کو بتانی پڑے گی اور کنگ آف آرک لینڈ کا حکم ہے کہ فلاسٹر کے بارے میں کسی بھی سپر پاور کو کسی طرح بھی علم نہ ہونے پائے اوور"۔۔۔ جم مارکر نے کہا۔

"کنگ آف آرک لینڈ کا حکم۔ مگر ان کا اس فلاسٹر سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ یہ تو مجرم تنظیم ہے اوور"۔۔۔ راجر کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"مجرم تنظیم تو ہے۔ لیکن دراصل یہ تنظیم دنیا بھر کے یہودیوں کے مفادات کے لئے قائم کی گئی ہے۔ اور اس کی سرپرستی حکومت اسرائیل کر رہی ہے۔ اور کنگ آف آرک لینڈ خصوصی طور پر اس میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ کیونکہ حکومت اسرائیل نے کنگ آف

آرک لینڈ سے اس معاملے میں ایک باقاعدہ معاہدہ کیا ہے۔ اس معاہدے کے تحت کنگ آف آرک لینڈ نے نہ صرف ایک جزیرہ ان کی ملکیت میں دے دیا ہے بلکہ اس کی چیف مادام بلیک کو بھی سرکاری حیثیت دے دی ہے۔ سب سے بڑا مشن اسے ہر لحاظ سے خفیہ رکھنا تھا۔ کیونکہ یہاں جو کچھ ہو رہا ہے۔ اگر سپر پاورز کو اس کا علم ہو جائے تو سب سپر پاورز آرک لینڈ پر حملہ کرنے سے بھی دریغ نہ کریں گی۔ یہی وجہ ہے کہ مجھے بھی اس کی یہاں موجودگی کا علم نہ ہو سکا حالانکہ میں سیکرٹ سروس کا چیف ہوں۔ لیکن پھر نجانے کس طرح اسلامی بلاک کو اس کا علم ہو گیا اور اس کے بعد اسلامی بلاک کی سب سے خطرناک سیکرٹ سروس پاکیشیا سیکرٹ سروس اس مشن کے خلاف کام کرنے یہاں پہنچ گئی۔ ان کے یہاں آنے کے بعد عجیب سی صورت حال پیدا ہو گئی۔ اور مادام بلیک کو بھی سامنے آنا پڑا۔ بہرحال ایک تکون سی بن گئی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ آرک لینڈ سیکرٹ سروس اور مادام بلیک۔ ہم تینوں ایک دوسرے کے خلاف کام کرتے رہے۔ میں نے مادام بلیک کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے اس کی رہائش گاہ پر پہنچنے کی اطلاع دی تو ہمارا جھگڑا ہو گیا۔ جس پر میں پیچھے ہٹ گیا۔ لیکن پھر شاید مادام بلیک نے کنگ سے بات کی اور کنگ نے مجھے فون پر ہدایات دیں کہ مادام بلیک کی سرکاری حیثیت ہے۔ اور میں اس سے مکمل تعاون بھی کروں اور اس مشن کو باقی دنیا اور خاص طور پر سپر پاورز سے بھی خفیہ رکھوں

چنانچہ اب مادام بلیک کے ساتھ تعاون ہمارا فرض بن گیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ کنگ نے مجھے انتہائی سختی سے حکم دیا ہے کہ میں مادام بلیک یا فلاسٹر کے معاملات میں کسی صورت بھی کھل کر مداخلت نہ کروں۔ اس حکم نے صحیح معنوں میں میرے ہاتھ پیر باندھ دیئے ہیں اوور"۔۔۔ جم مارکر نے ہیڈ کوارٹر انچارج راجر کو نئے حالات سے پوری تفصیل سے آگاہ کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ راجر بہرحال اس کا نمبر ٹو تھا۔

"لیکن باس وہ جزیرہ تو اوپر سے قطعی ویران اور بے آباد ہے۔ وہاں سوائے جنگل اور جھاڑیوں کے اور کچھ نہیں ہے۔ اگر مادام بلیک کا کوئی اڈہ ہوگا تو وہ لازماً انڈر گراؤنڈ ہوگا۔ اس لئے اگر ہم جزیرے پر جا کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر دیں تو اس سے ہم پر یہ الزام تو بہرحال نہیں آ سکتا کہ ہم نے ان کے کسی اڈے یا منصوبے میں مداخلت کی ہے۔ غیر ملکی سیکرٹ ایجنٹوں کا خاتمہ ہی تو ہماری اصل ڈیوٹی ہے اوور"۔۔۔ راجر نے تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تو تم اس جزیرے پر جا کر ان کا مقابلہ کرنے کے لئے بے چین ہو اوور"۔۔۔ جم مارکر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ اگر ان کا خاتمہ مادام بلیک نے کر دیا۔ اور ہم صرف دیکھتے ہی رہ گئے تو کم از کم میرا ضمیر ہمیشہ شرمندہ رہے گا کہ ہم نے اپنی ڈیوٹی سر انجام نہیں دی۔ ہمیں تو ان لوگوں کے خلاف فل فورس کے ساتھ کام کرنا چاہئے۔ اور اب یہ بہترین موقع ہے کیونکہ یہ لوگ ایک چھوٹے سے جزیرے پر محدود ہو چکے ہیں۔ اب ہم بڑی آسانی سے ان کا یقینی شکار کھیل سکتے ہیں اوور"۔۔۔ راجر نے جذباتی

لہجے میں کہا۔

"تو پھر ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرو۔ ایکشن گروپ کے چیف جیکب کو احکامات دے دو کہ وہ بیس مسلح افراد کے ساتھ چار موٹر لانچوں پر وہاں پہنچے اور تم اپنے خاص دو آدمیوں کے ساتھ یہاں میرے پاس آجاؤ۔ ہم ہیلی کاپٹر پر وہاں جائیں گے تاکہ فل فورس ریڈ ہو سکے۔ اور ہم ان کی لاشیں اٹھا کر کنگ کے سامنے اپنی کارکردگی کے طور پر پیش کر سکیں۔ ویسے مجھے میک اپ میں جانا پڑے گا کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ مادام پھر کنگ سے مداخلت کی شکایت کر دے"۔ جم مارکر نے فیصلہ کن لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ آپ تیار رہیں۔ میں آرہا ہوں اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے راجر نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ جم مارکر نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ملحقہ کمرے کی طرف بڑھ گیا تاکہ خود بھی پوری طرح تیار ہو سکے۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ اس کمرے سے باہر آیا تو اس کے چہرے پر مخصوص میک اپ اور جسم پر چست جیکٹ اور پتلون تھی۔ جیکٹ میں اس نے انتہائی طاقتور بموں اور ایسا ہی دوسرا اسلحہ بھر رکھا تھا۔ گلے میں طاقتور دوربین تسمے سے لٹک رہی تھی۔ اور کاندھے کے ساتھ ایک مخصوص گن تھی جو بیک وقت میزائل گن کے طور پر بھی کام دیتی تھی۔ اور مشین گن کے طور پر بھی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیز رفتاری سے اڑتی ہوئی اپنے اس اڈے کی طرف جا رہی تھی۔ جہاں ہنگامی حالات

ایک تیز رفتار ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ جب جم مارکر وہاں پہنچا تو راجر ہیڈ کوارٹر کے دو افراد کے ساتھ جو پوری طرح مسلح تھے پہلے ہی وہاں پہنچا ہوا تھا۔

"میں نے جیکب اور اس کے ساتھیوں کو وہاں بھیج بھی دیا ہے اور انہیں مکمل ہدایات بھی دے دی ہیں"۔۔۔۔ راجر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ اور جم مارکر نے سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہیلی کاپٹر میں بیٹھے ہاگن سے اس جزیرے کی طرف اڑے چلے جا رہے تھے۔ پائلٹ سیٹ پر راجر تھا۔ جب کہ ساتھ والی سیٹ پر جم مارکر اور عقب میں دونوں مسلح نوجوان ہیلی کاپٹر کی دونوں سائیڈ والی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ہیلی کاپٹر چار ڈورز والا تھا۔ اس لئے عقبی ڈورز سے وہ نوجوان بھی نیچے فائرنگ وغیرہ آسانی سے کر سکتے تھے۔ ہیلی کاپٹر خاصی تیز رفتاری سے اڑا چلا جا رہا تھا۔ اور پھر ہاگن کی حدود ختم ہوتے ہی وہ سمندر پر پرواز کرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک چھوٹے سے جزیرے کے قریب پہنچ گئے۔ جو گھنے درختوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ راجر نے کافی بلندی پر ہیلی کاپٹر کو رکھ کر جزیرے کے اوپر ایک چکر لگایا۔ جب کہ جم مارکر طاقتور دوربین آنکھوں سے لگائے نیچے کا جائزہ لیتا رہا۔ جہاں درخت چھدرے تھے وہاں جزیرے کی سطح بھی نظر آجاتی تھی۔ لیکن انہیں وہاں کسی قسم کی کوئی حرکت نظر نہ آئی تھی۔

"یہ جزیرہ تو خالی پڑا ہوا ہے۔ تم کہتے ہو کہ یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس آئی ہوئی ہے"۔۔۔۔ جم مارکر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"باس - ان میں سے کسی کی لاش بھی وہاں ملبے سے نہیں ملی - اور مادام بلیک تو بہرحال اس میگنٹ شٹل کے ذریعے یہیں پہنچی ہے اس لئے لازماً وہ لوگ بھی یہاں ہی آئے ہوں گے - لیکن یہاں نیچے واقعی کوئی حرکت نہیں ہے - میں ہیلی کاپٹر اتار دوں پھر تفصیلی چیکنگ کر لیتے ہیں" ـــــ راجر نے جواب دیا۔

"نہیں - جس طرف سے ایکشن گروپ نے آنا ہے ادھر چلو - ہم ان کے ساتھ ہی نیچے جائیں گے - ہو سکتا ہے سیکرٹ سروس والے ہیلی کاپٹر کو دیکھ کر جھاڑیوں میں چھپ گئے ہوں" ـــــ جم مارکر نے جواب دیا اور راجر نے سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر کا رخ شمال کی طرف موڑ دیا - پھر جیسے ہی وہ جزیرے کو کراس کر کے دوسری طرف ساحل سمندر پر پہنچے - انہوں نے دور سے تین تیز رفتار موٹر لانچوں کو جزیرے کی طرف آتے ہوئے دیکھا - راجر نے جلدی سے ہیلی کاپٹر میں نصب ٹرانسمیٹر پر ایک مخصوص فریکونسی سیٹ کی اور اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ـــــ راجر کالنگ اوور" ـــــ راجر نے تیز آواز میں کہا۔

"یس ـــــ جیکب اٹنڈنگ اوور" ـــــ ٹرانسمیٹر سے جیکب کی آواز ابھری۔

"ان موٹر لانچوں میں تم لوگ ہو اوور" ـــــ راجر نے پوچھا۔

"ہاں - اور آپ ہیلی کاپٹر پر ہیں - کیونکہ ہمیں جزیرے کے اوپر ایک ہیلی کاپٹر نظر آ رہا ہے اوور" ـــــ جیکب نے سوالیہ لہجے میں پوچھا۔

"ہاں - میں اور چیف ہیلی کاپٹر میں ہیں اوور" ـــــ راجر نے کہا۔

"اوہ - ٹھیک ہے - ورنہ ہم سوچ رہے تھے کہ ہیلی کاپٹر کس کا ہے - کیونکہ دور سے اس پر نشانات واضح نظر نہ آ رہے تھے اوور" جیکب نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"جلدی آؤ - ہم تمہارے ساتھ ہی جزیرے کو اندر سے چیک کرنا چاہتے ہیں - اوور اینڈ آل" ـــــ راجر نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا - جم مارکر خاموش بیٹھا رہا۔

تھوڑی دیر بعد لانچیں قریب آ گئیں اور پھر وہ ساحل کے قریب پہنچ کر رک گئیں - اور اس میں سے مسلح افراد نیچے اترنے لگے - راجر نے بھی ہیلی کاپٹر وہیں اتار دیا - اور پھر وہ سب نیچے اتر آئے - موٹر لانچوں سے آنے والے افراد کی تعداد بیس تھی - جب کہ جم مارکر - راجر اور اس کے دو ساتھیوں کو ملا کر ان کی کل تعداد چوبیس ہو جاتی تھی۔

"ہمیں گروپوں کی صورت میں پھیل کر اندر جانا ہو گا - اور انتہائی احتیاط سے کام لو - جو نظر آئے گولیوں سے اڑا دینا - کسی کو زندہ پکڑنے کے چکر میں نہ پڑنا" ـــــ جم مارکر نے کاندھے سے مخصوص گن اتار کر ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا - اور جیکب نے پانچ پانچ افراد پر مشتمل اپنے آدمیوں کی چار ٹولیاں بنائیں اور پھر وہ چاروں ٹولیاں تیزی سے پھیل کر اندر کی طرف بڑھنے لگیں - جن میں سے دو انتہائی دائیں ہاتھ سے اور دو انتہائی بائیں ہاتھ سے اندر کی طرف بڑھیں - جم مارکر - راجر اور اس کے دو ساتھی درمیان سے جزیرے کے اندر

بڑھنے لگے۔ وہ سب بے حد محتاط انداز میں آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ لیکن جنگل میں سوائے پرندوں اور مختلف حشرات الارض کی مخصوص آوازوں کے اور کوئی آواز سنائی نہ دے رہی تھی۔ وہ لوگ کافی اندر تک آ گئے۔ لیکن کسی طرف سے بھی نہ ہی فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور نہ ہی کوئی آدمی یا کسی کی حرکت دکھائی دی۔ جم مارکر کے ہونٹ بھنچ گئے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ان سے حماقت ہوئی ہے۔ یہاں کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ لیکن ظاہر ہے اب مکمل چیکنگ ضروری تھی۔ اس لئے وہ آگے بڑھتے چلے جا رہے۔ اور پھر اچانک وہ سب بے اختیار اچھل پڑے۔ کیونکہ دور سے ایک کھلی جگہ پر انہیں انسانی لاشیں پڑی ہوئی صاف نظر آ رہی تھیں۔ وہ سب اکٹھے ہی پڑے ہوئے تھے۔ اور ان کے اوپر اور ارد گرد تختے نما ٹوٹی ہوئی لکڑیوں کے ڈھیر موجود تھے۔

"اوہ اوہ۔ یہ کون ہیں" ۔۔۔ جم مارکر نے کہا اور اس کے قدموں میں تیزی آ گئی۔ لیکن ابھی اس نے چند ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ انہیں دائیں ہاتھ سے جنگل کے اندر بے تحاشا فائرنگ اور انسانی چیخوں کی آوازیں سنائی دیں۔ فائرنگ اس بے تحاشا انداز میں ہو رہی تھی جیسے دو پارٹیاں آپس میں لڑ پڑی ہوں۔

"اوہ اوہ۔ ادھر وہ لوگ ہیں۔ یہ شاید مادام کے آدمی ہوں گے جنہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں نے مار ڈالا ہو گا" ۔۔۔ جم مارکر نے کہا۔ اور وہ سب تیزی سے ادھر کو مڑ پڑے جدھر سے آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ اسی لمحے انہیں اپنے عقب میں دور سے

ویسی ہی بے تحاشا فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"کیا ہو رہا ہے" ۔۔۔ جم مارکر نے چیخ کر کہا۔ اور اسی لمحے اس طرف جدھر سے پہلے فائرنگ کی آوازیں آئی تھیں۔ بم پھٹنے کا ایک خوف ناک دھماکہ سنائی دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی فائرنگ کی آوازیں بند ہو گئیں۔ وہ بے تحاشا انداز میں دوڑتے ہوئے وہاں پہنچے تو دور سے انہیں جیکب ہاتھ میں میزائل گن اٹھائے بھاگتا ہوا اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔

"باس باس۔ یہ کوئی روبوٹ تھا۔ اس نے میرے گروپ کے سب افراد کو مار ڈالا ہے۔ میں نے اس پہ بم مارا تو وہ پرزے پرزے ہو کر بکھر گیا" ۔۔۔ جیکب نے چیخ کر کہا۔

"روبوٹ ۔۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔ جم مارکر اور راجر کے حلق سے بیک وقت نکلا۔ اور چند لمحوں بعد وہ جب اس فائرنگ والی جگہ پر پہنچے تو وہاں چار افراد مردہ پڑے ہوئے تھے اور درمیان میں واقعی ایک روبوٹ کے پرزے جھاڑیوں پر بکھرے ہوئے تھے۔ ابھی وہ اسے دیکھ رہے تھے کہ دو اور جگہوں سے خوف ناک فائرنگ اور بموں کے دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"اوہ۔ یہ روبوٹ کہاں سے آ گئے" ۔۔۔ جم مارکر نے چیخ کر پلٹتے ہوئے کہا۔ اور ابھی وہ مڑ رہا تھا کہ یک لخت ان سے سو گز کے فاصلے پر سے یک لخت زمین درمیان سے پھٹی اور اس میں سے ایک لمبا تڑنگا روبوٹ باہر کو نکل آیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں موجود مشین گن نے شعلے اگلنے شروع کر دیئے۔ راجر کے

ساتھ آنے والے دونوں آدمی پہلی ہی باڑیں نشانے پر آ گئے جب کہ راجر، جیکب اور جم مارکر نے بڑی مشکل سے جھاڑیوں میں چھلانگ لگا کر جانیں بچائیں۔ روبوٹ اسی طرح بے تحاشا فائرنگ کرتا ہوا ان کی طرف آ رہا تھا کہ جم مارکر کا ہاتھ گھوما اور دوسرے لمحے ایک بم اڑتا ہوا پوری قوت سے اس روبوٹ کے سینے سے ٹکرایا۔ ایک خوف ناک دھماکہ ہوا اور روبوٹ کے پرزے ہوا میں بکھر گئے۔ وہ سب ایک طویل سانس لے کر اٹھے ہی تھے کہ دوسری سائیڈ سے ان پر فائرنگ شروع ہو گئی۔ اس بار راجر نے پھرتی دکھائی اور اس طرف سے آنے والے روبوٹ کو اس نے حیرت انگیز پھرتی سے بم مار کر اڑا دیا۔ اب تو پورا جنگل انتہائی خوف ناک فائرنگ کی آوازوں اور دھماکوں سے گونجنے لگا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے جنگل کے ہر درخت اور ہر جھاڑی سے فائرنگ ہونی شروع ہو گئی ہو۔ پھر تو ان تینوں کے لئے اپنے آپ کو بچانا ہی مشکل ہونے لگ گیا۔ ہر طرف سے وہی فائرنگ مشینیں فائرنگ کرتی ہوئیں ان کی طرف بڑھتی دکھائی دے رہی تھیں۔ اور ان کی جیبوں میں موجود بموں کا ذخیرہ تیزی سے ختم ہونے لگ گیا تھا۔

" بھاگو ہیلی کاپٹر کی طرف بھاگو۔ ورنہ یہ مشینیں ہمیں نہ چھوڑیں گی یہ مادام بلیک کی مشینیں ہیں"۔۔۔ جم مارکر نے چیخ کر کہا۔ اور پھر وہ تینوں واقعی جنگلی خرگوشوں کی طرح روبوٹوں پر بم پھینکتے فائرنگ کرتے اور ان کی فائرنگ سے بچتے ساحل سمندر کی طرف بھاگنے لگے۔ لیکن پھر اچانک جیکب فائرنگ کی زد میں آ گیا اور

اس کے جسم میں بلا مبالغہ سینکڑوں گولیاں بیک وقت اتر گئیں۔ وہ خاموش اور ویران جنگل اچانک موت کا جنگل بن گیا تھا۔ لیکن جم مارکر اور راجر اپنی پھرتی کی وجہ سے کم اور خوش قسمتی کی بنا پر زیادہ آخر کار زندہ سلامت جنگل سے نکل کر ہیلی کاپٹر تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے۔ اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر تیزی سے فضا میں بلند ہو گیا۔ جنگل میں اب بھی فائرنگ کی تیز آوازیں جگہ جگہ سے سنائی دے رہی تھیں۔

" جزیرے کے اوپر لے چلو۔ اب میں ان سب کا خاتمہ کر کے ہی جاؤں گا"۔۔۔ جم مارکر نے ہذیانی انداز میں چیخ کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہ مخصوص گن کاندھے سے لگائی اور اس کا میزائل والا سیکشن آن کر دیا۔ پھر تو جیسے جنگل پر آگ کی تیز بارش سی شروع ہو گئی۔ ان کے ہیلی کاپٹر پر بھی فائرنگ ہوتی رہی لیکن راجر نے چونکہ ہیلی کاپٹر کو کافی بلندی پر رکھا ہوا تھا۔ اس لئے مشین گنوں کی گولیاں اس تک نہ پہنچ سکتی تھیں۔ البتہ جم مارکر کی اس مخصوص میزائل گن نے واقعی قیامت سی ڈھا دی تھی۔ جہاں جہاں سے بھی فائرنگ کی آوازیں آتیں۔ جم مارکر وہاں میزائل فائر کر دیتا اور جس جگہ میزائل فائر ہوتا وہاں درخت اس طرح اڑ اڑ کر گرتے جیسے کسی نے انہیں آرے سے کاٹ کر گرا دیا ہو۔ راجر انتہائی تیز رفتاری سے ہیلی کاپٹر کو جزیرے پر گھما رہا تھا۔ اور جم مارکر مسلسل میزائل فائرنگ میں لگا ہوا تھا۔ اب نیچے سے فائرنگ کی آوازیں اکا دکا ہی سنائی دے رہی تھیں۔ ایک بار پھر جنگل میں خاموشی طاری ہوتی چلی جا

رہی تھی۔ اور تھوڑی دیر بعد واقعی نیچے موت کا سا سکوت طاری ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی ٹرچ کی مخصوص آواز ابھری اور جم مارکر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹریگر سے انگلی ہٹا لی۔ گن میں موجود میگزین کی پوری دو بلیٹس اس نے جنگل پر فائر کر ڈالی تھیں۔

"باس۔ جیکب کے ساتھ ساتھ ایکشن گروپ کے باقی افراد بھی ختم ہو گئے ہیں" ——— راجر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اور یہ سب کچھ اس مادام بلیک نے کیا ہے۔ اس نے یہاں ان مشینوں کو حفاظتی اقدامات کے تحت رکھا ہوا ہو گا۔ اور اس نے یہ سمجھا کہ ہم دشمن لوگ ہیں۔ چلو واپس۔ اب مجھے کنگ سے دوبارہ بات کرنی ہو گی۔ میں اپنے آدمیوں کو اس طرح مروانے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ میں اس پورے جزیرے کو بموں سے اڑا دوں گا" ——— جم مارکر نے تیز لہجے میں کہا اور راجر نے خاموشی سے ہیلی کاپٹر کا رخ موڑا اور ہیلی کاپٹر تیز رفتاری سے اس موت کے جزیرے سے دور ہوتا گیا۔

ایک بڑے سے کمرے کی سائیڈ پر بنے ہوئے اندھے شیشے کے ایک کیبن کے اندر مادام بلیک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے سامنے شیشے کی دیوار کے ساتھ ایک طویل و عریض مشین زمین سے چھت تک نصب تھی۔ اس مشین کے درمیان میں ایک بڑی سی سکرین تھی۔ جس کو چار خانوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ مشین کے سامنے جس کرسی پر مادام بلیک بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے پائے سٹول کی طرح خاصے اونچے تھے۔ مادام بلیک کے پیروں کے نیچے ایک سٹول رکھا ہوا تھا۔ مادام بلیک نے اپنے سر پر ہیڈ فون چڑھایا ہوا تھا۔ اور اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ مشین پر بے شمار ڈائل موجود تھے۔ جن میں مختلف رنگوں کی سوئیاں حرکت کر رہی تھیں۔ چھوٹے بڑے ان گنت بلب مسلسل بھی جل رہے تھے۔ اور جل بجھ بھی رہے تھے۔ مادام بلیک کرسی

کی بیک سے پشت لگائے اطمینان سے بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک ریموٹ کنٹرول آلہ تھا۔ جس پر سفید نیلے اور سرخ رنگ کے بٹنوں کے کئی سیٹ موجود تھے۔ اس بڑے ہال نما کمرے میں جہاں اندھے شیشے کا یہ کیبن تھا۔ تمام دیواروں کے ساتھ انتہائی پیچیدہ قسم کی مشینری نصب تھی۔ جس کے سامنے سفید کوٹ پہنے ہوئے کئی افراد مسلسل انہیں آپریٹ کرنے میں مصروف تھے۔ یہ مادام بلیک کے ہیڈ کوارٹر کا آپریشن روم تھا۔ جس کی مدد سے مادام بلیک نہ صرف اپنے ہیڈ کوارٹر بلکہ فلاسٹر پروجیکٹ کے بیرونی ایریے کو اپنی مرضی سے کنٹرول کرتی تھی۔ فلاسٹر پروجیکٹ کے اندر ہونے والے سائنسی کاموں میں اس کا کوئی عمل دخل نہ تھا۔ وہ حصہ یہاں سے بالکل علیحدہ تھا۔ اُسے مشین روم کہا جاتا تھا۔ اور وہاں مادام بلیک کا شوہر ڈاکٹر رونلڈ اپنے ساتھی عالمی شہرت یافتہ سائنسدانوں کے ہمراہ فلاسٹر پروجیکٹ کی خودکار مشینوں کے ذریعے فلاسٹر پروجیکٹ مکمل کرنے میں مصروف رہتا تھا۔ مادام بلیک کے ذمہ فلاسٹر پروجیکٹ کی حفاظت تھی۔ اور مادام بلیک نے واقعی انتہائی قابل یہودی، اسرائیلی اور ایکریمی سائنسدانوں کی مدد سے اپنے ہیڈ کوارٹر اور جزیرہ نکسوما کو ناقابل تسخیر بنا رکھا تھا۔ مادام بلیک کے ہیڈ کوارٹر کا اصل راستہ تو جنگل کی طرف سے تھا لیکن اس کے علاوہ بھی اس نے کئی دوسرے راستے ہنگامی ضرورت کے لئے تیار کئے تھے۔ جن میں سے ایک راستہ اس کی رہائش گاہ

کی طرف کھلتا تھا۔ اور ایک مخصوص راستہ جزیرہ نکسوما سے ہو کر یہاں تک پہنچتا تھا۔ اور اب عمران اور اس کے ساتھیوں سے بچ کر وہ میگنٹ شٹل کے ذریعے جزیرے سے ہوتی ہوئی اس مخصوص راستے کی مدد سے اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچی تھی۔ یہاں پہنچتے ہی اس نے اپنی رہائش گاہ میں لگے ہوئے مخصوص ڈائنامائٹس کی مدد سے پوری رہائش گاہ ہی اڑا دی تھی تاکہ عمران اور اس کے ساتھی جو اسے وہاں تلاش کرتے پھر رہے ہوں گے۔ رہائش گاہ کے ساتھ ہی موت کا شکار ہو جائیں۔ لیکن اس کے بعد جب اس نے اس سرنگ کو چیک کیا جس میں شٹل سفر کرتی تھی۔ تاکہ وہ جزیرے پر جانے والے راستے کو بند کر سکے۔ تو اس پر انتہائی حیرت انگیز انکشاف ہوا کہ عمران اور اس کے سب ساتھی اس سرنگ میں دوڑتے ہوئے جزیرے کی طرف بڑھے جا رہے تھے۔ مادام بلیک کے پاس ایسا کوئی ذریعہ نہ تھا جس سے وہ یہ خفیہ سرنگ اڑا سکتی۔ اس لئے مجبوراً اُسے ان لوگوں کے جزیرے پر پہنچنے کا انتظار کرنا پڑا۔ ویسے اُسے یقین تھا کہ جزیرے پر پہنچنے کے بعد یہ لوگ واقعی بے بس ہو جائیں گے۔ چنانچہ جیسے ہی یہ لوگ اس مخصوص اور کھلے ہوئے حصے سے جنگل میں داخل ہوئے۔ مادام بلیک نے یہ راستہ بلاک کر دیا۔ اب وہ اس راستے سے واپس نہ جا سکتے تھے۔ مادام بلیک اچھی طرح جانتی تھی۔ کہ جزیرہ نکسوما کے گرد چاروں طرف آدم خور شارک مچھلیوں کے گروہ مسلسل

گھومتے رہتے ہیں۔ کیونکہ یہ آدم خور مچھلیاں مادام بلیک نے خود یہاں پالی تھیں۔ اور انہیں باقاعدگی سے گوشت وغیرہ بھی ڈالا جاتا تھا۔ تاکہ وہ زندہ بھی رہیں اور ان کی گوشت خوری کی حس بھی قائم رہے۔ البتہ جزیرے کے چاروں طرف تقریباً ایک کلومیٹر کے فاصلے پر ایسی مخصوص دیز کا پانی میں حصار قائم کر دیا گیا تھا کہ شارک مچھلیاں اس حصار کو توڑ کر آگے نہ جا سکتی تھیں۔ اس طرح دوسرے جزیروں تک ان کے جانے کو روک دیا گیا تھا۔ یہ مچھلیاں چونکہ تعداد میں خاصی تھیں۔ اور انتہائی خونخوار نسل سے تعلق رکھتی تھیں۔ اس لئے جزیرے سے سمندر میں اگر کوئی آدمی بغیر موٹر لانچ کے پانی میں اترتا تو پلک جھپکنے میں ان آدم خور مچھلیوں کا شکار ہو جاتا تھا۔ اس لئے مادام بلیک مطمئن تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی اب کسی طرح بھی اس جزیرے سے باہر نہ جا سکیں گے۔ گو اس کے پاس ایسے انتظامات موجود تھے کہ وہ صرف چند بٹن دبا کر جزیرے کے نیچے زیر زمین بنے ہوئے مخصوص کمروں میں موجود ایسے روبوٹوں کو جزیرے کی سطح پر بھیج سکتی تھی۔ جن کے پاس ایک مخصوص ٹائپ کی مشین گن ہوتی تھی۔ اور وہ کمپیوٹر کنٹرول کی مدد سے ہر سمت میں صحیح نشانے پر گولیاں برسا سکتے تھے۔ اس طرح جزیرے پر آنے والی پوری فوج کا خاتمہ کیا جا سکتا تھا۔ مادام بلیک انہیں فائٹنگ مشینیں کہتی تھی۔ ان فائٹنگ مشینوں کی تعداد بارہ تھی۔ اور یہ تقریباً جزیرے کے ہر حصے میں زمین کے نیچے

ے ہوئے خفیہ کمروں میں موجود تھیں۔ ان کی حرکت کرنے کی رینج
ن تھی۔ اور جزیرے کو بارہ حصوں میں تقسیم کر کے ہر فائٹنگ
ین کے لئے ایک ایک مخصوص رینج قائم کر دی گئی تھی۔ لیکن
ام بلیک ابھی عمران اور اس کے ساتھیوں کا تماشہ دیکھنا
ہتی تھی۔ اُسے صرف ایک خطرہ تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی
مخصوص راستے کو تلاش نہ کر لیں۔ جس کے ذریعے مادام بلیک
ان ہیڈ کوارٹر تک آتی جاتی تھی۔ لیکن یہ راستہ جس انداز میں
یا گیا تھا۔ اس سے مادام بلیک کو یقین تھا کہ عمران اور اس
ساتھی لاکھ سر پٹکیں اس راستے کو تلاش نہ کر سکتے تھے۔ یہ
تہ جزیرے کے درمیان بنے ہوئے لکڑی کے ایک کیبن
ے شروع ہوتا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی جزیرے پر پہنچتے
ساحل سمندر کی طرف چلے گئے تھے۔ شاید اس وجہ سے کہ ابھی
یرے پر رات کا پچھلا پہر ہونے کی وجہ سے خاصی تاریکی تھی۔
ام بلیک سامنے موجود سکرین پر انہیں چیک کرتی رہی لیکن
کہ کیبن سے ساحل سمندر کا فاصلہ کافی تھا اس لئے وہ ان
ے درمیان ہونے والی گفتگو نہ سن سکتی تھی۔ وہ سب ریت پر
ٹھے ہوئے آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ عمران کی ساتھی لڑکی
لیا اٹھ کر بڑے غصیلے انداز میں جنگل کے اندر کی طرف
اگی اور عمران کا ایک اور ساتھی بھی اس کے پیچھے لپکا۔ اور پھر
ہ دونوں باتیں کرتے ہوئے سیدھے اس کیبن تک پہنچ گئے۔
ہاں باہر کارل کی گولیوں سے مسخ لاش پڑی ہوئی تھی گو مادام بلیک

نے کارل کو ساحل سمندر پر گولیوں سے اڑایا تھا اور اس کی لاش
وہیں چھوڑ کر واپس اپنی رہائش گاہ پر گئی تھی۔ لیکن اب جب
وہ ہیڈ کوارٹر آنے کے لئے کیبن کے پاس پہنچی تو اس نے
کارل کی لاش کو کیبن کے سامنے پڑے ہوئے دیکھا تھا
مادام بلیک سمجھ گئی تھی کہ کارل کی لاش وہاں کیسے پہنچ گئی تھی
اس کا شوہر ڈاکٹر رونلڈ ناراض ہو کر ہیڈ کوارٹر جانے کے لئے
جزیرے پر پہنچا تھا۔ رہائش گاہ سے جو راستہ ہیڈ کوارٹر جاتا
وہ چونکہ مادام کی خواب گاہ سے جاتا تھا۔ اس لئے ظاہر ہے
ڈاکٹر رونلڈ ناراضگی کی وجہ سے اس راستے سے نہ جا سکتا
میگنٹ شٹل والے راستے کا اسے سرے سے علم ہی نہ
اس لئے وہ جزیرے تک ایک مخصوص آبدوز کے ذریعے
آتا جاتا تھا۔ چنانچہ وہ آبدوز کے ذریعے وہاں پہنچا۔ اور
وہ اسی غصے کے عالم میں دوڑتا ہوا کیبن کی طرف آیا ہوگا
مادام بلیک نے کارل کو تقریباً اسی مقام پر گولیوں سے ہلا
کیا تھا۔ جہاں آبدوز جا کر رکتی تھی۔ تاکہ ڈاکٹر رونلڈ جب
آبدوز سے نکل کر جزیرے پر پہنچے اسے کارل کی لاش نظر آجا
اس طرح اس کا شک دور ہو جائے۔ لیکن یا تو آبدوز وہاں نہ
تھی بلکہ ہٹ کر کسی اور جگہ پر رکی تھی۔ اس لئے ڈاکٹر رونلڈ کو
کی لاش نظر نہ آئی تھی۔ یا پھر اس نے غصے کی شدت کی وجہ
اسے نظر انداز کر دیا تھا۔ لیکن آبدوز کے عملے کو یقیناً وہ نظر
اور پھر وہ اسے اٹھا کر ڈاکٹر رونلڈ کے پیچھے آئے تاکہ اس

کے متعلق اسے بتایا جا سکے۔ اور ڈاکٹر رونلڈ انہیں کیبن کے
منے مل گیا ہوگا۔ اور پھر وہ کارل کی لاش دیکھ کر مادام کے
ہوبے کے مطابق اپنے بے جا الزام پر شرمندہ ہو کر واپس
یا۔ اور لاش وہیں کیبن کے پاس ہی چھوڑ دی گئی ہو گی۔ بہرحال
لاش کو دیکھ کر وہ عورت جولیا واپس اپنے ساتھیوں کی طرف
پڑی۔ جب کہ دوسرا ساتھی وہیں رک گیا۔ اس نے کیبن کا
اور باہر سے جائزہ بھی لیا۔ لیکن ظاہر ہے وہاں اسے کیا نظر
تا تھا۔ پھر عمران اور اس کے ساتھی بھی جولیا کے ساتھ وہاں
گئے۔ اب چونکہ مادام بلیک ان کی باتیں سن سکتی تھی۔ اس
مادام بلیک نے لطف لینے کی غرض سے ان سے بات
شروع کر دی۔ وہ پوری طرح مطمئن انداز میں اور لطف
لے کر ان سے باتیں کر رہی تھی۔ کہ اچانک اس عمران نے
ن میں داخل ہو کر کیبن کے اس مخصوص حصے پر مشین گن سے
یاں برسانی شروع کر دیں جہاں راستے کا میکنزم موجود تھا
دیکھتے ہی دیکھتے اس نے میکنزم کو توڑ کر راستہ کھول لیا۔
بلیک جو حیرت سے اسے ایسا کرتا دیکھ رہی تھی۔ اس وقت
جب راستہ کھل گیا اور اب اسے شدید ترین خطرے کا
س ہوا تو اس نے بجلی کی سی تیزی سے کیبن کے اندر فرش
نیچے لگا ہوا ڈائنامنٹ سرکل فائر کر دیا۔ جس کا نتیجہ اس
توقع کے عین مطابق ظاہر ہوا کہ پورا کیبن اس ڈائنامنٹ
فائر ہونے سے تباہ ہو گیا۔ اور اس کی لکڑیاں تلواروں اور

بھالوں کی طرح فضا میں اڑتی ہوئیں عمران اور اس کے ساتھیو
شدید زخمی کر گئیں۔ اس طرح وہ سب زخمی ہو کر نیچے گر گئے
مادام بلیک نے اطمینان کا طویل سانس لیا۔ اب وہ اطم
سے بیٹھی ہوئی ان کے ہوش میں آنے یا مرنے کا انتظار کر رہ
کیونکہ ڈائنا منٹ سرکل کی فائرنگ سے وہ راستہ بلاک ہو
تھا۔ لیکن اسی لمحے ایک ہلکی سی سیٹی کی آواز مشین میں سے
دی اور مادام بے اختیار چونک پڑی۔ یہ مخصوص آواز اس
کا کاشن تھا کہ جزیرے کی مخصوص ایئر رینج میں کوئی جہاز دا
ہوا ہے۔ مادام نے پھرتی سے ہاتھ میں پکڑے ہوئے آ
کے دو بٹن دبا دیئے۔ اور اس کے ساتھ ہی سکرین کے تار
تین خانوں میں سے ایک خانہ روشن ہو گیا۔ اس سے پہلے
کا صرف ایک خانہ روشن تھا جس پر کیبن اور اس کا ملحقہ علا
نظر آ رہا تھا۔ دوسرا خانہ روشن ہوتے ہی جزیرے کے او
آسمان نظر آنے لگا۔ جس پر ایک فور ڈور ہیلی کاپٹر اڑتا م
دکھائی دے رہا تھا۔ مادام نے ہاتھ بڑھا کر مشین کی ایک نا
کو گھمایا تو سکرین پر نظر آنے والا ہیلی کاپٹر بڑا اور قریب
آنے لگا۔ مادام نے دیکھا کہ ایک جیکٹ پہنے ہوئے آدمی
سے طاقتور دوربین لگائے نیچے جزیرے کو دیکھ رہا تھا۔
کہ اس کے کاندھے سے ایک عجیب ساخت کی گن لٹکی
تھی۔ ہیلی کاپٹر میں پائلٹ کے علاوہ عقب میں دو اور مسلح
بھی بیٹھے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ پھر ہیلی کاپٹر جزیرہ

کے اوپر ہی چکرا رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر میں موجود چاروں آدمی مقامی ہی تھے۔
لیکن یہ کون لوگ ہیں۔ کیا یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کوئی معاون
گروپ ہے"۔۔۔ مادام بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
ہیلی کاپٹر جزیرے کے اوپر مسلسل چکرا تا رہا۔ اور مادام بلیک
خاموش بیٹھی اسے دیکھتی رہی۔ پھر اچانک ہیلی کاپٹر جزیرے کے
اوپر سے ہوتا ہوا شمالی سمت ساحل
سمندر کی طرف بڑھ گیا۔ مادام بلیک نے بٹن دبا کر ایک اور خانہ
روشن کر دیا۔ اب اس میں جزیرے کا پورا ساحل اور سمندر کا کافی
حصہ نظر آ رہا تھا۔ اور چند لمحوں بعد مادام بلیک بری طرح چونک
پڑی۔ جب اس نے تین بڑی موٹر لانچوں کو انتہائی تیز رفتاری
سے پانی پر چلتے ہوئے ساحل کی طرف آتے دیکھا۔
"یہ واقعی اس عمران کے ساتھی ہیں۔ انہیں بھی اب ختم ہونا چاہیئے"
مادام بلیک نے کہا۔ چند لمحوں بعد موٹر لانچیں ساحل پر رک گئیں
اور پھر ان میں سے مسلح افراد ساحل پر اترنے لگے۔ ہیلی کاپٹر بھی اب
ساحل پر اتر گیا تھا۔ اور اس میں موجود چاروں افراد بھی باہر آ گئے
تھے۔ موٹر لانچوں میں بیس افراد تھے۔ وہ چند لمحے آپس میں باتیں
کرتے رہے۔ پھر وہ سب ٹولیوں کی صورت میں بکھر کر جنگل میں
داخل ہو گئے۔
"اب فائٹنگ مشینوں کو باہر لانا ہی پڑے گا"۔۔۔ مادام بلیک
نے کہا اور اس نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر بڑی مشین کے کئی بٹن
دبانے شروع کر دیئے۔ یہ بٹن دبتے ہی مشین کی گونج ذرا سی بڑھ

گئی۔ مادام نے فائٹنگ مشینری کو کنٹرول کرنے والے کمپیوٹر کو لنک کر لیا تھا۔ پھر اس نے ایک اور بٹن دبایا۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ فائٹنگ مشین کمپیوٹر سیکشن مادام بلیک کالنگ" ۔۔۔ مادام بلیک نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس۔ ایف۔ ایم۔ ماسٹر کمپیوٹر اٹنڈنگ" ۔۔۔ اس کے کانوں پر چڑھے ہوئے ہیڈ فون سے ایک مشینی آواز نکلی۔

"جزیرے پر چوبیس مسلح افراد داخل ہوئے ہیں۔ تمام ریڈ ایم کو آپریٹ کر کے ان سب کا خاتمہ کرا دو۔ اور ان کے خاتمے کے بعد نمبر تھری ایف۔ ایم کو آرڈر دو کہ وہ کیبن کے سامنے پڑے ہوئے افراد کو بھی گولیوں سے بھون ڈالیں۔ یہ افراد چاہے بیہوش ہوں۔ زخمی ہوں۔ مردہ ہوں یا زندہ ہوں ان کے جسم چھلنی ہو جانے چاہئیں" ۔۔۔ مادام بلیک نے تیز لہجے میں تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی" ۔۔۔ دوسری طرف سے وہی مشینی آواز برآمد ہوئی۔ اور مادام نے مطمئن انداز میں ایک بٹن دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔ کیونکہ اب ماسٹر کمپیوٹر خودکار انداز میں ساری ہدایات پر خود ہی عمل درآمد کرنے کا پابند تھا۔

پھر بڑی سکرین اور چھوٹی سکرین پر اس نے فائٹنگ مشینوں کو جنگل کے مختلف حصوں میں سے زمین سے نکل کر باہر آتے دیکھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر بڑی مشین کے نچلے حصے میں لگے ہوئے کئی بٹن دبا دیئے۔ اب ان فائٹنگ مشینوں جو

روبوٹ جیسے تھے۔ اندر موجود حساس آلات آن ہو گئے تھے۔ اس طرح وسیع رینج میں پیدا ہونے والی تمام آوازیں وہ آسانی سے سن سکتی تھی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے چار فائٹنگ مشینوں کو بیک وقت فائرنگ کرتے دیکھا۔ اور اس کے بعد مشین گنوں کی فائرنگ کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں۔ فائٹنگ مشینوں اور انسانوں کے درمیان خوف ناک جنگ کا آغاز ہو گیا تھا۔ اور ظاہر ہے انسان اس جنگ میں مر رہے تھے۔ کہ اچانک ایک دھماکہ ہوا اور اس نے ایک مشین کو تباہ ہوتے دیکھا۔ مادام بلیک کے ہونٹ بھنچ گئے۔ مشین پر خوف ناک بم پھینکا گیا تھا۔ پھر باقی مشینیں بھی حرکت میں آ گئیں۔ انسان بھی مرتے رہے۔ لیکن اب مشینیں بھی خوف ناک بموں کی وجہ سے تباہ ہوتی جا رہی تھیں۔ مادام بلیک کی نظریں اب ایف۔ ایم تھری پر جمی ہوئی تھیں۔ جو کیبن کے قریب فائرنگ کر رہی تھی۔ اور پھر وہ بھی تباہ کر دی گئی۔ لیکن اب جزیرے پر موٹر لانچوں اور ہیلی کاپٹر کے ذریعے آنے والے چوبیس افراد میں سے صرف تین بچے تھے۔ اور وہ ساحل سمندر کی طرف بھاگ رہے تھے۔ کئی مشینوں تک انسان پہنچے ہی نہ تھے۔ لیکن وہ کمپیوٹر آرڈر کے تحت ویسے ہی فائرنگ میں مصروف تھیں۔

"احمق ماسٹر کمپیوٹر خواہ مخواہ گولیاں ضائع کر رہا ہے" ۔۔۔ مادام بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ لیکن وہ اسی لمحے جب کہ فائٹنگ جاری تھی ماسٹر کمپیوٹر کو کوئی نئی ہدایت نہ دینا چاہتی تھی۔ کیونکہ اس طرح ماسٹر کمپیوٹر گڑبڑا سکتا تھا۔ اس لئے

سوائے بڑبڑانے کے اس نے اور کچھ نہ کہا۔ اور پھر وہ ہیلی کاپٹر والے دو افراد اور موٹر لانچ سے آنے والے ایک آدمی کو اکٹھے ساحل کی طرف بھاگتے دیکھنے لگی۔ اچانک وہ ایک فائٹنگ مشین کی رینج میں آئے۔ اور دوسرے لمحے ایک آدمی ہٹ ہو گیا۔ یہ موٹر لانچ والا تھا۔ لیکن ہیلی کاپٹر والے نے ایک حیرت انگیز پھرتی سے مڑ کر فائٹنگ مشین کو بم مار کر اڑا دیا تھا۔ اور وہ دونوں ہیلی کاپٹر والے بچ کر جنگل سے نکل کر اپنے ہیلی کاپٹر تک پہنچ گئے ان میں سے ایک کے کاندھے سے ابھی تک وہ مخصوص ساخت کی گن لٹکی ہوئی تھی۔ اس نے گن نہ اتاری تھی۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو گیا۔ اور اس بار مادام بے اختیار چونک پڑی کیونکہ اس آدمی نے اپنی مخصوص ساخت کی گن سے نیچے فائر کرنا شروع کر دیا۔ یہ گن خوف ناک قسم کے میزائل فائر کر رہی تھی۔ جس سے فائٹنگ سپاٹ کے قریب کے تمام درخت اس طرح کٹ کٹ کر گر جاتے تھے جیسے آرے سے کاٹ دیئے گئے ہوں۔ انتہائی خوف ناک حد تک طاقتور میزائل تھے۔ اور پھر چونکہ باقی بچ جانے والی فائٹنگ مشینیں مسلسل فائرنگ کر رہی تھیں اس لئے ہیلی کاپٹر عین اسی جگہ پہنچتا جہاں فائرنگ ہو رہی ہوتی۔ اور پھر اس میزائل کی وجہ سے فائٹنگ مشین تباہ ہو جاتی۔

" اوہ اوہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ اس طرح تو ساری مشینیں ختم ہو جائیں گی "۔۔۔۔ مادام بلیک نے چیختے ہوئے کہا۔ اور اس نے ہاتھ بڑھا کر کمپیوٹر لنک کے بٹن دبانے شروع کر

دیئے۔ اور پھر ریموٹ کنٹرول والے آلے کا ایک بٹن دبا دیا۔

" ہیلو ہیلو۔۔۔۔ ماسٹر کمپیوٹر۔ کیا کر رہے ہو۔ سارے ایف۔ ایم کیوں فائرنگ کر رہے ہیں "۔۔۔۔ مادام نے چیختے ہوئے کہا۔

" ماسٹر کمپیوٹر اٹینڈنگ۔ تمام ایف۔ ایم جنرل رینج میں کام کرتے ہیں "۔۔۔۔ دوسری طرف سے مشینی آواز سنائی دی۔ اور مادام بلیک نے بے اختیار ہونٹ بھینچ کر لنک آف کر دیا۔ آج سے پہلے اسے چونکہ جزیرے پر فائٹنگ مشینوں کو استعمال کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہوئی تھی۔ اس لئے اسے علم ہی نہ تھا کہ ان کا فائٹنگ سسٹم کیا ہے۔ اور اب ماسٹر کمپیوٹر نے بتایا تھا کہ یہ سب جنرل رینج میں کام کرتے ہیں۔ اس کا مطلب ہوا کہ یا تو سب فائٹ کریں گے یا ایک بھی نہ کرے گا۔ اس لئے مجبوری تھی۔ اس کی نظریں ایک بار پھر سکرین پر جم گئیں۔ اور پھر اس کے ہونٹ بھنچ گئے۔ کیونکہ گیارہ مشینیں تباہ ہو گئی تھیں۔ اور اب آخری فائٹنگ مشین پر مخصوص گن سے فائر کیا جا رہا تھا۔ اور پھر وہ آخری بھی ختم ہو گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی فائرنگ کی آوازیں یک لخت ختم ہو گئیں۔ ہیلی کاپٹر اوپر کو اٹھا اور پھر تیزی سے مڑ کر شمال کی طرف ساحل سمندر کی طرف جانے لگا۔

" تم۔۔۔۔ تم جو کوئی بھی ہو۔ میں تمہیں اس کی عبرت ناک سزا دوں گی "۔۔۔۔ مادام بلیک نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اسی لمحے ہیلی کاپٹر سمندر کے اوپر سے اڑتا ہوا دیلو رینج سے باہر نکل گیا۔ مادام نے ہاتھ بڑھا کر مختلف بٹن دبانے شروع کر

دیئے ۔ اور پھر سکرین پر صرف ایک خانہ باقی رہ گیا ۔ جس میں کیبن کے سامنے عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے ۔ اور دوسرے لمحے مادام بلیک بے اختیار چونک پڑی ۔ جب اس نے عمران اور اس کے ایک اور ساتھی کو ہوش میں دیکھا ۔ وہ باقی ساتھیوں کو ہوش میں لانے کی کوششوں میں مصروف تھے ۔

" اب کیا کروں ۔ اب تو ان کو جزیرے کے اوپر ہلاک نہیں کیا جا سکتا ۔ کاش یہ کسی طرح شارک مچھلیوں کی خوراک بن جائیں " ۔ مادام بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔ اور پھر وہ خاموش بیٹھی انہیں دیکھتی رہی ۔ عمران اور اس کے ساتھی خاصے زخمی تھے لیکن بہرحال وہ زندہ بھی تھے ۔ اور ان میں کسی کا فریکچر بھی نہ ہوا تھا ۔ وہ اب ایک دوسرے کا سہارا لے کر گرتے پڑتے دوبارہ ساحل کی طرف جا رہے تھے ۔ راستے میں وہ بکھری ہوئی لاشوں اور فائٹنگ مشینوں کے تباہ شدہ ڈھانچوں کے پاس بھی کچھ دیر کے لئے رکتے ۔

" اوہ ۔ وہاں موٹر لانچیں تو موجود ہیں ۔ یہ اس کے ذریعے یہاں سے نکل جائیں گے " ۔۔۔ مادام بلیک نے غصیلے لہجے میں کہا ۔

لیکن ظاہر ہے وہ اب ان کا کچھ نہ بگاڑ سکتی تھی ۔ ایک ہی صورت تھی کہ وہ مسلح افراد کو مخصوص راستے کے ذریعے اوپر بھیج کر ان کا خاتمہ کر سکتی تھی ۔ لیکن وہ اب ہلاک شدہ راستہ کھولنے کا رسک نہ لینا چاہتی تھی ۔

" ٹھیک ہے ۔ نکل جائیں ۔ لیکن بھاگ کر کہاں جائیں گے ۔ میں جم مار کر کے ذریعے وہیں ہاگن میں ہی ان کا خاتمہ کرا دوں گی " ۔

مادام نے آخر کار فیصلہ کن لہجے میں کہا ۔

اور پھر اس نے ان سب کو ساحل سمندر پر موٹر لانچوں کے قریب پہنچتے دیکھ کر ہونٹ سکوڑے ۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑی ۔ جب ان میں سے ایک موٹر لانچ پر چڑھ کر اس میں سے ایک بڑا سا میڈیکل باکس نکال لایا ۔ اور اس کے بعد عمران اور اس کے ایک ساتھی نے اس میڈیکل باکس کی مدد سے زخموں پر بینڈیج شروع کر دی ۔ بینڈیج مکمل ہونے کے بعد ان میں سے تین ان لانچوں پر گئے ۔ اور ایک بار پھر مادام یہ دیکھ کر چونک پڑی ۔ کہ وہ ان لانچوں میں سے غوطہ خوری کا جدید سامان نکال کر باہر لے آ رہے تھے ۔

" اوہ اوہ ۔۔۔ ویری گڈ ویری گڈ ۔ یہ خود یقینی موت کا انتخاب کر رہے ہیں ۔ یہ غوطہ خوری کر کے نیچے سے پروجیکٹ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ۔ لیکن نیچے جاتے ہی یہ خوفناک آدم خور مچھلیوں کا شکار ہو جائیں گے ۔ ویری گڈ " ۔۔۔ یک لخت مادام بلیک نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا ۔ اس کا چہرہ کھلا پڑ رہا تھا ۔

ان سب نے غوطہ خوری کے لباس پہنے اور موٹر لانچوں پر سوار ہو گئے ۔ تھوڑی دیر بعد ان میں سے ہر ایک سیاہ رنگ کا بڑا سا تھیلا کمر سے باندھ رہا تھا ۔ اور ہاتھوں میں پانی میں استعمال ہونے والی مخصوص طاقتور مشین گنیں پکڑے ہوئے تھے ۔

" ان تھیلوں میں یقیناً بم وغیرہ ہوں گے " ۔۔۔ مادام نے سوچنے کے سے انداز میں کہا ۔ لیکن ظاہر ہے وہ صرف اندازہ لگا سکتی تھی ۔

یہاں بیٹھے بیٹھے تھیلوں کے اندر جھانک نہ سکتی تھی۔

" جو کچھ بھی ہے۔ بہرحال وہ انہیں آدم خور شارک مچھلیوں سے نہ بچا سکے گا"۔۔۔ مادام نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر چند لمحوں بعد وہ ایک ایک کر کے پانی کے اندر کود گئے۔ پانی میں کودنے کی وجہ سے وہ سکرین پر نظر آنا بند ہو گئے تھے۔ کیونکہ دیو ریج صرف جزیرے اور سمندر کی اوپر والی سطح پر موجود تھی۔ ویسے بھی نیچے پانی سے پروجیکٹ میں جانے کا کوئی راستہ ہی نہ تھا۔ اس لئے چیکنگ کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔

" جاؤ۔ آدم خور شارک مچھلیوں کے پیٹ میں۔ گڈ بائی"۔۔۔ مادام نے ان سب کے سمندر میں کودنے کے بعد مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ریموٹ کنٹرول کے بٹن آف کر کے اس نے آلہ ایک طرف رکھا اور سر پر چڑھائے ہوئے ہیڈ فون کو اتارنے ہی لگی تھی کہ بے اختیار اسے ایک خیال آ گیا۔ اس نے دوبارہ ہیڈ فون کو سر پر ایڈجسٹ کیا۔ پہلے اس نے مشین کے ایک حصے میں موجود مختلف بٹن پریس کئے۔۔۔ اور پھر ریموٹ کنٹرول آلہ اٹھا کر اس نے اس کے دو بٹن دبا دیئے۔

" ہیلو ہیلو۔۔۔ مادام بلیک کالنگ مشین روم"۔۔۔ مادام بلیک نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

" یس ڈارلنگ۔ رونلڈ اٹنڈنگ یو"۔۔۔ دوسری طرف سے اس کے شوہر ڈاکٹر رونلڈ کی آواز سنائی دی۔

" اوہ ڈیئر۔ تم بخیریت پہنچ گئے تھے ناں۔ مجھے تو تمہاری طرف

سے بڑی فکر تھی"۔۔۔ مادام نے انتہائی میٹھے لہجے میں کہا۔

" اور مجھے تمہاری طرف سے فکر تھی۔ میں نے سپیشل سکرین پر اب تک ہونے والی ساری کارروائی چیک کی ہے۔ یہ تو انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ انہوں نے ساری فائٹنگ مشینیں بھی تباہ کر دی ہیں۔ کہیں ہمارے پروجیکٹ کو تو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اب تو وہ مکمل ہونے کے قریب ہے"۔۔۔ ڈاکٹر رونلڈ نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" اوہ نو ڈیئر۔ یہ بات تو تم ذہن سے ہی نکال دو۔ ویسے بھی وہ اب تک آدم خور شارک مچھلیوں کے پیٹ میں پہنچ گئے ہوں گے۔ میں نے تمہیں کال اس لئے بھی کیا ہے کہ تمہاری خیریت پوچھنے کے ساتھ ساتھ تمہیں درخواست کر سکوں کہ اب وہ فائٹنگ مشینیں دوبارہ بنانی ہوں گی"۔۔۔ مادام نے کہا۔

" لیکن ڈارلنگ اس کے لئے تو مجھے باقی اہم کام روکنے پڑ جائیں گے"۔۔۔ ڈاکٹر رونلڈ نے کہا۔

" کتنے دن لگ جائیں گے"۔۔۔ مادام نے کہا۔

" دن تو خیر نہیں لگتے۔ اگر میں فل سیکشن کو اس طرف لگا دوں۔ زیادہ سے زیادہ چھ گھنٹوں میں دوبارہ فائٹنگ مشینیں تیار ہو جائیں گی۔ ان کے فارمولے۔ ڈائیاں اور میٹریل تو موجود ہے صرف ہملنگ کرنی ہو گی۔ اگر تمہارے خیال میں اس کی فوری ضرورت ہے۔ تو پھر ٹھیک ہے۔ میں کام شروع کر دیتا ہوں۔ لیکن اس کے لئے مجھے تب تک پروجیکٹ کو مکمل طور پر آف کرنا پڑے گا"

ڈاکٹر رونلڈ نے کہا۔

"ڈیئر۔ چھ گھنٹوں کی تو بات ہے۔ دو آدمی ہیلی کاپٹر پر بچ کر نکل گئے ہیں۔ کہیں وہ اور زیادہ فورس لے کر نہ آجائیں۔ اس لئے میں چاہتی ہوں کہ یہ حفاظتی اقدام مکمل ہو جائے۔ لیکن ایک بات ہے ڈیئر۔ اس بار ساری مشینیں ایک ہی جنرل رینج میں کام کرتی رہی ہیں۔ اس لئے وہ تباہ ہو گئی ہیں۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا۔ کہ جنرل رینج کی بجائے ان میں سے ہر مشین سپیشل رینج میں علیحدہ علیحدہ کام کر سکے"

مادام بلیک نے کہا۔

"ہاں۔ ہو جائے گا۔ تو ٹھیک ہے میں کام شروع کر دیتا ہوں۔ اوکے"۔۔۔ ڈاکٹر رونلڈ نے کہا۔

"تھینک یو ڈیئر"۔۔۔ مادام بلیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر بٹن آف کر کے اس نے آلہ ایک طرف رکھا اور پھر سر پر چڑھایا ہوا ہیڈ فون اتار کر اس نے مشین کے ساتھ لگے ہوئے ایک ہک سے لٹکا کر وہ اچھل کر کرسی سے اتری اور کیبن کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ وہ چونکہ ذہنی طور پر اپنے آپ کو خاصا تھکا ہوا محسوس کر رہی تھی۔ اس لئے اب وہ کچھ دیر اپنے مخصوص کمرے میں جا کر آرام کرنا چاہتی تھی۔ تاکہ پھر تازہ دم ہو کر دوبارہ کام کر سکے۔

عمران کو جیسے ہی ہوش آیا اس کے سر کے عقبی حصے میں
ردکی تیز لہر دوڑنے لگی۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس
کا سر ایسا ٹرانسمیٹر ہو جو درد کی لہریں مسلسل نشر کر رہا ہو۔ درد
ی شدت کی وجہ سے اسے آنکھوں پر بھی بے پناہ بوجھ سا
سوس ہو رہا تھا۔ اس کا ہاتھ بے اختیار سر کے عقبی حصے میں پہنچا
درد دوسرے لمحے اسے احساس ہوا کہ اس کے سر کے عقبی حصے
ں خاصا گہرا زخم موجود ہے۔ جس میں سے خون رس رہا تھا۔ اور
س کی گردن اور پشت پر خون کی چپچپاہٹ موجود تھی۔ بہر حال وہ زندہ
ھا۔ اس نے اپنے ذہن کو سنبھالا اور پھر اٹھ کر بیٹھ گیا۔ دوسرے
لمحے اپنے سب ساتھیوں کو لکڑیوں کے ڈھیر میں تقریباً دفن اور شدید
ھی دیکھ کر وہ اپنی تکلیف بھی بھول گیا۔ قریب ہی ٹائیگر پڑا ہوا
ھا۔ اس کی گردن اور دونوں بازوؤں پر زخم تھے۔ چہرے پر بھی

ضرب کے نشانات تھے۔ لیکن زخم نہ تھے۔ بلکہ نیلے نشانات پڑ گئے تھے۔ عمران نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھا اور پھر اس نے اسے تیزی سے جھنجھوڑنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر نے کراہ کر آنکھیں کھول دیں۔ اور اس کے بعد عمران جولیا کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا کے بھی سر پر زخم تھا۔ عمران نے اُسے بھی ہوش دلایا۔ اور پھر صفدر کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"آخر یہ ہوا کیا ہے۔ یہ عام سی لکڑیوں نے ہمیں اس قدر زخمی اور بے ہوش کیسے کر دیا ہے"۔۔۔ ٹائیگر کے لہجے میں حیرت تھی اور اس کی بات سن کر عمران بھی بے اختیار چونک پڑا۔ یہ بات تو اس کے ذہن میں بھی نہ آئی تھی۔ کہ کیبن بنانے کے لئے استعمال ہونے والی عام سی لکڑی جو پتلی پٹیوں کی صورت میں تھی۔ اس قدر خطرناک تو بہرحال نہیں ہو سکتی۔ کہ کوئی بھی آدمی ہوش میں نہ رہا۔ عمران نے ایک لکڑی کو اٹھایا۔ اور اُسے غور سے دیکھنے لگا۔ جب کہ ٹائیگر اور جولیا نے دوسرے ساتھیوں کو ہوش میں لانے کا فریضہ سرانجام دینا شروع کر دیا۔ بظاہر تو عام سی لکڑی تھی۔ عمران نے اس کی ایک سائیڈ پر انگوٹھا رکھ کر ذرا سا دبایا تو بے اختیار اس کے منہ سے سسکاری سی نکل گئی۔ اس کے انگوٹھے کی کھال معمولی سی کٹ گئی تھی۔

"اوہ۔ اس کی دھار تو تلوار کی طرح تیز ہے"۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ لکڑی پر چونکہ سبز رنگ کا پینٹ کیا گیا تھا۔ اس لئے اس کی اصل شکل نظر نہ آ رہی تھی۔ عمران نے

ایک حصہ دونوں ہاتھوں میں رکھ کر ایک جھٹکے سے توڑا اور
ے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اب ٹوٹے ہوئے حصے
ی کی طاقت دیکھ کر اُسے اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ مخصوص ساخت
ی ارگانن ہے۔ ارگانن لکڑی کی خصوصیت ہے کہ اس کے
ہوئے یا کاٹے ہوئے حصے اس طرح سخت اور تیز ہو جاتے
ے تلوار کی دھار۔ لیکن اس کے باوجود اتنی جلدی سب کا
ش ہو جانا۔ ابھی تک اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا۔ عمران نے
د ناک سے لگا کر سونگھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
تیار لکڑی کو دور پھینک دیا۔ ایک بار سونگھنے سے ہی
ب لخت چکر آنے لگ گئے تھے۔ ساتھ ہی ناک میں سڑے
آلوؤں جیسی بُو آئی اور اس نے ایک طویل سانس لیا۔ اب
ی بات سمجھ گیا تھا۔ کیبن کے تباہ ہونے کے ساتھ بے ہوش
ے والی ایک زود اثر گیس بھی چھوڑی گئی تھی۔ اس طرح ارگانن
ضربوں نے انہیں زخمی اور گیس نے انہیں بے ہوش کر دیا
سب ساتھی ہوش میں آ چکے تھے۔ اور سب ہی زخمی تھے۔
ال فریکچر کسی کو بھی نہ آیا تھا۔ مگر ظاہر ہے زخم تو تھے۔
ن صاحب۔ ہمیں ساحل پر چل کر زخم دھو لینے چاہئیں ورنہ
بھی ہو سکتے ہیں"۔۔۔ صفدر نے کہا
ں پر نمک چھڑکنے والا محاورہ پیش آ جائے گا۔ سمندر
انتہائی کھارا اور نمکین ہوتا ہے"۔۔۔ عمران نے اٹھ کر
ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"کم از کم یہ خون رسنا تو بند ہو جائے گا۔ ورنہ اگر اس طرح خون رستہ
رہا تو پھر زندگی کو بھی خطرہ لاحق ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ صفدر نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"بس یہی زندگی کا ہی تو سارا چکر ہے۔ لیکن زندگی ہے کہ مان ہی
نہیں رہی"۔۔۔۔ عمران نے مسکرا کر کہا اور کن انکھیوں سے جولیا کی
طرف دیکھنے لگا۔ جو کیپٹن شکیل کا سہارا لے کر اٹھ کر کھڑی
ہو رہی تھی۔ اسے شاید سر پر لگنے والے زخم کی وجہ سے چکر آ رہے
تھے۔

"کسی روز تم میرے ہاتھوں زندگی کے اس چکر سے ہی محروم
ہو جاؤ گے۔ سمجھے"۔۔۔۔ تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا و
عمران کی بات کا مطلب سب سے پہلے سمجھا تھا۔ اور اس کے
فقرے پر سب ساتھی بے اختیار چونک کر عمران کو دیکھنے لگے
اور پھر وہ سب مسکرا دیئے۔

"بھائی کو تو اس طرح اپنے ہاتھوں خود ہی محروم ہونا پڑتا ہے
بڑے ظالم لوگ ہیں۔ جنہوں نے یہ رواج ڈال رکھا ہے کہ بھائی
اپنے ہاتھوں اپنی بہن کی ڈولی رخصت کرے"۔۔۔۔ عمران نے
ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران۔ مجھے چکر آ رہے ہیں۔ مجھے تو نظر ہی کچھ نہیں آ رہا۔ یہ
ہو رہا ہے"۔۔۔۔ یکلخت جولیا نے چیختے ہوئے ہذیانی انداز
میں کہا۔

"تنویر بھی نظر نہیں آ رہا"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر بڑے

ردانہ لہجے میں پوچھا۔

تنویر تو کیا کوئی ساتھی بھی نظر نہیں آ رہا۔ کہیں میں اندھی تو نہیں
ئی"۔۔۔۔ جولیا کے لہجے میں بے پناہ دہشت تھی۔

و بھئی تنویر۔ تم تو ہوئے فارغ۔ اب میں رہ گیا ہوں اکیلا نظر
ے والوں میں۔ اور جو نظر آئے گا وہی نظروں کا مرکز بھی بنے گا"
ں نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا کی طرف بڑھ گیا۔

شٹ اپ۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو کہ ہمدردی کرنے کی بجائے
ں اڑا رہے ہو"۔۔۔۔ تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

مران کے ان فقروں نے دوسرے ساتھیوں کے چہروں پر
ب کے تاثرات پھیلا دیئے کہ عمران جولیا کا اس حالت میں
ندر بے رحمی سے مذاق اڑا رہا ہے۔ عمران نے آگے بڑھ
پنے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے جولیا کی بند آنکھوں کے
ں پر رکھے۔ اور پھر انگوٹھوں کو مخصوص انداز میں حرکت دے
لانے لگا۔ اور چند لمحوں بعد اس نے انگوٹھے ہٹا لئے۔

ب بتاؤ۔ میں نظر آ رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے
۔ اور جولیا نے پٹپٹا کر آنکھیں کھولیں اور دوسرے لمحے
ختیار مسرت بھرے لہجے میں چیخ پڑی۔

ں ہاں۔ تم نظر آ رہے ہو۔ بالکل واضح۔ اوہ خدایا تیرا شکر
۔۔۔۔ جولیا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

بھا۔ میں نہ کہتا تھا کہ صرف میں ہی نظر آ سکتا ہوں"۔۔۔۔
نے بڑے فاتحانہ انداز میں تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے

کہا۔

"تنویر بھی نظر آرہا ہے۔ سب نظر آرہے ہیں۔ واہ۔ میں تو
خوف زدہ ہو گئی تھی" ___ جولیا نے سر گھما کر ادھر ادھر د
ہوئے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کمال ہے۔ اب رقیب رو سیاہ۔ اوہ سوری۔ رقیب
رو سفید بھی نظر آنے لگ گیا ہے۔ مجبوری ہے" ___ ع
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور صفدر بے اختیار ہنس پڑ

"عمران صاحب۔ یہ کیا ہوا تھا جولیا کو" ___ صفدر نے
ہوئے کہا۔

"عشکوبیا ہو گیا تھا آنکھوں کو۔ اور عشکوبیا بھی عین
شروع ہوتا ہے اور عمران بھی عین سے۔ اس لئے میں کہ
تھا کہ بس میں ہی عین ہوں گا مگر اب تو تنویر بھی عین بلکہ غی
ہے۔ اب مجبوری ہے" ___ عمران نے واپس مڑتے
کہا۔

"عشکوبیا۔ یہ کیا ہوتا ہے" ___ جولیا نے حیران ہو کر

"اس بیماری میں سوائے محبوب کے اور کوئی نظر نہیں
ہر طرف محبوب ہی محبوب نظر آتا ہے۔ تمام بڑے بڑے
اس مرض کا شکار ہوتے ہیں" ___ عمران نے مسکرا
دیا اور جنگل کا وہ حصہ ساتھیوں کے قہقہوں سے گونج ا
جولیا نے شرماتے ہوئے انداز میں اپنا منہ پھیر لیا۔ وہ
ایک دوسرے کا سہارا لے کر ساحل سمندر کی طرف

جا رہے تھے کہ اچانک وہ سب ٹھٹھک کر رک گئے۔ کیونکہ درختوں کے جھنڈ کے درمیان پانچ انسانی لاشیں موجود تھیں۔ ان سے ذرا ہٹ کر مشینی پرزوں کا ایک ڈھیر سا پڑا ہوا تھا۔ یہ سب مشین گن کی گولیوں کا شکار ہوئے نظر آرہے تھے۔ اور سب کے سب مقامی تھے۔

"یہ کون ہو سکتے ہیں۔ پہلے تو ہم ادھر سے ہی آئے تھے۔ پہلے تو کوئی آدمی نہ تھا" ___ صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہماری بے ہوشی کے دوران یہاں خوفناک جنگ ہوتی رہی ہے" ___ عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے پرزوں کے اس ڈھیر کو لات مار کر ذرا سا ہٹایا اور دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا۔

"اوہ۔ یہ روبوٹ کے پرزے ہیں" ___ عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"روبوٹ" ___ سب حیران رہ گئے۔ جب کہ اسی دوران بلیک زیرو نے ایک لاش کی تلاشی لیتے ہوئے اس کی جیب سے ایک چھوٹا سا کارڈ باہر نکال لیا۔

"یہ تو مقامی سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں" ___ بلیک زیرو نے کہا۔ اور سب بلیک زیرو کی بات سن کر بری طرح اچھل پڑے۔

"مقامی سیکرٹ سروس کے لوگ" ___ سب کی زبان سے بے اختیار نکلا۔

"یہ دیکھئے مقامی سیکرٹ سروس کا سرکاری کارڈ۔ اس آدمی

کا نام رابرٹ ہے " ۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کارڈ عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا ۔ اور عمران نے کارڈ دیکھ کر سر ہلا دیا ۔

" ہونہہ ۔ اب بات سمجھ میں آ گئی ۔ ہمیں اس مادام بلیک نے زخمی اور بے ہوش کر دیا ۔ اور پھر ہمارے خاتمے کے لئے کسی مخصوص راستے سے یہ روبوٹ بھیجا ۔ یہ لازماً کمپیوٹر کنٹرول فائٹنگ مشین ہو گی ۔ لیکن اس دوران شاید جمپ مار کر اپنے ساتھیوں سمیت یہاں پہنچ گیا ۔ اور نتیجہ یہ کہ ہم تو ویسے ہی بے ہوش پڑے رہے ۔ جب کہ یہ سب بیچارے فائٹنگ مشین کا نشانہ بن گئے " ۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔ اور سب نے سر ہلا دیئے ۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ ساحل پر پہنچے تو ایک بار پھر چونک پڑے ۔ ساحل پر تین بڑی اور انتہائی جدید موٹر لانچیں موجود تھیں ۔

" اس میں لازماً میڈیکل باکس بھی ہو گا ۔ میں دیکھتا ہوں " ۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور دوڑتا ہوا ایک لانچ پر چڑھ گیا ۔

" اوہ ۔ یہاں ہیلی کاپٹر اترنے کے نشانات بھی موجود ہیں ۔ ہو سکتا ہے سیکرٹ سروس کے ارکان لانچوں پر اور جمپ مار کر خود ہیلی کاپٹر پر آیا ہو ۔ اور تین لانچوں کا مطلب ہے کہ ان کی تعداد کافی زیادہ ہو گی " ۔۔۔۔ عمران نے وہیں ریت پر بیٹھتے ہوئے کہا ۔

اسی لمحے ٹائیگر ایک بڑا سا میڈیکل باکس اٹھائے لانچ سے باہر آ گیا ۔ میڈیکل باکس دیکھ کر سب کی آنکھوں میں چمک آ گئی ۔ سب نے مل کر ایک دوسرے کی بینڈیج شروع کر دی ۔ باکس میں ڈسٹلڈ واٹر کی بوتلیں بھی موجود تھیں ۔ اس لئے زخم صاف کرنے کے لئے

انہیں سمندر کا نمکین اور کھارا پانی بھی استعمال نہ کرنا پڑا تھا ۔ بینڈیج مکمل ہونے کے بعد طاقت کے انجکشن لگائے گئے ۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ سب اپنے آپ کو ایک بار پھر فٹ محسوس کرنے لگے ۔

" لانچ میں جدید ترین غوطہ خوری کے لباس بھی موجود ہیں " ۔۔۔۔ ٹائیگر نے جو میڈیکل باکس لایا تھا انکشاف کرتے ہوئے کہا ۔

" اوہ ۔ ویری گڈ ۔ پھر تو آسانی سے سمندر کی گہرائی میں جا کر براہِ راست اس خلاسٹر پروجیکٹ میں داخل ہوا جا سکتا ہے " ۔۔۔۔ صفدر نے کہا ۔

" ہاں ۔ وہ جزیرے والا راستہ تو شاید کیپن اٹا کو بلاک کر دیا گیا ہے ۔ بہرحال ٹھیک ہے ۔ لے آؤ لباس ۔ پانی کے اندر سے ٹرائی کرنے میں رسک نہیں ہو گا ۔ ورنہ مجھے خدشہ ہے کہ جمپ مار کر جو لازماً ہیلی کاپٹر کے ذریعے نکل جانے میں کامیاب ہو گیا ہے دوبارہ فل فورس کے ساتھ آئے " ۔۔۔۔ عمران نے کہا ۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب غوطہ خوری کا جدید ترین لباس پہن چکے تھے اس لباس میں سر پر موجود مخصوص کنٹوپ کے اندر ہی ایسا آلہ نصب ہوتا ہے جو سمندر کے پانی سے آکسیجن کشید کر کے سپلائی کرتا رہتا ہے ۔ اس طرح بھاری بھرکم آکسیجن سلنڈر ساتھ لے جانے کی ضرورت نہ پڑتی تھی ۔

" لیکن ہمیں اسلحہ بھی تو چاہیے ۔ صرف غوطہ لگانے سے تو خلاسٹر اڈہ نہیں ٹوٹ جائے گا " ۔۔۔۔ تنویر نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا ۔ اور پھر وہ سب لانچوں پر چڑھ گئے ۔ لانچیں خاصی بڑی تھیں ۔

اور نیچے ان کے دو دو چھوٹے کمرے بھی بنے ہوئے تھے۔ وہاں سے انہیں اپنے مطلب کا اسلحہ بھی مل گیا۔ ایسا اسلحہ جو پانی کے اندر استعمال کیا جاتا تھا۔ چونکہ لانچیں سیکرٹ سروس کی تھیں۔ اس لئے ان کے اندر پہلے سے ہی ہر قسم کا اسلحہ سٹور کیا گیا تھا۔ عمران نے مخصوص قسم کا اسلحہ منتخب کیا اور پھر انہیں وہاں موجود واٹر پروف تھیلوں میں ڈال کر ایک ایک تھیلا ہر ایک نے اپنی پشت پر باندھ لیا۔ پانی میں استعمال ہونے والی مخصوص مشین گنیں انہوں نے ہاتھوں میں پکڑ لیں اور پھر ایک ایک کر کے وہ پانی میں کود گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ تیزی سے گہرائی میں اترتے جا رہے تھے۔ جزیرہ پانی کے اندر ٹھوس چٹانوں پر مشتمل تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی کنٹوپ میں لگی ہوئی طاقتور سرچ لائٹوں کی مدد سے ان چٹانوں کا جائزہ لے ہی رہے تھے کہ عمران کے کانوں میں جولیا کی چیخ سنائی دی۔ اور عمران تیزی سے مڑا۔

" شارک مچھلیاں۔ اوہ اتنی تعداد میں۔ اوہ کس قدر خوف ناک مچھلیاں ہیں" ___ جولیا دہشت زدہ انداز میں چیخ رہی تھی۔ اور کنٹوپ کے اندر لگے ہوئے ٹرانسمیٹر کی وجہ سے وہ سب اس کی بات سن رہے تھے۔ مچھلیوں کی ساخت اور ان کی کثیر تعداد دیکھ کر عمران بھی پریشان ہو گیا۔ مچھلیوں کی یہ قسم انتہائی سخت جان اور انتہائی ظالم ہوتی ہے۔ اور ان کی تعداد اتنی تھی کہ ان سب کا بیک وقت مار دینا بھی ناممکن تھا۔

" اوہ اوہ۔ ہمیں فوراً اوپر جانا چاہیے۔ یہ خوف ناک مچھلیاں ہیں"

بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔ مچھلیوں کا یہ بڑا سا گروہ انتہائی تیز رفتاری سے ان کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اور ان کے کھلے جبڑوں سے جھانکتے ہوئے انتہائی بھیانک دانت اور ان کی سرخ سرخ سرچ لائٹوں کی طرح چمکتی ہوئی آنکھیں واقعی سب کو دہشت زدہ کر رہی تھیں۔ ان سب نے گنیں سیدھی کر لی تھیں۔ کیونکہ اب اوپر جانے کا بھی وقت نہ رہا تھا۔

" ان پر بم مارو۔ بم" ___ عمران نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی ان سب کے ہاتھ پشت پر لدے ہوئے تھیلوں میں رینگ گئے۔ دوسرے لمحے مخصوص ساخت کے بم پوری قوت سے مچھلیوں کی طرف بڑھے اور پانی کے اندر خوف ناک دھماکوں کے ساتھ ہی ہر طرف سرخی سی چھا گئی۔ اور پانی اتھل پتھل ہو گیا۔ لیکن اس کے چند لمحوں بعد ہی تنویر کی چیخ کی آوازیں سنائی دیں۔ اور وہ سب بے اختیار آگے بڑھے۔ اسی لمحے عمران نے تیزی سے غوطہ مارا دوسرے لمحے اس کی گن نے شعلے اگلے اور اس کے ساتھ ہی اس نے نیچے جاتے ہوئے تنویر کا بازو پکڑا اور اوپر کو اٹھنے لگا۔

" بے تحاشا فائرنگ کرتے ہوئے سطح پر چلو۔ مسلسل فائرنگ" ___ عمران نے چیختے ہوئے کہا۔ تنویر کی ایک ٹانگ سے خون نکل نکل کر پانی میں مل رہا تھا۔ اور اس کا جسم ڈھیلا پڑا ہوا تھا۔ وہ شاید بے ہوش تھا۔ پھر تو پانی کے اندر خوف ناک فائرنگ شروع ہو گئی۔ شعلے آتش بازی کی طرح مچھلیوں کی طرف بڑھنے لگے۔ جن کی خاصی بڑی تعداد تو بموں سے ہلاک ہو چکی تھی۔ لیکن زندہ بچ جانے والی

مچھلیاں دوبارہ خوف ناک انداز میں حملے کے لئے اکٹھی ہو کر آگے بڑھ رہی تھیں۔ لیکن گنوں کی مسلسل فائرنگ نے ان کو روکے رکھا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ سب نہ صرف صحیح سلامت سطح پر پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے۔ بلکہ وہ باہر نکل کر اس طرح تیزی سے ساحل پر دوڑتے گئے جیسے انہیں خطرہ ہو کہ آدم خور مچھلیاں بھی پانی سے نکل کر ان کے پیچھے دوڑ پڑیں گی۔ عمران نے اب تنویر کو کاندھے پر اٹھا لیا تھا۔ اس کی ایک پنڈلی شدید زخمی تھی۔ وہ شاید بم مارنے کے لئے زیادہ نزدیک چلا گیا تھا۔ اور کسی مچھلی کے خوف ناک دانتوں کی زد میں آ گیا تھا۔ اگر عمران بروقت اس مچھلی کی آنکھ میں فائرنگ نہ کرتا تو وہ خوف ناک مچھلی یقیناً اُسے گھسیٹ کر گہرائی میں لے جانے میں کامیاب ہو جاتی۔ عمران نے اُسے ریت پر لٹا دیا۔ اور اس کے سر پر چڑھا ہوا کنٹوپ اتار دیا۔ ٹائیگر نے غوطہ خوری والے مخصوص جوتے اتارے اور دوڑتا ہوا ایک بار پھر لانچ پر چڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ میڈیکل باکس اٹھائے واپس آ گیا۔ تنویر کا زخم صاف کیا گیا۔ تو سب نے اطمینان کا سانس لیا کہ اس کی پنڈلی کی ہڈی سلامت رہ گئی تھی۔ عمران نے بڑی مہارت سے زخم کی بینڈیج کی اور پھر یکے بعد دیگرے دو انجکشن اس کے دونوں بازوؤں میں لگا دیئے۔ چند لمحوں بعد تنویر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

" تم ادھر مچھلیوں کے گروہ کے قریب کیوں چلے گئے تھے"۔۔۔ صفدر نے تنویر کے ہوش میں آتے ہی اس سے پوچھا۔ اس کے

لہجے میں ہلکی سی ناراضگی تھی۔

" یار۔ خواہ مخواہ ناراض ہو رہے ہو۔ مچھلی بھی مونث ہوتی ہے۔ اور مونث تنویر کو مقناطیس کی طرح کھینچ لیتی ہے۔ یہ تو ہم جیسے ظالم سماج ہیں۔ جو اس کشش کو توڑ کر تنویر کو واپس کھینچ لیتے ہیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" میں نے سوچا تھا کہ ذرا قریب سے جا کر بم ماروں تو یہ زیادہ تعداد میں مریں گی"۔ پھر نجانے وہ نامراد مچھلی کہاں سے جھپٹ پڑی"۔۔۔ تنویر نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

" اگر عمران اپنی جان خطرے میں ڈال کر تمہیں بروقت مچھلی کے جبڑے سے رہائی نہ دلاتا تو وہ تمہیں یقیناً کھینچ کر لے جاتی"۔۔۔ صفدر نے کہا۔ اور تنویر تشکرانہ نظروں سے عمران کو دیکھنے لگا۔

" ارے ارے۔ اتنی ممنونانہ نظروں سے دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ تمہاری چیخ سن کر جس طرح جولیا پھڑک کر آگے بڑھی تھی اس نے مجھے متاثر کیا۔ میں چونکہ نزدیک تھا۔ اس لئے میں نے کارروائی کر ڈالی"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

" یہ میرا کیا ذکر ہو رہا ہے"۔۔۔ جولیا جو لانچ میں گئی ہوئی تھی۔ باہر آتے ہوئے چونک کر کہا۔

" جہاں تنویر ہو وہاں تمہارا ہی ذکر ہو سکتا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا مسکرا دی۔

" شکر کرو تنویر۔ اللہ نے تمہیں بال بال بچا لیا ہے۔ ورنہ

آج تم گئے تھے" ـــــ جولیانے قریب آکر مسکراتے ہوئے کہا۔ اور تنویر نے مسکرا کر شکریہ ادا کیا۔

" اب کیا پروگرام ہے ۔ عمران صاحب " ـــــ صفدر نے کہا۔

" یہ آدم خور مچھلیاں خاص طور پر یہاں پالی گئی ہیں ۔ ورنہ اس علاقے میں اس نسل کی تو کیا ویسے بھی شارک مچھلیاں نہیں ہوتیں ۔ اور مجھے یقین ہے کہ یہ ان کا ایک گروپ ہوگا ۔ باقی گروپ بھی ہوں گے ۔ اس طرح اس جزیرے کے چاروں طرف ایک خوفناک قدرتی حصار قائم کر دیا گیا ہے" ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" میں بھی یہی سوچ رہا تھا عمران صاحب ۔ کہ یہاں کے سمندروں میں تو شارک مچھلیاں نہیں ہوتیں ۔ پھر یہ اس قدر تعداد میں کہاں سے آگئیں ۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ اس جزیرے کے گرد پانی کے اندر کوئی ایسا سائنسی حصار بھی قائم کیا گیا ہوگا جس کی وجہ سے مچھلیاں جزیرے سے دور نہ جا سکتی ہوں گی ۔ ورنہ وہ لازماً سمندر میں پھیل جاتیں اور یہ خبریں پریس میں بھی آجاتیں" ـــــ کیپٹن شکیل نے اچانک بات کرتے ہوئے کہا اور عمران کی آنکھوں میں تحسین کے آثار ابھر آئے ۔

" گڈ کیپٹن شکیل ۔ تم نے واقعی درست اندازہ لگایا ہے" عمران نے کہا۔

" عمران صاحب ۔ پھر یہ یقیناً لاجرز شعاعیں ہوں گی ۔ صرف انہی شعاعوں سے ہی ان مچھلیوں کو زبردست شاکنگ ٹارچر دیا جا

سکتا ہے" ـــــ یک لخت ٹائیگر بول پڑا ۔ اور سب حیرت سے ٹائیگر کو دیکھنے لگے ۔

" ہاں ۔ ویسے مجھے حیرت ہے کہ تنویر کے زخمی ہوتے ہی تم سب کیوں اتنے عقلمند ہو گئے ہو ۔ کیا تنویر نے اپنی ٹانگ سے تمہاری عقل روکی ہوئی تھی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ اور ماحول قہقہوں سے گونج اٹھا ۔

" تم تو سائنسی چکروں میں الجھ گئے ۔ کوئی پروگرام بھی بناؤ گے یا ان لاکیوں کو غنیمت سمجھتے ہوئے واپسی کا بگل بجا دیں" ـــــ صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

" ٹائیگر ۔ لاجرز شعاعیں تو مرکز سے پھیلتی ہیں ۔ اگر یہ لاجرز شعاعیں ہیں تو پھر ان کا مرکز کہاں ہو سکتا ہے" ـــــ عمران نے صفدر کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" جزیرے کے اندر ہی کہیں ہوگا ۔ اور سوری ۔ میں سمجھ گیا لاجرز شعاعیں تو ٹھوس مٹی یا چٹان کو کراس ہی نہیں کر سکتیں ۔ اور ان کی سپلائی بھی مسلسل چاہیئے ۔ اس کا مطلب ہے کہ جزیرے کے چاروں طرف چٹانوں کے اندر کہیں ایسے روزن بنائے گئے ہیں جن میں ان کی مشینیں فٹ ہوں گی" ـــــ ٹائیگر نے کہا ۔

" لیکن اگر تم یہ سوچ رہے ہو کہ ان روزنوں کے ذریعے جزیرے کے اندر جایا جائے تو ایسا سوچنا ہی حماقت ہے ۔ ظاہر ہے پانی میں اترتے ہی یہ مچھلیاں پھر حملہ کر دیں گی" ـــــ صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

"اگر واقعی یہ لاجز ریز ہیں تو پھر پانی میں اترے بغیر ان کے کم از کم ایک مرکز کو تباہ کیا جا سکتا ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس کی بات سن کر ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

"باس۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ لاجز شعاعوں کا مرکز تو لازماً ڈی کوڈی فائیڈ ہو گا۔ ورنہ تو سمندری پانی اُسے چند گھنٹوں میں ناکارہ کر دیتا۔ اور ڈی کوڈی فائیڈ پر تو کوئی اسلحہ یا ریز اثر ہی نہیں کرتیں" ۔۔۔ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے شاید اتنی ہی سائنس پڑھی ہوئی ہے جس میں لٹمس پیپر کا رنگ بدلا جا سکے۔ اس ڈی کوڈی فائیڈ کی وجہ سے ہی تو میں اسے تباہ کرنے کا پلان بنا رہا ہوں۔ ڈی کوڈی فائیڈ کرنے کے لئے اس پر یقیناً آر۔ ایس کے جوہر کی ڈبل کوٹنگ کی گئی ہو گی۔ اور آر۔ ایس کے جوہر کے سالموں میں انتہائی آسانی سے ریڈیو لہروں کے ذریعے ایسا انتشار پیدا کیا جا سکتا ہے کہ وہ آپس میں ٹکرا کر خود بخود ختم ہو جائیں۔ اور ڈی کوڈی فائیڈ ختم ہوتے ہی سمندر کا پانی اُسے آسانی سے ناکارہ کر دے گا۔ لیکن اس کے لئے واقعی چند گھنٹے تو چاہئیں۔ اس لئے ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم اسے ناکارہ کرنے کے بعد لانچوں پر بیٹھ کر کھلے سمندر میں چلے جائیں۔ اور وہاں چند گھنٹے گزارنے کے بعد واپس آئیں۔ اس طرح لاجز ریز کا مرکز ٹوٹ جائے گا۔ اور ساری مچھلیاں کھلے سمندر میں خوراک کی تلاش میں پھیل جائیں گی۔ اس کے بعد ہم آسانی سے اندر جانے کا راستہ تلاش کر لیں گے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور

ٹائیگر خاموش ہو گیا۔

"کیا ضرورت ہے اس قدر لمبا چکر چلانے کی۔ کیوں نہ ہم اُسی کیبن والے راستے کو تلاش کر لیں۔ وہاں سے ہم آسانی سے اندر جا سکتے ہیں" ۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مس جولیانا فٹز واٹر۔ وہ راستہ مادام بلیک کے ہیڈ کوارٹر میں جاتا ہے۔ جب کہ ہمارا مشن خلاسٹر پروجیکٹ کو تباہ کرنا ہے۔ اور اُسے بالکل علیحدہ بنایا گیا ہے۔ مادام بلیک کے ہیڈ کوارٹر جانے کے بعد ہم وہاں بُری طرح پھنس بھی سکتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے طنزیہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن پہلے تو تم اُسی راستے کو تلاش کر رہے تھے۔ اس وقت تمہیں یہ خیال کیوں نہ آیا تھا" ۔۔۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس وقت تنویر زخمی نہ تھا۔ اور تمہیں غصہ نہ آیا تھا" ۔۔۔ عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا اور جولیا اس کے اس معصوم سے لہجے پر نہ چاہنے کے باوجود ہنس پڑی۔

"ٹھیک ہے۔ جو مرضی آئے کرتے رہو" ۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"واہ۔ جو مرضی آئے کرنے کی اجازت کا دائرہ تو بے حد وسیع ہے۔ گواہ۔ دولہن کا بھائی سب موجود ہیں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تم پھر بکواس پر اتر آئے۔ نجانے تمہاری کھوپڑی کے کتنے پیچ ڈھیلے ہیں" ۔۔۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ لیکن اس کا انداز بتا رہا تھا کہ اس کا غصہ مصنوعی ہے۔ ورنہ عمران کی اس بات نے اس کے دل کی نجانے کتنی تاروں کو جھنجھنا کر رکھ دیا ہو گا۔

"جو کچھ بھی کرنا ہے۔ اس پر کارروائی شروع کر دی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ اس طرح بیٹھے باتیں کرنے سے تو مسئلہ حل نہیں ہوگا" ——— صفدر نے کہا۔

"جمہوریت میں تو مسئلہ باتیں کرنے سے۔ میرا مطلب ہے مذاکرات سے ہی حل ہوتا ہے۔ جمہوریت نام ہی اسی کا ہے کہ ہر مسئلے کو حل کرنے کی بجائے اس پر مسلسل مذاکرات ہوتے رہیں۔ کیوں خرم صاحب۔ آپ کا کیا خیال ہے" ——— عمران ظاہر ہے اتنی آسانی سے کہاں راہ پر آنے والا تھا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ جیسا آپ بہتر سمجھیں" ——— بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تنویر۔ اب تم اپنے آپ کو کیسا محسوس کر رہے ہو" ——— عمران نے یک لخت خاموش بیٹھے ہوئے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے کہہ رہے ہو۔ میں تو بالکل ٹھیک ہوں۔ کیوں" ——— تنویر نے چونک کر پوچھا۔

"تمہاری وجہ سے تو میں مذاکرات کے چکر میں پھنسا ہوا تھا تا
تم کچھ دیر آرام کر لو۔ اب اگر واقعی تم اپنے آپ کو بہتر محسوس کر رہے ہو تو پھر کام کا آغاز کیا جائے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ میری فکر نہ کرو۔ تم کام کا آغاز کرو" ——— تنویر نے اٹھ
کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے کیسے فکر نہ کروں۔ وہ کیا کہتے ہیں۔ ساری خدائی ا

رف اور جورو۔ ہم ——— میرا مطلب ہے۔ ہونے والی جورو کا
بائی ایک طرف" ——— عمران نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا
د گیا۔ دوسرے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"تمہاری بکواس سے نجانے کب جان چھوٹے گی" ——— جولیا نے
ٹھتے ہوئے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"صرف دو بولوں کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد میری زبان بند
ر دوسرے فریق کی زبان کھل جائے گی" ——— عمران نے جان بوجھ
ر جولیا کا نام لینے کی بجائے دوسرے فریق کے الفاظ کہے تھے۔

"دوسرا فریق ——— کیا مطلب" ——— جولیا نے بے اختیار چونک
ر کہا۔

"چلو۔ پہلا فریق کہہ لو۔ ویسے بھی لیڈیز فرسٹ ہی کہا جاتا ہے"
ان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تنویر بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ لیکن وہ
ؤں پر پوری طرح زور نہ دے سکتا تھا۔ اس لئے کیپٹن شکیل نے
گے بڑھ کر اسے سہارا دے دیا تھا۔

لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک لانچوں سے
راہٹ کر پانی کے اندر شدید ہلچل سی مچ گئی۔ ایسے لگتا تھا جیسے
نے نیچے کوئی ایسی مشین اچانک چل پڑی ہو۔ جس نے پانی کو
ل پتھل کر دیا ہو۔ سب چونک کر اس طرف دیکھنے لگے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے" ——— سب کی نظریں اس طرف کو جم گئیں۔
سب کے چہروں پر حیرت تھی۔ اسی لمحے ایک مچھلی تیزی سے
پر کو اچھلی اور پھر غوطہ لگا گئی۔

"اوہ۔ مچھلیوں کو خوراک دی جا رہی ہے" ـــــ عمران نے چونک کر کہا۔ کیونکہ اس نے مچھلی کے جبڑوں میں پھنسا ہوا گوشت کا ایک بڑا ٹکڑا دیکھ لیا تھا۔

"خوراک ـــــ مگر کون دے رہا ہے" ـــــ صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ اور اُسی لمحے عمران دوڑتا ہوا لانچ کی طرف بڑھا۔ اور اچھل کر لانچ پر چڑھنے کے بعد اس کے نچلے کمرے میں جانے کی وجہ سے ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد عمران دوبارہ نمودار ہوا۔ تو اس کے ہاتھوں میں ایک بڑا سا ٹرانسمیٹر نما آلہ موجود تھا۔ اس نے آلے کے ساتھ لگی ہوئی باریک تار کے گچھے کو کھول کر اُسے پانی میں پھینک دیا اور پھر آلے کو لانچ کے عرشے پر رکھ کر اس نے تیزی سے اس کے بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ باقی ساتھی بھی اب لانچ کے قریب پہنچ گئے تھے۔ تنویر بھی کیپٹن شکیل کا سہارا لے کر ان کے پیچھے تھا۔ بٹن دبتے ہی اس آلے کے درمیان موجود ایک بڑا سا ڈائل روشن ہو گیا۔ اور اس پر موجود سرخ رنگ کی سوئی حرکت میں آ گئی۔ اس کے ساتھ ہی دو اور چھوٹے ڈائل تھے۔ ان پر ہندسے تیزی سے جلنے بجھنے لگے تھے۔ عمران کی نظریں ان ڈائلوں پر جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد سرخ سوئی ایک ہندسے پر رک گئی۔ جب کہ باقی ڈائلوں پر بھی ہندسے بدلنے کی بجائے رک کر مسلسل جلنے بجھنے لگے۔ عمران نے ایک طویل سانس لے کر آلہ بند کر دیا۔ اور تار کو واپس کھینچنے لگا۔

"یہ تو پانی کا دباؤ معلوم کرنے کا آلہ ہے" ـــــ کیپٹن شکیل

نے کہا۔

"ہاں۔ اور اس نے بتایا ہے کہ یہاں سے دو سو میٹر کی گہرائی میں کوئی بڑی چٹان ہٹائی گئی ہے۔ اور وہاں سے گوشت کے بڑے بڑے ٹکڑے سمندر میں پھینکے جا رہے ہیں۔ کیونکہ وہاں پانی کا دباؤ یک لخت بڑھ گیا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ اگر یہ گوشت اس فلاسٹر پروجیکٹ سے پھینکا جا رہا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہاں کوئی انسان بھی موجود ہیں۔ صرف مشینیں ہی نہیں ہیں" ـــــ صفدر نے کہا۔

"یہ یقیناً مصنوعی گوشت ہو گا۔ شارک مچھلیاں اسے شوق سے کھاتی ہیں۔ شارک مچھلیوں پر ریسرچ کرنے والے یونٹ ایسا ہی گوشت استعمال کرتے ہیں۔ ورنہ تو بے چاروں کو چار پانچ ہاتھی روزانہ ذبح کرنے پڑ جائیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر اور باقی ساتھیوں نے سر ہلا دیا۔

"تو پھر اب کیا پروگرام ہے" ـــــ جولیا نے کہا۔

"ایک منٹ۔ میں نے یہ واٹر پریشر میٹر دیکھا تھا۔ لیکن اب جب میں نے ریک سے نکالا ہے تو وہاں مجھے اپنے مطلب کی ایک اور چیز بھی نظر آ گئی ہے۔ جلدی کی وجہ سے میں اُسے پوری طرح چیک نہ کر سکا تھا۔ میں ابھی آتا ہوں" ـــــ عمران نے کہا۔ اور پھر وہ آلہ اٹھا کر وہ لانچ کے نچلے حصے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد وہ واپس آیا تو اس کے چہرے پر مسرت کے آثار نمایاں تھے۔ اور آنکھوں میں چمک تھی۔ اس نے ہاتھ میں

ایک چھوٹی مگر چاڑی نال کی گن پکڑی ہوئی تھی۔

" اس مقامی سیکرٹ سروس کو تو داد دینے کو جی چاہتا ہے۔ ان
لانچوں میں انہوں نے ایسی ایسی چیزیں سٹور کر رکھی ہیں کہ کم از کم
اس بارے میں سوچ نہ سکتا تھا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا
" اوہ۔ یہ تو لیسزر گن ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے چونک کر کہا
" ہاں۔ اور اس گن کی مدد سے ہم اب ان شارک مچھلیوں کو آ
سے ختم کر سکتے ہیں۔ اس لئے اب وہ لمبا چکر چلانے کی ضرورت
نہیں۔ سب دوبارہ غوطہ خوری کے لئے تیار ہو جائیں" ـــــ
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور سب نے سر ہلا دیئے تھوڑ
دیر بعد وہ سب ایک بار پھر غوطہ خوری کے لئے تیار ہو گئے
" تم سب میرے پیچھے آؤ گے۔ اور ہر طرف سے محتاط رہو گے
کوئی بھی اکا دکا مچھلی حملہ کر سکتی ہے۔ اور اگر ایسا ہو بھی جائے
تو فوری طور پر اس کی آنکھوں پر واٹر گن کا فائر کرنا۔ اس طرح وقتی
پر وہ پریشان ہو کر ہٹ جائے گی" ـــــ عمران نے انہیں ہدایا
دیتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے پانی میں غوطہ لگا دیا۔ لیزر گن پک
وہ پانی کی تہہ میں اترتا گیا۔ اور اُسی لمحے اس نے مچھلیوں کے
غول کو کافی گہرائی میں ایک دوسرے پر جھپٹتے اور خوراک کی
پلٹتے دیکھا۔ عمران نے کنٹوپ پر لگی ہوئی سرچ لائٹ کی مدد
جزیرے کی ایک بڑی چٹان کو ایک طرف ہٹے ہوئے دیکھا
اس ہٹی ہوئی جگہ سے مسلسل گوشت کے لوتھڑے باہر کو نکل رہ
تھے۔ اور مچھلیاں ان پر جھپٹ رہی تھیں۔ عمران نے لیزر گن کا رخ

اس غول کی طرف کیا اور دوسرے لمحے اس کا ٹریگر دبا دیا۔ گن میں سے سرخ رنگ کی شعاع کی ایک لہر سی نکلی اور بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے وہ پانی کے اندر دوڑتی ہوئی مچھلیوں کے غول سے ٹکرائی اور پھر جیسے قیامت ٹوٹ پڑتی ہے۔ اس طرح بے شمار مچھلیوں کے پرخچے اڑ گئے۔ عمران نے مسلسل فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ اور پھر زیادہ سے زیادہ دس بار ٹریگر دبانے کے بعد پانی میں ہر طرف مچھلیوں کے کٹے اور جلے ہوئے حصے ہی تیرتے نظر آنے لگے۔ زندہ مچھلی کوئی نظر نہ آ رہی تھی۔ اور اس ہٹی ہوئی چٹان کے حصے سے گوشت کے لوتھڑے اُسی رفتار سے باہر پانی میں گر رہے تھے۔ لیکن اب ان پر جھپٹنے کے لئے کوئی مچھلی موجود نہ تھی عمران اور اس کے ساتھی تیزی سے اس حصے کی طرف بڑھتے گئے۔ گوشت کے پارچے اُسی طرح مسلسل باہر نکل رہے تھے اور قریب سے گوشت کے ٹکڑے کو دیکھ کر عمران مسکرا دیا۔ کیونکہ اس کا اندازہ درست تھا۔ یہ گوشت مصنوعی تھا۔ جو مخصوص کیمیکلز کی مدد سے تیار کیا جاتا تھا۔ عمران نے لیزر گن ایک ہاتھ میں رکھی اور دوسرے ہاتھ سے اپنی پشت پر موجود تھیلے میں سے ایک بم نکال کر انگوٹھے کی مدد سے اس کی پن دبائی اور ہاتھ کو گھما کر اس نے بم عین اس جگہ مار دیا جہاں سے گوشت کے پارچے مسلسل باہر کو نکل رہے تھے۔ ایک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی کسی مشین کے چھوٹے چھوٹے بے شمار پرزے باہر نکل کر پانی میں تیرنے لگے۔ اب گوشت کے پارچے نکلنے بند ہو گئے تھے۔ اور وہاں ایک خلا سا

نظر آنے لگا تھا جس میں پانی بھرا ہوا تھا۔

"آؤ میرے پیچھے ہمیں قدرت نے ایک راستہ مہیا کر دیا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔ اور تیزی سے اس خلا میں داخل ہو گیا یہ ایک چھوٹا سا کمرہ موجود تھا۔ جس میں اب پانی بھرا ہوا تھا اور وہاں ایک مشین کے ٹکڑے تیرتے پھر رہے تھے۔ عمران نے اوپر دیکھا تو اوپر دھات کا بنا ہوا گول سا ڈھکن چھت والی چٹان کے عین درمیان میں لگا ہوا تھا مشین کا کچھ ٹوٹا ہوا حصہ اس ڈھکن سے جڑا ہوا نظر آ رہا تھا۔

"پیچھے ہٹ جاؤ۔ میں چھت توڑنے لگا ہوں" ـــــ عمران نے خود بھی پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے تھیلے میں سے ایک اور بم نکال کر کمرے کی چھت والی چٹان کے عین اس حصے پر دے مارا جہاں کسی دھات کا وہ گول سا ڈھکن موجود تھا۔ ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور چٹان ٹوٹ کر نیچے پانی میں ٹکڑوں کی صورت میں گر گئی۔ پانی اب اس چھت تک ٹکرانے لگا عمران تیزی سے پانی میں تیرتا ہوا اوپر کو اٹھا اور پھر اس نے ٹوٹی ہوئی چھت کے کناروں پر ہاتھ رکھے اور اچھل کر اوپر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ سائیڈ پر ہٹ کر ان کی نظروں سے غائب ہو چکا تھا۔ اس کے بعد باقی ساتھی بھی اسی طرح اوپر گئے۔ اور اب انہوں نے دیکھا کہ وہ ایک خاصے بڑے کمرے میں تھے۔ جس کی ایک سائیڈ پر مصنوعی گوشت کے پارچوں کا ایک بڑا سا ڈھیر ابھی تک موجود تھا۔ اس سوراخ سے اس ڈھیر تک ٹرالی نما مشین بھی موجود تھی۔

اسی لمحے انہیں نیچے اس طرف سے جدھر سمندر تھا۔ ہلکی سی گڑگڑاہٹ سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کمرے میں نیچے

سے آنے والی ہلکی سی روشنی بھی غائب ہو گئی۔ اور سوراخ سے نظر آنے والا پانی بھی آہستہ آہستہ غائب ہوتا گیا۔ عمران سمجھ گیا کہ اس چٹان کو بند کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے وہ راستہ بنا تھا۔ اب چونکہ وہ پانی میں نہ تھے۔ اس لئے عمران اور اس کے ساتھیوں نے غوطہ خوری کے لباس اتار کر ایک طرف رکھ دیئے البتہ وہ واٹر پروف تھیلے انہوں نے دوبارہ پشت سے باندھ لئے جب کہ انہوں نے اپنے تھیلوں سے پہلے ہی مشین پسٹل نکال کر ہاتھوں میں لے لئے تھے۔ البتہ عمران کے ہاتھ میں لیزر گن تھی یہ کمرہ بھی چٹانوں سے بنا ہوا تھا اور چاروں طرف سے بند تھا۔ کسی طرف کوئی دروازہ یا روزن موجود نہ تھا صرف وہی سوراخ تھا جس میں سے گزر کر وہ اوپر آئے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ پانی ہوا کے دباؤ کی وجہ سے اوپر نہ چڑھا تھا۔

"یہ گوشت کے پارچے لازماً کسی ٹرالی پر یہاں بھیجے جاتے ہوں گے اور ٹرالی کے لئے کوئی راستہ کھلتا ہو گا۔ ٹھہرو میں چیک کرتا ہوں" ـــــ عمران نے کہا۔ اور اس نے غور سے ان پارچوں کے ڈھیر کو چاروں طرف سے دیکھنا شروع کر دیا پھر اس کی نگاہیں ایک جگہ پر جم گئیں اور اس نے تھیلے سے ایک باریک سی چپٹی سنہرے رنگ کی پتی نکالی۔ اس کا کنارا موڑا اور اسے اوپر کی عقبی دیوار کی جڑ میں رکھ کر وہ تیزی سے پیچھے ہٹ گیا چند لمحوں بعد ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ اور دوسرے لمحے ڈھیر کی عقبی دیوار درمیان سے ٹوٹ گئی اور اس کے ٹکڑے ڈھیر پر جا گرے۔ اور عمران اور اس کے ساتھیوں نے دیکھا کہ اس ٹوٹے ہوئے حصے میں واقعی ایک لمبی سی ٹرالی موجود تھی۔

"آؤ اب اصل گوشت کے پارچے اس ٹرالی پر لاد دیں" ـــــ

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور آگے بڑھ کر وہ اس ٹرالی کے
اوپر چڑھ گیا۔ ٹرالی کافی لمبی چوڑی تھی۔ چونکہ گوشت مصنوعی ہوتا
تھا۔ اس لئے ٹرالی پر خون یا ایسا کوئی مادہ موجود نہ تھا۔ وہ صاف
تھی۔ تھوڑی دیر بعد سب ساتھی سمٹ سمٹا کر اس ٹرالی پر بیٹھ گئے۔
عمران اس دوران ٹرالی کو سائیڈوں سے چیک کر چکا تھا۔ جب
سب ساتھی اس پر بیٹھ گئے تو عمران نے ٹرالی کی ایک سائیڈ پر
موجود موٹی سی تار کو لیزر گن کا فائر کر کے توڑ دیا۔ دوسرے لمحے
ٹرالی ایک زوردار جھٹکے سے سیدھی اس طرح اوپر کو اٹھتی چلی
گئی جیسے کوئی لفٹ اوپر کو چڑھتی ہے۔ اور اوپر کافی بلندی پر
موجود چھت تیزی سے قریب آتی گئی۔ اور اس مضبوط چھت
کو اس قدر تیزی سے قریب آتا دیکھ کر سب کے چہروں پر قدرے
خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ کیونکہ جس رفتار سے یہ دیوہیکل
ٹرالی اوپر کو چڑھ رہی تھی اگر یہ چھت نہ ہٹی تو نتیجہ یہ کہ ان کی ہڈیاں
تک چھت سے ٹکرا کر سرمہ بن سکتی تھیں۔ لیکن دوسرے لمحے
ان کے حلق سے اطمینان کے طویل سانس نکل گئے۔ کیونکہ ٹرالی
جیسے ہی چھت کے قریب پہنچی ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ چھت
کا وہ حصہ ایک طرف ہٹ گیا اور ٹرالی چھت کے اس حصے
میں پہنچ کر رک گئی۔ اب ٹرالی اس ہٹے ہوئے حصے میں فٹ سی
ہو گئی تھی۔ یہ کمرہ خاصا بڑا تھا۔ لیکن اس کا بھی کوئی دروازہ یا
روشندان وغیرہ نہ تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی ٹرالی سے
نیچے اترے۔ سب سے آخر میں تنویر کو سہارا دے کر اتارا گیا

اور جیسے ہی تنویر نیچے اترا۔ یکلخت ایک بار پھر گڑگڑاہٹ کی
آوازیں سنائی دیں اور ٹرالی واپس نیچے چلی گئی۔ اور چھت برابر
ہو گئی۔ اب وہ اس بند کمرے میں کھڑے حیرت سے ادھر ادھر
دیکھ رہے تھے۔ کہ اچانک چھت پر سے تیز گڑگڑاہٹ کی آوازیں
ابھریں اور پھر اس کے ساتھ ہی چھت میں سے انتہائی تیز دندانوں
والے گھومتے ہوئے بے شمار آرے نکل کر تیزی سے نیچے
آنے لگے۔ یہ خوفناک آرے اتنی تعداد میں تھے۔ کہ ایک
انچ جگہ بھی خالی نہ تھی۔ آرے اسی طرح تیزی سے گھومتے ہوئے
نیچے آتے گئے۔ اور پھر وہ اس قدر قریب آ گئے۔ کہ بے اختیار
ان سب کے حلق سے چیخیں سی نکل گئیں۔ آروں کو روکنا ان کے
بس کی بات نہ تھی۔ اور آرے خوفناک اور یقینی موت بن کر
ان پر جھپٹنے ہی والے تھے۔ عمران جیسے شخص کے چہرے پر شدید
ترین پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

گھنٹی کی تیز آواز سنتے ہی آرام کرسی پر نیم دراز مادام بلیک نے اپنی بند آنکھیں کھولیں اور پھر وہ چونک کر سیدھی ہو گئی۔ آرام کرسی پر نیم دراز ہو کر اس نے آنکھیں تو صرف اس لئے بند کی تھیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے ہمدردوں کی وجہ سے جزیرے پر جو کچھ ہوا۔ اور جس سے اس کے ذہن پر خاصا دباؤ پڑا تھا وہ دباؤ کچھ کم ہو جائے۔ لیکن پھر اسی طرح نیم دراز ہونے کی حالت میں وہ نجانے کب نیند کی آغوش میں چلی گئی تھی۔ اب گھنٹی کی تیز آواز سنتے ہی اس کا شعور جاگا۔ اور وہ چونک کر سیدھی ہو گئی۔ اس نے بے اختیار کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کو دیکھا تو اس کے ہونٹ بھنچ گئے۔ کیونکہ گھڑی کے مطابق اُسے سوئے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ ہو رہا تھا۔ ٹیلی فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ اس ٹیلی فون میں ڈبل سسٹم رکھا گیا تھا۔ پہلے تین

بار گھنٹی مترنم آواز میں بجی تھی۔ لیکن اس کے بعد ہر کال پر گھنٹی کی آواز پہلے سے زیادہ تیز ہو جاتی تھی۔ چونکہ مادام بلیک سوئی ہوئی تھی۔ اس لئے گھنٹی کی آواز اب مسلسل بجنے کی وجہ سے کافی تیز ہو چکی تھی۔ مادام نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ___ مادام بلیک اٹنڈنگ" ___ مادام بلیک نے تیز لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر رونلڈ سے بات کریں" ___ دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام اپنے شوہر ڈاکٹر رونلڈ کا نام سن کر بے اختیار چونک پڑی۔

"ہیلو ___ رونلڈ بول رہا ہوں" ___ دوسرے لمحے رونلڈ کی انتہائی پریشانی میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے ڈیئر۔ تم اتنے پریشان کیوں ہو" ___ مادام بلیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈارلنگ غضب ہو گیا ہے۔ چند افراد کا گروپ تلاسٹر پروجیکٹ میں گھس گیا ہے۔ میں تو فائٹنگ مشینیں بنانے میں مصروف تھا۔ اس لئے میں نے پروجیکٹ سے رابطہ آف کیا ہوا تھا۔ لیکن پھر پروجیکٹ کے ماسٹر کمپیوٹر نے خود کال دی۔ اس کال پر جب میں نے کنکٹ کیا تو ماسٹر کمپیوٹر نے مجھے فلم دکھائی۔ مچھلیوں کو گوشت ڈالنے والے راستے سے سات غوطہ خور گوشت باہر پھینکنے والی مشین کو تباہ کر کے اندر داخل ہو رہے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے سیکنڈ فلور کی چھت کو کسی بم سے اڑا دیا اور وہ سٹور میں پہنچ گئے۔ سٹور میں انہوں نے غوطہ خوری کے لباس اتارے۔ اور

پھر ٹرالی والی دیوار کو بم سے اڑا دیا۔ اور ٹرالی کی شاپ وائر توڑ کر انہوں نے اُسے چلا لیا۔ اور اس طرح وہ کٹنگ روم میں پہنچ گئے۔ اور جیسے ہی یہ لوگ کٹنگ روم میں پہنچے اس وقت ماسٹر کمپیوٹر کو اطلاع ملی اور ماسٹر کمپیوٹر حرکت میں آ گیا اس نے کٹنگ آرے چلا دیئے۔ تاکہ ان کا خاتمہ ہو جائے۔ پھر اچانک ماسٹر کمپیوٹر کا رابطہ کٹنگ روم سے منقطع ہو گیا۔ اور اب ماسٹر کمپیوٹر نے مجھے کال کیا ہے۔ کہ اب مزید کیا ہدایات ہیں۔ کیونکہ اس رابطے کو درست کرنے کے لئے مجھے سائنسدان وہاں بھیجنا پڑے گا۔ فلم کے مطابق جب انہوں نے اپنے غوطہ خوری کے لباس اتارے تو یہ گروپ چھ مردوں اور ایک عورت پر مشتمل ہے اور ان کے جسموں پر جگہ جگہ پٹیاں بندھی ہوئی ہیں۔ جیسے وہ شدید زخمی رہے ہوں۔ اب تم بتاؤ یہ کون لوگ ہیں اور کس طرح اندر داخل ہو گئے ہیں"۔۔۔ ڈاکٹر رونلڈ نے تقریباً چیخ چیخ کر بات کرتے ہوئے کہا اور جیسے جیسے وہ بات کرتا جاتا تھا مادام بلیک کی آنکھیں حیرت سے پھٹتی جا رہی تھیں اس کا چہرہ حیرت کی شدت سے بگڑتا جا رہا تھا۔

" اوہ اوہ۔ انتہائی حیرت انگیز خبر ہے۔ بہرحال مین سرکل تو درست ہے۔ اس میں تو کوئی مداخلت نہیں ہوئی "۔۔۔ مادام بلیک نے چیخ کر کہا۔

" نہیں۔ وہ قطعی محفوظ ہے۔ اور محفوظ ہی رہے گا۔ کیونکہ مین سرکل میں کوئی داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس کے باوجود یہ لوگ اندر پہنچ گئے ہیں۔ اس لئے جب تک ان کا واضح طور پر خاتمہ نہ ہو

جائے پروجیکٹ کے سلسلے میں خطرہ تو بہرحال قائم رہے گا "۔۔۔ ڈاکٹر رونلڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" بالکل تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ میں تمہارے پاس آ رہی ہوں۔ پھر فلم دیکھ کر ہی میں کسی اقدام کا فیصلہ کروں گی "۔۔۔ مادام بلیک نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر وہ بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ مختلف راہداریوں میں دوڑتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ اس کے ذہن میں بگولے ناچ رہے تھے۔ ڈاکٹر رونلڈ نے جو خبر سنائی تھی وہ اس کے لئے اس قدر حیرت انگیز تھی کہ بار بار اس کا ذہن یہی سوچنے لگتا تھا کہ یہ خبر غلط ہے۔ فرضی ہے۔ من گھڑت ہے۔ لیکن دوسرے لمحے وہ اس خیال کو خود ہی رد کر دیتی۔ کیونکہ ڈاکٹر رونلڈ کو غلط بیانی کی ضرورت نہ تھی پھر چھ مرد اور ایک عورت اور ان کے زخمی ہونے کا حوالہ ہی بتا رہا تھا۔ کہ یہ لوگ وہی عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ جنہوں نے اس کے سامنے غوطہ خوری کے لباس پہن کر سمندر میں غوطے لگائے تھے۔ لیکن مادام بلیک تو اس لئے پوری طرح مطمئن ہو گئی تھی کہ وہ لازماً آدم خور شارک مچھلیوں کا شکار بن گئے ہوں گے۔ لیکن اب ڈاکٹر رونلڈ بتا رہا تھا کہ وہ مچھلیوں کو مصنوعی گوشت سپلائی کرنے والے راستے سے اندر پہنچ گئے ہیں۔ اس کا ذہن واقعی اس بات کو تسلیم نہ کر رہا تھا اور شاید یہی وجہ تھی کہ اس نے خود فلم دیکھنے کی بات کی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس ہال نما کمرے میں پہنچ گئی جہاں ڈاکٹر رونلڈ اپنے ساتھی سائنسدانوں کے ساتھ موجود

تھا۔ مادام بلیک کو دیکھ کر ڈاکٹر رونلڈ سمیت سب احتراماً اٹھ کھڑے ہوئے۔

"کہاں ہے وہ فلم۔ مجھے دکھاؤ"۔۔۔ مادام بلیک نے ڈاکٹر رونلڈ کے ساتھ پڑی ہوئی خالی کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔ پھر ڈاکٹر رونلڈ نے اپنے ساتھی کو اشارہ کیا تو کمرہ یک لخت تاریکی میں ڈوب گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی سامنے والی دیوار پر ایک بڑی سی سکرین روشن ہو گئی۔ اور اس پر ایک غار نما سرنگ کا منظر ابھر آیا جس میں سات غوطہ خور داخل ہو رہے تھے۔ فلم چلتی رہی۔ اور مادام بلیک خاموش بیٹھی اُسے دیکھتی رہی۔ پھر جیسے ہی انہوں نے غوطہ خوری کے لباس اتارے۔ مادام بلیک فوراً پہچان گئی۔ کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ۔ پھر کٹنگ روم میں نیچے فرش کی طرف تیزی سے بڑھتے ہوئے آروں کو دیکھ کر اس کے چہرے پر خود بخود بے پناہ مسرت کے آثار ابھر آئے۔ کیونکہ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کے بچ جانے کا ایک فیصد امکان بھی باقی نہ رہا تھا۔ لیکن ابھی آرے عمران اور اس کے ساتھیوں سے کچھ ہی فاصلے پر تھے کہ یک لخت سکرین تاریک ہو گئی اور اُسی لمحے ہال دوبارہ روشن ہو گیا۔

"یہ کیسے رابطہ ختم ہوا"۔۔۔ مادام بلیک نے بُری طرح ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"خود بخود تو ختم نہیں ہو سکتا۔ ضرور انہوں نے کچھ کیا ہے۔ اور اُسے جوڑنے کے لئے کسی نہ کسی کو بذات خود ماسٹر روم میں جانا

پڑے گا"۔۔۔ ڈاکٹر رونلڈ نے کہا۔

"وہ شارک مچھلیوں نے ان پر حملہ کیوں نہیں کیا۔ میری تو سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی"۔۔۔ مادام بلیک نے کہا۔

"میں نے چیکنگ کرائی ہے۔ شمالی طرف موجود سینکڑوں شارک مچھلیوں کے ٹکڑے سمندر میں تیرتے پھر رہے ہیں۔ وہاں ایک مچھلی بھی زندہ اور سالم موجود نہیں ہے۔۔۔ ان کے اس طرح پرخچے اُڑ گئے ہیں جیسے ان سب کا ایک ایک کر کے شکار کیا گیا ہو۔ حالانکہ ایسا ہونا ہی ناممکن ہے"۔۔۔ ڈاکٹر رونلڈ نے کہا۔

"میں نے تمہیں پہلے ہی منع کیا تھا۔ کہ مچھلیوں کی خوراک کی سپلائی پروجیکٹ سے نہیں ہونی چاہیئے۔ لیکن تم نے خواہ مخواہ ضد کی۔ اب دیکھو یہ لوگ کیسے اس طرف سے اندر گھس گئے ہیں۔ حالانکہ پروجیکٹ میں کبھی بھی داخل نہ ہو سکتی ہے"۔۔۔ مادام بلیک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس قدر کثیر مقدار میں مصنوعی گوشت باہر کیسے تیار ہو سکتا تھا ڈارلنگ۔ اس لئے میں نے اس کا علیحدہ سیکشن بنا دیا تھا۔ لیکن بہرحال اس سیکشن کا مین سرکل سے تو کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ لوگ اندر داخل تو ہو گئے۔ لیکن وہ اس سیکشن تک ہی رہ جائیں گے۔ اس سے آگے تو کسی صورت بڑھ ہی نہیں سکتے۔ اور ویسے بھی مجھے یقین ہے کہ کٹنگ آروں نے ان کا قیمہ بنا دیا ہوگا۔ بیک وقت تمام آرے حرکت میں آ گئے تھے۔ تم نے دیکھا نہیں فلم میں"۔۔۔ ڈاکٹر رونلڈ نے کہا۔

" تو پھر عین موقع پر رابطہ کیسے ختم ہو گیا۔ یہ لوگ انتہائی ذہین اور شیطان صفت ہیں۔ میں سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ یہ سینکڑوں انتہائی خوفناک آدم خور مچھلیوں کو ختم کر کے اس طرح اندر پہنچ جائیں گے کاش ان کے وہ معاون اچانک نہ آ ٹپک پڑتے تو فائٹنگ مشینیں ان کا اس وقت آسانی سے خاتمہ کر دیتیں۔ جب وہ گیس کی وجہ سے بے ہوش اور لکڑیوں کی ضرب سے زخمی ہوئے پڑے تھے۔ لیکن ساری فائٹنگ مشینیں بھی تباہ کر دی گئیں" ۔۔۔ مادام بلیک نے بُری طرح ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" مادام ۔ جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔ اب آئندہ کیا کرنا ہے۔ جب تک رابطہ قائم نہ ہو گا ۔ اس وقت تک تو ہمیں اس بات کا بھی علم نہ ہو سکے گا ۔ کہ یہ لوگ زندہ ہیں یا مر گئے ہیں ۔ اور میٹ سیکشن کا رابطہ قائم کرنے کے لئے لازماً سپیشل وے کھول کر ہم میں سے کسی کو وہاں جانا پڑے گا" ۔۔۔ ڈاکٹر رونلڈ کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک بوڑھے سائنسدان نے کہا۔

" تم کس طرح وہاں جا کر رابطہ جوڑو گے ۔ کیا یہ کام یہاں سے نہیں ہو سکتا" ۔۔۔ مادام بلیک نے چونک کر پوچھا۔

" نہیں ڈارلنگ میٹ سیکشنز اور مین سرکل کے درمیان رابطہ وہیں جا کر ہی جوڑا جا سکتا ہے ۔ میرا خیال ہے اچانک لنکنگ تار ٹوٹ گئی ہے" ۔۔۔ ڈاکٹر رونلڈ نے کہا۔

" تم مجھے ماسٹر کمپیوٹر سے یہ پوچھ کر بتاؤ کہ اگر یہ رابطہ قائم کیا جائے اور یہ لوگ وہاں میٹ سیکشن میں زندہ موجود بھی

ہوں تو کیا یہ کسی طرح مین سرکل میں داخل ہو سکتے ہیں" ۔۔۔ مادام بلیک نے کہا۔

" یہ بات پوچھنے کی کیا ضرورت ہے مادام ۔ ہم نے خود ہی یہ سارا پروجیکٹ تیار کیا ہے ۔ میں بتا دیتا ہوں ۔ زیادہ سے زیادہ یہ کٹنگ روم کی درمیانی دیوار توڑ کر اس راہداری میں پہنچ سکتے ہیں ۔ جو مین سرکل کے گرد موجود ہے ۔ لیکن یہ اس راہداری میں صرف گھوم سکتے ہیں ۔ وہاں سے کسی طرح بھی مین سرکل میں داخل نہیں ہو سکتے ۔ کیونکہ راہداری کو اس انداز میں بنایا گیا ہے کہ اس پر کسی قسم کا بم یا اسلحہ اثر انداز نہیں ہو سکتا ۔ اول تو یہ لوگ مر چکے ہوں گے یا پھر وہیں میٹ روم میں ہی پڑے ہوں گے یا زیادہ سے زیادہ یہی ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ واپس اسی راستے سے سمندر میں چلے جائیں ۔ اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں ہے" ۔۔۔ اس بوڑھے سائنسدان جس کا نام الفرڈ تھا تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر ٹھیک ہے ۔ مت جاؤ وہاں ۔ زیادہ سے زیادہ باہر نکل جائیں گے ۔ نکل جائیں ۔ لیکن ایسا نہ ہو کہ تمہارے وہاں جانے سے ان کے لئے کوئی راستہ بن جائے" ۔۔۔ مادام بلیک نے کہا۔

" آپ ایسی بات اس لئے کر رہی ہیں مادام کہ آپ کو پروجیکٹ کی پوزیشن کا صحیح علم نہیں ہے ۔ سپیشل وے سیدھا اس کمرے میں پہنچتا ہے جہاں ماسٹر کمپیوٹر و دیگر مشینیں موجود ہیں ۔ وہاں وہ مشینری بھی نصب ہے جس کی مدد سے پروجیکٹ میں موجود کوئی بھی

چیز درست کی جا سکتی ہے۔ یہ قطعی علیحدہ اور محفوظ کمرہ ہے۔ اس کا کوئی تعلق مین سرکل یا میٹ سرکل یا کسی اور سرکل سے ہرگز نہیں ہے۔ اس لئے ہم خاموشی سے جائیں گے لنک درست کریں گے اور واپس آ جائیں گے۔ باس نے آپ کو کال کر دیا۔ حالانکہ اب تک یہ کام ہو بھی چکا ہوتا"۔۔۔ الفرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا

"ٹھیک ہے۔ میں بھی ساتھ جاؤں گی۔ میں ضروری اسلحہ لے آؤں"۔۔۔ مادام بلیک نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور پھر کرسی سے اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتی اس ہال کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تاکہ اپنے سیکشن میں جا کر وہاں سے اپنے مطلب کا اسلحہ لے کر واپس آ سکے۔

جم مارکر اور راجر سیدھے اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچے
ن کا پورا ایکشن گروپ اپنے چیف جیکب سمیت ختم ہو چکا تھا۔
ور جم مارکر کا چہرہ غصے اور بے بسی سے مسخ سا ہو رہا تھا۔ ان
دو بوٹس کی وہاں موجودگی کا مطلب یہی تھا کہ ایکشن گروپ کا خاتمہ
ادام بلیک کے ہاتھوں ہوا ہے۔ اور اب جم مارکر نے فیصلہ کر لیا
ھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس چاہے کامیاب ہو یا نہ ہو وہ خود اس
ادام بلیک اور اس کے ہیڈ کوارٹر کا خاتمہ کرے گا۔ جزیرے پر
سے جو حالات پیش آ گئے تھے اس سے وہ یہ بات تو سمجھ گیا تھا کہ
لیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان اگر اس جزیرے پر پہنچے ہیں تو پھر
ہ یقیناً اب تک ان دو بوٹس کے ہاتھوں ختم ہو چکے ہوں گے۔ اس
ے سامنے صرف دو رکاوٹیں تھیں ایک تو یہ کہ مادام بلیک اور
س کا گروپ یہودی نواز تھا۔ اور جم مارکر نہ صرف خود یہودی تھا۔

بلکہ یہودی ریاست اسرائیل کا حامی بھی تھا۔ اور دوسری رکاوٹ کنگ آف آرک لینڈ کی طرف سے تھی۔ جو مکمل طور پر مادام بلیک کی نہ صرف پشت پر تھا بلکہ اس نے ایک لحاظ سے مادام بلیک کو باقاعدہ سرکاری عہدہ بھی دے رکھا تھا۔ لیکن جس انداز میں جزیرے پر مادام بلیک کے روبوٹس نے سیکرٹ سروس کے ایکشن گروپ کا خاتمہ کیا تھا۔ اس سے اس کے دل میں حقیقتاً انتقام کے شعلے بھڑک اٹھے تھے۔ وہ اپنے دفتر میں بیٹھ کر کافی دیر تک اس بارے میں غور وفکر کرتا رہا کہ اُسے اب آئندہ کیا اقدامات کرنے چاہئیں۔ کافی دیر تک غور کرنے کے بعد آخر کار اس کے ذہن میں ایک ترکیب آہی گئی۔ اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھایا اور فون کا رسیور اٹھا کر اس کے نیچے لگے ہوئے ایک بٹن کو پریس کر کے اس نے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے ایک مخصوص نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ یہ اسرائیل کے صدر کے خصوصی نمبرز تھے۔ اور صدر صاحب جہاں بھی ہوتے ان سے فوری رابطہ قائم ہو سکتا تھا۔

"یس۔۔۔ پریذیڈنٹ آف اسرائیل سیکرٹریٹ"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"چیف آف سیکرٹ سروس آرک لینڈ جم مارکر بول رہا ہوں صدر صاحب سے ایک اہم بات کرنی ہے"۔۔۔ جم مارکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوکے۔۔۔ ہولڈ آن کریں"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا

اور پھر چند منٹ تک لائن خاموش رہی۔ اس کے بعد ایک بار پھر وہی آواز سنائی دی۔

"مسٹر چیف۔ کیا آپ لائن پر موجود ہیں"۔۔۔ بولنے والے کا لہجہ پہلے سے نرم تھا۔

"یس"۔۔۔ جم مارکر نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پریذیڈنٹ سے بات کیجئے"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

اور پھر کلک کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی صدر اسرائیل کی بھاری آواز سنائی دی۔

"یس۔۔۔ پریذیڈنٹ اٹنڈنگ یو"۔۔۔ صدر صاحب کے لہجے میں ہلکی سی حیرت کا عنصر موجود تھا۔

"سر۔ میں جم مارکر بول رہا ہوں آرک لینڈ سے"۔۔۔ جم مارکر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں سن رہا ہوں۔ کیا بات کرنی ہے آپ نے"۔۔۔ صدر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"سر۔ فلاسٹر کے خلاف پاکیشیا سیکرٹ سروس کی جدوجہد کے بارے میں کچھ حقائق آپ کے نوٹس میں لانے ہیں"۔۔۔ جم مارکر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"فلاسٹر کے بارے میں۔ اوہ جلدی بتاؤ"۔۔۔ صدر فلاسٹر اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نام سنتے ہی ادب آداب بھی بھول گئے۔ اس لئے انہوں نے لفظ "بتائیں" کی بجائے "بتاؤ" استعمال کر دیا تھا۔

" سر۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف ہماری سیکرٹ سروس نے بے پناہ جدوجہد کی اور ہم دو تین بار انہیں گرفتار کر کے اور قریب ان کا خاتمہ کرنے میں کامیاب بھی ہو گئے تھے۔ کہ عین آخری لمحات میں مادام بلیک کی وجہ سے وہ بچ نکلے پھر ہمیں اطلاعات ملیں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے مادام بلیک کی رہائش گاہ کا کھوج نکال لیا ہے اور وہ مادام بلیک کو گرفتار کرنے اور اس سے فلاسٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ میں نے فوری طور پر مادام بلیک کو اطلاع دی۔ مگر مادام بلیک نے مجھے الٹا ڈانٹ دیا۔ اور کہا کہ میں ان کے کسی معاملے میں مداخلت نہ کروں۔ لیکن اس کے باوجود صرف یہودی کاز کی وجہ سے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے پیچھے گیا۔ مگر میرے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی مادام بلیک کی رہائش گاہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے بموں سے اڑادی۔ مادام بلیک فرار ہو کر اس جزیرے پر پہنچی جہاں فلاسٹر کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ اور پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی ان کے پیچھے وہاں پہنچ گئی۔ میں اپنے ایکشن گروپ کو لے کر فوراً اس جزیرے پر پہنچا۔ تو مادام بلیک نے جو شاید وہاں سے اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچ چکی تھیں۔ الٹا ہم پر حملہ کر دیا۔ اور میرے ایکشن گروپ کے بیس افراد اور اس کے چیف کو روبوٹس کی مدد سے وہیں جزیرے پر ہی ہلاک کر دیا۔ جب کہ عمران اور اس کے ساتھی ہماری لڑائی کی وجہ سے جزیرے سے زندہ بچ کر نکل جانے میں کامیاب ہو گئے"۔۔۔۔ جم مارکر نے جان بوجھ کر سارے حالات کو اس طرح توڑ مروڑ کر بیان کیا۔ کہ

جیسے سارا قصور مادام بلیک کا ہو۔ اور وہی مشن کی کامیابی میں سب سے بڑی رکاوٹ ہو۔

" عمران اور اس کے ساتھی اس جزیرے تک بھی پہنچ گئے۔ اوہ ویری بیڈ۔ ریئلی ویری بیڈ۔ مجھے پہلے ہی خدشہ تھا کہ وہ شیطان ہیں۔ اور شیطانوں کو روکنا کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔ مگر مجھے اطمینان تھا کہ تم اور مادام بلیک دونوں انتہائی طاقتور وسائل کے مالک ہو۔ اور وہ قطعی اجنبی ملک میں ہیں۔ لیکن اب تمہاری رپورٹ بتا رہی ہے کہ ان لوگوں نے تم دونوں کو شکست دے دی ہے"۔۔۔۔ اسرائیل کے صدر نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا۔

" سر۔ آپ خواہ مخواہ مایوس ہو رہے ہیں۔ وہ اگر جزیرے تک پہنچ بھی گئے ہیں تو کیا ہوا۔ سیکرٹ سروس اب بھی یقینی طور پر ان کا خاتمہ کر سکتی ہے۔ بشرطیکہ مادام بلیک راستے میں حائل نہ ہوں"۔ جم مارکر نے لوہا گرم دیکھتے ہی چوٹ لگانے میں ایک لمحہ کی بھی دیر نہ لگائی۔

" ہاں۔ تم درست کہہ رہے ہو۔ میں یہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف تمہاری کارکردگی دیکھ چکا ہوں۔ اور اسی کارکردگی کی بنا پر ہی مجھے یقین تھا کہ تم ان سے اپنے ہی ملک میں جہاں کی مکمل سیکرٹ سروس تمہاری تربیت یافتہ ہے۔ آسانی سے نمٹ لو گے۔ لیکن تم خود ہی کہہ رہے ہو کہ وہ فلاسٹر والے جزیرے تک بھی پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ حالانکہ اس جزیرے کا علم تو سوائے مادام بلیک اور اس کے ساتھیوں کے اور کسی کو نہیں ہے"۔۔۔۔

صدر اسرائیل نے بڑبڑانے کے سے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"سر میں نے پہلے بتایا ہے کہ مادام بلیک اس سارے سلسلے میں بڑی رکاوٹ ثابت ہو رہی ہیں۔ انہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ مادام بلیک اور اس کے ساتھی سیکرٹ ایجنٹ ہی نہیں اس لئے انہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ سیکرٹ ایجنٹ کس انداز میں کام کرتے ہیں اور انہیں کس طرح ڈیل کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔۔ جم مارکر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم درست کہہ رہے ہو۔ یہاں اسرائیل میں بھی یہی ہوتا رہا کہ یہاں کی ایجنسیاں سیکرٹ سروس کے انداز میں تربیت یافتہ نہ تھیں۔ اور جیسے ہی تم نے کام شروع کیا عمران اور اس کے ساتھیوں کو فرار ہونا پڑا۔ تو تم اب کیا چاہتے ہو"۔۔۔۔ صدر اسرائیل اب مسلسل آپ کی بجائے لفظ تم استعمال کر رہے تھے۔ شاید ایسا انتہائی ذہنی پریشانی کی وجہ سے ہو رہا تھا۔

"جناب ایک ہی حل ہے کہ آپ مادام بلیک کو آگاہ کر دیں کہ وہ خاموش ہو کر بیٹھ جائے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مکمل طور پر ہم پر چھوڑ دے بلکہ ضرورت پڑنے پر ہماری امداد کرے"۔۔۔۔ جم مارکر نے آخر کار اصل بات کر ہی دی۔

"ٹھیک ہے۔ میں خصوصی ٹرانسمیٹر پر بات کرتا ہوں ان سے۔ تم پانچ منٹ بعد دوبارہ رنگ کرنا"۔۔۔۔ صدر نے کہا اور

اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

جم مارکر نے برا سا منہ بناتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اس لئے ناگواری کے آثار نمودار ہو گئے تھے کہ اسے معلوم تھا کہ جب صدر مادام بلیک سے بات کرے گا تو لازماً اس کی بتائی ہوئی ساری رپورٹ مادام نے غلط ثابت کر دینی ہے۔ لیکن ظاہر ہے اب اس نے پانچ منٹ بعد کال تو لازماً کرنی تھی۔ وہ گھڑی دیکھتا رہا۔ جب پانچ منٹ گزر گئے تو اس نے ایک بار پھر کال کی۔ اس بار صدر مملکت نے خود ہی براہ راست بات کی۔

"ہیلو۔ پریذیڈنٹ اٹنڈنگ"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"جم مارکر بول رہا ہوں جناب"۔۔۔۔ جم مارکر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں نے کال کی تھی جم مارکر۔ لیکن مادام بلیک ہیڈ کوارٹر کے مشین روم میں گئی ہوئی تھیں۔ میں نے ان کے سیکرٹری کو حکم نوٹ کرا دیا ہے۔ کہ اب مادام بلیک آرک لینڈ سیکرٹ سروس کے چیف جم مارکر کی ماتحتی میں کام کرے گی اور اس کے احکامات کی پابند رہے گی۔ تم اس کی مخصوص فریکونسی نوٹ کر لو۔ اور اسے کال کر کے بات کر لو۔ لیکن اب اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ ضرور ہونا چاہئے"۔۔۔۔ صدر اسرائیل نے سخت لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں سر میں جلد ہی آپ کو خوشخبری سناؤں گا" جم مارکر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی صدر نے اسے جو فریکونسی بتائی وہ اس نے ذہن میں

محفوظ کر لی۔ رسیور رکھ کر اس نے جلدی سے اٹھ کر عقبی الماری سے ایک وسیع حیطہ عمل کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر اس نے اس پر وہ مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ جو صدر اسرائیل نے بتائی تھی۔ اس کا دل بلیوں اچھل رہا تھا۔ کہ اب مادام بلیک کو اس کی ماتحتی میں کام کرنا پڑے گا۔ کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ پوری دنیا میں رہنے والا کوئی بھی یہودی کبھی بھی اسرائیل کے صدر کے کسی حکم کی خلاف ورزی کرنے کا تصور تک نہیں کر سکتا۔ اسرائیل کو وہ یہودیوں کی مقدس ریاست سمجھتے تھے۔ اس لئے اسرائیل کا صدر ان کی نظروں میں انتہائی مقدس فرد ہوتا تھا۔

"ہیلو ہیلو ــــ جم مارکر کالنگ مادام بلیک" ــــ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد جم مارکر نے کال کرنا شروع کر دیا۔

"یس۔ مادام بلیک اٹنڈنگ اوور" ــــ چند لمحوں بعد مادام بلیک کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"مادام بلیک۔ محترم صدر اسرائیل کا حکم آپ کو مل چکا ہو گا اوور" ــــ جم مارکر نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں ابھی ایک کام سے میٹنگ روم سے اپنے دفتر میں آئی ہوں تو میرے سیکرٹری نے مجھے بتایا ہے کہ صدر صاحب نے حکم دیا کہ اب میں تمہارے انڈر کام کروں گی مگر یہ کیسے ممکن ہے۔ اور پھر تمہیں میری اس خصوصی فریکونسی کا کیسے علم ہو گیا ہے اوور" مادام بلیک کے لہجے میں غصے کا عنصر نمایاں تھا۔

"مادام بلیک۔ ہم دونوں یہودی کاز کے لئے کام کر رہے ہیں۔ یہ ہمارا ذاتی مسئلہ نہیں ہے۔ اس لئے صدر اسرائیل نے جو احکامات دیئے ہیں وہ یہودی کاز کے فائدے کے لئے ہی دیئے ہیں۔ کیا تم صدر صاحب کے اس حکم کو ماننے سے انکاری ہو اوور" ــــ جم مارکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں تصور بھی نہیں کر سکتی کہ صدر اسرائیل کے احکامات کی خلاف ورزی کروں۔ لیکن مجھے ان سے بات کرنی پڑے گی۔ کہ آخر انہوں نے کیا سوچ کر یہ حکم دیا ہے اوور" ــــ مادام بلیک کے لہجے میں غصے کے ساتھ ساتھ بے بسی کا عنصر بھی شامل تھا اور جم مارکر اس بے بسی کو محسوس کر کے بے اختیار مسکرا دیا۔

"مادام بلیک۔ آپ بے شک صدر صاحب سے بات کر لیں۔ لیکن یہ میں بتا دوں کہ صدر صاحب سے وضاحت طلب کرنا بھی گستاخی کے زمرے میں آتا ہے۔ اور اتنا تو تم بھی جانتی ہو گی کہ صدر اسرائیل سے گستاخی کرنے والے یہودی کو کیا سزا دی جاتی ہے۔ اوور" ــــ جم مارکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"او۔ کے۔ میں صدر صاحب کے احکامات کو تسلیم کرتی ہوں۔ اور تمہاری ماتحتی میں کام کرنا مجھے قبول ہے۔ بتاؤ۔ تم کیا چاہتے ہو اوور" ــــ مادام بلیک نے تیز لہجے میں کہا۔

"مادام بلیک۔ میں آپ کی دل سے عزت کرتا ہوں۔ آپ پوری دنیا کی یہودی کاز کے لئے انتہائی جدوجہد کر رہی ہیں۔ یہ افسری ماتحتی تو عارضی چیزیں ہیں۔ ہمارا مشن ایک ہے۔ مقصد ایک ہے۔

تو ہمیں مل کر کام کرنا چاہیئے ۔صرف بات اتنی ہے ۔کہ ہمارا مقابلہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے ۔ اور پاکیشیا سیکرٹ سروس پوری دنیا میں سب سے خطرناک اور فعال سیکرٹ سروس سمجھی جاتی ہے ۔یہ اس قدر تربیت یافتہ لوگ ہیں کہ ان کی شہرت پوری دنیا میں پھیل چکی ہے ۔ اور ان کا مقابلہ بھی کوئی سیکرٹ ایجنٹ ہی کر سکتا ہے ۔ اس سے پہلے اسرائیل میں بھی یہی صورت حال تھی عمران اور اس کے ساتھیوں نے اسرائیل پہنچ کر یہودیوں کو بے پناہ نقصان پہنچایا ہے ۔حالانکہ وہاں انتہائی با وسائل ایجنسیاں ان کے خلاف کام کر رہی تھیں ۔آخر مجبور ہو کر صدر اسرائیل صاحب نے مجھے آرک لینڈ سے بلوایا ۔ اور میں نے اکیلے ہی چند دن کام کر کے انہیں اسرائیل سے دم دبا کر بھاگ جانے پر مجبور کر دیا تھا ۔ اور اب یہاں بھی یہی صورت حال ہے ۔چونکہ آپ میں اور ہم میں کارکردگی کا کوئی رابطہ نہیں ہے ۔اس لئے اس سے فائدہ اٹھا کر وہ لوگ فلاسٹر والے جزیرے تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں اوور" ـــــ جم مارکو نے بڑے نرم لہجے میں کہا ۔

" اوہ ۔تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ وہاں پہنچے ہیں اوور" ـــــ مادام نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" مادام ۔میں سیکرٹ سروس کا چیف ہوں ۔میری تربیت اس انداز میں ہوئی ہے جس انداز میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہوئی ہے جبکہ آپ کی یا آپ کے ساتھیوں کی اس انداز میں تربیت نہیں ہوئی اس لئے ہمارے کام کرنے کا طریقہ آپ سے قطعی مختلف ہوتا ہے ۔اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ مجھے یہاں

تک معلوم ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو آپ نے ایک ایسے کمرے میں بند کر دیا تھا ۔جس میں کوئی دروازہ نہ تھا ۔پھر وہ درمیانی شیشہ غائب کر کے آپ والے کمرے میں پہنچ گئے ۔ اور انہوں نے آپ پر قابو پا لیا ۔ اس کے بعد پرنسز ڈلسی کی بروقت مداخلت کی وجہ سے آپ کو بچ جانے کا موقع مل گیا اور مگنٹ شٹل کی وجہ سے وہاں سے نکل کر جزیرے پر پہنچ گئیں اور آپ نے ان کا خاتمہ کرنے کے لئے اپنی رہائش گاہ بھی اڑا دی ۔لیکن عمران اور اس کے ساتھی بھی جزیرے پر پہنچ گئے ۔ اس طرح انہیں معلوم ہو گیا کہ فلاسٹر والا جزیرہ کون سا ہے ۔میں نے سوچا کہ ان کا جزیرے پر جا کر خاتمہ کر دوں ۔چنانچہ میں اپنے ساتھیوں سمیت جزیرے پر پہنچا کہ آپ نے نجانے کیوں اپنے روبوٹس کی مدد سے میرے سارے ساتھیوں کو ہلاک کرا دیا اوور" ـــــ جم مارکو نے کہا ۔

" اوہ اوہ ۔تو یہ تم اور تمہارے ساتھی تھے ۔لیکن تم وہاں آئے کیوں تھے ۔تمہاری وجہ سے وہ عمران اور اس کے ساتھی مرنے سے بچ گئے ۔ اور میری تمام فائٹنگ مشینیں بھی تباہ ہو گئیں ۔ لیکن ایک بات ہے ۔تمہاری اس ساری بات نے مجھے واقعی یہ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ سیکرٹ سروس کی تربیت کا انداز واقعی مختلف ہوتا ہے ۔ ٹھیک ہے ۔پہلے تو میں صدر اسرائیل کے حکم کی مجبوری کی وجہ سے تمہاری ماتحتی قبول کر رہی تھی ۔لیکن اب میں خوش دلی سے تمہاری ماتحتی قبول کر رہی ہوں ۔حکم فرمایئے

باس اوور" ــــ مادام بلیک نے کہا اور جم مادکر مادام بلیک کے آخری الفاظ سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔ اُسے یوں محسوس ہوا جیسے اُسے ہفت اقلیم کی دولت مل گئی ہو۔ اُسے اس بات پر بے پناہ مسرت ہو رہی تھی کہ آخر کار اس نے مادام بلیک جیسی متکبر عورت کو تسخیر کر ہی لیا ہے۔

"شکریہ۔ باس کہنے کی ضرورت نہیں ہے مادام۔ تم مجھے جم مادکر ہی کہہ سکتی ہو۔ اوور" ــــ جم مادکر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن باس سنتے ہی وہ خود ہی آپے سے تم پر اتر آیا تھا۔

"اگر ایسی بات ہے تو ٹھیک ہے۔ پھر تم بھی مجھے مادام بلیک کہنے کی بجائے کرسٹائن کہہ سکتے ہو۔ اور یہ اعزاز بھی دنیا میں صرف تمہیں ہی حاصل ہوگا کہ میرے شوہر ڈاکٹر رونلڈ کے بعد تم دنیا کے واحد شخص ۔ مجھے میرے اصل نام سے پکارو گے اوور" مادام بلیک نے ۔

"شکریہ کرسٹائن۔ اب تم مجھے یہ بتاؤ کہ عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں تاکہ فوری طور پر ان کے خاتمے کی کارروائی شروع کی جائے اوور" ــــ جم مادکر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جم مادکر۔ یہ لوگ واقعی شیطان ہیں۔ انہوں نے مجھے اپنی کارکردگی سے پاگل کر دیا ہے۔ جب تم اور تمہارے ساتھی جزیرے پر پہنچے تو یہ سب وہاں جزیرے پر زخمی اور بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ اور میں نے ان کے خاتمے کے لئے فائٹنگ مشینوں کو وہاں بھیجا تھا۔ لیکن اُسی لمحے تم درمیان میں ٹپک

پڑے۔ نتیجہ یہ کہ تمہارے ساتھی اور میری فائٹنگ مشینیں ختم ہو گئیں۔ اس کے بعد ان لوگوں نے ہوش میں آ کر تمہارے آدمیوں کی چھوڑی ہوئی موٹر لانچوں پر قبضہ کر لیا۔ چونکہ فائٹنگ مشینیں تم نے تباہ کر دی تھیں۔ اس لئے میں فوری طور پر ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کر سکتی تھی۔ یہ شدید زخمی تھے۔ لیکن تمہاری موٹر لانچ سے انہیں میڈیکل باکس مل گیا۔ اس طرح انہوں نے اپنے زخموں کی بینڈیج بھی کر لی اور فٹ بھی ہو گئے اس کے بعد انہوں نے تمہاری لانچوں سے اسلحہ لیا اور غوطہ خوری کے لباس پہن کر وہ سمندر میں اتر گئے۔ اس جزیرے کے گرد ہم نے حفاظتی اقدامات کے تحت آدم خور شارک مچھلیوں کی ایک خاص خونخوار نسل پالی ہوئی ہے۔ جزیرے کے چاروں طرف علیحدہ علیحدہ سیکٹرز بنا کر رکھی گئی ہیں۔ ہر سیکٹر میں ان کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ اور انہیں پالنے کے لئے جزیرے کے نیچے بنے ہوئے فلاسٹر پروجیکٹ میں کثیر مقدار میں مصنوعی گوشت تیار کر کے مخصوص مشینوں کے ذریعے باہر پھینکا جاتا ہے۔ میں یہ سوچ کر مطمئن ہو گئی کہ یہ لوگ انتہائی خونخوار اور آدم خور مچھلیوں کا شکار بن کر ختم ہو جائیں گے۔ لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے ایک حیرت انگیز اطلاع ملی کہ ان لوگوں نے کسی نامعلوم ہتھیار سے اس طرف کے سیکٹر میں موجود سینکڑوں آدم خور مچھلیوں کے ٹکڑے اڑا دیئے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ خوراک والے حصے کو کھول کر اندر ایک مخصوص سیکٹر میں پہنچ گئے ہیں اوور" ــــ مادام نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور یہ تفصیل سن کر جم مادکر کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

" اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ تو یہ اس فلاسٹر ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے میں بھی کامیاب ہو گئے ۔ اوہ اوہ ۔ ویری بیڈ اوور " ـــــــ جم مارکر نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا ۔ کیونکہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی کارکردگی سے اچھی طرح واقف تھا ۔

" اتنے مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے ۔ فلاسٹر پروجیکٹ ایسا نہیں ہے کہ اتنی آسانی سے نشانہ بن سکے ۔ یہ اس کے ایک ایسے سیکشن تک پہنچے ہیں جس کا کوئی تعلق مین پروجیکٹ سے نہیں ہے ۔ اور نہ ہی یہ اس حصے سے اصل پروجیکٹ تک پہنچ سکتے ہیں .... اوور " ـــــــ مادام نے کہا اور ساتھ ہی اس نے فلم میں دیکھی ہوئی ساری کارروائی تفصیل سے بتا دی ۔ اور یہ بھی بتا دیا کہ اب وہ خود سائنسدان کے ساتھ سپیشل وے کے ذریعے اندر جا رہی ہے تاکہ وہاں دونوں سیکرڈز کا لنک جوڑ کر یہ دیکھا جائے کہ کیا عمران اور اس کے ساتھی ان آردوں سے کٹ کر مر چکے ہیں یا زندہ ہیں اور اگر زندہ ہیں تو پھر ان کا خاتمہ وہ خود کر سکے ۔

" اوہ اوہ کرسٹائن ۔ پھر تو میں نے عین وقت پر کال کیا ہے ۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک حد تک ذہین ہیں ۔ یہ کوئی نہ کوئی راستہ کوئی نہ کوئی حل ڈھونڈھ نکالیں گے ۔ تمہارا یہ پروجیکٹ ان کی وہاں موجودگی سے انتہائی شدید خطرے میں ہے ـــــــ میں تمہارے ساتھ اندر جاؤں گا اوور " ـــــــ جم مارکر نے چیختے ہوئے کہا ۔

" نہیں جم مارکر ۔ تم اندر نہیں جا سکتے ۔ کیونکہ صرف سپیشل وے کے ذریعے ہی ماسٹر کمپیوٹر روم تک پہنچا جا سکتا ہے اور یہ سپیشل وے

ے ہیڈ کوارٹر سے جاتا ہے ۔ اور میرے ہیڈ کوارٹر میں تم اس وقت
، داخل ہی نہیں ہو سکتے ۔ جب تک تمہارے پورے کو الف ہیڈ
رٹر کے حفاظتی کمپیوٹر کو فیڈ نہ کر دیئے جائیں ۔ اور فوری طور پر ایسا
ناممکن ہے ۔ اس لئے تم فی الحال میرے ساتھ اندر نہیں جا سکتے
ایک کام ہو سکتا ہے ۔ مجھے خطرہ ہے کہ یہ لوگ کہیں واپس
مصنوعی گوشت پھینکنے والے راستے کے ذریعے دوبارہ سمندر
نہ چلے جائیں ۔ اس لئے تم ایسا کر سکتے ہو کہ اپنے چند ساتھیوں
ں غوطہ خوری کا لباس پہن کر اسی سمت سے سمندر کے نیچے
جاؤ ۔ جہاں تمہاری موٹر لانچیں موجود ہیں ۔ اگر یہ لوگ باہر آئیں
انہیں ہلاک کر دینا اوور " ـــــــ مادام نے کہا ۔
لیکن وہاں تو تمہارے کہنے کے مطابق مچھلیاں ہیں ۔ اس سیکرڈ
مچھلیاں تو چلو مر گئی ہوں گی لیکن دوسرے سیکرڈز کی وہاں پہنچ
ہوں گی اوور " ـــــــ جم مارکر نے کہا ۔
ارے نہیں ۔ میں نے تمہیں بتایا تو ہے کہ جزیرے کو چاروں
سے چار سیکرڈز میں تقسیم کیا گیا ہے ۔ اور اس کے ساتھ
جزیرے کے چاروں طرف مخصوص ریز کے سرکل سے
قائم کر دیا گیا ہے ۔ اس طرح ایک سیکرڈز کی مچھلیاں دوسرے
میں نہیں جا سکتیں اور نہ ہی وہ سرکل والے حصار کو توڑ کر
سمندر میں جا سکتی ہیں ۔ اور ان لوگوں نے کسی نامعلوم ہتھیار
والی سیکرڈ کی ساری مچھلیاں ہلاک کر دی ہیں اوور " ـــــــ
نے کہا ۔

" او کے۔ ٹھیک ہے۔ میں اپنے ساتھیوں سمیت میلی کا
ابھی پہنچ جاتا ہوں۔ لیکن مجھے تمہاری کارروائی اور اندر موجو
لوگوں کے متعلق کیسے معلوم ہوگا اوور"۔۔۔ جم مارکر نے کہ
" تم ایسا کرو کہ تھرٹی ون۔ ڈی ٹرانسمیٹر ساتھ رکھ لینا۔ میں
یہ ٹرانسمیٹر ساتھ لے جاؤں گی۔ کیونکہ ماسٹر کمپیوٹر میں اس ٹرانز
کو ساتھ لے جانا پہلے سے فیڈ ہے۔ ایسا اس لئے کیا گیا تھ
جب ڈاکٹر رونلڈ اپنے ساتھی سائنسدانوں کے ساتھ وہاں کام
تھا تو اس کا اور میرا رابطہ اسی تھرٹی ون۔ ڈی ٹرانسمیٹر کے ذ
ہی رہتا تھا اوور"۔۔۔ مادام بلیک نے کہا۔
" ٹھیک ہے۔ میں آدھے گھنٹے تک وہاں پہنچ جاؤں گا
جم مارکر نے کہا۔
" او کے۔ تم وہاں پہنچتے ہی مجھے کال کر لینا۔ مجھے بھی سیٹ
سے اندر جانے میں تقریباً اتنا ہی وقت لگے گا اوور"۔۔۔
نے کہا۔
" ٹھیک ہے۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ جم مارکر نے کہا۔ اور
آف کر کے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر اب گہری سنجید
تھی۔ اسے دراصل یہ بات سن کر بے حد شاک پہنچا تھا
اور اس کے ساتھی پروجیکٹ کے اندر پہنچ چکے ہیں۔ اسے
تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی مادام کے بس کا روگ نہ
لیکن اب مجبوری یہ تھی کہ وہ اندر نہ جا سکتا تھا۔ اس لئے ا
نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت اسی راست

داخل ہوگا جس راستے سے عمران اور اس کے ساتھی اندر داخل
ئے تھے۔ اس طرح اس کا براہِ راست عمران اور اس کے
تھیوں سے مقابلہ ہو سکے گا۔ کیونکہ مادام بلیک نے اسے بتایا
کہ اس سیکرٹ سے اڈے کے مین سرکل میں کوئی داخل نہیں ہو سکتا
کا یہی مطلب تھا کہ وہ لوگ اگر زندہ ہیں۔ تو اسی میٹ سیکرٹ میں
موجود ہوں گے۔ اور وہاں وہ اپنے ساتھیوں سمیت ان کا آسانی
سے خاتمہ کر سکتا تھا۔

بار یک دندانوں والے اور تیزی سے گھومتے ہو۔
خوف ناک آرے تیز رفتاری سے نیچے فرش کی طرف آرہے
اور عمران اور اس کے ساتھی ان سے بچنے کے لئے بے اختیار
فرش پر اکڑوں بیٹھے اور پھر لیٹ گئے۔ لیکن آرے جس رفتار
نیچے آرہے تھے اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ تھوڑی دیر بعد ہی
کے جسموں کو قیمے میں تبدیل کر کے رکھ دیں گے۔ عمران کے چہ
پر بھی انتہائی پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔ اس کی تیز نظریں ان آ
کے ساتھ ساتھ چھت اور اس کی سائیڈوں کو چیک کر رہی ت
لیکن انہیں روکنے کا کوئی ذریعہ اس کی سمجھ میں نہ آرہا تھا۔ او
آرے اتنے نیچے آگئے کہ اب وہ ان کے جسموں سے صرف پا
فٹ کے فاصلے پر گھوم رہے تھے۔ اور پانچ فٹ کا یہ فاصلہ
بھی لمحے ختم ہو سکتا تھا۔ کہ یک لخت عمران نے ہاتھ میں تھامی

لیزرگن کو اوپر کی طرف اٹھایا اور ٹریگر دبا دیا۔ یہ کام بھی اس نے صرف اضطراری طور پر کیا تھا ورنہ اتنی بات وہ بھی جانتا تھا۔ کہ لیزر شعاعیں زیادہ سے زیادہ چند فٹ کی رینج میں ان آروں کو تباہ کر سکے گی اگر کر بھی سکیں لیکن جیسے ہی گن کی نال سے چمکدار لہر نکل کر ان گھومتے ہوئے دو آروں کے درمیان سے نکل کر اوپر چھت پر پڑی۔ ایک کڑاکا ہوا اور اس کے ساتھ ہی یہ گھومتے ہوئے آرے یک لخت اس طرح ساکت ہو گئے جیسے بجلی سے چلنے والا کوئی بھی آلہ اچانک بجلی فیل ہو جانے کی صورت میں ساکت ہو جاتا ہے۔ لیکن وہ بہر حال ان سے صرف پانچ فٹ اوپر ویسے ہی موجود تھے۔

"اوہ اوہ۔ خدا کی پناہ۔ یہ خوف ناک آرے رکے تو ہیں"۔ سب ساتھیوں کے حلق سے بے اختیار نکلا۔ لیکن عمران کی نظریں اس جگہ پر جمی ہوئی تھیں جہاں اتفاق سے لیزر شعاع پڑی تھی۔ اور آرے حرکت کرنے سے رک گئے تھے۔ یہ جگہ چھت اور آروں کے پیچھے لگے ہوئے چھوٹے چھوٹے سلنڈروں کا درمیانی حصہ تھا۔ یہاں ایک موٹا سلنڈر چھت سے نکل رہا تھا۔ اور اس سلنڈر سے سارے آرے سلنڈروں کی مدد سے منسلک نظر آتے تھے دوسرے لمحے عمران کی آنکھوں میں بے اختیار چمک سی ابھر آئی۔ اس نے عین اس جگہ جہاں لیزر شعاع پڑی تھی۔ ایک سرخ رنگ کی موٹی سی تار کو جلا ہوا دیکھ لیا تھا۔ شعاع نے چھت کا وہ حصہ جلا دیا تھا اور وہ تار چونکہ عین اس جگہ پر تھی۔ اس لئے وہ بھی لیزر شعاع کی زد میں آکر جل گئی تھی۔ عمران نے اس بار باقاعدہ

نشانہ باندھ کر اس ٹوٹی ہوئی تار کے ساتھ والی جگہ پر لیزر شعاع کا فائر کیا۔ شعاع جیسے ہی وہاں پڑی یک لخت ایک اور زوردار کڑاکا ہوا اور دوسرے لمحے کھٹاک کی تیز آوازوں کے ساتھ آرے یک لخت اوپر کو اٹھے اور چھت میں اس طرح غائب ہو گئے جیسے وہاں سے کوئی آرا نکلا ہی نہ ہو۔ اب صرف وہاں چھت کے اس حصے سے تین مختلف رنگوں کی جلی ہوئی تاریں نیچے لٹکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

"شکر ہے خدایا۔ تو نے ہمیں اس عبرت ناک موت سے بچا لیا۔ تمہیں کیسے پتہ چلا عمران کہ یہیں ان کا سسٹم ہے"—— جولیا نے بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"مجھے پتہ چل جاتا تو میں پہلے نہ انہیں روک دیتا۔ بس اسے اتفاق سمجھو یا خوش قسمتی کہ میں نے اضطراری طور پر فائر کیا۔ اور یہ آرے رک گئے۔ پھر مجھے وہ ٹوٹی ہوئی تار نظر آئی تو میں سمجھ گیا کہ یہ ان کی الیکٹرک لفٹنگ وائر تھی۔ اس کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے ان کی حرکت رک گئی تھی۔ لیکن اس تار کی وجہ سے میں ان کا نظام سمجھ گیا۔ چنانچہ میں نے اس تار کے ساتھ دوسرا فائر کیا تو وہ لاک ٹوٹ گیا جس نے انہیں نیچے روک رکھا تھا۔ نتیجہ یہ کہ یہ میگنٹ کشش کی وجہ سے واپس اپنی جگہ پہنچ گئے"—— عمران نے بھی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے وضاحت کی اور سب نے اس طرح سر ہلا دیئے جیسے وہ اللہ تعالیٰ کی اس خاص مہربانی پر اس کا دل ہی دل میں شکریہ ادا کر رہے ہوں۔

"یہ تو انتہائی خوف ناک قسم کا اڈہ ہے"—— جولیا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ایسے اڈے ہوتے ہی ایسے ہیں۔ آخر یہاں دنیا کا سب سے ہولناک ہتھیار تیار ہو رہا ہے۔ لیکن یہ آرے یہاں ہمارا قیمہ بنانے کے لئے نہ لگائے گئے ہوں گے۔ میرا خیال ہے یہاں ان آروں سے اس مصنوعی گوشت کو مخصوص انداز میں کاٹا جاتا ہو گا"—— عمران نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ ایک دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دیوار پر پہلے ہاتھ رکھا اور پھر اس نے لیزر گن کے دستے کے ساتھ اسے ٹھونکا۔ لیکن اس ٹھونکنے کے ردعمل میں ایسی آواز سنائی دی کہ عمران سمجھ گیا کہ اس دیوار کی دوسری طرف خلا موجود ہے۔ یا تو کوئی اور کمرہ ہے یا کوئی راہداری وغیرہ۔ وہ غور سے اس دیوار کی ساخت کو دیکھتا رہا۔

"صفدر۔ تمہارے تھیلے میں جی ایکس بم ہے"—— عمران نے پیچھے ہٹ کر ساتھ کھڑے ہوئے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں ہے۔ مگر ایک ہی ہے"—— صفدر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اس دیوار کی ساخت بتا رہی ہے کہ یہاں جی ایکس بم ہی کام کر سکتا ہے۔ لگاؤ اسے دیوار کی جڑ کے ساتھ۔ شاید کام بن جائے" عمران نے کہا۔ اور صفدر نے سر ہلاتے ہوئے اپنی پشت پر لدے تھیلے میں سے سرخ رنگ کا ایک بڑا سا کیپسول نما بم نکالا اس کے نچلے حصے میں ایک سنہرے رنگ کا کیل ذرا سا ابھرا ہوا تھا۔

صفدر نے بم لے جا کر اس دیوار کی جڑ میں رکھا اور پھر اس کی کیل کو انگوٹھے اور انگلیوں کی مدد سے پوری قوت سے دبا دیا۔ بم میں سے ہلکی ہلکی سی سرسراہٹ کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ عمران کے اشارے پر سب ساتھی اس دوران بم سے مقابل والی دیوار کے ساتھ جا کر پشت لگا کر کھڑے ہو گئے تھے۔ صفدر بھی بم کو آپریٹ کر کے بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا مقابل دیوار کے ساتھ آ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد کمرے میں ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور ان سب کو ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے پورا کمرہ بھک سے اڑ گیا ہو۔ پورے کمرے میں سرخ رنگ کا تیز غبار پھیل گیا تھا۔ لیکن کمرے کے فرش میں پیدا ہونے والی تیز روشنی آہستہ آہستہ مدھم ہوتے ختم ہو گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی سرخ رنگ کا غبار بیٹھتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے ان سب کی نظروں میں بے اختیار چمک ابھر آئی۔ کیونکہ دیوار آدھی سے زیادہ ٹوٹ کر دوسری طرف موجود راہداری میں جا گری تھی۔ یہ راہداری تیز سرخ رنگ سے پینٹ کی گئی تھی۔ اور دونوں طرف دور تک چلی گئی تھی۔

"آؤ" ـــ عمران نے کہا اور وہ تیزی سے دوڑتا ہوا دیوار کے اس ٹوٹے ہوئے حصے کو کراس کرتا دوسری طرف راہداری میں آ گیا۔ راہداری کے دونوں طرف سپاٹ دیواریں تھیں نہ ہی کوئی دروازہ تھا اور نہ کوئی کھڑکی یا روشندان کچھ نہ تھا۔ بس سپاٹ دیواریں اور سپاٹ چھت تھی۔ فرش بھی عام سے

تھا۔ سیمنٹ اور بجری کو ملا کر بڑے بڑے بلاکوں پر مشتمل جن کے درمیان شیشے کی پٹی سے حد بندی کی گئی تھی۔ دوسرے ساتھی بھی اس خلا کو پار کر کے دوسری طرف راہداری میں پہنچ گئے۔

"یہ تو بالکل سپاٹ سی راہداری ہے" ـــ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن میری آٹھویں حس کہہ رہی ہے کہ یہاں کوئی نہ کوئی گڑبڑ ضرور ہے" ـــ عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آٹھویں حس ـــ کیا مطلب۔ پانچ حواس کے بعد چھٹی حس ہوتی ہے۔ یہ آٹھویں کیسے ہو گئی" ـــ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"جب کوئی آدمی زیادہ عرصہ کنوارہ رہے تو اس کی حس خود بخود ترقی کرنے لگ جاتی ہے۔ جتنا زیادہ عرصہ وہ کنوارہ رہے گا۔ اتنی ہی حس ترقی کرتی جائے گی۔ اور میری حس اب چھٹی سے ترقی کر کے آٹھویں تک پہنچ گئی ہے اور اگر یہی حالت رہی تو مجھے یقین ہے جلد ہی میٹرک پاس بھی کر جائے گی" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو تمہیں کسی نے روک رکھا ہے شادی کرنے سے" ـــ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جس نے تمہیں اور ساری سیکرٹ سروس کو روک رکھا ہے۔ حتیٰ کہ بے چارہ سلیمان۔ یہ ٹائیگر۔ جوزف، جوانا۔ اور مجھے یقین ہے، ان خرم صاحب کو بھی روک رکھا گیا ہو گا۔ کیوں خرم صاحب" ـــ

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"مجھے کسی نے روک تو نہیں رکھا۔ بس میرا کام ہی ایسا ہے کہ شادی کی فرصت ہی نہیں ملتی"۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ باتیں کرتے ہوئے راہداری میں آگے بڑھے جا رہے تھے۔
"خواہ مخواہ کسی پر الزام دینے کا فائدہ۔ شادی خود نہیں کرنا چاہتے اور الزام دوسروں کو دے دیتے ہو"۔۔۔ جولیا نے دانت پیستے ہوئے انداز میں کہا۔
"اصل میں عمران صاحب کو شادی کے بعد کے زمانے سے خوف آتا ہے۔ اس لئے وہ شادی نہیں کرتے"۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"واہ۔ شادی کے بعد کا زمانہ تو سنہرا زمانہ ہوتا ہے۔ شادی شدہ آدمی سکہ بند شریف ہو جاتا ہے۔ اُسے کرایے پر مکان مل جاتا ہے۔ کہ بے چارہ شادی شدہ ہے شریف آدمی ہے دوسروں کے گھروں میں آنا جانا ذرا بے تکلفی سے ہو جاتا ہے۔ کہ کنوارہ نہیں ہے۔ شادی شدہ ہے۔ شریف اور بے ضرر آدمی ہے۔ کنوارے سے تو ہر شخص اس طرح ڈرتا ہے جیسے کنوارہ ایڈز کا مریض ہو۔ ہمسائے بھی اس کے گلی سے گزرتے وقت چوکنا ہو جاتے ہیں۔ اور اپنی بہو بیٹیوں کو اس طرح چھپاتے ہیں۔ جیسے مرغی اپنے بچوں کو چیل کے حملے کے خطرے سے بچاتی ہے"
عمران کی زبان رواں ہو گئی اور راہداری ہلکے ہلکے قہقہوں سے گونج

اٹھی۔ اور اس بار جولیا بھی بے اختیار ہنس پڑی۔
"شادی کے لئے بھی شریف ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے تمہاری شادی کا قیامت تک سکوپ نہیں بن سکتا"۔۔۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"سن لیا جولیا۔ یہ صاحب اسی لئے ہر وقت بیمار بکرے کی طرح تھوتھنی لٹکائے رہتے ہیں کہ شاید کوئی شریف سمجھ لے"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور اس بار راہداری زوردار قہقہوں سے گونج اٹھی۔
راہداری شیطان کی آنت کی طرح طویل ہوتی جا رہی تھی۔ چلتے ہوئے انہیں ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ گولائی میں سفر کر رہے ہوں۔ لیکن راہداری کا واقعی دوسرا سرا آ ہی نہ رہا تھا۔
"یہ کیسی راہداری ہے۔ میرا خیال ہے ہم گولائی میں سفر کر رہے ہیں"۔۔۔ اچانک کیپٹن شکیل نے بات کرتے ہوئے کہا۔
"ہاں اب مجھے بھی یہی احساس ہو رہا ہے"۔۔۔ صفدر نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"میرا خیال ہے۔ اصل پروجیکٹ درمیان میں ہے۔ اس کے گرد یہ راہداری گولائی میں بنائی گئی ہے۔ اگر ہم اسی طرح چلتے رہے تو پھر یقیناً ہم اسی ٹوٹی ہوئی دیوار تک جا پہنچیں گے جسے کراس کر کے ہم راہداری میں داخل ہوئے ہیں"۔۔۔ عمران نے بھی رکتے ہوئے کہا۔ اور عمران کے رکتے ہی اس کے پیچھے آنے والے سارے ساتھی بھی رک گئے۔ عمران نے راہداری کی سامنے والی دیوار کا بغور جائزہ لینا شروع کر دیا۔ وہ کافی دیر تک غور سے

اس دیوار کا جائزہ لیتا رہا۔ پھر وہ پیچھے ہٹ کر دوسری دیوار کے قریب رک گیا۔

"سب لوگ اس مقابل والی دیوار کے ساتھ کھڑے ہو جائیں۔ میں لیزر گن سے فائر کرتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کوئی نتیجہ نکل آئے"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور سارے ساتھی تیزی سے پیچھے ہٹ کر پچھلی دیوار کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی لیزر گن سیدھی کی اور پھر ٹریگر دبا دیا۔ گن سے شعاع نکل کر دیوار پر پڑی۔ لیکن دیوار پر اس کا ذرا برابر بھی کوئی اثر نہ ہوا۔ عمران نے گن کا رخ دیوار اور چھت کے جوڑ کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ لیکن اس بار بھی کوئی نتیجہ سامنے نہ آیا۔ عمران کے چہرے پر الجھن کے آثار نمودار ہونے لگے۔ پھر اس نے راہداری کے فرش اور چھت کے درمیانی حصے پر انتہائی طاقتور لیزر شعاعیں فائر کیں لیکن نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات۔ یوں لگتا تھا جیسے اس راہداری پر کوئی ایسا پینٹ کیا گیا ہے جس پر کسی قسم کا کوئی ہتھیار اثر نہیں کرتا۔

"اب اور کوئی صورت نہیں کہ بس بڑھتے چلے چلو۔ جب وہ ٹوٹا ہوا حصہ آئے تو اس کے ذریعے ٹارزن کی واپسی سمندر میں۔ اور وہاں سے شہر۔ اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے کہ مادام بلیک کا ہیڈ کوارٹر کھلوایا جائے اور وہاں سے اس پروجیکٹ کا خاتمہ کیا جائے"۔۔۔ عمران نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ اور آگے بڑھ گیا۔ عمران کے ساتھی بھی کندھے اچکاتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ اور پھر واقعی وہ گھوم پھر کر اسی جگہ پہنچ گئے۔

جہاں سے چلے تھے۔ وہ ٹوٹی ہوئی دیوار اور اس میں موجود خلا انہیں صاف دکھائی دے رہا تھا۔

"اگر ایک اور جی ایکس بم ہوتا تو شاید یہ دیوار بھی ٹوٹ جاتی"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ یہ نان بلاک دیوار ہے۔ یہاں جی۔ ایکس بھی کام نہیں کر سکتا۔ میرا خیال ہے اس راہداری کو حد فاصل کے طور پر رکھا گیا ہے۔ اور اس کے گرد ایسے پلانٹ نصب کئے گئے ہیں جو چاروں طرف موجود آدم خور مچھلیوں کو خوراک تیار کر کے سپلائی کرتے رہیں۔ اس طرح اصل پروجیکٹ کی حفاظت بھی ہو گئی اور حفاظتی انتظامات بھی قائم رہے۔ بہرحال آؤ اب کم از کم کچھ صحیح پوزیشن کا علم تو ہوا کہ اس پروجیکٹ کو کس انداز میں بنایا گیا ہے۔ اب کچھ خاص اسلحہ تلاش کرنا پڑے گا۔ پھر ہی ہم اندر داخل ہو سکتے ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا اور کاندھے اچکاتا ہوا آگے بڑھ کر اس نے خلا کراس کیا اور اسی کمرے میں پہنچ گیا جس کی چھت میں وہ خوفناک آرے نصب تھے۔ اس کے ساتھی بھی اندر آ گئے۔ اب عمران اس حصے کی طرف بڑھ رہا تھا جہاں سے وہ ٹرالی نما تختے نے انہیں یہاں تک پہنچایا تھا کہ یک لخت چھت پر سے ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں۔ اور وہ سب چونک کر اوپر دیکھنے لگے۔ ان سب کے ذہنوں میں یہ گڑگڑاہٹ سن کر یہی خیال آیا تھا کہ وہ خوفناک آرے دوبارہ نیچے آنے لگے ہیں۔ لیکن چھت سپاٹ تھی۔ لیکن دوسرے

لمحے چھت کے ایک کونے پر پلک جھپکنے جتنے عرصہ کے لئے ایک روشنی کی کرن چمکی اور پھر معدوم ہو گئی۔ روشنی چمکتے ہی ان کے ذہنوں پر اس طرح سیاہ چادر پھیلتی چلی گئی۔ جیسے سورج کے سامنے اچانک کوئی گہرا سیاہ بادل آجانے سے تاریکی پھیل جاتی ہے۔ اور وہ سب ریت کے بوروں کی طرح اسی کمرے کے فرش پر ہی یکے بعد دیگرے ڈھیر ہوتے چلے گئے۔

مادام بلیک بوڑھے سائنسدان الفرڈ سمیت خلاسٹر پروجیکٹ کے ماسٹر کمپیوٹر روم میں موجود تھی۔ یہ ایک بڑا کمرہ تھا۔ جس کی تین دیواروں کے ساتھ انتہائی عجیب و غریب مشینیں نصب تھیں جو سب خود بخود چل رہی تھیں۔ اور چوتھی دیوار کے سامنے فرش سے لے کر چھت تک اور پوری دیوار کی چوڑائی تک ایک دیو ہیکل مشین موجود تھی۔ جس پر بلا مبالغہ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں چھوٹے بڑے بلب جل بجھ رہے تھے ان گنت ڈائل تھے۔ جن میں موجود سوئیاں مسلسل حرکت میں تھیں۔ مادام بلیک سائنسدان الفرڈ کے ساتھ ابھی چند لمحے پہلے سپیشل وے کے ذریعے یہاں پہنچی تھی۔ الفرڈ ڈاکٹر رونلڈ کا نمبر ٹو تھا۔

"مجھے مرمت کا کام شروع کر دینا چاہیئے مادام" ___ الفرڈ نے وہاں پہنچتے ہی کہا اور تیزی سے ایک دیوار کے ساتھ نصب

ایک مستطیل شکل کی مشین کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا ان لوگوں کے متعلق معلوم نہیں ہو سکتا کہ وہ کس پوزیشن میں ہیں"۔۔۔۔ مادام نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"میٹ سرکل اور مین سرکل کا رابطہ ہی منقطع ہو چکا ہے۔ تو سپر کمپیوٹر کیسے بتا سکتا ہے"۔۔۔۔ الفرڈ نے کہا اور مادام نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ الفرڈ نے اس مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ وہ پوری طرح اس مشین کو آپریٹ کرنے میں منہمک تھا۔ جب کہ مادام بلیک کی نظریں اس سپر ماسٹر کمپیوٹر پر جمی ہوئی تھیں۔ جو اس کے شوہر ڈاکٹر رونلڈ کی ذہانت کا شاہکار تھا۔ اور جس کے ذریعے وہ فلاسٹر جیسے اہم ترین منصوبے کو نہ صرف مکمل کرنے بلکہ اسے کامیاب کرنے کے قابل ہوا تھا۔ فلاسٹر پروجیکٹ میں چونکہ بے پناہ اور لامحدود توانائی پر کام ہو رہا تھا۔ اس لئے اس پروجیکٹ میں کوئی انسان کسی طرح ایک لمحے کے لئے بھی نہ ٹھہر سکتا تھا۔ یہاں صرف ایسی مشینیں کام کر رہی تھیں جن پر ایسا پینٹ کیا گیا تھا جو ہر قسم کی تیز ترین توانائی کو جذب کر لیتا تھا۔ اس طرح یہ مشینیں بھی خوف ناک ماحول میں کام کر رہی تھیں۔ اور یہ سب کچھ ماسٹر کمپیوٹر کے کنٹرول میں تھا۔ ڈاکٹر رونلڈ اور اس کے ساتھی سائنسدان مادام بلیک کے ہیڈ کوارٹر میں واقع مشین روم سے اس ماسٹر کمپیوٹر کو مسلسل ہدایات دیتے رہتے تھے اور ان ہدایات کے مطابق ماسٹر کمپیوٹر ان مشینوں کو کنٹرول کر کے پروجیکٹ کے کام کو آگے بڑھاتا رہتا تھا۔

م بلیک کو معلوم تھا کہ اگر ایک بار فلاسٹر تیار ہو گیا۔ تو پھر
ت تک اس کا کوئی توڑ نہ ہو سکے گا۔ فلاسٹر کی تیاری اب
ی مراحل میں تھا اور اُسے خلا میں پہنچانے کے لئے خصوصی
ہ پہلے ہی تیار کر لیا گیا تھا۔ اور اس کی کنٹرولنگ مشین بھی
تھی۔ اور فلاسٹر کی کامیابی کے بعد فلاسٹر کو کنٹرول کرنے
لے ہی پوری دنیا کے بلاشرکت غیرے حاکم بن جائیں گے۔
مادام بلیک جانتی تھی کہ یہ حکومت بہرحال اس کے قبضے
ہو گی۔ وہی دنیا کی ایسی حاکم ہو گی جس کی مٹھی میں پوری دنیا
اربوں لوگوں کی زندگیاں ہوں گی۔ گو بظاہر یہ سیٹ رکھا گیا
۔ فلاسٹر جب خلا میں پہنچ جائے تو اس کا کنٹرول اسرائیلی
ت کے پاس چلا جائے گا۔ اور ڈاکٹر رونلڈ اس کا آپریٹر ہو گا۔
مت اسرائیل کے ماتحت ہو گا اور اسرائیل ہی پوری دنیا
قا ہو گا۔ لیکن مادام بلیک کے ذہن میں ایسا کوئی تصور نہ تھا۔
نے ڈاکٹر رونلڈ جیسے بوڑھے آدمی سے شادی بھی اس لئے
ی کہ فلاسٹر خلا میں پہنچتے ہی وہ کنٹرولنگ مشین پر قبضہ کر
گی اور اس کے بعد ڈاکٹر رونلڈ کو ہلاک کر کے خود ہی سب
ن جائے گی۔ پھر حکومت اسرائیل نے اگر اس کی حکومت کو
لیم نہ کیا تو پھر دنیا کے دوسرے باغی ملکوں کی طرح اسرائیل
دہ خاتمہ کر دے گی۔ گو وہ پیدائشی یہودی تھی لیکن اپنے
ر کے مقابلے میں وہ پوری دنیا کے یہودیوں کو بھی جلا کر
کر دینے کا عزم رکھتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ وہ بڑے عقیدتمندانہ

نظروں سے اس ماسٹر کمپیوٹر کو دیکھ رہی تھی جس کے ذریعے اس
کا پوری دنیا پر بلا شرکت غیرے حکومت کرنے کا خواب پورا
ہو رہا تھا۔ تقریباً دس منٹ بعد ماسٹر کمپیوٹر کے انتہائی دائیں
کونے پر ایک بڑا سا سرخ رنگ کا بلب تیزی سے جل اٹھا
اور اس کے ساتھ ہی ماسٹر کمپیوٹر سے ایک مشینی آواز نکلی۔

" لنک او۔ کے "۔۔۔ آواز میں تیز گڑگڑاہٹ تھی۔ اور بوڑھا الفرڈ پیشانی سے پسینہ پونچھتے ہوئے پیچھے ہٹ آیا۔ اس کے چہرے پر کامیابی کی مسکراہٹ جگمگا رہی تھی۔

" لنک قائم ہو گیا ہے مادام "۔۔۔ الفرڈ نے کہا۔ اور ماد سر ہلاتے ہوئے تیزی سے ماسٹر کمپیوٹر کی طرف بڑھ گئی۔

" ماسٹر کمپیوٹر۔ میں مادام بلیک سپیشل نمبر ون ۔ کوڈ تھرٹی تھرٹی ون زیرو بول رہی ہوں۔ مجھے او کے کرو "۔۔۔ مادام بل نے ماسٹر کمپیوٹر کے سامنے رکتے ہوئے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" مادام بلیک ۔ سپیشل نمبر ون ۔ کوڈ تھرٹی ون زیرو ۔ آزاد ۔ ماسٹر کمپیوٹر کی ایک سائیڈ پر لگی ہوئی جالی سے وہ کھڑکھڑا مشینی آواز نکلی۔

" میٹ سرکل میں آنے والے افراد کا کیا ہوا۔ تفصیلی رپو میں سکرین پر دو "۔۔۔ مادام بلیک کا لہجہ اور زیادہ تحکمان گیا۔ جیسے ہی اس کا فقرہ ختم ہوا ماسٹر کمپیوٹر سے نکلنے وا ہلکی ہلکی گونج تیز ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کے درمیان ہوئی سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی۔ اور پھر چند جھماکو

سکرین پر اس سرخ رنگ کی راہداری کا منظر ابھر آیا۔ اس میں عمران اس کے ساتھی موجود تھے۔ وہ سب ایک دیوار کے ساتھ لگے ہوئے ڑے تھے۔ اور عمران ہاتھ میں ایک عجیب ساخت کی گن سے دیوار بار بار کوئی شعاع فائر کر رہا تھا۔

" یہ راہداری میں ہیں۔ انہوں نے میٹ سرکل کی دیوار توڑ دی ہے اب لیزر شعاع فائر کر رہے ہیں "۔۔۔ ماسٹر کمپیوٹر نے رپورٹ تے ہوئے کہا۔

" انہیں فوراً ختم کر دو۔ جلا کر راکھ کر دو۔ اٹ از مائی آرڈر "۔۔۔ م بلیک نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

" ایسا کوئی آلہ راہداریوں میں نصب نہیں ہے۔ صرف کٹنگ روم ٹر یکسی ریز موجود ہیں جو انہیں وقتی طور پر بے ہوش کر سکتی ہیں " ر کمپیوٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور مادام بلیک یہ جواب ے بے اختیار اچھل پڑی۔

" اوہ اوہ ۔ ڈیم ہیڈ۔ حالانکہ ایسے آلات راہداری میں نصب نے ضروری تھے "۔۔۔ مادام بلیک نے انتہائی غصیلے لہجے میں ا۔

" پھر راہداری غیر محفوظ ہو جاتی مادام۔ جس طرح میٹ سرکل حفوظ ہے۔ اس لئے راہداری کو قطعی سپاٹ رکھا گیا ہے " م کے پیچھے کھڑے ہوئے الفرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پھر ان لوگوں کو کس طرح ہلاک کیا جائے۔ یہ خطرناک لوگ ہو سکتا ہے یہ دیوار توڑ کر مین پروجیکٹ میں بھی داخل ہو جائیں "

مادام نے انتہائی پریشانی کے عالم میں اپنے ہونٹ چبلتے ہوئے کہا
" نہیں مادام۔ یہ چاہے اس راہداری میں ہائیڈروجن بموں کی بارش ہی کیوں نہ کر دیں یہ مین پروجیکٹ تک کا راستہ نہیں بنا سکتے۔ زیادہ سے زیادہ یہ اس راہداری میں گھومتے رہیں گے اور بس "۔۔۔۔ الفرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن اب انہیں باہر نکالنے کا کوئی حل بھی تو ہونا چاہیئے ورنہ تو یہ خطرہ ہمیشہ ہمارے سروں پر تلوار کی طرح لٹکتا رہے گا۔ جو لوگ یہاں تک پہنچ سکتے ہیں وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں "۔۔۔۔ مادام نے کہا۔

" مادام۔ آخر کار یہ لوگ تھک ہار کر واپس کٹنگ روم میں پہنچیں گے تو آپ ماسٹر کمپیوٹر کے ذریعے انہیں وہاں بیہوش کر دیں۔ پھر باہر سے آدمی بھیج کر انہیں وہاں سے اٹھوا کر باہر لے جایا جائے اور پھر ہلاک کر دیا جائے۔ بس یہی ہو سکتا ہے "۔۔۔۔ الفرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" باہر کیوں لے جایا جائے۔ آدمی بھیج کر وہیں کٹنگ روم میں کیوں نہ ہلاک کر دیا جائے "۔۔۔۔ مادام بلیک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" مادام۔ آپ سائنسدان نہیں ہیں۔ اس لئے آپ ایسی بات کر رہی ہیں۔ ٹریکسی شعاعیں وہاں کسی کو بے ہوش کرنے کے لئے نصب نہیں کی گئیں۔ بلکہ ان کا کام اس کمرے میں بھیجے جانے والے مصنوعی گوشت کے بڑے بلاک کو نرم کر کے ان آلات

کی مدد سے کاٹنا ہے تاکہ بعد میں انہیں ایک بار پھر جوڑ کر پارچوں کی صورت میں کیا جا سکے۔ اس مصنوعی گوشت کے پروسس کا آخری حصہ ہے۔ ٹریکسی کے بغیر وہ گوشت پتھر سے بھی زیادہ سخت ہوتا ہے۔ اب یہ اور بات ہے کہ ٹریکسی شعاعوں کا دائرہ اثر دو گھنٹوں کے لئے ہوتا ہے۔ اور ٹریکسی شعاعوں کے فائر کے دو گھنٹوں تک ٹریکسی شعاعوں کے شکار پر ہر قسم کا بارودی اسلحہ بیکار ہو جاتا ہے۔ اس لئے ان پر کوئی اسلحہ تو فائر نہیں ہو سکتا۔ البتہ خنجر وغیرہ سے ان کی گردنیں کاٹی جا سکتی ہیں۔ جو ظاہر ہے ایک طویل پروسس ہے۔ اس لئے میں نے تجویز پیش کی ہے کہ انہیں باہر نکالا جائے اور دو گھنٹوں بعد جب ٹریکسی شعاعوں کا اثر ختم ہو جائے تو انہیں گولیوں سے بیک وقت اڑا دیا جائے "۔۔۔۔ الفرڈ نے ایسے انداز میں مادام بلیک کو سمجھاتے ہوئے کہا۔ جیسے استاد کسی کند ذہن بچے کو سبق یاد کرا رہا ہو۔

" اوہ اچھا۔ تو یہ بات ہے۔ شکریہ الفرڈ۔ ویسے مجھے آدمی بھیجنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ سیکرٹ سروس کا چیف جم مادکر ساتھیوں سمیت سمندر میں موجود ہو گا "۔۔۔۔ مادام بلیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ مادام۔ یہ لوگ دوبارہ کٹنگ روم میں داخل ہو رہے ہیں۔ آپ فوراً ماسٹر کمپیوٹر کو ٹریکسی ریز فائر کرنے کا حکم دے دیں "۔۔۔۔ اسی لمحے الفرڈ نے تیز لہجے میں کہا۔ اور مادام بھی اس کی بات سن کر چونک پڑی۔ پھر تیزی سے مڑ کر سکرین کی

طرف دیکھنے لگی ۔ چونکہ ماسٹر کمپیوٹر صرف ڈاکٹر رونلڈ اور مادام بلیک کے احکامات کی تعمیل کرتا تھا ۔ اس لئے الفرڈ بنفسِ نفیس خود اُسے کوئی حکم نہ دے سکتا تھا ۔

سکرین پر ٹوٹی ہوئی دیوار کے خلا کو کراس کر کے عمران اور اس کے ساتھی دوسری طرف جا رہے تھے ۔

" ماسٹر کمپیوٹر ۔ حکم نوٹ کرو ۔ جیسے ہی یہ سب کٹنگ روم میں پہنچیں ٹریکسی ریز فائر کر کے انہیں بے ہوش کر دو " ___ مادام بلیک نے تحکمانہ لہجے میں کہا ۔

" اوکے " ___ ماسٹر کمپیوٹر سے وہی کھڑکھڑاتی ہوئی مشینی آواز سنائی دی ۔ اور مادام بلیک کی نظریں سکرین پر جم گئیں ۔ اب اس گروپ کا آخری آدمی کٹنگ روم میں داخل ہو رہا تھا ۔ چند لمحوں بعد ماسٹر کمپیوٹر سے نکلنے والی ہلکی سی گونج ایک لمحے کے لئے تیز ہوئی اور پھر دوبارہ ہلکی پڑ گئی ۔ اب سکرین پر کٹنگ روم کا اندرونی حصہ نظر آ رہا تھا ۔ مادام بلیک نے کٹنگ روم کی چھت کے ایک کونے پر تیز روشنی کا ایک جھماکہ ہوتے دیکھا ۔ اور اس کے ساتھ کمرے میں موجود عمران اور اس کے ساتھی یکے بعد دیگرے ٹیڑھے میڑھے انداز میں فرش پر گرے ۔ اور ساکت ہو گئے ۔

" حکم کی تعمیل ہو چکی ہے سپیشل نمبر ون " ___ ان سب کے نیچے گرتے ہی ماسٹر کمپیوٹر سے وہی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی ۔

" ماسٹر کمپیوٹر ۔ جس راستے سے یہ لوگ اندر آئے ہیں کیا وہ راستہ ابھی تک کھلا ہوا ہے یا بند ہے " ___ مادام بلیک نے پوچھا ۔

" مین راستہ تو بند کر دیا گیا تھا " ___ ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا ۔

" کیا تم انہیں سمندر تک پہنچا سکتے ہو " ___ مادام بلیک نے پوچھا ۔

" انہیں سٹور روم تک پہنچایا جا سکتا ہے ۔ اس سے آگے نہیں ۔ کیونکہ سمندر تک پہنچانے والا سسٹم تباہ ہو چکا ہے " ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" مادام ۔ ٹریکسی ریز کے اثرات پانی میں ختم ہو جاتے ہیں ۔ اس لئے اگر آپ نے انہیں پانی میں پھنکوایا تو یہ فوری طور پر ہوش میں آجائیں گے " ___ الفرڈ نے اچانک بات کرتے ہوئے کہا ۔

" اوہ ۔ اچھا ہوا تم نے بتا دیا ۔ اب یہی ہو سکتا ہے کہ ماسٹر کمپیوٹر انہیں سٹور روم تک پہنچا دے جہاں ان کے غوطہ خوری والے لباس موجود ہیں ۔ وہاں پانی بھی نہیں ہے ۔ اس کے بعد بیرونی راستہ کھلوایا جائے اور جم مارکر اور اس کے ساتھی اس راستے سے اندر سٹور روم میں پہنچیں اور انہیں غوطہ خوری والے لباس پہنا کر اپنے ساتھ باہر لے جائیں ۔ اس طرح یہ فوری طور پر ہوش میں نہ آسکیں گے " ___ مادام نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا ۔

"آپ آوک سیکرٹ سروس کو خاص طور پر آگاہ کر دیں۔ کہ ان آدمیوں پر پانی کا ایک قطرہ بھی نہ گرے ورنہ ٹرنکس ریز کے اثرات ختم ہو جائیں گے"۔۔۔ الفرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے"۔۔۔ مادام نے کہا اور پھر جیب میں ہاتھ ڈال کر اس نے ایک چھوٹا مگر جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر باہر نکالا اور اس کا ایک بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی ٹرانسمیٹر پر ایک چھوٹا سا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ اور ساتھ ہی ٹرانسمیٹر میں سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ یہ خصوصی ٹرانسمیٹر تھرٹی ون۔ ڈی ٹائپ ٹرانسمیٹر تھا۔ جو ایک مخصوص رینج کا فکسڈ ٹرانسمیٹر تھا۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ مادام بلیک کالنگ جم مارکر اوور"۔۔۔ مادام نے بٹن دبا کر تیز لہجے میں بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس۔۔۔ جم مارکر اٹنڈنگ اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے جم مارکر کی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی جلتا بجھتا ہوا بلب اب مسلسل جلنے لگ گیا۔ یہ رابطہ قائم ہو جانے کی نشانی تھی۔

"جم مارکر۔ تم کہاں موجود ہو اوور"۔۔۔ مادام نے پوچھا۔

"میں اپنے دس ساتھیوں سمیت جزیرے کے شمالی طرف کے سمندر کے اندر موجود ہوں مگر یہاں تو کوئی ایسا خلا موجود نہیں ہے جس کا ذکر تم نے کیا تھا۔ میں نے سارا علاقہ چھان مارا ہے اوور" جم مارکر نے کہا۔

"اسے بند کر دیا گیا تھا۔ بہرحال اب غور سے میری بات سن لو۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کو مخصوص شعاعوں کے ذریعے بیہوش کر دیا گیا ہے۔ وہ دو گھنٹوں تک بے ہوش رہیں گے۔ اس کے بعد خود بخود ہوش میں آ جائیں گے۔ میں وہ خلا والا راستہ کھلوا رہی ہوں تم اپنے ساتھیوں سمیت اس راستے سے اندر داخل ہونا۔ اس کے بعد تم ایسے کمرے میں پہنچ جاؤ گے جہاں اوپر چھت پر ایک چوڑا سا سوراخ ہو گا۔ اس سوراخ کے راستے تم اوپر آؤ گے تو ایک بڑے کمرے میں پہنچ جاؤ گے۔ یہاں عمران اور اس کے ساتھی بے ہوشی کے عالم میں موجود ہیں۔ جن شعاعوں کے ذریعے انہیں بے ہوش کیا گیا ہے ان کے اثرات کی وجہ سے ان پر کسی قسم کا اسلحہ اثر نہ کر سکے گا۔ اس لئے تم فوری طور پر انہیں ہلاک نہ کر سکو گے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اگر پانی کا ایک قطرہ بھی ان کے جسموں پر پڑ گیا تو ان شعاعوں کے اثرات ختم ہو جائیں گے۔ اس لئے تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے پوری طرح محتاط رہنا ہے۔ اسی کمرے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے اتارے ہوئے غوطہ خوری کے لباس موجود ہیں۔ تم یہ لباس انہیں پہنا دینا۔ پھر انہیں اٹھا کر نیچے پانی والے راستے سے سمندر میں چلے جانا۔ اور وہاں سے اوپر جزیرے پر اس کے بعد انہیں باندھ دینا۔ جب یہ ہوش میں آ جائیں تو فوراً انہیں گولیوں سے اڑا دینا۔ سمجھ گئے ہو پوری طرح اوور"۔۔۔ مادام نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں اوور"۔۔۔ جم مارکر نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ــــــ تم وہیں سمندر میں رہو۔ جیسے ہی راستہ کھلے تم اپنی کارروائی شروع کر دینا اوور اینڈ آل" ــــــ مادام نے کہا۔ اور بٹن دبا کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور اُسے جیب میں ڈال کر وہ دوبارہ ماسٹر کمپیوٹر کی طرف مڑ گئی۔

"ماسٹر کمپیوٹر۔ سپیشل نمبر ون تمہیں حکم دیتی ہے کہ کٹنگ روم میں موجود افراد کو سٹور روم تک پہنچا دو۔ اور پھر بیرونی راستہ کھول دو۔ اور جو لوگ سٹور روم تک آئیں انہیں آنے دو۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ ساری کارروائی سکرین پر دیکھنا چاہتی ہوں اور وہاں کی آوازیں بھی سننا چاہتی ہوں" مادام بلیک نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ سپیشل نمبر ون۔ حکم کی تعمیل ہو گی" ــــــ ماسٹر کمپیوٹر کی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی سکرین جس پر کٹنگ روم کا منظر نظر آ رہا تھا۔ ایک جھماکے سے تاریک ہو گئی۔ مادام خاموش کھڑی رہی۔ پھر تقریباً دو منٹ بعد سکرین دوبارہ روشن ہوئی تو سٹور روم کا منظر اس پر نظر آنے لگا۔ جس میں اب عمران اور اس کے بے ہوش ساتھی پڑے ہوتے تھے وہاں مصنوعی گوشت کا ڈھیر اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے غوطہ خوری کے لباس بھی موجود تھے۔ ایک طرف وہ بڑا سا سوراخ بھی نظر آ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد ایک غوطہ خور اس سوراخ سے اوپر کمرے میں آ گیا۔ اس کے بعد تو آنے والوں کی قطار سی لگ گئی۔ لیکن وہ اسی کمرے کے اس کونے میں اکٹھے ہو رہے تھے۔

جو عمران اور اس کے ساتھیوں کے مخالف طرف تھی اور مادام سمجھ گئی کہ یہ ایسا کیوں کر رہے ہیں۔ کیونکہ مادام نے جم مارکر کو بتا دیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں پر پانی کا ایک قطرہ بھی نہ پڑے اور ان کے لباسوں سے پانی مسلسل نیچے گر رہا تھا۔ چند لمحوں بعد ان سب نے اپنے لباس اتار دیئے اور مادام چونک کر انہیں غور سے دیکھنے لگی۔ اُسے ان میں سے جم مارکر کی تلاش تھی۔

"انتہائی احتیاط سے کام کرنا ہو گا" ــــــ اُسی لمحے سب سے پہلے آگے والے نے کہا۔ اور مادام آواز سے پہچان گئی کہ یہی جم مارکر ہے۔

"تم خاصے خوب صورت اور جوان ہو۔ ٹھیک ہے تم سے دوستی چلے گی" مادام نے دل ہی دل میں کہا اور جم مارکر اور اس کے ساتھی اپنے لباس اتار کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھ گئے۔ انہوں نے ایک طرف پڑے ان کے غوطہ خوری والے لباس اٹھائے جو اب تک پوری طرح سوکھ چکے تھے۔ پھر انہوں نے تیزی سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو یہ لباس پہنانے شروع کر دیئے۔ مکمل طور پر لباس پہنانے کے بعد انہوں نے دوبارہ اپنے لباس پہنے اور پھر ایک ایک کو لے کر وہ اس سوراخ سے پانی میں اترتے گئے اور سکرین سے غائب ہوتے گئے۔ چند لمحوں بعد سکرین دوبارہ تاریک ہو گئی۔

"حکم کی تعمیل ہو چکی ہے اوور" ــــــ ماسٹر کمپیوٹر کی آواز دوبارہ سنائی دی اور مادام نے ایک طویل سانس لیا۔ کیونکہ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت یقینی ہو چکی تھی۔

"چلو الفرڈ۔ اب واپس چلیں۔ اب پروجیکٹ مکمل طور پر محفوظ ہو چکا ہے" ــــــ مادام نے الفرڈ سے مخاطب ہو کر کہا اور اس نے بھی سر ہلا دیا۔

عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں۔ پہلے چند لمحے تو اُس کے احساسات سوئے رہے مگر پھر اس کا شعور جاگ اٹھا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ کیونکہ اس نے دیکھا تھا کہ وہ اس آدون والے کمرے کی بجائے اب اُسی جزیرے پر ایک درخت کے ساتھ رسیوں سے بندھا ہوا کھڑا تھا۔ اور اس کے تقریباً سارے ساتھی بھی اُسی طرح دوسرے درختوں کے ساتھ بندھے ہوئے تھے۔ لیکن ان سب کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔ سامنے سمندر نظر آرہا تھا۔ کافی فاصلے پر دو بڑے ہیلی کاپٹر موجود تھے۔ اور ان کے سامنے دس افراد ریت پر بیٹھے ہوئے باتوں میں مصروف تھے۔ ان سب کے جسموں پر سیاہ رنگ کے چست لباس تھے۔ اور ان کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹک رہی تھیں۔ عمران کے جسم کے گرد عام سی رسی

بندھی ہوئی تھی۔ اس لئے عمران نے سب سے پہلے اپنے آپ کو آزاد کرانے کا فیصلہ کیا چنانچہ اس نے فوراً ہی ناخنوں میں موجود بلیڈوں سے ان رسیوں کو کاٹنا شروع کر دیا۔ ایک رسی کٹتے ہی ساری رسیاں ڈھیلی پڑ گئیں۔

"باس۔ یہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں"۔۔۔ اُسی لمحے اُسے قدرے فاصلے سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی وہ بھی ہوش میں آچکا تھا۔

"پوچھنا بعد میں۔ پہلے ایک رسی کاٹ لو۔ ہمیں فوراً حرکت میں آنا پڑے گا"۔۔۔ عمران نے آواز دباتے ہوئے جواب دیا۔ اور ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔

"میں نے رسی کاٹ لی ہے باس"۔۔۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ درخت کی دوسری طرف گھوم جاؤ اور رسیوں سے آزاد ہو کر دوسرے درخت کے پیچھے چھپ جاؤ۔ جلدی کرو"۔ عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے خود بھی درخت کے گول تنے کے ساتھ گھومتا ہوا دوسری طرف کو ہو گیا۔ پھر اس نے بجلی کی سی تیزی سے ڈھیلی رسیاں ہٹائیں اور رسیوں کی گرفت سے مکمل طور پر آزاد ہوتے ہی وہ تیزی سے اس درخت کے تنے کی آڑ میں دوڑتا ہوا ایک اور درخت کے موٹے تنے کے پیچھے پہنچ گیا۔ اُسی لمحے اس نے ٹائیگر کو بھی دوڑ کر ایک اور درخت کے پیچھے پہنچتے دیکھ لیا۔ باقی سب ساتھی اُسی طرح درختوں سے بندھے ہوئے بے ہوش کھڑے تھے۔ عمران سمجھ گیا تھا کہ اُسے

اور ٹائیگر کو کیوں دوسرے ساتھیوں سے پہلے ہوش آ گیا ہے۔ کیونکہ وہ دونوں ہی مخصوص ورزشوں سے ذہنی مدافعتی نظام کو طاقتور کرتے رہتے تھے۔ عمران نے جلدی سے اپنے لباس کی جیبیں ٹٹولنا شروع کر دیں اور پھر اندرونی جیب میں مشین پسٹل کی موجودگی کا احساس ہوتے ہی اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔ اُسے باندھنے والوں نے شاید ان کی بے ہوشی کی وجہ سے ان کی تلاشی لینے کی ضرورت ہی نہ سمجھی تھی۔ ایسی حماقتیں ہی ہمیشہ دوسروں کو فائدہ پہنچاتی ہیں۔ عمران نے مشین پسٹل ہاتھ میں لیا۔ اور پھر وہ دوڑتا ہوا اس درخت کی طرف بڑھنے لگا جدھر ٹائیگر موجود تھا۔

" تمہارے پاس اسلحہ ہے"۔۔۔ عمران نے اس کے قریب والے درخت کے پیچھے پہنچتے ہوئے کہا۔

" یس باس۔ مشین پسٹل موجود ہے"۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

" اوکے۔ تم انتہائی دائیں طرف چلے جاؤ۔ میں بائیں طرف۔ اور پھر جیسے ہی میں فائر کروں تم نے فائر کھول دینا ہے۔ یہ لوگ یقیناً مادام کے ساتھی ہوں گے۔ اور شاید انہیں ہمارے ہوش میں آنے کے علاوہ مادام کی آمد کا بھی انتظار ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ مادام کے آنے سے پہلے ان کا خاتمہ ہو جائے" عمران نے اُسے تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔ اور ٹائیگر اس درخت کے پیچھے سے نکل کر جھکے جھکے انداز میں دوڑتا ہوا دائیں

طرف کو بڑھتا گیا۔ جب کہ عمران بائیں طرف کو دوڑ پڑا۔ وہ افراد اُسی طرح بیٹھے ہوئے باتوں میں مصروف تھے۔ شاید انہیں ان کی طرف سے ہر طرح سے اطمینان تھا۔ چند لمحوں بعد عمران اس جگہ پہنچ کر رک گیا۔ جہاں سے وہ آسانی سے مشین پسٹل کی مدد سے ان پر فائر کھول سکتا تھا۔ وہ چند لمحے بغور ان کی پوزیشن دیکھتا رہا۔ پھر اس نے مشین پسٹل سیدھا کیا اور دوسرے لمحے مشین پسٹل کی مخصوص تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخوں سے ساحل سمندر گونج اٹھا۔ اُسی لمحے دائیں طرف سے بھی فائر کھل گیا۔ اور وہ دس کے دس افراد اٹھنے سے پہلے ہی شکار ہو گئے۔ وہ ریت پر پڑے بُری طرح تڑپ رہے تھے۔ عمران نے اس وقت تک ٹریگر سے انگلی نہ اٹھائی۔ جب تک وہ سب ساکت نہ ہو گئے۔ ٹائیگر بھی اسی کی طرح مسلسل فائر کر رہا تھا۔ دونوں اطراف سے اچانک اور مشین فائرنگ نے ان افراد کو سنبھلنے کا بھی موقع نہ دیا تھا۔

" ساتھیوں کو کھولو ٹائیگر"۔۔۔ عمران نے چیخ کر کہا۔ اور پھر درخت کی اوٹ سے نکل کر وہ تیزی سے ان افراد کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ وہ سب مقامی تھے۔ اور ہلاک ہو چکے تھے۔ عمران ایک ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ہیلی کاپٹر پر سوار ہو چکا تھا۔ یہ ہیلی کاپٹر دوسرے سے بڑا تھا۔ ہیلی کاپٹر کے اندر عقب میں غوطہ خوری کے لباس ڈھیر کی صورت میں پڑے ہوئے تھے۔ ابھی عمران ہیلی کاپٹر کی چیکنگ میں مصروف تھا کہ ہیلی کاپٹر میں لگے ہوئے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی تیز آوازیں نکلنے لگیں اور

عمران چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ـــــ جم مارکر کالنگ ۔ ٹونی اوور" ـــــ ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی جم مارکر کی آواز سنائی دی اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ اب تک ان افراد کو مادام کے ساتھی سمجھ رہا تھا لیکن اب اس کال سے پتہ چلا تھا کہ یہ مادام کے نہیں۔ بلکہ جم مارکر کے ساتھی ہیں۔ لیکن اب مسئلہ یہ تھا کہ اس نے ٹونی کی آواز اور لہجہ سرے سے سنا ہی نہ تھا۔ اس لئے ظاہر ہے وہ ٹونی کی آواز اور لہجے کی نقل کر ہی نہ سکتا تھا۔

"یس ـــ ٹونی اٹنڈنگ اوور" ـــ عمران نے ویسے ہی آواز کو قدرے بھاری بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ۔ کون ہو تم ۔ ٹونی بول رہے ہو ۔ ٹونی تو نہیں ہو تم اوور" دوسری طرف سے جم مارکر نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں علی عمران بول رہا ہوں ۔ سناؤ کیا حال ہیں تمہارے ۔ اسرائیلی سیکرٹ سروس کی ٹریننگ تو مکمل کر ہی لی ہو گی تم نے اوور" ـــ عمران نے اس بار اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اب وہ اس کے سوا اور کر بھی کیا سکتا تھا۔

"کیا ـــ کیا مطلب ۔ تم عمران ۔ تم اور ہیلی کاپٹر میں ۔ تم تو بے ہوش اور بندھے ہوئے تھے اوور" ـــ جم مارکر کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"میں تو اب بھی تمہارے ساتھ دوستی یا دشمنی بہرحال کسی نہ کسی

رشتے میں بندھا ہوا ضرور ہوں ۔ ویسے تم ایک نہیں بلکہ دو ملکوں کی سیکرٹ سروس کے چیف ہو۔ اس لئے شاید دوگنی حیرت ظاہر کر رہے ہو ۔ بہرحال آجاؤ میں اور میرے ساتھی تمہارے استقبال کے لئے پھولوں کے ہار اور نیک جذبات لئے یہاں ساحل پر موجود ہیں ۔ آنے والوں کا استقبال کرنا ہم مشرقی لوگوں کی روایت ہے ۔ اور اس روایت کو پورا کرنے میں بے ہوشی اور رسیاں رکاوٹ نہیں بن سکتیں اوور" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ مگر دوسری طرف سے کوئی جواب دیئے جانے کی بجائے رابطہ ہی ختم کر دیا گیا اور عمران نے بھی ٹرانسمیٹر آف کیا۔ اسی لمحے اس کی نظریں ہیلی کاپٹر کے کونے میں پڑے ہوئے ایک چھوٹے سے آلے پر پڑیں جس پر ایک چھوٹا سا بلب موجود تھا۔ وہ چونک کر اس آلے کو دیکھنے لگا ۔ اور پھر اس نے اسے جھپٹ کر اٹھایا ۔ ایک لمحے تک غور سے اسے دیکھنے کے بعد وہ سر ہلاتا ہوا ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر آیا۔ نیچے اترتے ہی وہ تیزی سے ٹائیگر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے وہ آلہ اس کے ہاتھ میں دیا اور اسے کوئی ہدایت کی تو ٹائیگر تیزی سے مڑا ۔ اور دوڑتا ہوا جنگل کے اندرونی حصے کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ سب کیا ہے عمران" ـــــ جولیا نے جو سب ساتھیوں سمیت شیوں کے پاس کھڑی تھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے باعزت واپسی کہتے ہیں" ـــ عمران نے مسکرا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ کون لوگ ہیں"۔۔۔۔ جولیا نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"یہ آرک لینڈ سیکرٹ سروس کے ممبران ہیں۔ کیا زمانہ آگیا ہے کہ سیکرٹ سروس والے سیکرٹ سروس والوں کو مار رہے ہیں۔ توبہ توبہ قیامت واقعی قریب ہے۔ بہرحال جلدی سے اسلحہ اٹھاؤ۔ اور بڑے ہیلی کاپٹر میں سوار ہو جاؤ۔ ہم نے دوسرے ہیلی کاپٹر کو تباہ کر کے یہاں سے قریب کسی دوسرے جزیرے میں پہنچنا ہے"۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک لاش کے پاس پڑی ہوئی مشین گن اٹھائی اور واپس ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے سارے ساتھیوں نے اس کی پیروی کی۔ عمران نے وہاں موجود ایک بیگ کھولا۔ تو اس کے اندر طاقتور بم موجود تھے۔ اس نے ان میں سے دو بم نکالے اور انہیں جیبوں میں ڈال کر وہ پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ سب سے آخر میں ٹائیگر اندر داخل ہوا۔ عمران نے جو پائلٹ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ ٹائیگر کی طرف دیکھا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند کیا اور کچھ اوپر جا کر اس نے اسے فضا میں معلق کیا اور پھر جیبوں سے دونوں بم نکال کر اس نے نیچے موجود دوسرے ہیلی کاپٹر پر یکے بعد دیگرے مار دیئے۔ خوفناک دھماکوں کے ساتھ ہی دوسرے ہیلی کاپٹر کے پرزے دور دور تک بکھر گئے۔ اور عمران نے ہیلی کاپٹر آگے بڑھا دیا۔ وہ اب جزیرے کے اوپر سے ہیلی کاپٹر کو گزارتا ہوا آگے کراس کر کے

آگے کی طرف بڑھنے لگا۔ عمران حتی الامکان کوشش کر رہا تھا کہ ہیلی کاپٹر سمندر کی سطح کے ساتھ ساتھ ہی اڑتا رہے۔ اس لئے وہ انتہائی نیچی پرواز کر رہا تھا۔ اس کے سب ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ اور تھوڑی دیر بعد دور سے انہیں ایک اور چھوٹا سا ٹاپو نما جزیرہ نظر آنے لگا۔ جس پر انتہائی گھنے درخت موجود تھے۔ یہ جزیرہ چونکہ بالکل ہی چھوٹا سا تھا۔ اس لئے عمران سمجھ گیا کہ اس پر کسی تنظیم کا اڈہ وغیرہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اتنے چھوٹے جزیرے پر ایسے اڈے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ اس نے جزیرے کے ساحل سے ذرا ہٹ کر درختوں کے ایک جھنڈ کے درمیان کھلی جگہ پر ہیلی کاپٹر اتار دیا۔ ہیلی کاپٹر کا انجن بند کر کے اس نے سوئچ بورڈ کے سب سے نچلے حصے میں موجود ایک خانہ کھولا اور اس کے اندر سے ایک مستطیل انداز کا بنا ہوا آلہ باہر نکال لیا۔ اس مستطیل آلے کا زیادہ تر حصہ تو سکرین پر مشتمل تھا۔ جب کہ معمولی سے حصے میں مائیکرو فون جیسی جالی لگی ہوئی تھی۔ عمران نے اس کی سائیڈوں پر لگے ہوئے مختلف چھوٹے چھوٹے بٹنوں کو دبانا شروع کر دیا۔ اور ان بٹنوں کے دبتے ہی سکرین روشن ہو گئی اور اس پر جھماکے سے ہونے شروع ہو گئے۔ اور چند لمحوں بعد سکرین پر ایک منظر ابھر آیا۔ اس منظر میں وہی جزیرہ نظر آ رہا تھا۔ جس پر سے وہ ابھی پرواز کر کے آئے تھے۔ منظر اس طرح نظر آ رہا تھا۔ جیسے کوئی ہیلی کاپٹر سے نیچے جزیرے کا فوٹو کھینچ رہا ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران وہ آلہ اٹھائے ہیلی کاپٹر سے نیچے آگیا۔ اس نے وہ آلہ ایک درخت کے دو شاخے میں اس طرح پھنسا دیا۔

جیسے بلندی پر ٹیلی ویژن سکرین لگا دی جاتی ہے۔
"تو اب بیٹھ کر ایکشن سے بھرپور فلم دیکھو"۔۔۔۔ عمران نے پیچھے ہٹ
کر اطمینان سے گھاس پر بیٹھتے ہوئے کہا۔
"یہ تو وہی جزیرہ ہے۔ جہاں سے ہم آئے ہیں۔ لیکن یہ منظر یہاں
کس طرح نظر آ رہا ہے"۔۔۔۔ صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔
"یہ سپارڈ ٹائپ کیمرہ ہے۔ جو فوٹو ویژن کی بنیاد پر کام کرتا ہے۔
اور ٹائیگر اسے جزیرے کے سب سے بلند درخت پر فٹ کر آیا ہے
اس لئے اس سے نہ صرف فضا بلکہ نیچے جزیرہ بھی اس طرح نظر آ رہا ہے
جیسے بلندی سے نیچے جزیرے کی فلم بنائی جا رہی ہو۔ اور یہ دو شل
میں پھنسی ہوئی نظر آنے والی سکرین اس کا ریسیور ہے۔ یہ
ٹائپ کیمرہ مجھے ہیلی کاپٹر میں موجود نظر آیا تو میں نے سوچا کہ اگر
اس جزیرے پر ایکشن سے بھرپور فلم چلنے والی ہے۔ اس لئے کیوں
اس ایکشن سے بھرپور فلم سے ہم بھی محظوظ ہوں"۔۔۔۔ عمران نے
وضاحت کرتے ہوئے کہا۔
"لیکن عمران صاحب ہم تو اس آرے والے کمرے
بے ہوش ہوئے تھے۔ پھر وہاں باہر کیسے پہنچے اور آرک لینڈ سیکر
سروس کے قبضے میں کیسے آ گئے۔ اور انہوں نے ہمیں ہوش
آنے کا موقع کیوں دیا"۔۔۔۔ صفدر نے طویل سوال کرتے ہو
کہا۔ اور اس کے باقی ساتھیوں نے اس انداز میں سر ہلا
جیسے یہی سوال وہ بھی عمران سے کرنا چاہتے تھے۔
"میرا خیال ہے۔ مادام بلیک اور جم مارکر کے درمیان معا

پہلے سے موجود تھا یا بہرحال نیا معاہدہ ہو گیا ہے۔ اس کمرے
میں شاید مادام بلیک ہمیں بے ہوش تو کر سکتی تھی لیکن ہلاک نہ کر
سکتی ہو گی۔ اس لئے اس نے جم مارکر کو کال کر لیا۔ اور جم مارکر
کے ساتھی ہمیں اندر سے اٹھا کر باہر لے آئے۔ تم نے دیکھا نہیں
کہ غوطہ خوری کے لباس ہیلی کاپٹر کے عقبی حصے میں اس طرح پڑے
ہوئے ہیں جیسے ابھی ابھی اتارے گئے ہوں۔ پھر شاید جم مارکر ہمارے
قتل عام کا نظارہ دکھانے کے لئے کسی کو بلانے گیا ہو گا۔ کہ ہم نے
سیٹ ہی بدل دیا۔ اور ہمارا شکار کھیلنے والے خود ہمارا شکار ہو
گئے۔ ہیلی کاپٹر میں جم مارکر کی کال آئی تھی۔ وہ اپنے کسی ٹونی کو
کال کر رہا تھا۔ لیکن ظاہر ہے میں نے تو ٹونی کی آواز ہی نہ سنی تھی
کہ چلو نقل مارنے کا شوق پورا کر لیتا۔ طالب علمی کے زمانے
میں تو ہمارے استاد اس قدر سخت تھے کہ نقل مارنے کا ابھی تصور
ہی ذہن میں ہوتا تھا۔ کہ استاد کا ڈنڈا سر پر بجنا شروع ہو جاتا تھا
اس لئے نقل مارنے کی حسرت ہی رہی۔ لیکن یہاں بھی یہی حال
ہوا۔ میں نے اپنی طرف سے ٹونی کی آواز بنائی۔ لیکن کام نہ بن
سکا۔ نتیجہ یہ کہ مجھے اسے بتانا پڑا کہ میں علی عمران ہوں۔ چنانچہ وہ
رابطہ ختم کر گیا۔ اب مجھے یقین ہے کہ وہ اپنے آدمیوں کا انتقام
لینے کے لئے اس جزیرے پر خوف ناک بمباری کرائے گا۔ اور
اس طرح ایکشن سے بھرپور انتہائی دلچسپ فلم دیکھنے کو مفت مل
جائے گی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"کیوں۔۔۔۔ وہ کیوں کرائے گا بمباری۔ اُسے معلوم نہیں

ہو جائے گا کہ ایک ہیلی کاپٹر غائب ہے" ـــــ اس بار تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ابھی وہ اتنا عقلمند نہیں ہوا کہ اُسے ہیلی کاپٹر کے دور دور تک بکھرے ہوئے پرزوں کو صرف دیکھ کر ہی پتہ چل جائے کہ یہ ایک ہیلی کاپٹر کے ہیں یا دو کے۔ اگر وہ اتنا عقلمند ہوتا تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ممبر نہ ہوتا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر کے چہرے پر شرمندگی کے آثار ابھر آئے۔

"تنویر درست کہہ رہا ہے۔ تمہارا یہ آئیڈیا ہی غلط ہے۔ یہ بات قطعی قابل قبول نہیں ہو سکتی کہ ہمیں یہاں سے فرار ہونے کا ذریعہ میسر ہو۔ اور ہم اُسے خود ہی تباہ کر کے جنگل میں جا کر بیٹھ جائیں۔ وہ لازماً سمجھ جائے گا کہ ہم نے ایک ہیلی کاپٹر تباہ کیا ہے۔ اور دوسرا لے کر فرار ہو گئے ہیں" ـــــ جولیا نے تنویر کی بڑے زور شور سے حمایت کرتے ہوئے کہا۔ اور تنویر کا چہرہ جولیا کی اس انداز میں کھلی حمایت پر گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا۔

"اگر میری بات قابل قبول ہوتی تو میں اب تک اپنے کنوارے ہونے کے عہدہ جلیلہ سے محروم ہو کر شادی شدہ ہونے کے منصب ماتحتی پر فائز نہ ہو چکا ہوتا۔ یہی تو مسئلہ ہے کہ کوئی قبول کرتا ہی نہیں ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ جب کوئی جواب تم سے نہ بن پڑے تو اس طرح کی فضول باتیں شروع کر دیتے ہو" ـــــ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے تو پہلے ہی کہا ہے کہ اگر جم مارکر اتنا عقلمند ہوتا تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ممبر نہ بن جاتا۔ محترمہ جولیا نافٹز واٹر صاحبہ۔ ہیلی کاپٹر فضا میں آسانی سے ملا اور گرایا بھی جا سکتا ہے۔ اور راڈار پر اس کی منزل بھی چیک کی جا سکتی ہے۔ اس لئے مجھے مسلسل نیچی پرواز کرنی پڑی۔ اور اب جب وہ فورس لے کر جزیرے پر پہنچے گا تو اُسے رپورٹ مل چکی ہو گی کہ جزیرے سے اڑ کر کوئی ہیلی کاپٹر ہاگن شہر میں داخل نہیں ہوا۔ چنانچہ وہ یہی سمجھے گا کہ ہم ہیلی کاپٹر تباہ کر کے جنگل میں گھس گئے ہیں۔ اور اس طرح وہ ہمارے خاتمے کے لئے وہاں لازماً بمباری کرائے گا" ـــــ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کی بات کا کوئی جواب دیتا۔ وہ سب چونک کر درخت پر موجود آلے کی سکرین کی طرف دیکھنے لگے۔ جہاں واقعی دس فوجی بمبار جہاز اڑتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اور اس کے ساتھ ہی خوف ناک دھماکوں کے ساتھ جزیرے پر بموں کی خوف ناک بارش شروع ہو گئی۔ بموں کی اس خوف ناک بارش نے پورے جزیرے کے درختوں کو آگ لگا دی۔ دھماکے اس قدر خوفناک تھے کہ آلے میں سے ان کی آوازیں سنائی دینے کے ساتھ ساتھ ویسے بھی دور سے آواز اس چھوٹے ٹاپو نما جزیرے تک پہنچ رہی تھی۔ اب سکرین پر آگ ہی آگ پھیلی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ اور پھر اچانک سکرین ایک جھماکے سے تاریک ہو گئی۔ اور عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

"کیسی رہی فلم۔ اب نکالو ٹکٹ کے پیسے" ـــــ عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔
"تم آخر اس قدر درست اندازے کیسے لگا لیتے ہو"۔۔۔ اس بار تنویر نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔
"عمران صاحب۔ اس بمباری سے ہمیں کیا فائدہ ہو گا۔ وہ فلاسٹر پروجیکٹ اب ایسا تو نہ بنایا گیا ہو گا کہ بمباری سے ہی تباہ ہو جائے"۔۔۔ صفدر نے عمران کی بات کرنے سے پہلے ہی سوال کر دیا۔
"اس سے یہ فائدہ تو بہر حال ہو گا کہ وہ راستہ جسے کیبن کو ڈائنا منیٹ سے اڑا کر بند کر دیا گیا تھا کھل جائے گا اور جم مارکر اور مادام بلیک دونوں یہ سوچ کر مطمئن ہو جائیں گے کہ ہم سب جزیرے پر لگنے والی آگ میں جل کر راکھ ہو چکے ہوں گے"۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور اس بار تنویر سمیت سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ وہ سب اس طرح تحسین آمیز نظروں سے عمران کو دیکھنے لگے جیسے عمران نے یہ سب کچھ باقاعدہ ایک منصوبہ بندی کے طور پر کیا ہو۔

مادام بلیک نے الفرڈ کے ساتھ فلاسٹر پروجیکٹ سے واپسی پر اپنے شوہر ڈاکٹر رونلڈ کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں تفصیلات بتائیں اور اسے مطمئن کر کے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خطرہ اب ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا ہے۔ وہ واپس اپنے دفتر میں پہنچ گئی۔ وہ اب سب سے پہلے جم مارکر سے رابطہ کر کے اس سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے قتل کی حتمی رپورٹ حاصل کرنا چاہتی تھی۔ لیکن باوجود کوشش کے جب فون پر جم مارکر دستیاب نہ ہو سکا تو اس نے تھرٹی ون ڈی ٹائپ ٹرانسمیٹر پر رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی لیکن ٹرانسمیٹر نے کال کیچ نہ کی۔ تو وہ سمجھ گئی کہ جم مارکر عمران اور اس کے ساتھیوں کو دور کسی خفیہ مقام پر لے گیا ہے۔ تاکہ انہیں اطمینان سے قتل کر سکے۔ اس لئے نہ ہی اس سے فون پر رابطہ ہو رہا ہے۔ اور نہ

فکسڈ فریکونسی کے محدود حیطہ عمل کے ٹرانسمیٹر تھرٹی ون ڈی ٹائپ ٹرانسمیٹر سے۔ وسیع حیطہ عمل کے ٹرانسمیٹر پر وہ اس سے رابطہ قائم نہ کرسکتی تھی۔ کیونکہ اُسے اس کی مخصوص فریکونسی کا علم نہ تھا جبکہ صدر اسرائیل کی معرفت جم مارکر کو اس کی مخصوص فریکونسی کا علم ہوچکا تھا۔ اس لئے وہ یہ سوچ کر مطمئن ہوگئی کہ جب وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرلے گا تو پھر خود ہی اس سے رابطہ کرے گا۔ اب چونکہ فلاسٹر پروجیکٹ پر منڈلانے والا پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خطرہ ہمیشہ کے لئے دور ہوچکا تھا۔ اس لئے اب وہ پوری طرح مطمئن تھی کہ فلاسٹر پروجیکٹ اطمینان سے مکمل ہوجائے گا۔ ڈاکٹر رونلڈ نے اُسے بتا دیا تھا کہ اب فلاسٹر اپنی تیاری کے آخری مراحل میں داخل ہوچکا ہے۔ اور اس کے بعد اسے صرف مخصوص سیارے کے ذریعے خلا میں پہنچانے کا کام باقی رہ جائے گا اور اس کے بعد پوری دنیا اس کی زد میں آجائے گی۔ چنانچہ مادام بلیک نے اب آئندہ کی منصوبہ بندی پر غور شروع کردیا کہ وہ کس طرح ڈاکٹر رونلڈ اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرکے فلاسٹر پر مکمل کنٹرول حاصل کرے گی۔ اور پھر کس طرح وہ پوری دنیا کی بلاشرکت غیرے حاکم بن کر راج کرے گی۔ ایسا راج جس کے خلاف کوئی احتجاج کرنے کے قابل نہ ہوگا۔ وہ کرسی کی پشت سے سر ٹکائے اپنے انتہائی سنہرے مستقبل کے تانے بانے بننے میں مصروف تھی کہ یک لخت میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ مادام نے چونک کر آنکھیں کھولیں۔ اور پھر

ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس ــــ مادام اٹنڈنگ" ــــ مادام نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"کرسٹائن۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ تم لوگ کیا کر رہے ہو۔ کیا تم فلاسٹر پروجیکٹ تباہ کر دینا چاہتے ہو" ــــ دوسری طرف سے ڈاکٹر رونلڈ کی انتہائی غصے میں بھری ہوئی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور مادام بلیک اس کا یہ لہجہ سن کر حیران رہ گئی کیونکہ اس نے ڈاکٹر رونلڈ کو کبھی اتنے غصے میں نہ دیکھا تھا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہارا دماغ خراب ہوگیا ہے" ــــ مادام بلیک کو بھی ڈاکٹر کی بات پر غصہ آگیا تھا۔

"میرا دماغ خراب نہیں ہوا تم لوگوں کا دماغ خراب ہوگیا ہے۔ تم تو کہہ رہی تھیں کہ فلاسٹر پروجیکٹ پر منڈلانے والا خطرہ ہمیشہ کے لئے ختم ہوگیا ہے۔ لیکن اب جزیرے پر ہولناک آتش گیر بموں کی بارش کی جا رہی ہے۔ اگر یہ بمباری اسی طرح جاری رہی تو فلاسٹر پروجیکٹ میں موجود خوف ناک توانائی میں مزید اضافہ بھی ہو سکتا ہے۔ اور اگر ایسا ہوگیا تو پھر پروجیکٹ اور جزیرہ تو ایک طرف پورا آرک لینڈ ہی بھک سے اڑ جائے گا" ــــ ڈاکٹر رونلڈ نے اُسی طرح چیختے ہوئے کہا۔

"کیا ــــ کیا کہہ رہے ہو۔ جزیرے پر بمباری کون کر رہا ہے کیوں کر رہا ہے" ــــ مادام بلیک کی حیرت اور غصے کی شدت سے آواز ہی پھٹ گئی۔

"آکر دیکھو۔ اب مجھے کیا معلوم کہ کون کر رہا ہے۔ ہو گا تمہارا کوئی حواری وغیرہ" ——— دوسری طرف سے ڈاکٹر رونلڈ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"بمباری ہو رہی ہے جزیرے پر۔ کیا مطلب۔ کیا بوڑھا پاگل ہو گیا ہے" ——— مادام بلیک نے حیرت بھرے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھی اور بے تحاشا انداز میں دوڑتی ہوئی وہ اپنے دفتر سے نکل کر مشین روم کی طرف بڑھنے لگی ہی تھی کہ یک لخت ٹھٹھک کر رکی اور پھر تیزی سے گھوم کر اپنے آپریشن روم کی طرف بڑھ گئی۔ کیونکہ وہ نزدیک بھی تھا اور وہاں سے وہ ریادہ واضح طور پر جزیرے کے اوپر کا منظر بھی دیکھ سکتی تھی۔ چنانچہ چند ہی لمحوں میں وہ آپریشن روم کی سائیڈ میں بنے ہوئے اندھے شیشے کے کیبن میں پہنچ گئی۔ دوسرے لمحے اس نے انتہائی پھرتی سے مشین کے بٹن پریس کر دیئے۔ اور اس کے ساتھ ہی مشین کے درمیان موجود سکرین کے سارے خانے بیک وقت روشن ہو گئے۔ اور جیسے ہی ان پر منظر ابھرے مادام بلیک کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھٹ کر کانوں تک پہنچ گئیں۔ وہ اس طرح ان مناظر کو دیکھ رہی تھی جیسے اُسے اپنی بینائی پر سے اعتماد اٹھ گیا ہو۔ پورا جزیرہ خوف ناک آگ کی لپیٹ میں تھا۔ اور جزیرے کے اوپر بمبار فوجی جہاز بار بار جھپٹ جھپٹ کر خوفناک بم پھینک رہے تھے۔ بم نیچے گرتے دیکھ کر مادام بلیک انہیں آسانی سے پہچان گئی تھی کہ یہ کلسٹر بم تھے جو انتہائی طاقتور ہونے

کے ساتھ ساتھ ایسی آگ بھی پیدا کرتے تھے جو کسی چیز سے بھی نہ بجھ سکتی تھی۔ بمباری کرنے والے جہازوں کی تعداد چار تھی۔ اور وہ مسلسل پورے جزیرے پر کلسٹر بم فائر کر رہے تھے۔

"یہ ——— یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ کون لوگ ہیں" ——— مادام نے پاگلوں کے سے انداز میں اپنے ہی بال خود نوچتے ہوئے چیخ کر کہا۔ لیکن ظاہر ہے اس کی بات کا جواب کون دیتا۔ یہ بھی غنیمت تھا کہ اس مشین کا تعلق اس نے اس مواصلاتی سیارے سے خفیہ طور پر جوڑ رکھا تھا۔ جو آرک لینڈ کے اوپر خلا میں ہر وقت موجود رہتا تھا۔ اور جس کی وجہ سے آرک لینڈ ٹیلی مواصلات کے ذریعے پوری دنیا سے جڑا ہوا تھا۔ یہ ایک تجارتی سیارہ تھا جسے ایکریمیا کی ایک فرم نے خلا میں چھوڑ رکھا تھا۔ اور حکومت آرک لینڈ باقاعدہ اس کا خرچ ادا کرتی تھی۔ اسی لئے جزیرہ اس طرح دھڑا دھڑ جلنے کے باوجود وہ جزیرے کا تمام منظر سکرین پر دیکھ رہی تھی۔ ورنہ اگر جزیرے کے اندر اس نے ٹیلی ویو آلات نصب کر رکھے ہوتے تو خوف ناک آگ انہیں اب تک جلا کر راکھ کر چکی ہوتی۔ اس کا ذہن واقعی ماؤف ہو رہا تھا کہ آخر یہ بمباری کون کر رہا ہے۔ اور کیوں کر رہا ہے۔ طیارے تو واقعی آرک لینڈ کی شاہی فضائیہ کے تھے۔ اور بغیر سرکاری حکم کے ایسا نہ کر سکتے تھے۔ اور حکومت آرک لینڈ فلاسٹر پروجیکٹ میں مکمل طور پر شامل تھی۔ پھر ایسا کیوں ہو رہا تھا۔ وہ مسلسل ہونٹ کاٹتی ی۔ اور بمباری کے ہولناک منظر دیکھتی رہی۔ پھر اچانک طیارے

واپس جانے لگے۔ اور کافی دور سمندر کے اوپر جاتے ہوئے وہ اس کی نظروں سے دور ہو گئے۔ ان کا رخ ہاگن کی طرف ہی تھا۔ جزیرے پر خوف ناک آگ اسی طرح بھڑک رہی تھی۔ جزیرہ اس وقت نئے پھٹنے والے آتش فشاں کے دہانے کی طرح نظر آ رہا تھا۔ اور مادام بلیک جانتی تھی کہ یہ آگ اب اس وقت تک نہ بجھے گی جب تک جزیرے پر موجود جنگل تو ایک طرف اس کی اوپری سطح کی مٹی بھی نجانے کتنی گہرائی تک جل کر راکھ نہ ہو جاتی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین کے بٹن آف کئے۔ اور اس کیبن سے نکل کر وہ آپریشن روم کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ جیسے ہی مشین روم میں داخل ہوئی بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئی۔ کیونکہ اس کا شوہر ڈاکٹر رونلڈ دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑے کرسی پر اکڑوں بیٹھا ہوا تھا۔ اور اس کے باقی سائنسدان ساتھی تیزی سے ادھر ادھر مختلف مشینوں کے سامنے دوڑتے اور انہیں آپریٹ کرتے پھر رہے تھے۔

"کیا بات ہے۔ یہ تم سر پکڑے کیوں بیٹھے ہو" ——— مادام نے خوف زدہ سے لہجے میں پوچھا۔

"پروجیکٹ تباہ ہو رہا ہے۔ میری ساری عمر کی محنت ڈوب رہی ہے۔ میری زندگی کا سرمایہ لٹ رہا ہے اور تم پوچھ رہی ہو کہ کیا بات ہے" ——— ڈاکٹر رونلڈ نے سر اٹھاتے ہوئے تقریباً روتے ہوئے کہا۔

"پروجیکٹ تباہ ہو رہا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اگر جزیرے

پر بمباری ہوئی ہے تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ تم تو کہتے تھے کہ ہائیڈروجن بم بھی اثر نہیں کر سکتا" ——— مادام کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"ہاں۔ میں اب بھی یہی کہتا ہوں۔ لیکن جزیرے پر خوف ناک آگ مسلسل بھڑک رہی ہے۔ خوف ناک بموں نے جزیرے کی آدھی سے زیادہ مٹی کو جلا کر راکھ کر دیا ہے اور پروجیکٹ کا درجہ حرارت اس خوف ناک آگ کی وجہ سے بڑھنے لگ گیا ہے۔ اگر یہ اسی طرح بڑھتا رہا تو پھر پروجیکٹ کو تباہ ہونے سے کوئی نہ روک سکے گا۔ اس کے اندر انتہائی خوف ناک حد تک طاقت ور توانائی کا بے پناہ ذخیرہ موجود ہے۔ یہ سب یک لخت پھٹ پڑے گا۔ یک لخت۔ اور۔ اور اب کیا بتاؤں۔ بس سب کچھ ہی ختم ہو جائے گا۔ میرا مستقبل۔ میری زندگی۔ میرا سرمایہ۔ میری محنت۔ سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ کاش کسی طرح یہ آگ بجھ جائے کاش" ——— ڈاکٹر رونلڈ نے پاگلوں کے سے انداز میں اپنا سر دائیں بائیں مارتے ہوئے کہا۔ اور مادام بلیک کے چہرے پر پہلی بار انتہائی خوف کے تاثرات ابھر آئے۔ اب تک وہ اس لئے مطمئن تھی کہ اسے معلوم تھا کہ بہر حال پروجیکٹ کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن اب ڈاکٹر رونلڈ کی حالت دیکھ کر اسے پہلی بار احساس ہوا تھا کہ یہ خوف ناک آگ وہ نتیجہ پیدا کر سکتی ہے جو واقعی ان سب کے لئے انتہائی خوف ناک ہو سکتی ہے۔

" یہ کلسٹر بموں کی آگ ہے۔ اسے کوئی گیس کوئی پانی نہیں بجھا سکتا۔ لیکن تم فکر نہ کرو۔ چونکہ جنگل جل کر راکھ ہو چکا ہے۔ اس لئے یہ خود بخود بجھ جائے گی۔ جلدی بجھ جائے گی "___ مادام نے اُسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

" کاش تمہارا کہنا سچ ہو۔ الفرڈ۔ کوئی خطرہ تو نہیں ہے "___ ڈاکٹر رونلڈ نے مڑ کر اپنے ساتھی سائنسدان سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ابھی تو کوئی خطرہ نہیں ڈاکٹر۔ لیکن...... "___ الفرڈ نے جو ایک بڑی سی مشین کے سامنے کھڑا تھا جواب دیتے ہوئے کہا۔ مگر لفظ لیکن کے بعد اس کی خاموشی ہی اصل جواب تھا اور مادام بلیک کا تیزی سے دھڑکتا ہوا دل مزید تیزی سے دھڑکنے لگا۔ اس کے ذہن میں واقعی آندھیاں سی چل رہی تھیں۔ اُسے حقیقتاً یہ بات سمجھ میں نہ آرہی تھی کہ آخر یہ بمباری کرنے والے کون ہو سکتے ہیں۔ اچانک اُسے ایک خیال آیا تو اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا لیا۔

" یس "___ دوسری طرف سے ہیڈ کوارٹر ایکس چینج کے آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

" مادام بلیک بول رہی ہوں مشین روم سے۔ ہاگن میں ایئر فورس کے اڈے پر موجود جو انچارج بھی ہو۔ اس سے بات کراؤ۔ لیکن سنو۔ اُسے میرا نام نہ بتانا۔ صرف اتنا کہنا کہ پرنسز ڈنسی بات کرنا چاہتی ہے۔ سمجھ گئے ہو "___ مادام بلیک نے تیز لہجے

میں کہا۔

" یس مادام "___ دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام نے رسیور رکھ دیا۔ اس نے بمبار جہازوں کو بمباری کے بعد ہاگن کی طرف جاتے دیکھا تھا۔ اس لئے اُسے یقین تھا کہ یہ جہاز ہاگن میں موجود ایئر فورس کے اڈے سے ہی آئے ہوں گے۔ چند لمحوں بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور مادام نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "___ مادام بلیک نے کہا۔

" ایئر فورس اڈے کے انچارج کمانڈر رالف سے بات کریں میں نے انہیں کہا ہے کہ پرنسز ڈنسی ان سے فوری بات کرنا چاہتی ہیں " دوسری طرف سے آپریٹر کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" ٹھیک ہے بات کراؤ "___ مادام نے کہا اور دوسرے لمحے ہلکی سی کلک کی آواز کے ساتھ ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" یس کمانڈر رالف سپیکنگ "___ بولنے والے کے لہجے میں حیرت کا عنصر نمایاں تھا۔

" پرنسز ڈنسی بول رہی ہوں "___ مادام نے پرنسز ڈنسی کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" یس۔ ہر ہائی نس۔ حکم فرمائیے "___ دوسری طرف سے کمانڈر کا لہجہ بے حد مؤدبانہ ہو گیا۔

" ہمیں اطلاع ملی ہے کہ ابھی تمہارے اڈے سے چار بمبار جہازوں نے ہاگن کے قریب ایک چھوٹے سے جزیرے پر کلسٹر بم برسائے ہیں۔ یہ آپریشن کس کے کہنے پر ہوا ہے "___ مادام

نے تیز لہجے میں کہا۔

"اس کے لئے چیف آف سیکرٹ سروس جناب جم مارکر نے ذاتی طور پر درخواست کی تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ انتہائی دشمن سیکرٹ ایجنٹ اس جزیرے پر موجود ہیں اور ان کے خاتمے کے لئے ضروری ہے کہ پورے جزیرے پر نہ صرف بمباری کی جائے بلکہ وہاں ایسے بم پھینکے جائیں کہ جس سے پورا جنگل جل کر راکھ ہو جائے۔ تاکہ ان ایجنٹوں کا یقینی طور پر خاتمہ ہو جائے۔ ایسا کام صرف کلسٹر بم ہی سرانجام دے سکتے ہیں۔ اس لئے میں نے وہاں کلسٹر بم فائر کرائے ہیں"۔۔۔۔ کمانڈر رالف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"۔۔۔۔ مادام بلیک نے بمشکل کہا اور ہاتھ بڑھا کر ریسیور رکھ دیا۔ کمانڈر کی طرف سے یہ اطلاع اس کے لئے واقعی دھماکہ خیز ثابت ہوئی تھی کہ یہ خوفناک بمباری جس سے نہ صرف فلاسٹر پروجیکٹ بلکہ پورے آرک لینڈ کی تباہی کا خطرہ سامنے آ گیا ہے۔ جم مارکر نے کرائی ہے۔ لیکن کیوں۔ اور اس کا جواب اُسے نہ مل رہا تھا۔ یہ کیوں ایک بہت بڑے سوالیہ نشان کی طرح اس کے ذہن کے پردے پر موجود تھا۔

"باس باس۔ خوشخبری۔ ڈی۔ الف۔ تھری صرف دو پوائنٹ پر جا کر رک گئی ہے اور کاشن مل گیا ہے۔ کہ اب اس کی واپسی ہو جائے گی"۔۔۔۔ اچانک الفرڈ کی مسرت بھری چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور کرسی پر بیمار مرغے کی طرح سر جھکائے بیٹھا ہوا ڈاکٹر رونلڈ اس طرح اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے کرسی میں لاکھوں

وولٹیج کا کرنٹ دوڑنے لگ گیا ہو۔

"اوہ اوہ۔۔۔۔ تھینک گاڈ۔ اوہ۔ فلاسٹر پروجیکٹ بچ گیا میری محنت ضائع ہونے سے بچ گئی ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر رونلڈ کا چہرہ مسرت کی زیادتی سے فانوس کی طرح جگمگانے لگا تھا۔ اس کی مایوسی سے بجھی ہوئی آنکھوں میں مسرت کی کئی قندیلیں جل اٹھی تھیں وہ دوڑتا ہوا اس مشین کی طرف گیا۔ جس کے سامنے الفرڈ موجود تھا۔ اور الفرڈ کی بات اور ڈاکٹر رونلڈ کے ردعمل کی وجہ سے مادام کا ستا ہوا چہرہ بھی کھل اٹھا۔ اس کے سنہرے اور شاندار مستقبل کے خواب چکنا چور ہونے سے بچ گئے تھے۔

خوشی کی خبر ملتے ہی وہ اطمینان سے ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ اسی لمحے میز پر رکھے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی۔ مادام نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ مادام اٹنڈنگ"۔۔۔۔ مادام بلیک نے تیز لہجے میں کہا۔

"مادام۔ چیف آف سیکرٹ سروس جم مارکر کی سپیشل ٹرانسمیٹر پر کال آ رہی ہے۔ اگر آپ اٹنڈ کرنا چاہیں تو میں کال جاری رکھوں یا پھر اُسے آف کر دوں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ میں اٹنڈ کرتی ہوں۔ اُسے جاری رکھو"۔۔۔۔ مادام نے تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر انٹرکام رکھ کر وہ کرسی سے اٹھی اور بے تحاشا انداز میں دوڑتی ہوئی مشین روم سے نکل کر اپنے دفتر کی طرف بڑھنے لگی۔ وہ اس بے تحاشا انداز میں دوڑی تھی۔

کہ دفتر تک پہنچتے پہنچتے اس کا سانس چڑھ گیا۔ اس لئے دفتر کی کرسی پر بیٹھ کر وہ چند لمحے تو سانس برابر کرتی رہی۔ پھر اس نے میز پر رکھے ہوئے سپیشل ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کر دیا تو ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں نکلنے لگیں۔ چند لمحوں بعد جم مارکر کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو ہیلو ـــــ جم مارکر کالنگ اوور" ـــــ جم مارکر کے لہجے میں بھی مسرت کا عنصر نمایاں تھا۔

"یس۔ مادام بلیک اٹنڈنگ یو اوور" ـــــ مادام بلیک کے لہجے میں بے پناہ سرد مہری تھی۔

"اوہ کرسٹائن۔ میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مکمل خاتمہ کر دیا ہے۔ میں نے سوچا تمہیں خوشخبری سنا دوں اوور" ـــــ جم مارکر نے شاید اپنی مسرت کے پیش نظر مادام کے لہجے کی سرد مہری کو محسوس ہی نہ کیا تھا۔

"جم مارکر۔ میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد کو بے ہوشی کے عالم میں تمہارے حوالے کیا تھا۔ کہ تم باہر لے جاکر ان کو گولیوں سے اڑا دو۔ مگر تم ان سے آخر اس قدر خوفزدہ کیوں تھے کہ تم نے جزیرے پر ایئر فورس کے بمبار جہازوں سے کلسٹر بم وغیرہ فائر کرائے اوور" ـــــ مادام نے غصیلے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ کرسٹائن۔ اصل بات یہ ہوئی کہ میں انہیں جزیرے پر لے آیا اور پھر ان کے غوطہ خوری کے لباس اتار کر میں نے انہیں

بے ہوشی کے عالم میں درختوں سے بندھوا دیا۔ میرے ہیڈ کوارٹر کے دس مسلح افراد ان کی نگرانی کر رہے تھے۔ اس طرح بے ہوشی کے عالم میں ان پر گولیاں برسانے سے کوئی لطف نہ آتا تھا اس لئے میں انہیں تڑپا تڑپا کر مارنا چاہتا تھا۔ چونکہ تم نے بتایا تھا کہ یہ دو گھنٹوں تک ہوش میں نہیں آ سکتے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ میں جاکر کنگ آف آرک لینڈ سے ذاتی طور پر درخواست کروں کہ وہ یہاں جزیرے پر تشریف لائیں۔ تاکہ ان کے سامنے ان عفریتوں کا خاتمہ ہو سکے۔ اس طرح صدر اسرائیل کو بھی مطمئن کیا جا سکتا تھا۔ کیونکہ صدر اسرائیل ان لوگوں سے اس قدر خوفزدہ ہیں کہ انہیں کسی طرح ان کی موت کا یقین ہی نہیں آتا۔ چنانچہ میں اپنا ذاتی ہیلی کاپٹر لے کر شاہی ایریے میں گیا۔ مگر وہاں جاکر معلوم ہوا کہ کنگ آف آرک لینڈ ایک ضروری میٹنگ میں مصروف ہیں۔ میں میٹنگ کے اختتام کے لئے وہیں ان کا منتظر رہا لیکن پھر اطلاع ملی کہ میٹنگ کے دوران ہی ان کی طبیعت خراب ہو گئی ہے۔ اور وہ آرام کرنے چلے گئے ہیں۔ جس پر میں سمجھ گیا۔ کہ اب انہیں کہنا ہی فضول ہے۔ چنانچہ میں واپس جزیرے کی طرف چل پڑا۔ اچانک مجھے راستے میں خیال آیا کہ میں اپنے آدمی سے معلوم تو کر دوں کہ ان لوگوں کو ہوش آیا ہے یا نہیں۔ جب میں نے وہاں جزیرے پر موجود ہیلی کاپٹر میں نصب ٹرانسمیٹر پر اپنے آدمی ٹونی کو کال کیا تو میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب جواب میں ٹونی کی بجائے اس علی عمران نے بات کی۔

وہ نہ صرف ہوش میں آ گئے تھے بلکہ انہوں نے میرے دس مسلح افراد کو ہلاک کر کے وہاں موجود دو ہیلی کاپٹروں پر بھی قبضہ کر لیا تھا۔ حقیقت یہی ہے کہ سٹائن کہ علی عمران کی آواز سنتے ہی میں پاگل ہو گیا۔ میرا ذہن ہی ماؤف ہو گیا۔ اب جزیرے پر جانا فضول تھا کیونکہ میرے وہاں پہنچنے تک وہ لازماً ہیلی کاپٹروں کے ذریعے وہاں سے نکل جاتے۔ چنانچہ میں فوراً ایئر فورس کے راڈار سٹیشن پر پہنچا۔ اور پھر میں نے سب سے پہلے وہاں سے راڈار رپورٹ لی۔ جزیرے سے اگر ہیلی کاپٹروں نے پرواز کی ہے تو وہ کہاں جا کر اترے ہیں۔ لیکن وہاں مجھے حیرت انگیز رپورٹ ملی کہ جزیرے سے کسی ہیلی کاپٹر نے پرواز نہیں کی تو میں سمجھ گیا کہ ان لوگوں کا پلان یہ ہے کہ جزیرے سے ہی ہمارے ہیڈ کوارٹر یا خلاسٹر پروجیکٹ کا راستہ تلاش کر کے اُسے ختم کیا جائے۔ چنانچہ میں اپنا ہیلی کاپٹر لے کر فوراً وہاں پہنچا تو میں نے فضا سے ہی چیک کر لیا کہ دونوں ہیلی کاپٹروں کو بم مار کر تباہ کر دیا گیا ہے۔ اور وہاں ریت پر میرے دس افراد کی لاشیں بھی پڑی مجھے صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ وہاں پہلے سے موجود تین موٹر لانچوں کو میں واپس بھجوا چکا تھا۔ اس سے صاف ظاہر تھا کہ یہ لوگ جزیرے پر موجود جنگل میں چھپے ہوئے ہیں۔ اگر میں وہاں کمانڈوز اتارتا تب بھی ان کے مارے جانے کا خطرہ موجود تھا۔ کیونکہ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا کہ نہ صرف اس جزیرے پر بمباری کرائی جائے بلکہ وہاں موجود پورے جنگل کو ہی جلا کر راکھ کر دیا جائے۔

تاکہ ان کے بچ نکلنے کا ایک فیصد چانس بھی باقی نہ رہے۔ چنانچہ میں نے ایئر فورس کے مقامی کمانڈر سے کہہ کر وہاں کلسٹر بموں کی بارش کرا دی۔ اس طرح پورا جزیرہ نہ صرف تباہ ہو گیا بلکہ وہاں موجود جنگل بھی جل کر راکھ ہو گیا اور ساتھ ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی اوور"۔۔۔۔ جم مارکر نے انتہائی پرجوش لہجے میں پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" لیکن تمہیں یہ معلوم نہ تھا کہ اس جزیرے کے نیچے خلاسٹر پروجیکٹ موجود ہے اوور"۔۔۔۔ مادام نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ہاں معلوم کیسے نہیں۔ میں اس کے اندر سے ہی تو ان لوگوں کو وصول کر کے لایا تھا۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ ایسے اڈے انتہائی مضبوط انداز میں بنائے جاتے ہیں۔ اور پھر خاصی گہرائی میں بنائے جاتے ہیں۔ اس لئے جزیرے کی اوپر کی سطح اور سطح پر موجود درختوں کے جل جانے سے اڈے پر کوئی اثر نہیں ہو سکتا اوور"۔۔۔۔ جم مارکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم احمق ہو۔ جم مارکر۔ تمہیں یہ معلوم ہی نہیں کہ اس قدر خوفناک آگ اگر سطح پر جلتی رہے تو ظاہر ہے اس کی حدت بہرحال اندر موجود انتہائی نازک سائنسی مشینری کے لئے خطرناک بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ تم نے پوری دنیا کے یہودیوں کا سرمایہ اور ان کی عظمت۔ سب کچھ داؤ پر لگا دیا تھا اوور"۔۔۔۔ مادام نے کہا۔ اس نے جان بوجھ کر توانائی کا ذکر نہ کیا تھا۔ تاکہ جم مارکر

کو تھلاسٹر کی اصل نوعیت کا علم نہ ہو سکے۔

" اوہ اوہ سوری۔ اس کا تو واقعی مجھے خیال بھی نہ آیا تھا تو کیا کوئی اثر ہوا ہے اوور" ____ جم مارکر نے اس بار سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ہو رہا تھا۔ لیکن میں نے بروقت کارروائی کر کے سنبھال لیا ہے اوور" ____ مادام نے سارا کریڈٹ اپنے سر لیتے ہوئے کہا۔

" اوہ تھینک گاڈ۔ آئی ایم سوری کرسٹائن۔ بہرحال مجھے یہ سوچ کر بھی انتہائی مسرت ہو رہی ہے کہ میں نے دنیا کے خوفناک ترین سیکرٹ ایجنٹوں کو بہرحال زندہ جلا کر راکھ کر دیا ہے۔ اور یہ سب کچھ تمہارے تعاون کی وجہ سے ہوا ہے۔ میں صدر اسرائیل کو ابھی اس کی اطلاع دوں گا تو میں حقیقت ہے دل کھول کر تمہاری تعریف کروں گا اوور" ____ جم مارکر نے کہا۔

" شکریہ جم مارکر۔ مجھے تو دوہری مسرت محسوس ہو رہی ہے۔ کہ یہ گروپ بھی ختم ہو گیا ہے اور میری تم سے دوستی بھی ہو گئی ہے اوور" ____ مادام نے اپنی تعریف سن کر مسکراتے ہوئے کہا۔

" مسرت تو مجھے ہو رہی ہے۔ کیا ہم اس مسرت کا شایان شان جشن نہیں منا سکتے۔ اگر اجازت دو تو کسی بار میں کچھ پینے پلانے کی دعوت دوں اوور" ____ جم مارکر نے کہا۔

" اوہ۔ اس دعوت کا شکریہ۔ میں خود تم سے مل کر مسرت محسوس کروں گی۔ لیکن میں عام بار میں نہیں آسکتی۔ اس لئے کوئی سپیشل انتظام ہو سکے تو ٹھیک ہے اوور" ____ مادام نے فوراً دعوت قبول کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ آج کا دن تو شاید میری زندگی کا سب سے خوش قسمت ترین دن ہے۔ ایسا کرو کہ بوکلے سٹریٹ کی کوٹھی نمبر بارہ میں آجاؤ۔ وہاں تمہارے شایان شان انتظامات ہوں گے اوور" ____ جم مارکر نے کہا۔

" او۔کے۔ میں دو گھنٹے بعد وہاں پہنچوں گی۔ میرا انتظار کرنا اوور" مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں دروازے پر خود تمہارا منتظر رہوں گا کرسٹائن اوور" جم مارکر نے کہا۔

" شکریہ اوور اینڈ آل" ____ مادام نے ہنستے ہوئے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اور پھر مسکراتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

پروجیکٹ کے خطرے سے باہر ہونے کے بعد اب اُسے یہ سوچ کر مسرت ہو رہی تھی کہ چلو اس طرح اس پاکیشیا سیکرٹ سروس جیسے خوفناک گروپ سے تو جان چھوٹ گئی۔ ڈاکٹر رونلڈ تو ظاہر ہے اب مصروف ہی تھا اور کارل کو وہ پہلے ہی ختم کر چکی تھی۔ اس لئے اس نے جم مارکر جیسے خوبصورت جوان کی دعوت قبول کر لی تھی اور پھر وہ اپنے دفتر سے نکل کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔ تاکہ دعوت پر جانے کے لئے مناسب لباس اور میک اپ وغیرہ کر سکے۔

عمران اور اس کے ساتھی اس جلے ہوئے جزیرے پر ادھر ادھر گھومتے پھر رہے تھے۔ جزیرہ نہ صرف مکمل طور پر تباہ ہو چکا تھا بلکہ اس پر موجود درخت تو ایک طرف گھاس کا ایک تنکا تک باقی نہ رہا تھا۔ آگ نے پورے جزیرے کو جلا کر راکھ کر دیا تھا۔ جگہ جگہ گہرے کھڈ تھے۔ اور ابھی تک راکھ میں حدت تھی۔ حالانکہ وہ اس بمباری کے تقریباً پانچ گھنٹوں بعد اُسی طرح نیچی پرواز کرتے ہوئے جزیرے پر پہنچے تھے۔ عمران کو اس راستے کی تلاش تھی۔ اس کا آئیڈیا تھا کہ بم کی وجہ سے یقیناً وہ راستہ کھل گیا ہو گا۔ لیکن اس جگہ پر جا کر جب اس نے دیکھا کہ وہاں براہِ راست کوئی بم نہ پڑا تھا تو اس کے ہونٹ بے اختیار سکڑ گئے۔ اس کا مطلب تھا کہ اب یہاں رکنا فضول تھا۔

"باس۔ ہمیں دوبارہ اُسی راستے سے ٹرائی کرنی چاہیئے۔ لیکن اس کے لئے مناسب ہتھیار پہلے حاصل کر لئے جائیں"۔۔۔ ٹائیگر نے اچانک عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہیں ہے۔ ٹھیک ہے۔ آؤ ہاگن چلتے ہیں۔ وہاں بیٹھ کر اس کی باقاعدہ پلاننگ بھی کریں گے اور یہ بھی سوچیں گے کہ کس قسم کے ہتھیار ہمیں چاہئیں اور وہ کہاں سے مل سکتے ہیں"۔۔۔ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔ اور پھر وہ سب مڑ کر اُسی ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھنے لگا جو ساحل پر کھڑا تھا۔ لیکن وہاں جا کر انہیں معلوم ہوا کہ بلیک زیرو غائب ہے۔

"خرم کہاں گیا ہے"۔۔۔ عمران نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے ٹائیگر اور دوسرے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"وہاں بڑی دراڑ کے پاس تو میں نے اُسے ساتھ دیکھا تھا" صفدر نے کہا۔

"وہ دراڑ میں اترا تھا۔ اور ہم آگے بڑھ گئے تھے"۔۔۔ اس بار تنویر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ پھر وہ اُسی دراڑ میں ہی ہو گا آؤ"۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر واپس جنگل کی طرف بڑھنے لگا۔

"تم اُسے تلاش کر آؤ۔ ہم یہیں ٹھہریں گے"۔۔۔ جولیا نے کہا اور باقی ساتھیوں نے بھی اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ظاہر ہے

انہیں بلیک زیرو سے کوئی مانوسیت تو نہ تھی کہ وہ اس کے لئے دوبارہ اسی گرم راکھ میں قدم رکھتے۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ اگر انہیں یہ پتہ ہوتا کہ جسے وہ ایک غیر متعلق آدمی سمجھ کر نظر انداز کر رہے ہیں۔ وہ درحقیقت کون ہے تو پھر ان کا ردعمل کیا ہوتا۔ ٹائیگر عمران کے ساتھ جوزیہ سے کی طرف بڑھ گیا تھا۔

"یہ خرم درحقیقت ہے کون۔ عمران کیوں اسے ساتھ ساتھ چمٹائے ہوتے ہے" ـــــ اچانک تنویر نے صفدر۔ مخاطب ہو کر کہا۔

"سچ پوچھو تو مجھے شک ہوا تھا کہ کہیں یہ خرم صاحب ہی ایکسٹو نہ ہوں۔ لیکن پھر اس کی موجودگی میں ایکسٹو کی کال آجانے سے مسئلہ ختم ہو گیا۔ ورنہ میں نے تو اپنے طور پر ان امکانات کا جائزہ لینا شروع کر دیا تھا کہ اس خرم کو اگر ایکسٹو سمجھ لیا جائے تو اس کے حق میں کون کون سے پوائنٹ جاتے ہیں" ـــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کم از کم تم سے مجھے اس حماقت کی ہرگز توقع نہ تھی صفدر۔ یہ احمق سا آدمی جو عمران کے پیچھے خاموشی سے دم ہلاتا پھرتا ہے۔ کیسے ایکسٹو ہو سکتا ہے۔ اس کی تو نہ اپنی کوئی انفرادیت ہے اور نہ شخصیت" ـــــ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے ایک بات نوٹ کی ہے کہ عمران اور خرم دونوں کے قد و قامت اور جسم تقریباً ایک جیسے ہیں۔ خاصی مماثلت ہے" کیپٹن شکیل نے کہا تو سب اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب ـــــ کیا کہنا چاہتے ہو تم" ـــــ صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"کہنا یہ چاہتا ہوں کہ تمہاری طرح میرے ذہن میں بھی یہ شک ابھرا تھا کہ خرم ہی ایکسٹو ہے مگر پھر اس کال نے سارا مسئلہ گڑبڑ کر دیا" ـــــ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں اس جزیرے کی آب و ہوا ذہنی صحت کے لئے نقصان دہ ثابت ہو رہی ہے" ـــــ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب" ـــــ کیپٹن شکیل نے حیرت سے چونک کر جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم صفدر سے بھی دو قدم آگے بڑھ کر احمقانہ بات کر رہے ہو۔ کیا تمہارے خیال کے مطابق عمران ایکسٹو ہے جو تم نے ان کے قد و قامت کی مماثلت کی وجہ سے اس خرم کو بھی ایکسٹو سمجھنا شروع کر دیا تھا" ـــــ جولیا نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ بات نہیں مس جولیا جو آپ سمجھ رہی ہیں۔ اب تک جتنی بار بھی ہم نے ایکسٹو کو دیکھا ہے اس کا قد و قامت بالکل عمران جیسا ہے میں اس نظریے کے تحت بات کر رہا تھا" ـــــ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بہرحال یہ طے ہے کہ یہ احمق آدمی ایکسٹو کسی طرح نہیں ہو

سکتا۔ ایسا سوچنا بھی ایکسٹو کی توہین ہے"۔۔۔ جولیا نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ اور سب نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اُسی لمحے انہوں نے دور سے ٹائیگر کو دوڑ کر اپنی طرف آتے دیکھا تو وہ سب چونک پڑے۔

"آجائیے۔ خرم صاحب نے ایک راستہ ڈھونڈھ نکالا ہے"۔ ٹائیگر نے دور سے چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ کمال ہے۔ آؤ"۔۔۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور وہ سب جزیرے کے اندرونی طرف کو دوڑ پڑے۔ ٹائیگر بھی دور سے انہیں آواز دینے کے بعد واپس مڑ گیا تھا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ اس بڑی سی دراڑ کے قریب پہنچ گئے جو کیمپ والی جگہ سے کافی دور تھی۔ یہ دراڑ یقیناً اکٹھے دو بم ایک ہی جگہ گرنے کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی۔ عمران اور خرم دونوں اس دراڑ کے باہر کھڑے ہوئے تھے۔

"کیا ہوا۔ کوئی راستہ مل گیا ہے"۔۔۔ جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"خرم صاحب نے ایک راستہ ڈھونڈھا تو ہے۔ بشرطیکہ وہ راستہ ہی ثابت ہو"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب مجھے یقین ہے کہ وہ سرخ سطح اس فلاسٹرپیڈ جیکٹ کی دیوار ہی ہو سکتی ہے"۔۔۔ خرم نے تیز لہجے میں کہا۔

"اگر ایسا ہوتا تو پھر اُسے سخت ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن وہ تو کافی گہرائی تک نرم اور بھربھری ہے۔ بہر حال آؤ اب زیادہ تسلی سے

چیک کر لیتے ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر تیزی سے وہ دراڑ میں داخل ہو گیا۔ باقی ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی۔ دراڑ میں اس قدر گرمی تھی کہ وہ سب اس کے اندر داخل ہوتے ہی پسینہ پسینہ ہونے لگ گئے۔ دراڑ جنوب کی طرف نہ صرف دور تک چلی گئی تھی بلکہ وہ گہری بھی ہوتی جا رہی تھی عمران اور بلیک زیرو دونوں دراڑ کے پیچ و خم کو سہارا بناتے آگے بھی بڑھتے جا رہے تھے اور ساتھ ہی ساتھ گہرائی میں بھی اترتے جا رہے تھے۔ دراڑ آگے جا کر اس قدر تنگ ہو گئی کہ اب بمشکل ان میں سے ایک آدمی ہی اس میں آگے بڑھ سکتا تھا۔ چنانچہ اب عمران آگے تھا اس کے پیچھے بلیک زیرو اور باقی ساتھی اس طرح ایک ایک کر کے آگے بڑھ رہے تھے۔ ان کے لباس پسینے سے اس طرح تر ہو گئے تھے جیسے وہ لباس سمیت سمندر میں غوطے لگا آتے ہوں۔ چہرہ تو کیا سر کے بالوں سے بھی پسینہ بہنے لگا تھا۔ چہرے گرمی کی شدت سے سرخ پڑ گئے تھے۔ لیکن وہ خاموشی سے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ پھر دراڑ کا اختتام جزیرے کی بیرونی سطح سے تقریباً پچاس فٹ گہرائی میں جا کر ہوا۔ جہاں دراڑ جا کر ختم ہوئی تھی۔ وہاں زمین اوپر کی نسبت زیادہ سرخ تھی۔ عمران اکڑوں بیٹھ گیا۔ اور اس نے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتار کر اس کی نال اس زمین میں دھنسانی شروع کر دی۔ مٹی اس قدر نرم تھی کہ مشین گن کی نال تیزی سے اس میں دھنستی چلی گئی۔ لیکن تقریباً ڈیڑھ فٹ کے قریب تیزی سے دھنسنے کے بعد مٹی سخت ہو گئی۔ لیکن عمران نے قوت سے نال کو اور

نیچے دھنسانا شروع کر دیا۔ نال بدستور دھنستی رہی لیکن اب اس کی رفتار خاصی کم تھی۔ پھر ایک جگہ جا کر اس کا دھنسنا بالکل موقوف ہو گیا۔ عمران نے ایک جھٹکے سے مشین گن کی نال کو واپس کھینچا اور اُسے ایک سائیڈ پر کر کے مخصوص انداز میں جھٹکا تو اس کے اندر سے سرخ مٹی نکل نکل کر گرنے لگی۔ جب مشین گن کی نال خالی ہو گئی۔ تو عمران نے مشین گن کی نال کو دوبارہ سوراخ میں ڈال دیا۔ جب نال دوبارہ اُسی مقام پر پہنچ کر رک گئی۔ جہاں سے پہلے عمران نے اُسے واپس کھینچا تھا تو عمران بلیک زیرو سے مخاطب ہو گیا۔

"اب تم یہ مشین گن پکڑو۔ اور جب میں کہوں تو ٹریگر دبا دینا اور مسلسل دبائے رکھنا"۔۔۔ عمران نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا اور خود وہ پیچھے ہٹ کر اوندھے منہ زمین پر لیٹ گیا۔ اور اس نے اپنا کان اس نال سے ذرا سے فاصلے پر زمین پر رکھ دیا۔

"فائر کرو"۔۔۔ عمران نے اسی طرح لیٹے لیٹے کہا۔ اور بلیک زیرو نے ٹریگر دبا دیا۔ اس کے ہاتھ کو خاصا زوردار جھٹکے لگنے لگے۔ لیکن وہ دستے کو دونوں ہاتھوں سے مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھا۔

"رک جاؤ۔ واقعی نیچے سخت جگہ ہے۔ عام مٹی سے زیادہ سخت میں نے ایک گولی اس سخت جگہ ٹکرانے کی مخصوص آواز سن لی ہے"۔۔۔ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔

"دیکھا عمران صاحب۔ میں نہ کہتا تھا کہ یہاں نیچے اسی پروجیکٹ کی دیوار ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ دیوار اب ٹوٹے گی کیسے"۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تنویر۔ تمہارے کوٹ کی خفیہ جیب میں دو۔ ٹی۔ ٹی بم تھے۔ وہ نکال دو"۔۔۔ عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ واقعی۔ مجھے تو ان کا خیال بھی نہ رہا تھا۔ ورنہ تو میں اس راہداری میں انہیں ضرور فائر کرتا"۔۔۔ تنویر نے چونک کر کہا۔ اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے دو زرد رنگ کے چھوٹے چھوٹے کیپسول نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیئے۔ اور عمران نے دونوں کیپسول یکے بعد دیگرے اس سوراخ میں ڈال دیئے۔

"کیا ان بموں سے یہ دیوار ٹوٹ جائے گی۔ میرا تو خیال ہے ایسا ممکن ہی نہیں۔ ایسے پروجیکٹس کی چار دیواریاں تو اس انداز تیار کی جاتی ہیں کہ ان پر ایٹم بم بھی اثر انداز نہیں ہو سکتے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"لیبارٹری کی بیرونی دیواریں اس طرح بنائی جاتی ہیں کہ واقعی ٹی۔ ٹی بم اُسے نہیں توڑ سکتے۔ اس لئے تو میں نے وہاں راہداری میں انہیں استعمال نہیں کیا تھا۔ حالانکہ مجھے معلوم تھا کہ یہ تنویر کے پاس ہیں۔ وہاں واقعی یہ ضائع ہو جاتے۔ لیکن یہاں ایک پوائنٹ ہمارے حق میں جاتا ہے۔ جس دیوار کو ہم توڑنا چاہتے ہیں۔ یہ کھلی دیوار نہیں ہے بلکہ اس کے اوپر تقریباً پچاس ساٹھ فٹ

موٹائی کی جزیرے کی سخت ترین مٹی موجود ہے۔ جو اس کی حفاظت کرتی ہے۔ اس لئے عام انسانی نفسیات کے مطابق اس دیوار کو بم پروف انداز میں بنانے کی بجائے اس انداز میں بنایا گیا ہوگا کہ یہ اس کی مٹی کے وزن کو برداشت کر سکے۔ دوسرے لفظوں میں وزن کو طاقت کی نسبت زیادہ ترجیح دی گئی ہوگی۔ اب یہ بات تو بنانے والوں کے تصور میں بھی نہ آسکتی تھی کہ جم مار کر جزیرے پر خوف ناک کلسٹر بم فائر کرے گا۔ جس سے یہ دراڑ پیدا ہوگی۔ اور پھر ایسا وزن برداشت کرنے کی صلاحیت رکھنے والی دیواروں پر میں عام طور پر ایسا مصالحہ استعمال کیا جاتا ہے جو مسلسل اور شدید گرمی کی حدت کی وجہ سے قدرے ملکا پڑ جاتا ہے۔ یہاں جس قدر گرمی موجود ہے۔ اسی بنا پر ہی میرا اندازہ ہے کہ دو ٹی ٹی بم مل کر اس دیوار کو توڑنے میں کامیاب ہو جائیں گے" ــــ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور عمران کی بتائی ہوئی اس تفصیل پر تمام ممبرز کے چہروں پر امید کی جھلکیاں نمودار ہو گئیں۔

" تم سب خاصے پیچھے ہٹ جاؤ۔ جانے کیا نتیجہ نکلے میں اس میں فائر کرتا ہوں" ــــ عمران نے مشین گن کی نال کا رخ اس سوراخ کے دہانے کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ تم بھی ہمارے ساتھ آؤ۔ ٹائیگر آسانی سے یہ فائر کرے گا" ــــ جولیا نے تیز لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ارے نہیں۔ یہ بے چارہ تو مہمان اداکار ہے۔ چار پیسے رول

کم لینے کے جرم میں ساتھ ساتھ گھسٹتا پھر رہا ہے۔ مہمان اداکار سے اتنا سخت کام نہیں لیا جاسکتا" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں فائر کرتا ہوں۔ آپ پیچھے ہٹ جائیں" ــــ ٹائیگر نے فوراً اپنی خدمات پیش کرتے ہوئے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ یہ بحث طول پکڑتی عمران نے ٹریگر دبا دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔ دوسرے لمحے ان کے قدموں تلے کافی گہرائی میں ایک خوف ناک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی ان سب کو یوں محسوس ہوا جیسے زمین اچانک ان کے قدموں تلے سے نکل گئی ہو۔ وہ بے اختیار چیختے ہوئے مٹی کے ساتھ ہی نیچے گہرائی میں گرتے چلے گئے۔ لیکن جلد ہی ان کے جسم کسی سخت سطح سے ٹکرائے اور انہوں نے اچھل کر سیدھے ہونے کی کوشش کی لیکن ان کے جسموں پر جیسے مٹی کے دھارے سے مسلسل گر رہے تھے۔ اس لئے وہ پوری طرح کامیاب نہ ہو پا رہے تھے۔ اور انہیں اپنا دم گھٹتا ہوا سا محسوس ہوا۔ لیکن مسلسل کوشش کی وجہ سے وہ اوپر سے کثیر مقدار میں مسلسل گرنے والی مٹی میں مکمل طور پر دفن ہو جانے سے بچ گئے۔ تھوڑی دیر بعد مٹی گرنا بند ہو گئی اور پھر وہ سب ہاتھ پیر مارتے آخر کار کھڑے ہو جانے میں کامیاب ہو گئے۔ ان کا پورا جسم مٹی سے اٹ چکا تھا۔ ان سب نے پورے زور سے پہلے پھونکیں مار کر منہ میں بھر جانے والی مٹی کو باہر نکالا۔ اور پھر گہرے سانس لینے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ان

کے حواس بحال ہو گئے۔ اور سر جھٹک کر انہوں نے بقیہ مٹی جھاڑ دی۔ اب انہیں اوپر بلندی پر دراڑ کے نچلے سے حصے سے آسمان نظر آنے لگ گیا تھا۔ اور پھر یہ محسوس کر کے کہ وہ ایک بڑے سے کمرے میں کھڑے ہیں۔ جس کی ایک سائیڈ پر لکڑی کی ٹوٹی ہوئی بڑی بڑی پیٹیاں پڑی ہوئی تھیں۔ ایسی پیٹیاں کہ جن میں مشینری پیک کر کے لائی جاتی ہے۔ تو وہ سمجھ گئے کہ عمران کا آئیڈیا درست ثابت ہوا ہے۔ واقعی دو ٹی۔ ٹی بموں نے اس جگہ کو جو کمرے کی چھت تھی توڑ دیا ہے اور اب وہ پروجیکٹ کے اندر موجود ہیں۔ اچھی طرح مٹی جھاڑنے کے بعد وہ سب اس دروازے کی طرف بڑھنے لگے جو کمرے کے ایک کونے میں نظر آ رہا تھا۔ دروازہ بند تھا۔ عمران نے آہستہ سے اُسے کھولا اور پھر سر باہر نکال کر جھانکا تو دور تک ایک طویل بند راہداری دکھائی دی جو خالی پڑی ہوئی تھی۔ عمران نے مڑ کر ساتھیوں کو باہر آنے کا اشارہ کیا اور خود پہلے باہر آ گیا۔ اس کی تیز نظریں راہداری کی دیواروں اور چھت کا جائزہ لے رہی تھیں۔ کیونکہ مادام بلیک کے کہنے کے مطابق فلاسٹر پروجیکٹ پوری طرح کمپیوٹر کنٹرولڈ تھا۔ اور وہاں کوئی انسان موجود نہ تھا۔ اس لئے عمران کو خطرہ تھا کہ انہیں کمپیوٹر سے چیک کر لیا گیا۔ تو نجانے اچانک ان پر کیا وار کر دیا جائے۔ لیکن راہداری بالکل سادہ سی تھی۔ حتیٰ کہ اس پر ویسا سرخ پینٹ بھی نہ تھا جیسا کہ پہلے وہ مچھلیوں والی طرف سے جا کر دیکھ چکے تھے۔ وہ تیزی

سے آگے بڑھتے گئے۔ لیکن پھر عمران ایک دروازے کے سامنے پہنچ کر رک گیا۔ دروازے کی ساخت بتا رہی تھی کہ وہ لفٹ کا دروازہ ہے اور اس دروازے کی لمبائی چوڑائی اور اونچائی بتا رہی تھی کہ لفٹ بے حد بڑی اور وسیع ہے۔ اس نے ایک سائیڈ پر لگے ہوئے ایک بٹن کو پریس کیا تو دروازہ ہلکی سی سرر کی آواز سے درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں غائب ہو گیا اور اندر واقعی ایک بڑا سا کمرہ تھا اور اس کمرے کی ساخت سے تو صاف ظاہر تھا کہ یہ لفٹ ہے۔ عمران اندر داخل ہوا تو اس کے پیچھے باقی ساتھی بھی اندر آ گئے۔ اندر ایک سائیڈ پر دو بٹن موجود تھے۔ جن میں سے ایک سرخ رنگ کا اور دوسرا سبز رنگ کا تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ سرخ رنگ کا بٹن اس لفٹ کا دروازہ بند کرنے کے لئے ہے۔ کیونکہ باہر موجود بٹن کا رنگ بھی سرخ ہی تھا جسے پریس کر کے اس نے لفٹ کا دروازہ کھولا تھا۔ اس نے سرخ بٹن پریس کیا تو واقعی دروازہ دوبارہ بند ہو گیا۔ پھر سبز بٹن دبتے ہی لفٹ تیزی سے نیچے اترنے لگ گئی۔ اب عمران سمجھ گیا تھا کہ یہ مخصوص لفٹ بھاری مشینری کو اوپر سے نیچے لے جانے کے لئے تیار کی گئی تھی۔ لفٹ کچھ دیر بعد رک گئی اور عمران کے دوبارہ سرخ بٹن پریس کرتے ہی اس کا دروازہ کھل گیا۔ عمران نے باہر جھانکا تو یہ پہلے جیسی ہی ایک راہداری تھی جو ویران پڑی ہوئی تھی۔ عمران باہر آ گیا۔ یہاں راہداری کے ایک طرف دروازوں کی قطاریں سی موجود تھیں۔

ایک دروازے کی دہلیز پر روشنی کی مدھم سی لکیر باہر راہداری میں آتی دکھائی دے رہی تھی۔ عمران اس دروازے کے سامنے جا کر رک گیا۔ اندر سے موسیقی کی مدھم مدھم آواز سنائی دے رہی تھی۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور پھر دروازے پر ذرا سا دباؤ ڈالا تو دروازہ بے آواز کھلتا چلا گیا۔ یہ کمرہ خاصا بڑا تھا۔ اور کسی خواب گاہ کے انداز میں سجا ہوا تھا لیکن سجاوٹ کا انداز بتا رہا تھا کہ خواب گاہ نسوانی ہے۔ کمرہ نسوانیت کی مخصوص بو سے پُر تھا۔ ایک طرف باتھ کا دروازہ تھا جس کے اندر پانی گرنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ اس کمرے کی ایک ٹیبل پر ایک جدید ٹیپ ریکارڈر موجود تھا۔ جس میں سے موسیقی کی مدھم آواز نکل رہی تھی۔ عمران نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر باقی ساتھیوں کو اندر آنے کا اشارہ کیا اور سب کے آنے کے بعد عمران نے دروازہ آہستہ سے بند کر کے اس کی انتہائی احتیاط سے چٹخنی چڑھا دی۔ اب باتھ روم سے پانی گرنے کی آواز آنی بند ہو گئی تھی۔ باقی ساتھی بھی خاموشی سے کمرے اور اس باتھ روم کے دروازے کی طرف دیکھ رہے تھے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اور خوب صورت عورت جس نے تولیے کا بنا ہوا باتھنگ گاؤن پہنا ہوا تھا۔ چہرے کو تولیے سے پونچھتی ہوئی باہر آ گئی۔ باہر نکلتے وقت چونکہ اس کے چہرے پر تولیہ آ گیا تھا۔ اس لئے وہ انہیں نہ دیکھ سکی تھی لیکن جیسے ہی اس نے تولیہ ہٹایا اور اس کی نظریں سامنے کھڑے

ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں پر پڑی۔ اس کی آنکھیں اس قدر تیزی سے پھیلیں کہ اس رفتار پر شاید بجلی بھی شرمسار ہو جائے۔ چیخ مارنے کے لئے اس کا منہ کھلا مگر دوسرے لمحے وہ لہرا کر نیچے قالین پر گری اور بے ہوش ہو گئی۔

"بے چاری بھوتوں کو دیکھ کر اس قدر خوف زدہ ہو گئی ہے کہ چیخ بھی نہیں سکی۔ بہرحال اب یہ بات تو طے ہو گئی کہ ہم فلاسٹر پروجیکٹ میں نہیں بلکہ مادام بلیک کے ہیڈ کوارٹر میں ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"بھوتوں — کیا مطلب" — جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ذرا اندر جا کر آئینے میں اپنی شکل تو دیکھو۔ اصلی بھوت بھی ہمیں دیکھ کر اس طرح بے ہوش ہو جائے گا" — عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر اس عورت کو اٹھایا اور ایک طرف رکھی ہوئی آرام کرسی پر ڈال دیا۔

"ٹائیگر کوئی رسی تلاش کر کے اسے کرسی سے اچھی طرح باندھ دو" — عمران نے کہا اور ٹائیگر بیڈ کے عقب میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"جب تک اسے ہوش آئے۔ تم باری باری نہا تو لو — یہاں اور لباس تو نہیں ملیں گے لیکن کم از کم مٹی تو صاف ہو جائے گی۔ ایسا نہ ہو کہ کہیں راستے میں قد آدم آئینہ ہو اور ہم خود اپنی شکلیں دیکھ کر بے ہوش ہو جائیں۔ جاؤ جولیا تم لیکن یہ

کام ذرا جلدی ہونا چاہئے"۔۔۔ عمران نے کہا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی باتھ روم میں داخل ہوگئی۔ ٹائیگر الماری سے نائلون کی رسی کا ایک گچھا برآمد کرنے میں کامیاب ہوگیا تھا۔ اور پھر اس نے اس عورت کو کرسی سے باندھنا شروع کر دیا باقی ساتھی خاموشی سے قالین پر بیٹھ گئے۔ کیونکہ وہاں کرسی صرف وہی ایک تھی جس پر عمران نے اس عورت کو بٹھایا تھا۔ اور عورتوں والے اس بیڈ پر وہ بیٹھنے کے لئے تیار نہ تھے۔ اس لئے قالین پر ہی بیٹھ گئے۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ"۔۔۔ عمران نے ٹائیگر سے کہا۔ اور ٹائیگر نے پوری قوت سے عورت کے گال پر تھپڑ جڑ دیا۔ دوسرے تھپڑ پر عورت چیخ مار کر ہوش میں آگئی اور پھر ہوش میں آتے ہی اس کے حلق سے پے در پے چیخیں نکلنے لگیں لیکن عمران اطمینان سے کھڑا رہا۔

"کک۔۔۔ کک۔۔۔ کون ہو تم"۔۔۔ دو بار چیخیں مارنے کے بعد عورت نے خود ہی تھک کر چیخیں مارنی بند کر دیں اور سوال جڑ دیا۔

"فکر نہ کرو۔ ہم انسان ہیں۔ بس ذرا عارضی طور پر بھوت بننا پڑا ہے۔ پہلے تم اپنا نام بتا دو تاکہ تعارف میں آسانی ہو جائے"۔۔۔ عمران نے انتہائی نرم لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مم۔۔۔ مم۔۔۔ میرا نام ماریا ہے"۔۔۔ عورت نے

گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"گڈ۔ اچھا نام ہے۔ مادام بلیک کی سیکرٹری ہو ناں" عمران نے اُسی طرح مسکراتے ہوئے اس انداز میں کہا جیسے وہ اُسے پہلے جانتا ہو۔

"ہاں۔ مگر تم کون ہو۔ تم مجھے کیسے جانتے ہو کہ میں سیکرٹری ہوں"۔۔۔ ماریا کے لہجے میں اس بار خوف کے ساتھ ساتھ حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"تمہارے چہرے اور انگلیوں کی ساخت بتا رہی ہے کہ تم پیشہ ورٹائپ کی سیکرٹری ہو۔ اگر مادام کی بجائے کسی صاحب کی ہوتیں تو شاید اب تک خود ہی مادام بن چکی ہوتیں۔ بہرحال مس ماریا اگر تمہارے اندر مزید زندہ رہنے کی خواہش موجود ہو تو پھر ذرا تفصیل سے اس ہیڈکوارٹر کے بارے میں ہمیں خود ہی بتا دو کہ یہاں کتنے افراد ہیں۔ اس کا نقشہ کیا ہے۔ یہاں کس کس قسم کے حفاظتی انتظامات موجود ہیں اور مادام بلیک اس وقت کہاں ہے"۔۔۔ عمران نے نرم لہجے میں بات کرتے کرتے یک لخت لہجے کو سرد بناتے ہوئے کہا

"میں کچھ نہیں جانتی۔ میں نے حلف لے رکھا ہے۔ کہ میں اس بارے میں موت تو قبول کر لوں گی لیکن کسی کو کچھ نہ بتاؤں گی"۔۔۔ ماریا کا لہجہ بھی یک لخت سرد ہوگیا اور اُس کا خوف زدہ چہرہ پتھر اسا گیا۔

"او۔کے۔ میں تمہارا حلف نہیں تڑوانا چاہتا"۔۔۔ عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ماریا کا سُتا ہوا چہرہ عمران کی بات سن کر قدرے نرم پڑ گیا۔ مگر دوسرے لمحے عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور ماریا کی کنپٹی پر اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہُک پڑا۔ اور ماریا صرف ایک چیخ ہی مار سکی پھر اس کی گردن ڈھلک گئی۔ وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔ عمران نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ سے اس کے جبڑے بھینچے اور دوسرے ہاتھ کی دو انگلیاں اس نے اس کے منہ میں ڈال کر اس کے دانتوں کو ٹٹولنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کی انگلیاں باہر آئیں تو اس کی انگلیوں پر ایک چھوٹا سا بٹن موجود تھا۔ عمران نے بٹن کو ماریا کے لباس سے صاف کیا۔ اور پھر اُسے غور سے دیکھنے لگا۔

" اوہ۔ اگر ماریا اسے توڑ دیتی تو نہ صرف خود مر جاتی بلکہ شاید یہ پورا کمرہ ہی اڑ جاتا۔ انتہائی طاقتور بم موجود ہے اس کے اندر" عمران نے کہا اور پھر اس نے اپنی انگلی کے ناخن سے اس کے ایک کونے کو آہستہ سے نوچنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد بٹن میں سے نارنجی رنگ کا ایک شعلہ سا نکلا اور عمران نے اُسے ایک طرف اس طرح اچھال دیا جیسے اس نے انگلیوں میں آگ کا دھکتا ہوا انگارہ غلطی سے پکڑ رکھا تھا۔ بٹن نیچے گرتے ہی اس طرح بکھر گیا جیسے راکھ بن چکا ہو۔

" میں اس کی بات سن کر ہی سمجھ گیا تھا کہ اس کے دانت میں لازماً زہر یلا کیپسول ہوگا۔ لیکن یہ تو اس سے بھی زیادہ خطرناک

چیز تھی۔ بہرحال اب یہ آف ہو گئی ہے" ــــ عمران نے انگلیوں کو دوسرے ہاتھ سے مسلتے ہوئے کہا۔

" عمران۔ تم ہٹ جاؤ۔ میں اس سے ابھی سب کچھ اگلوا لیتا ہوں۔ یہ کام تم میرے سپرد کر دیا کرو" ــــ تنویر نے کہا۔

" نہیں تنویر۔ یہ لڑکی تشدد سے تسخیر نہیں ہو گی۔ تم نے اس کی ٹھوڑی کی ساخت نہیں دیکھی۔ یہ انتہائی ضدی طبیعت کی مالک ہے۔ اور پھر ہمارے پاس اتنا وقت بھی نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے ہم پھٹنے والے آتش فشاں کے دہانے پر کھڑے ہوں۔ اس لئے ٹائیگر اس کے لئے ترکیب نمبر دو استعمال کرے گا" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اُسی لمحے جولیا باتھ روم سے باہر آ گئی۔ وہ اب کافی فریش نظر آ رہی تھی۔ ٹائیگر سر ملاتا ہوا باتھ روم میں داخل ہو گیا۔

" کیا ہوا۔ کچھ معلومات ملیں" ــــ جولیا نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور عمران نے اُسے اب تک ہونے والی کارروائی بتا دی۔

" اوہ۔ کیسے نہیں بتائے گی یہ۔ میں پوچھتی ہوں اس سے۔ اس جیسی حرافہ عورتوں سے نمٹنا میں خوب جانتی ہوں" ــــ جولیا نے دانت پیسنے کے سے انداز میں کہا۔

" تم کیا کرو گی" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" میں اس کی ایک ایک بوٹی علیحدہ کر دوں گی" ــــ جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

" پھر تو ہمیں یہاں آگ بھی جلانی پڑے گی اور سیخیں بھی تلاش کرنی پڑیں گی" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آگ — سیخیں — کیا مطلب" —— جولیا نے حیران ہو کر کہا۔ اُسے عمران کی اس بات کا کوئی سر پیر سمجھ نہ آیا تھا۔

"جب بوٹیاں کرو گی تو ظاہر ہے تکے بنانے پڑیں گے اور تکے بنانے کے لئے سیخیں اور پھر انہیں بھوننے کے لئے آگ بھی تو ضروری ہوتی ہے۔ خالی حسن کی آگ پر تو تکے نہیں بھونے جا سکتے" —— عمران نے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ میں دیکھتی ہوں یہ کیسے نہیں بتاتی" —— جولیا نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے پوری قوت سے بے ہوش ماریا کے چہرے پر لگاتار تھپڑ برسانے شروع کر دیئے۔ عمران خاموش کھڑا رہا۔ چند لمحوں بعد ماریا ہوش میں آ گئی۔ اور اس کے منہ سے چیخیں نکلنے لگیں۔

"سب کچھ بتا دو۔ ورنہ" —— جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے اس کی گردن پر ہاتھ رکھ کر شہ رگ پر اپنا انگوٹھا رکھ کر زور سے دبایا۔

"نہیں نہیں۔ میں کچھ نہیں بتا سکتی۔ میں نے حلف لیا ہوا ہے۔ مجھے مار دو۔ مگر میں کچھ نہیں بتا سکتی" —— ماریا نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر تکلیف کے ساتھ ساتھ سختی کے آثار ابھر آئے تھے۔

"کیسے نہیں بتاؤ گی۔ میں تمہارا خون پی جاؤں گی" —— جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے واقعی پاگلوں کے سے انداز میں ماریا کو تھپڑ اور مکے مارنے شروع کر دیئے لیکن

ماریا کے منہ سے مسلسل نہیں نہیں کی گردان ہی نکل رہی تھی۔ ٹائیگر اس دوران باتھ روم سے باہر آ گیا تھا۔ عمران نے اس کی طرف دیکھا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہٹ جاؤ جولیا۔ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ یہ بین الاقوامی دنگل دیکھتے رہیں" —— عمران نے جولیا کو بازو سے پکڑ کر پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا۔

"تم ہٹ جاؤ۔ کیسے نہیں بتاتی یہ حرافہ" —— جولیا نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے آگ کی طرح تپا ہوا تھا۔

"ٹائیگر" —— عمران نے جولیا کو اُسی طرح بازو سے پکڑے پکڑے ٹائیگر سے کہا۔ اور ٹائیگر خاموشی سے آگے بڑھا۔ اس کا ایک ہاتھ کوٹ کی جیب میں تھا۔ سب ساتھی حیرت سے ٹائیگر کو دیکھ رہے تھے کہ آخر ٹائیگر کے پاس ایسا کون سا جادو تھا کہ عمران اُسے اس انداز میں آگے بڑھا رہا تھا۔ خاص طور پر تنویر کے چہرے پر شدید ناگواری کے آثار ابھر آئے تھے۔ کہ عمران نے تنویر کے کہنے کے باوجود اس کی بجائے ٹائیگر کو پوچھ گچھ کے لئے کہہ دیا تھا۔ ٹائیگر نے بڑے اطمینان سے جیب میں موجود ہاتھ باہر نکالا اور دوسرے لمحے نہ صرف ماریا بلکہ جولیا کے حلق سے بھی ہلکی سی چیخ نکل گئی۔ جب کہ باقی سب ساتھیوں کے چہروں پر بے اختیار مسکراہٹ رینگ گئی۔ ٹائیگر کے ہاتھ میں ایک دھاگہ تھا جس کے ساتھ گٹر کا ایک مکروہ شکل کا کیڑا بندھا ہوا لٹک رہا تھا۔ اس کی شکل اس قدر مکروہ تھی کہ واقعی اُسے دیکھ کر بے اختیار

جسم میں پھریریاں سی آنے لگتی تھیں۔

"ہٹاؤ۔ اسے ہٹاؤ" ــــ ماریا نے بے اختیار آنکھیں بند کرتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"اسے حسین عورتوں کے جسم پر رینگنے میں بے حد لطف آتا ہے۔ مس ماریا۔ ٹائیگر اسے تمہاری گردن کی عقب پر رکھ دے گا وہاں سے یہ تمہاری پشت پر رینگے گا۔ اور اس طرح سارے جسم کا چکر کاٹ کر تمہارے گریبان سے نمودار ہوگا یہ سیر کا ایک چکر ہوگا وہاں سے گردن پر رینگتا ہوا پھر گردن کی پشت پر اور دوسرا چکر شروع یہ ذرا فطری طور پر سیاح واقع ہوا ہے" ــــ عمران کی زبان چل پڑی۔

"نہیں نہیں" ــــ ماریا کا بندھا ہوا جسم بری طرح پھریریاں کھانے لگا اس کے چہرے پر بے پناہ خوف امڈ آیا تھا۔

"اسے گردن پر رکھ دو ٹائیگر۔ تاکہ بے چارہ اپنی سیاحت کا شوق پورا کرے" ــــ عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سیاحت کا آغاز اگر پیشانی سے کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے باس" ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے دھاگے میں بندھے کلبلاتے ہوئے مکروہ کیڑے کو ماریا کی پیشانی کی طرف بڑھایا۔

"رک جاؤ۔ خدا کے لئے رک جاؤ۔ میں سب کچھ بتا دوں گی۔ بھاڑ میں گیا حلف۔ میں بتا دوں گی۔ ہٹاؤ اسے۔ میرے سامنے سے ہٹاؤ" ماریا نے یک لخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"یہ لو۔ ہٹ گیا" ــــ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہاتھ کو اپنی پشت کی طرف کر لیا۔

"ادھر سے ہٹاؤ۔ دوسری طرف کر دو اسے" ــــ پیچھے کھڑی جولیا نے منہ دوسری طرف کئے ہونے کے باوجود چیخ کر کہا۔ اُسے شاید اس احساس سے ہی خوف آنے لگا تھا کہ کیڑا اس کے جسم کے قریب موجود ہے اور ٹائیگر مسکراتے ہوئے ذرا سا مڑ گیا۔

"مس ماریا۔ میرے پاس وقت نہیں ہے کہ تمہارے نخرے سہتا رہوں۔ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سب کچھ بتا دو ورنہ اس بار کیڑے کو تمہارے جسم پر رینگنے سے دنیا کی کوئی طاقت نہ روک سکے گی۔ اور تم آسانی سے اس بات کو محسوس کر سکتی ہو کہ تم کیسے عذاب میں پڑ جاؤ گی" ــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں حلف نہیں توڑ سکتی۔ میں مر تو سکتی ہوں" ــــ ماریا نے یک لخت انتہائی سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے اپنے جبڑے چلانے شروع کر دیئے جیسے دانت پیس رہی ہو۔

"نہیں مس ماریا۔ تم اتنی آسان موت نہیں مر سکتیں وہ بم میں نے پہلے ہی تمہارے دانت کے خلا سے نکال کر ضائع کر دیا ہے" عمران نے کہا تو ماریا بے اختیار چونک پڑی۔

"ٹائیگر۔ چھوڑ دو اس کے چہرے پر کیڑا" ــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور ٹائیگر نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر اس مکروہ اور لجلجے سے کیڑے کو ماریا کی پیشانی پر رکھ دیا۔ ماریا کے حلق سے ایسی چیخیں نکلنے لگیں جیسے کیڑے کے رینگنے سے اس کے جسم سے روح نکل رہی ہو۔

"ہٹاؤ ہٹاؤ۔ بتاتی ہوں۔ ہٹاؤ" ــــ ماریا نے اس بار ہذیانی انداز میں کہا اور ٹائیگر نے عمران کے اشارے پر ہاتھ ہٹا کر دوبارہ اپنی پشت پر کر دیا۔ ماریا کا پورا جسم پسینے میں بھیگ گیا تھا۔

"مادام بلیک ہیڈ کوارٹر میں موجود نہیں ہیں وہ جم مارکر کی دعوت پر دارالحکومت گئی ہیں۔ کل واپس آئیں گی......" ــ ماریا نے چیخ کر کہا اور پھر رک گئی۔

"رکو مت۔ ورنہ" ــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ اور ٹائیگر نے پشت کی طرف کیے ہوئے ہاتھ کو ذرا سی حرکت دی۔

"نہیں نہیں۔ بتا رہی ہوں" ــــ ماریا نے ٹائیگر کے ہاتھ کی حرکت دیکھتے ہی چیخ کر کہا اور پھر جیسے ٹیپ ریکارڈر آن ہو جائے اس طرح اس نے تیز تیز لہجے میں ہیڈ کوارٹر میں موجود افراد اس کی ساخت اس کے حفاظتی انتظامات اور اس کے باہر نکلنے والے راستوں کے متعلق پوری تفصیل بتا دی۔ عمران نے کئی سوال کر کے اس سے مکمل معلومات حاصل کر لیں۔ اب اسے معلوم ہو گیا تھا کہ ہیڈ کوارٹر دو حصوں میں تقسیم ہے۔ ایک حصے میں مادام بلیک کا ہیڈ کوارٹر۔ ڈاکٹر رونلڈ کا مشین روم ہے جہاں ماریا اور دوسرے سائنسدان رہتے ہیں جب کہ دوسرا حصہ جو جنگل کی طرف تھا۔ وہاں پچاس کے قریب مسلح افراد تھے۔ وہاں ایسے کمرے بھی تھے۔ جن میں انتہائی عجیب و غریب آلات نصب تھے اور ماریا نے عمران کے ایک سوال کے جواب میں یہ بھی بتا دیا کہ مادام اس حصے میں وہیل چیئر پر

بیٹھ کر جاتی ہے۔ اس وہیل چیئر میں اس نے انتہائی انوکھے سسٹم فٹ کرائے ہوئے ہیں۔ اس طرح اس حصے کے رہنے والے افراد مادام بلیک کو کوئی معذور عورت سمجھتے ہیں۔

"اوکے شکریہ" ــــ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا۔ اس سے پہلے کہ ماریا کچھ کہتی۔ عمران نے ٹریگر دبا دیا اور گولی ماریا کے کچھ کہنے کے لئے کھلتے ہوئے منہ کے اندر لگی اور ماریا کی گردن کی پشت سے باہر نکل گئی۔ ماریا چیخ بھی نہ سکی تھی۔ ٹائیگر نے کیڑے کو قالین پر ڈال کر اسے بوٹ سے کچل دیا تھا۔

"اس بندھی ہوئی عورت کو مارنے کی کیا ضرورت تھی" ــــ جولیا نے قدرے خشمگیں لہجے میں کہا۔

"میرے پاس وقت نہیں ہے۔ کہ اس کی فکر کرتا رہتا" ــــ عمران نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ پھر وہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا کی نسبت اس نے تقریباً چوتھائی وقت لگایا اور باتھ روم سے باہر آ گیا۔ اس نے صفدر کو اشارہ کیا اور خود بیڈ کے عقب میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اس دوران کمرے کی مکمل تلاشی لینا چاہتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ الماری کے نچلے خانے سے ایک فائل برآمد کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ فائل دیکھتے ہی اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ کیونکہ فائل پر الف۔ بی کے حروف موٹے مارکر سے لکھے گئے تھے۔ اس نے فائل کھولی۔ اور پھر اس کے مطالعے میں اس طرح منہمک ہو گیا جیسے کوئی انتہائی

دلچسپ کتاب پڑھ رہا ہو۔ فائل میں نقشے بھی موجود تھے۔ جب تک سب ساتھی غسل سے فارغ ہوتے۔ عمران نے فائل کا اچھی طرح مطالعہ کر لیا تھا۔

" گڈ۔ خاصی کام کی فائل ہے۔ اس میں فلاسٹر پروجیکٹ کے علاوہ ہیڈ کوارٹر کا نقشہ بھی موجود تھا۔ اور فائل کے کاغذ بتا رہے ہیں کہ مخصوص کیمرے سے اصل فائلوں کے فوٹو اتارے گئے ہیں"۔ عمران نے فائل بند کرتے ہوئے کہا۔

" لیکن اس سیکرٹری کو ایسی فائل رکھنے کی کیا ضرورت تھی"۔ جولیا نے کہا۔

" میرا آئیڈیا ہے کہ یہ لڑکی کسی سپر پاور کی ایجنٹ ہے۔ ورنہ عام سی سیکرٹری اس طرح دانت کے خلا میں اس قدر خوفناک بم چھپائے نہیں پھر سکتی۔ اور اس کے علاوہ اس نے جس انداز میں تشدد کے سامنے تسخیر ہونے سے انکار کر دیا تھا۔ اس سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ باقاعدہ تربیت یافتہ تھی"۔ عمران نے کہا اور اٹھ کر سائیڈ پر بنی ہوئی دراز کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں کی کوشش کے بعد وہ اس میں سے ایک چھوٹی سی ڈائری برآمد کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ پھر جیسے ہی اس نے اسے کھولا اس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ اٹھی۔

" یہ ڈائری سپیشل کوڈ میں ہے۔ اور یہ کوڈ روسیاہی ایجنٹ عام استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے میرا خیال درست ثابت ہوا ہے یہ ماریا روسیاہی ایجنٹ تھی"۔ عمران نے ڈائری جولیا

کی طرف پھینکتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" لیکن آپ تو کہہ رہے تھے کہ یہ اپنی شکل اور انگلیوں کی بناوٹ سے پیشہ ور سیکرٹری لگتی ہے۔ پھر یہ ایجنٹ کیسے بن گئی"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں نے سیکرٹ ایجنٹ تو نہیں کہا صرف ایجنٹ کہا ہے۔ اور ضروری نہیں کہ سارے کام سیکرٹ ایجنٹ ہی کرتے رہیں۔ پیشہ ور سیکرٹری آسانی سے کامیاب ہو سکتے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر نے سر ہلا دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ یہ فائل اس نے روسیاہ بھیجنے کے لئے تیار کی ہو گی"۔ جولیا نے ڈائری کھول کر دیکھتے ہوئے کہا۔

" ظاہر ہے۔ بہرحال روسیاہ کے کام آتی سو آتی ہمارے کام آ گئی یہ فائل"۔ عمران نے فائل اور ڈائری ایک طرف اچھالتے ہوئے کہا۔ اور اٹھ کھڑا ہوا۔ سب ساتھی چونکہ نہا کر فریش ہو چکے تھے۔ اس لئے اب وہ باقی مشن کی تکمیل کے لئے پوری طرح پرجوش تھے۔

اس کمرے سے نکل کر عمران اس طرح آگے بڑھتا گیا جیسے وہ یہیں کا رہنے والا ہو۔ مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد آخر کار وہ ایک راہداری میں پہنچا جو آگے جا کر ختم ہو جاتی تھی۔ آخر میں ایک دروازہ تھا۔ جس پر مشین روم کا چھوٹا سا بورڈ لگا ہوا تھا۔ دروازہ بند تھا۔

" یہاں مادام بلیک کا شوہر ڈاکٹر رونلڈ اپنے سائنس دان

ساتھیوں کے ساتھ فلاسٹر پروجیکٹ کو مکمل کرنے میں مصروف ہے" عمران نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ اور پھر تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔

" کوئی حفاظتی انتظامات تو سرے سے موجود نہیں ہیں۔ حالانکہ ہونے چاہئیں تھے" ___ صفدر نے کہا۔

" مادام بلیک کے تصور میں بھی نہیں آسکتا کہ اس طرح یہاں کوئی داخل ہو سکتا ہے۔ یہاں داخلے کے لئے جزیرے کی طرف سے ایک ہی راستہ تھا جسے اس نے بلاک کر دیا ہے دوسرا راستہ ہیڈ کوارٹر کے سپیشل حصے کی طرف سے جاتا ہے۔ اور وہاں اس قدر سخت انتظامات کئے گئے ہیں کہ کوئی اس راستے سے زندہ یہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔ یہ راستہ جس سے ہم آئے ہیں یہ تو سمجھو ہم نے جبراً پیدا کر لیا ہے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس دوران وہ اس بند دروازے تک پہنچ گئے۔

" ہوشیار۔ ہم نے فوری طور پر سب پر قابو پانا ہے" ___ عمران نے آہستہ سے کہا۔ اور سب ساتھیوں نے مشین گنیں ہاتھوں میں پکڑ لیں۔ عمران نے آگے ہو کر دروازے کے درمیان موجود جھری سے آنکھ لگا دی۔

" ہرا۔ الفرڈ ہم جیت گئے۔ فلاسٹر مکمل ہو گیا۔ ہرا۔ دنیا کا سب سے خوفناک ہتھیار" ___ اچانک اندر سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور عمران کے بے اختیار ہونٹ

بھنچ گئے۔

" ویسے ڈاکٹر اتنی جلدی اس کی تکمیل کا تو اندازہ ہی نہ تھا" ___ ایک دوسری آواز سنائی دی۔

" بس میرا ایک آئیڈیا کامیاب ہو گیا ورنہ ابھی کم از کم دو ہفتے مزید لازماً لگ جاتے" ___ وہی پہلی آواز سنائی دی اور عمران نے یک لخت دروازے پر زور سے لات ماری اور اچھل کر اندر داخل ہو گیا۔

" خبردار ہاتھ اٹھا دو۔ ورنہ" ___ عمران نے چیختے ہوئے کہا۔ اور کمرے میں کھڑے آٹھ افراد اس طرح آنکھیں پھاڑے عمران اور اس کے اندر آکر پوزیشنیں لیتے ہوئے ساتھیوں کو دیکھنے لگے جیسے انہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہ آرہا ہو۔ اور عمران اور اس کے ساتھیوں نے انتہائی برق رفتاری سے ان کے جسموں کے ساتھ مشین گنیں لگا دیں۔

" کک ___ کک ___ کون ہو تم" ___ ادھیڑ عمر آدمی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" تمہارا نام ڈاکٹر رونلڈ ہے" ___ عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

" ہاں۔ مگر تم کون ہو اور یہاں کیسے آگئے ہو" ___ ڈاکٹر رونلڈ نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اس ڈاکٹر کے علاوہ باقی کو ختم کر دو" ___ عمران نے یک لخت سرد لہجے میں کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی سنبھلتا ہال کمرہ تیز فائرنگ اور سات سائنسدانوں کی کربناک چیخوں سے گونج اٹھا وہ ساتوں کے ساتوں فرش پر پڑے بری طرح تڑپ رہے تھے۔

" تت ___ تت ___ تم نے سب کو مار دیا۔ تت۔ تت۔ تم

نے "۔۔۔ ڈاکٹر رونلڈ کے منہ سے خوف کے مارے پورا فقرہ ہی نہ نکل رہا تھا اس کا چہرہ ہلدی کی طرح زرد پڑ گیا تھا۔

" میرے ایک اشارے پر تمہارا ابھی یہی حشر ہو سکتا ہے۔ سمجھے۔ لیکن تم بین الاقوامی شہرت کے سائنسدان ہو۔ اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تمہارا حشر بھی ان جیسا ہو۔ خاموشی سے بیٹھ جاؤ کرسی پر"۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

اور ڈاکٹر رونلڈ ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر اس طرح بیٹھ گیا جیسے اگر اُسے ایک لمحے کی بھی دیر ہو گئی تو اس کی روح اس کے جسم سے پرواز کر جائے گی۔ اس کے چہرے پر بے پناہ خوف کے تاثرات جیسے منجمد ہو کر رہ گئے تھے۔

" اس کا خیال رکھنا۔ ذرا بھی غلط حرکت کرے تو گولیوں سے بھون ڈالنا "۔۔۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور خود وہ قدم بڑھاتا ایک بڑی سی مشین کی طرف بڑھتا گیا۔ چونکہ فائل میں وہ فلاسٹر پروجیکٹ کے بارے میں کافی کچھ پڑھ چکا تھا۔ اس لئے اُسے اس کے بنیادی فارمولے اور اس سے متعلقہ مشین کا علم ہو گیا تھا۔ مشین پر سینکڑوں بلب جل بجھ رہے تھے۔ اور ڈائلوں میں سوئیاں حرکت میں تھیں۔ عمران کچھ دیر تک اس مشین کو غور سے دیکھتا رہا پھر ایک طویل سانس لے کر واپس ڈاکٹر رونلڈ کی طرف مڑ آیا۔

" سنو ڈاکٹر رونلڈ۔ میں تمہارے اس پروجیکٹ کا دشمن نہیں ہوں۔ میں صرف یہاں اس لئے آیا ہوں کہ اس کا بنیادی

فارمولا تم سے حاصل کر کے لے جاؤں۔ تاکہ ہم اپنے ملک میں اسے محدود پیمانے پر تیار کر سکیں۔ تمہارے ساتھی سائنسدانوں کو میں نے اس لئے شوٹ کر دیا ہے کہ یہ لوگ میرے مشن میں رکاوٹ بن سکتے ہیں اب تم بولو تم کیا چاہتے ہو۔ فارمولا دیتے ہو یا پھر۔۔۔۔۔۔ "۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" میرے پاس فارمولا نہیں ہے۔ میں نے اصل فارمولا پروجیکٹ کے ماسٹر کمپیوٹر میں فیڈ کرایا تھا تاکہ وہ اس فارمولے کے مطابق وہاں کام کرتا رہے۔ اب میں سمجھ گیا کہ تم پاکیشیا کے سیکرٹ ایجنٹ ہو۔ مگر کرسٹائن نے تو بتایا تھا کہ تم جزیرے پر جل کر راکھ ہو چکے ہو۔ پھر تم یہاں تک کیسے پہنچ گئے۔ کرسٹائن نے تمہیں روکا نہیں "۔۔۔ اس بار ڈاکٹر رونلڈ نے مکمل طور پر سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تمہاری بیوی تو ہماری موت کا جشن منانے کے لئے یہاں کے سیکرٹ سروس چیف جم مارکر کے پاس رات گزارنے گئی ہوئی ہے۔ تم اس کی کیا بات کرتے ہو"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" نہیں نہیں۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ کرسٹائن ایسی عورت نہیں ہے۔ وہ میری بیوی ہے۔ میں اُسے زیادہ اچھی طرح جانتا ہوں" ڈاکٹر رونلڈ کے چہرے پر یک لخت شدید غصے کے آثار نمایاں ہو گئے۔

" اس کی وفاداری بھی میں تم پر ثابت کر دوں گا۔ لیکن یہ بعد کی بات

ہے۔ بولو۔ فارمولا دیتے ہو ــــــ یا میں تمہیں عالم بالا کی طرف بھیج کر خود ہی تلاشی کروں " ــــــ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

" یقین کرو۔ میں درست کہہ رہا ہوں۔ فارمولا فلاسٹر پروجیکٹ کے سپر کمپیوٹر میں فیڈ ہے " ــــــ ڈاکٹر رونلڈ نے کہا۔

" چلو اس بات کی تصدیق کرادو۔ میں واپس چلا جاؤں گا " ــــــ عمران نے کہا۔

" میں ابھی کرا دیتا ہوں تصدیق " ــــــ ڈاکٹر رونلڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کر اس مشین کی طرف بڑھ گیا۔ جسے عمران غور سے دیکھتا رہا تھا۔

پھر اس نے مشین کے بٹن دبانے شروع کر دیئے۔

" ہیلو ہیلو۔ ڈاکٹر رونلڈ کالنگ سپیشل نمبر ون۔ کوڈ۔ ڈبل ون۔ ڈبل ون زیرو اوور " ــــــ ڈاکٹر رونلڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس۔ ماسٹر کمپیوٹر اٹنڈنگ یو سپیشل نمبر ون اوور " ــــــ مشین کی ایک سائیڈ پر لگی ہوئی جالی سے ایک مشینی مگر کھڑکھڑاتی ہوئی سی آواز سنائی دی اور عمران کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔

" ماسٹر کمپیوٹر۔ بتاؤ فلاسٹر پروجیکٹ کا بنیادی فارمولا کس کے پاس ہے اوور " ــــــ ڈاکٹر رونلڈ نے کہا۔

" بنیادی فارمولا میرے پاس ہے اوور " ــــــ وہی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

" اب سن لیا تم نے۔ ماسٹر کمپیوٹر تو جھوٹ نہیں بول سکتا " ــــــ ڈاکٹر رونلڈ نے پیچھے کھڑے عمران کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ اب مجھے یقین آ گیا ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں بھی رپورٹ اپنی حکومت کو دے دوں گا۔ تم نے واقعی اپنی زندگی بچالی ہے لیکن یہ سپر کمپیوٹر تو ڈبل اے ایکس الیون سپیشل ٹائپ کا ہے۔ اس میں تو سائنسی فارمولا فیڈ ہی نہیں ہو سکتا۔ کیا تم نے اس میں تبدیلیاں کی ہیں " ــــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر رونلڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

" پاکیشیا جیسے پس ماندہ ملک کو جدید ایجادات کے بارے میں کیسے علم ہو سکتا ہے۔ ڈبل اے ایکس ٹائپ کمپیوٹر سے تو ترقی یافتہ ممالک کے بچے کھیلتے ہیں۔ تم ابھی سائنس میں ہم سے صدیوں پیچھے ہو۔ تم تصور بھی نہیں کر سکتے کہ یہ کون سی ٹائپ کا کمپیوٹر ہے " ڈاکٹر رونلڈ نے بڑے تحقیر آمیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ۔ زیادہ سے زیادہ ٹرپل ڈی فائیو تھری ٹائپ ہو گا۔ یہی جدید ترین کمپیوٹر ہے " ــــــ عمران نے کہا۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ کچھ کچھ تم سائنس بھی جانتے ہو۔ ویسے ایسا کمپیوٹر بھی اب پرانے زمانے کی بات ہو کر رہ گیا ہے۔ یہ اس سے لاکھوں گنا زیادہ ترقی یافتہ سپر کمپیوٹر زیڈ الیون ایف۔ او ٹائپ ہے۔ لیکن تم تو اس ٹائپ کو سمجھ ہی نہیں سکتے " ڈاکٹر رونلڈ نے کہا۔

" کمال ہے۔ اس قدر طاقتور کمپیوٹر کیسے بن سکتا ہے اس قدر پاور تو میگنٹ الٹرا فائیو چپس برداشت ہی نہیں کر سکتے " عمران نے حیرت سے آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا۔

"میگنٹ الٹرا فائیو چپس۔ تم لوگ واقعی ابھی صدیوں پیچھے ہو۔ اس کمپیوٹر میں ایٹ زیرو ایٹ کراس چپس نصب ہیں۔ سمجھ سکتے ہو ان کی پاور"۔۔۔ ڈاکٹر رونلڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھی طرح ڈاکٹر رونلڈ۔ لیکن تمہاری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ ایٹ زیرو ایٹ چپس بھی اب میوزیم میں رکھے جاتے ہیں۔ اب تو نوٹی دن نوری ٹی چپس مارکیٹ میں عام مل رہے ہیں بہرحال شکریہ۔ اب میں خود ہی باقی آپریشن کر لوں گا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کا ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی ڈاکٹر رونلڈ بری طرح چیختا ہوا نیچے گرا اور پھر اسے صرف چند لمحے ہی تڑپنے کی مہلت مل سکی۔

"ہوں۔ احمق مجھے بنا رہا ہے۔ کہ ایٹ زیرو ایٹ بڑے جدید چپس ہیں"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور مڑ کر دوبارہ اس مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اب وہ اس سپر کمپیوٹر کی مکمل تھیوری سمجھ چکا تھا۔ اس نے تیزی سے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔

"ہیلو ہیلو۔ ڈاکٹر رونلڈ کالنگ سپیشل نمبر ون کوڈ ڈبل ون۔ ڈبل ون زیرو اوور"۔۔۔ عمران نے اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس سپر کمپیوٹر میں صرف کوڈ چیک ہوتے ہیں آواز کی چیکنگ نہیں ہوتی۔

"یس ماسٹر کمپیوٹر اٹنڈنگ یو۔ سپیشل نمبر ون اوور"۔۔۔ سائیڈ پر لگی ہوئی جالی سے کھڑکھڑاتی ہوئی مشینی آواز سنائی دی۔

اور عمران کے لبوں پر کامیابی کی مسکراہٹ رینگنے لگی۔ اس نے اپنے اصل لہجے میں بات کر کے حتمی تجربہ کیا تھا۔ کہ اس کا اندازہ سپر کمپیوٹر کے بارے میں درست ہے یا نہیں۔ اور کمپیوٹر کے جواب دینے پر اس کی بات کی تصدیق ہو گئی تھی۔

"فلاسٹر پروجیکٹ کے بنیادی فارمولے کا سپیشل کوڈ بتاؤ اوور" عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"سپیشل کوڈ۔ ون۔ ون زیرو۔ ون۔ ون زیرو ون اوور"۔۔۔ ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"اگر فلاسٹر پروجیکٹ کو تھری تھری زیرو پر فائر کیا جائے تو کیا رزلٹ نکلے گا۔ جواب دو اوور"۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"تھری تھری زیرو پر فائر کرنے سے فلاسٹر مکمل طور پر بلاسٹ ہو جائے گا اوور"۔۔۔ ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا۔

"اور اگر اسے نیگٹو فور ون فور تھری پر فائر کیا جائے تو کیا رزلٹ نکلے گا اوور"۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"اس کا مین فیوز آف ہو جائے گا اوور"۔۔۔ ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ سپیشل نمبر ون کا فائنل آرڈر سنو۔ فلاسٹر پروجیکٹ کو نیگٹو فور ون فور تھری پر فائر کرو اور رپورٹ دو اوور"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"فائنل آرڈر کا کوڈ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"فائنل آرڈر کا کوڈ۔ الیون الیون اوور"۔۔۔ عمران نے مسکراتے

ہوئے جواب دیا۔ کیونکہ ایک بار کمپیوٹر کی مین ٹاپ کے کوڈ سسٹم کا پتہ لگ جانے کے بعد اب باقی سب کچھ صرف حساب و کتاب پر مبنی تھا۔

"یس کوڈ او۔ کے اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

اور اس کے ساتھ ہی خاموشی طاری ہو گئی۔ عمران کے سب ساتھی خاموش کھڑے یہ حیرت انگیز جناتی زبان سن رہے تھے۔ ظاہر ہے ان کی سمجھ میں کچھ بھی نہ آ رہا تھا۔ اس لئے ان کے لئے یہ جناتی زبان ہی تھی۔

"ہیلو۔ فائنل آرڈر کی تعمیل کر دی گئی ہے اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا۔

"سپیشل فائنل آرڈر سنو۔ کوڈ تھرٹین تھرٹین تھری اوور"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"سپیشل فائنل آرڈر کوڈ او۔ کے آرڈر دو اوور"۔۔۔ ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

"پروجیکٹ کی تمام مشینری نیگٹو زیرو پر آف کر کے اپنے مین چیس کو ایٹ تھری پر فائر کر دو اوور"۔۔۔ عمران نے اس بار انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"یس اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی خاموشی طاری ہو گئی۔ عمران کی نظریں اس دیو ہیکل مشین پر جمی ہوئی تھیں۔ پھر اچانک اس پر جلتے ہوئے بے شمار چھوٹے بڑے مختلف رنگوں کے بلب جھماکوں سے بجھنے لگ گئے۔ اور

عمران کے لبوں پر زہریلی مسکراہٹ رینگنے لگی۔ یہودیوں کا انتہائی خفیہ اور انتہائی خوفناک منصوبہ خود بخود تباہ ہوتا جا رہا تھا جس پر نجانے کس قدر کثیر دولت خرچ آئی ہو گی۔ آہستہ آہستہ مشین کے سارے بلب بجھ گئے۔ ڈائلوں پر حرکت کرتی ہوئی سوئیاں ساکت ہو گئیں۔ صرف درمیانی حصے میں مسلسل جلتا ہوا ایک بڑا سا بلب ابھی تک روشن تھا۔ اور عمران کی نظریں اس بلب پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کے نیچے ایک بڑا سا ڈائل تھا۔ جس میں سرخ رنگ کی سوئی بائیں طرف انتہائی حد سے پر رکی ہوئی تھی۔ پھر اچانک بلب ایک جھماکے سے بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی سوئی تیزی سے انتہائی دائیں طرف جا کر او۔ کے حد سے پر رک گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی مشین سے نکلنے والی ہلکی ہلکی زوں زوں کی آوازیں بھی ختم ہو گئیں۔

"لو بھئی۔ فلاسٹر پروجیکٹ تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا"۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کس طرح۔ کیا تم جادو جانتے ہو"۔۔۔ جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"سائنس واقعی اب جادو بن چکی ہے۔ اگر میں چاہتا تو اس فلاسٹر پروجیکٹ کو بلاسٹ بھی کر سکتا تھا۔ لیکن اس میں اس قدر توانائی کا ذخیرہ موجود تھا کہ نہ صرف پروجیکٹ یہ جزیرہ بلکہ شاید اس ہیڈ کوارٹر سمیت آرک لینڈ کا دارالحکومت تک بھی صفحہ ہستی سے مٹ جاتے۔ اور لاکھوں بے گناہ افراد کی موت

تو ایک طرف۔ میں ابھی خود کنوارہ نہیں مرنا چاہتا۔ اس لئے میں نے اسے آف کر دیا۔ کمپیوٹر کی میموری واش کر دی۔ وہاں موجود تمام مشینیں بھی آف کر دی گئیں۔ اب یہ سپر کمپیوٹر اور باقی تمام مشینری صرف لوہے کے ڈھانچے بن کر کھڑے ہوں گے۔ ڈاکٹر رونلڈ مر چکا ہے۔ اور سپر کمپیوٹر کی میموری واش ہو چکی ہے اس لئے اب دوبارہ فلاسٹر یہ کام نہیں ہو سکتا۔ اسے کہتے ہیں کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی بچ جائے" ——— عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور سب حیرت سے عمران کو اس طرح دیکھنے لگے جیسے اسے زندگی میں پہلی بار دیکھ رہے ہوں۔ عمران واقعی ہر بار انہیں حیران کر دیتا تھا۔

" تم خود کس ٹائپ کے کمپیوٹر ہو۔ یہ تو بتاؤ" ——— اس بار جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

" واہ۔ سب کے سامنے کیسے بتا دوں۔ تنویر نے ایک لمحہ میں مجھے آف کر کے خود کمپیوٹر ین بن جانا ہے۔ کیوں تنویر" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کمرے میں عمران کے ساتھیوں کے قہقہے گونج اٹھے۔

" میں بتا دیتا ہوں۔ تم شیطان کمپیوٹر ہو۔ تمہیں خاص طور پر شیطان نے تیار کیا ہے" ——— اس بار تنویر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اچھا۔ پھر تو جولیا کو مجھ سے پوچھنے کی بجائے براہِ راست تم سے پوچھنا چاہیے" ——— عمران نے کہا اور اس بار کمرہ پہلے سے

زیادہ بلند قہقہوں سے گونج اٹھا اور تنویر کھسیانی سی ہنسی ہنس کر رہ گیا۔

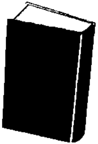

جم مارکر اور مادام ملیک بڑے رومانٹک انداز میں ایک دوسرے کو دیکھنے کے ساتھ ساتھ درمیانی میز پر رکھی ہوئی شراب پینے میں مصروف تھے۔ جم مارکر کا چہرہ تو شراب کی حدت سے آگ سے بھی زیادہ سرخ ہو رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی۔

" تم پہلے کہاں غائب رہی ہو کرسٹائن۔ مجھے تو افسوس ہو رہا ہے کہ میں تم جیسی خوب صورت اور پُرشباب خاتون سے کیوں اتنا عرصہ دور رہا" ——— جم مارکر نے بڑے جذباتی سے لہجے میں کہا اور مادام ملیک بے اختیار مترنم آواز میں ہنس پڑی۔

" تم بھی کسی سے کم نہیں ہو۔ جم مارکر۔ اور اب میں نے

فیصلہ کر لیا ہے کہ جب میں پوری دنیا کی حاکم بن جاؤں گی تو میں تم سے شادی کر دوں گی۔ تم سے۔ اور پھر تمہارے لئے دنیا کا سب سے بڑا اعزاز ہو گا کہ تم ملکہ عالم کے شوہر ہو گے وہ ملکہ عالم جس کے قدموں تلے دنیا کے کروڑوں اربوں افراد حقیر کیڑوں کی طرح بے بسی کی زندگی گزار رہے ہوں گے ۔۔۔ مادام بلیک نے لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ شراب کی زیادتی نے اُسے بھی پوری طرح اپنے سحر میں جکڑ رکھا تھا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک پاس رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور گھنٹی کی آواز سنتے ہی وہ دونوں بے اختیا چونک پڑے۔

" میری یہاں موجودگی کا تو کسی کو علم نہیں ہے پھر یہ کال کس کی ہے "۔۔۔ جم مارکر نے آنکھیں پھاڑنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

" میری کال ہو گی۔ میں نے اپنے ہیڈ کوارٹر کو آتے وقت یہاں کا پتہ دے دیا تھا۔ تاکہ کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں وہ مجھے یہاں کال کر سکیں "۔۔۔ مادام نے جھومتے ہوئے انداز میں کہا اور ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔۔۔ مادام بلیک "۔۔۔ مادام بلیک کا لہجہ شراب کے خمار میں پوری طرح ڈوبا ہوا تھا۔

" مادام۔ میں الیگزینڈر بول رہا ہوں ہیڈ کوارٹر سے۔ یہاں قیامت ٹوٹ چکی ہے۔ آپ کی سیکرٹری ماریا۔ ڈاکٹر رونلڈ۔

ان کے ساتھی سائنسدان سب کو مشین گنوں کی گولیوں سے ہلاک کر دیا گیا ہے۔ مشین روم میں نصب تمام مشنری گولیاں مار کر تباہ کر دی گئی ہے "۔۔۔ دوسری طرف سے الیگزینڈر نے متوحش سے لہجے میں کہا تو مادام بلیک کے ذہن پر چڑھا ہوا نشے کا خمار یک لخت کافور ہو گیا۔ اس کی آنکھیں خوف اور حیرت سے پھیلتی گئیں۔

" کیا ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو۔ احمق۔ نانسنس۔ ڈیم فول۔ تم گھاس کھا گئے ہو۔ یو شٹ اپ سن آف بچ "۔۔۔ مادام کے منہ سے خود بخود مغلظات نکلنے لگ گئیں۔ اس کے منہ کے دونوں کناروں سے کف سا نکلنے لگا اور چہرہ اس حد تک بگڑ کر مسخ ہو گیا کہ جیسے وہ عورت کی بجائے کسی ویرانے کی بوڑھی چڑیل ہو۔

" میں درست کہہ رہا ہوں مادام۔ ڈاکٹر رونلڈ نے مجھے ایک کام کرنے کا حکم دیا تھا۔ میں نے اس کام کی تکمیل کی اطلاع دینے کے لئے جب مشین روم میں الیف۔ ایکس کے ذریعے بات کرنی چاہی تو وہاں سے کوئی جواب نہ ملا۔ میں بے حد حیران ہوا چنانچہ میں نے ماریا کو فون کیا مگر اس کی طرف سے بھی فون اٹنڈ نہ کیا گیا تو مجبوراً مجھے دن دن آن کرنی پڑی۔ اور دن دن نے مشین روم کا جو منظر دکھایا ہے وہ میں نے آپ کو بتا دیا ہے۔ اس کے بعد میں نے دن دن کی رینج مزید وسیع کی تو ماریا کی لاش نظر آئی۔ وہ کرسی پر بندھی ہوئی بیٹھی ہے۔ اسے گولی مار دی گئی

ہے" ـــــ الیگزینڈر نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"مگر ـــ مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ وہاں کون پہنچ سکتا ہے۔ کس راستے سے پہنچ سکتا ہے۔ اوہ اوہ۔ تم نے جزیرے کو چیک کیا ہے" ـــ مادام نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔ جب کہ مادام کی گفتگو اور اس کی حالت دیکھ کر جم مارکر کا نشہ بھی ہرن ہو گیا تھا۔ مگر جزیرے کی بات سن کر وہ بھی چونک پڑا تھا۔

"میں نے چیک کیا ہے مادام۔ جزیرے والا راستہ بدستور بلاسٹڈ ہے۔ نہ ہی اسے کھولا گیا ہے اور نہ ہی اسے کھولنے کی کوشش کی گئی ہے" ـــ الیگزینڈر نے جواب دیا۔

"سنو۔ فوراً اسپیشل ہیلی کاپٹر یہاں بھیجو۔ میں فوراً ہیڈ کوارٹر پہنچنا چاہتی ہوں۔ ایک لمحہ ضائع مت کرو" ـــ مادام نے چیختے ہوئے کہا۔

"میں نے پہلے ہی بھجوا دیا ہے مادام۔ وہ آپ تک پہنچنے ہی والا ہوگا" ـــ دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام نے ایک دھماکے سے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ اور تیزی سے دروازے کی طرف دوڑ پڑی۔

"کیا ہوا ہے کرسٹائن۔ کیا ہوا ہے۔ مجھے بھی بتاؤ کیا ہوا ہے" جم مارکر نے اس کے پیچھے لپکتے ہوئے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر میں ضرور کوئی سازش ہوئی ہے۔ ڈاکٹر رونلڈ اور اس کے ساتھی سائنسدانوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اب فلاٹ

پروجیکٹ کیسے مکمل ہوگا۔ اب میں کیسے دنیا پر حکومت کروں گی۔ کاش میں یہاں تمہارے پاس نہ آتی۔ اوہ اوہ۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ جب سب راستے بلاکڈ ہیں تو پھر آخر یہ سب کیسے ہو گیا" مادام نے کوٹھی کے بڑے لان کی طرف دوڑتے ہوئے جواب دیا۔ اس کا لہجہ قطعی طور پر ہذیانی تھا۔ جم مارکر اس کے ساتھ ساتھ دوڑ رہا تھا۔ چونکہ وہ کوٹھی میں بالکل اکیلے تھے۔ اس لئے راستے میں انہیں کوئی ملازم نہ ملا تھا۔ ہیلی کاپٹر ابھی تک نہ پہنچا تھا اس لئے وہ دونوں لان میں رک گئے۔ مادام کے انداز میں شدید بے چینی اور اضطراب نمایاں تھا۔

"یہ کس کا کام ہو سکتا ہے" ـــ جم مارکر نے کہا۔

"میں نے پہلے تو یہی سمجھا کہ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والے ہی ہو سکتے ہیں۔ لیکن الیگزینڈر بتا رہا ہے کہ راستہ ویسے ہی بلاکڈ ہے" ـــ مادام نے کہا۔

"اوہ۔ وہ تو جل کر راکھ ہو گئے ہیں۔ وہ کیسے وہاں آ سکتے ہیں۔ یہ تمہارے ہیڈ کوارٹر کے اندر موجود کسی غدار کا کام ہے" ـــ جم مارکر نے کہا۔

"میں اس کی بوٹیاں اڑا دوں گی۔ میں اسے کتے کی موت ماروں گی" ـــ مادام نے کہا۔ اور اسی لمحے ایک چھوٹا سا ہیلی کاپٹر تیزی سے کوٹھی کے اوپر پہنچ کر نیچے اتر آیا۔

"میں تمہارے ساتھ چلوں" ـــ جم مارکر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ پہلے بھی تمہارے ساتھ رہنے کی وجہ سے مجھے زندگی کا سب سے بڑا نقصان اٹھانا پڑا ہے" ـــــ مادام نے انتہائی غصیلے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے دوڑتی ہوئی ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئی۔ دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر دوبارہ فضا میں بلند ہوا اور پھر تیزی سے مڑ کر جدھر سے آیا تھا۔ ادھر ہی واپس چلا گیا۔

"یہ کس کا کام ہو سکتا ہے۔ فلاسٹر پروجیکٹ تو واقعی اب مکمل نہ ہو سکے گا۔ لیکن مادام کا اپنا آدمی ہی غداری کر جائے تو سیکرٹ سروس کیا کر سکتی ہے" ـــــ جم مارکر نے واپس مڑتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ اور اس کا سارا موڈ غارت ہو چکا تھا۔ وہ واپس اسی کمرے میں آیا اور اس نے الماری سے شراب کی ایک نئی بوتل نکال کر اس کا ڈھکن کھولا اور ابھی منہ سے لگانے ہی لگا تھا کہ اچانک اسے ایک خیال آیا تو اس نے بوتل میز پر رکھی۔ اور کرسی پر بیٹھ کر اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اسے خیال آیا تھا کہ وہ اپنے ہیڈ کوارٹر تو بات کرے ہو سکتا ہے وہاں بھی کوئی ایمرجنسی مسئلہ درپیش ہو۔ کیونکہ اب مادام کے ساتھ جشن منانے کا سکوپ تو بہر حال ختم ہی ہو گیا تھا۔

"یس" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ہیڈ کوارٹر انچارج رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

"جم مارکر سپیکنگ۔ کوئی مسئلہ تو نہیں ہے رابرٹ" ـــــ

جم مارکر نے کہا۔

"اوہ باس۔ آپ اپنا نمبر نہیں دے گئے تھے۔ ایک عجیب سی خبر ملی ہے۔ وہ بڑا ہیلی کاپٹر نمبر ایکس دن جسے یہ سمجھا گیا تھا کہ جزیرے پر دوسرے ہیلی کاپٹر اور سپیشل یونٹ کے دس افراد کے تباہ ہو چکا ہے۔ اس جزیرے سے اڈکر ماگن دارالحکومت کی طرف آتے ہوئے چیک کیا گیا ہے۔ ایف ٹونٹی نے اسے چیک کیا ہے۔ وہ اتفاق سے اس وقت ساحل پر موجود تھا۔ اس ہیلی کاپٹر سے ایک عورت اور سات مرد باہر آئے۔ اور ٹیکسیوں میں بیٹھ کر چلے گئے" ـــــ رابرٹ نے تیز تیز لہجے میں کہا اور جم مارکر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا دماغ بھک سے اڑ گیا ہو۔

"کیا ـــــ کیا کہہ رہے ہو۔ ایک عورت اور سات مرد اور ایکس دن ہیلی کاپٹر میں جزیرے سے اڈکر ماگن آئے ہیں۔ کیا تمہارا یا اس تمہارے ایف ٹونٹی کا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا کہیں وہ منشیات کا تو عادی نہیں ہو گیا" ـــــ جم مارکر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"باس۔ اس کی رپورٹ سن کر مجھے بھی یہ لگا تھا کہ وہ پاگل ہو گیا ہے۔ میں نے فوری طور پر فارٹی دن کو کہا کہ وہ چیک کر کے رپورٹ دے اور اس نے بھی رپورٹ دی ہے کہ ہیلی کاپٹر واقعی ساحل پر موجود ہے اور اسے دوسرے لوگوں نے بھی بتایا ہے کہ ہیلی کاپٹر اسی طرف سے آیا ہے جدھر وہ جزیرہ ہے۔

اوراس میں سے ایک عورت اورسات مرد اترے ہیں " —— رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ اوہ۔ ایک عورت اورسات مرد یہی تعداد تو پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کی تھی۔ مگر وہ تو جزیرے پر ہی جل کر راکھ ہو چکے تھے۔ اور تباہ شدہ ہیلی کاپٹر کا ملبہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا پھر یہ ہیلی کاپٹر کہاں سے آگیا۔ یہ کب کی بات ہے" جم مارکر نے حیرت اور یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

" باس۔ مجھے بھی یہی شک پڑا تھا چنانچہ میں نے فوری طور پر شہر میں موجود سیکرٹ سروس کے ارکان کو ان آٹھ افراد کا کھوج لگانے کی ہدایات دے دی ہیں۔ وہ لازماً ان کا کھوج نکال لیں گے۔ ویسے پندرہ منٹ پہلے ایف ٹونٹی کی رپورٹ آئی تھی۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو نہ جانتا تھا۔ اس نے صرف ہیلی کاپٹر دیکھ کر رپورٹ دی تھی" —— رابرٹ نے جواب دیا۔

" میں خود آرہا ہوں ہیڈ کوارٹر" —— جم مارکر نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ بالکل اسی طرح کرسی سے اٹھ کر کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ جس طرح مادام بلیک دوڑی تھی تھوڑی دیر بعد وہ کار میں بیٹھا ہیڈ کوارٹر کی طرف اڑا جا رہا تھا۔ رابرٹ کی اس دھماکہ خیز اطلاع نے واقعی اس کا ذہن ماؤف کر کے رکھ دیا تھا۔ اگر یہ لوگ واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان ہیں تو پھر یہ بات بھی طے ہے کہ مادام بلیک

کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے والے بھی یہی لوگ ہوں گے۔ لیکن آخر یہ لوگ کس طرح زندہ رہے۔ یہی بات اس کی سمجھ میں نہ آرہی تھی۔

" کچھ پتہ چلا ان کا " —— جم مارکر نے ہیڈ کوارٹر کے آپریشن روم میں تیزی سے داخل ہوتے ہی چیخ کر رابرٹ سے کہا۔

" نہیں باس۔ صرف اتنا پتہ چلا ہے کہ وہ لوگ راشم مارکیٹ کے قریب ٹیکسیوں سے اترے ہیں۔ اس کے بعد کہاں گئے ہیں۔ کچھ پتہ نہیں چل رہا۔ بہرحال ان کی تلاش جاری ہے۔ وہ جہاں بھی ہوں گے مل ہی جائیں گے" —— رابرٹ نے احتراماً کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" ایئرپورٹ پر اپنے آدمیوں کی فوراً ڈیوٹی لگا دو۔ ہر مشکوک آدمی کو پوری طرح چیک کیا جائے اگر یہ لوگ وہی ہیں۔ جن کا ہمیں خدشہ ہے۔ تو پھر یہ یقیناً فوراً ملک سے نکلنے کی کوشش کریں گے" —— جم مارکر نے تیز لہجے میں کہا۔

" میں نے پورا سیکشن وہاں تعینات کر دیا ہے باس۔ مجھے بھی یہی خدشہ تھا" —— رابرٹ نے جواب دیا اور جم مارکر نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلایا اور پھر تیزی سے واپس مڑ کر اپنے دفتر کی طرف بڑھ گیا۔ ابھی وہ دفتر میں آکر بیٹھا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور جم مارکر نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس " —— جم مارکر نے چونک کر کہا۔

" رابرٹ بول رہا ہوں جناب۔ آپ کے جاتے ہی ایک کال

آئی ہے۔ کوئی پرنس آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔۔۔ دوسری طرف سے رابرٹ نے کہا۔

"پرنس۔ اچھا بات کراؤ۔ کنگ ایمرے سے کسی پرنس نے فون کیا ہوگا"۔۔۔ جم مارکر نے کہا۔

"ہیلو۔ میں پرنس مٹاکو بول رہا ہوں"۔۔۔ ایک نامانوس سی آواز سنائی دی۔ لہجے میں واقعی شہزادوں جیسا وقار تھا۔

"جی فرمائیے"۔۔۔ جم مارکر نے کہا۔ لیکن ساتھ ہی وہ ذہن پر بھی زور دے رہا تھا کہ یہ نام کس کا ہو سکتا ہے۔

"آپ جم مارکر ہیں سیکرٹ سروس کے چیف"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جی ہاں۔ مگر آپ پورا تعارف کرائیے"۔۔۔ جم مارکر نے الجھے ہوتے لہجے میں کہا۔

"آپ مجھے نہیں جانتے۔ کیونکہ میں کنگ آف آرک لینڈ کا بھائی ہوں اور ایکریمیا رہتا ہوں۔ آج صبح ہی آیا ہوں۔ پرنسز ڈنسی میری منگیتر ہے۔ میں نے ان سے ملنا تھا۔ لیکن مجھے بتایا گیا کہ وہ کسی مادام بلیک کے پاس گئی ہیں مگر یہاں مادام بلیک کا فون نمبر کوئی نہیں جانتا۔ میں نے کنگ سے بات کی تو انہوں نے آپ کا نمبر بتایا ہے کہ آپ سے پوچھ لوں۔ میں نے پہلے بھی فون کیا تھا مگر مجھے بتایا گیا کہ آپ کسی اہم مشن پر گئے ہیں۔ وہاں آپ سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔ اب میں نے دوبارہ فون کیا ہے تو مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ ابھی واپس آئے ہیں"۔۔۔ پرنس مٹاکو نے اسی طرح باوقار لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ میں ایک انتہائی اہم مشن سے ابھی واپس آیا ہوں۔ مادام بلیک کے فون نمبر کا مجھے بھی علم نہیں ہے۔ البتہ ان سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ ہو سکتا ہے۔ اس کی سپیشل فریکوئنسی میں بتا دیتا ہوں"۔۔۔ جم مارکر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ بتا دیں"۔۔۔ پرنس مٹاکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ایک بات کا خیال رکھیے کہ مادام بلیک سرکاری عہدیدار ہیں اور انہوں نے سرکاری طور پر سختی سے اپنی فریکوئنسی بتانے سے بھی منع کر رکھا ہے۔ لیکن آپ چونکہ پرنس ہیں۔ اس لئے میں آپ کو بتا رہا ہوں۔ مگر آپ نے انہیں یہ نہیں بتانا کہ آپ نے یہ فریکوئنسی میرے ذریعے معلوم کی ہے"۔۔۔ جم مارکر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نے تو صرف پرنسز ڈنسی سے بات کرنی ہے مجھے ان کے باقی سرکاری کاموں سے کیا مطلب ہو سکتا ہے"۔۔۔ پرنس نے جواب دیا۔ اور جم مارکر نے اسے مادام بلیک کی سپیشل فریکوئنسی بتا دی۔ اور پرنس مٹاکو نے شکریہ ادا کر کے رابطہ ختم کر دیا اور جم مارکر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

گو اسے معلوم تھا کہ پرنسز ڈنسی مادام بلیک کی رہائش گاہ میں ہلاک ہو چکی ہے۔ لیکن اس نے سوچا کہ وہ خود پرنس کو یہ بات کیوں بتائے مادام بلیک خود ہی جو مرضی آئے کہتی رہے۔ اس لئے اس نے صرف فریکوئنسی بتانے پر ہی اکتفا کیا تھا۔

عمران نے فلاسٹر پروجیکٹ کو مکمل طور پر بلینک آؤٹ کرنے کے بعد مشین روم میں موجود تمام مشینری کو بھی مشین گن کی گولیوں سے تباہ کر دیا۔ اس کے بعد وہ سب مشین روم سے نکل کر اُسی راستے سے ہوتے ہوئے اس کمرے میں پہنچے جس کی چھت وہ ڈی۔ٹی بموں سے توڑ کر ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوئے تھے اور اس سوراخ سے نکل کر تھوڑی دیر بعد وہ دراڑ سے گزرتے ہوئے واپس جزیرے کی سطح پر پہنچ گئے۔

"وہ دوسری طرف جو مادام کا ہیڈ کوارٹر ہے اُسے تباہ نہیں کرنا" ــــــ تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"کیا ضرورت ہے اس چکر میں پڑنے کی۔ ہمارا مشن مکمل ہو گیا ہے۔ اب ہم نے فوری طور پر یہاں سے نکلنا ہے" ــــــ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہمارے کاغذات تو اب ہمارے پاس نہیں رہے جن کی مدد سے ہم یہاں داخل ہوئے تھے" ــــــ صفدر نے کہا۔

"یہ آرک لینڈ ہے صفدر۔ یہاں سے نکلنے کے ہزاروں، لاکھوں راستے ہیں۔ اسے سمگلروں کی جنت کہتے ہیں۔ صرف بھاری رقم کی ضرورت ہے۔ اور وہ ہمیں آسانی سے مل جائے گی" ــــــ عمران نے کہا اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ہیلی کاپٹر ویسے ہی اپنی جگہ پر موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہیلی کاپٹر پر بیٹھے ہانگ کی طرف پرواز کر رہے تھے۔ عمران نے ہیلی کاپٹر ساحل پر ایک جگہ اتارا۔ اور پھر وہ سب ساحل پر چلتے ہوئے اس طرف کو بڑھ گئے جدھر ٹیکسی سٹینڈ تھا۔ ساحل پر اس وقت خاصا ہجوم تھا اور لوگ سیر و تفریح میں مصروف تھے۔ عمران نے دو ٹیکسیاں ہائر کیں اور انہیں راشیم مارکیٹ چلنے کا کہہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسیوں نے انہیں ایک پُرہجوم مارکیٹ کے پہلے چوک پر ڈراپ کر دیا۔ راشیم مارکیٹ ہانگ کی سب سے مصروف مارکیٹ تھی۔ اور یہاں بڑے بڑے سپر سٹورز موجود تھے۔ جہاں سے دنیا کی تقریباً ہر چیز کی خریداری ممکن تھی۔

"ہمیں یہاں سے میک اپ کا سامان اس طرح خریدنا ہے کہ کسی کو یہ شک نہ پڑ سکے کہ ہم میک اپ کے لئے یہ سامان خرید رہے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی دوسرے لباس بھی۔ پھر اپنے اپنے طور پر جو سمجھ میں آئے مقامی میک اپ کر کے مارکیٹ کے آخر میں کنگ ریستوران میں پہنچ جائیں۔ یہاں سیکرٹ سروس کے افراد موجود رہیں

گے۔ اس لئے ہمیں یہاں سے اپنے اپنے طور پر کام کرنا ہے۔ سرخ رومال وہاں کنگ ریستوران میں ہماری پہچان ہوگا" ——— عمران نے تیز لہجے میں انہیں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔ وہ سب اس وقت ایک فرنٹ پاتھ پر ہجوم سے ذرا ہٹ کر کھڑے ہوئے تھے۔ عمران کو چونکہ معلوم تھا کہ اتنی کرنسی بہرحال ان سب کے پاس موجود ہے جس سے میک اپ کا سامان اور لباس خریدے جا سکیں اس لئے وہ مطمئن تھا۔ ان سب سے علیحدہ ہوتے ہی وہ ایک بڑے سپر سٹور میں داخل ہوا۔ اس نے وہاں سے میک اپ کا سامان اور ایک نیا سوٹ خریدا اور پھر سپر سٹور میں بنے ہوئے باتھ رومز میں سے ایک میں داخل ہو کر عمران نے لباس تبدیل کرنے کے ساتھ ساتھ چہرے پر مقامی میک اپ کیا اور پہلے والا لباس شاپنگ بیگ میں ڈال کر وہ اس سپر سٹور سے باہر آ گیا۔ ایک طرف رکھے ہوئے کوڑے کے ڈرم میں پہلے والے لباس کے تھیلے کو اچھال کر وہ اطمینان سے چلتا ہوا کنگ ریستوران کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے کوٹ کی اوپر والی جیب میں سرخ رومال کا کونا جھانکتا ہوا صاف نظر آ رہا تھا۔ تھوڑا فاصلہ طے کرنے کے بعد عمران ایک پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جیب سے سکے نکال کر ڈالے اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس" ——— دوسری طرف سے جواب ملا۔

"میں پرنس بول رہا ہوں کنگ ایریے سے۔ چیف آف سیکرٹ سروس سے بات کرائیں" ——— عمران نے بڑے باوقار

مگر مقامی لہجے میں کہا۔

"چیف ایک اہم مشن پر گئے ہوئے ہیں۔ ان سے کوئی رابطہ نہیں ہے" ——— دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کب واپسی ہوگی ان کی" ——— عمران نے پوچھا۔

"کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ آپ اپنا فون نمبر بتا دیں جب وہ واپس آئے انہیں اطلاع کر دی جائے گی" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں خود دوبارہ فون کرا لوں گا" ——— عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ انکوائری کے لئے سکے نہ ڈالنا پڑتے تھے اس لئے اس نے دوبارہ سکے فون پیس میں نہ ڈالے تھے۔

"یس، انکوائری پلیز" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈپٹی چیف آف سیکرٹ سروس بول رہا ہوں" ——— عمران کا لہجہ یک لخت بدل گیا تھا۔

"اوہ یس سر۔ فرمائیے سر" ——— دوسری طرف سے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں پوچھا گیا۔

"تمہارا نام کیا ہے" ——— عمران نے اسی طرح رعب دار لہجے میں پوچھا۔

"ج ——— جی ——— مم ——— میرا نام راکیشو ہے جناب۔ مگر......" لیڈی آپریٹر نے بری طرح بوکھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہارا نام اس لئے پوچھا ہے کہ اگر تم نے سیکرٹ سروس کو غلط معلومات مہیا کیں تو پھر تمہیں زندہ قبر میں اتار دیا جائے گا۔ سنو یہاں ایک مجرم تنظیم ہولی گینگ ہے۔ جس کا چیف ہولی فادر کہلاتا ہے۔ اور اس کا فون نمبر ڈائریکٹری میں موجود نہیں ہے۔ لیکن ہم نے مکمل تحقیقات کی ہے کہ اس نام سے فون آتے جاتے رہتے ہیں۔ اس لئے تمہیں لازماً معلوم ہوگا۔ کہ اس کا فون نمبر کیا ہے اور کس نام سے ہے۔ اور سنو تمہارا نام درمیان میں نہیں آئے گا"۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہو۔۔۔ ہولی فادر۔ مگر سر مجھے تو معلوم نہیں ہے"۔۔۔ لیڈی آپریٹر نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اگر تم زندہ قبر میں اترنا چاہتی ہو تو ٹھیک ہے"۔ عمران کا لہجہ اور زیادہ سرد ہوگیا۔

"سس۔۔۔ سر۔ پلیز آپ بڑے سرکاری افسر ہیں آپ مجھ پر مہربانی کریں۔ میں غریب لڑکی ہوں۔ یہ مجرم تنظیمیں انتہائی سفاک اور ظالم ہوتی ہیں"۔۔۔ راکیشو نے بری طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جب میں نے کہہ دیا ہے کہ تمہارا نام درمیان میں نہیں آئے گا تو پھر گھبرانے کی کیا بات ہے"۔۔۔ عمران نے اس بار لہجے کو قدرے نرم رکھتے ہوئے کہا۔

"سس۔۔۔ سر۔ اس نام سے فون صرف ایک ہی نمبر سے کئے جاتے ہیں۔ اور یہ نمبر رچرڈ بار کا ہے"۔۔۔ لڑکی نے رک رک

کر ایسے بتایا جیسے وہ کوئی ایسا راز بتا رہی ہو۔ جس کے بتانے کے بعد اس کی روح فوراً اس کے جسم سے پرواز کر جائے گی۔

"نمبر بتاؤ"۔۔۔ عمران نے کہا اور لڑکی نے نمبر بتا دیا۔

"شکریہ۔ کوئی فکر مت کرو۔ تم ہر طرح محفوظ رہو گی"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور رسیور رکھ کر اس نے جیب سے ایک بار پھر سکے نکالے اور انہیں فون پیس میں ڈال کر اس نے رسیور اٹھایا اور لیڈی آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رچرڈ بار"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہولی فادر سے بات کراؤ۔ اسے کہو کہ پرنس آف ڈھمپ کی کال ہے"۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"کون ہولی فادر۔ سوری یہاں کوئی ہولی فادر نہیں ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوگیا۔ عمران نے بجائے غصہ کھانے کے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دو منٹ بعد اس نے دوبارہ فون پیس میں سکے ڈالے اور ایک بار پھر وہی نمبر ڈائل کر دیئے۔

"رچرڈ بار"۔۔۔ وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ۔ ہولی فادر سے بات کراؤ"۔۔۔ عمران نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ بات کیجئے"۔۔۔ اس بار دوسری طرف سے تیز لہجے میں کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" یس ۔ ہولی فادر اسٹینڈنگ " ـــــ بولنے والے کے لہجے میں ایسی کیفیت نمایاں تھی جیسے کسی بات پر یقینی اور بے یقینی کی درمیانی کیفیت میں پھنسا ہوا ہو ۔

" ابھی تک فادر ہو یا گرینڈ فادر بن چکے ہو " ـــــ اس بار عمران نے اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا ۔

" اوہ اوہ ۔ تم پرنس ۔ تم ۔ یہ لہجہ تو واقعی پرنس کا ہے ۔ اوہ تم اتنے عرصے بعد کہاں سے ٹپک پڑے ۔ تم نے میرا فون نمبر کیسے ٹریس کر لیا ۔ کیا واقعی تم پرنس ہو " ـــــ دوسری طرف سے بولنے والا بُری طرح گڑبڑا سا گیا تھا ۔

" ارے ارے ۔ اس قدر گھبرانے کی کیا ضرورت ہے ۔ گرینڈ فادر کا پتہ نکالنا مشکل ہو گا ۔ گرینڈ فادر کا پتہ آسانی سے مل سکتا ہے ۔ اور فادر بے چارہ تو کسی قطار شمار میں ہی نہیں ہوتا " ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" اوہ اوہ ۔ مجھے معلوم ہے ۔ تم چاہو تو اس قبر کا بھی پتہ چلا سکتے ہو ۔ جہاں میں مرنے کے بعد دفن ہوں گا ۔ تم واقعی پتہ چلا سکتے ہو ۔ اور کہاں سے بول رہے ہو ۔ یہاں آرک لینڈ سے یا ایکریمیا سے " اس بار دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا ۔

" یہیں آرک لینڈ سے ہی بول رہا ہوں ۔ اور سنو مجھے رچرڈ بار آنے کے لئے نہ کہنا ۔ سنا ہے وہاں تم نے بڑے بڑے جغادری غنڈے پال رکھے ہیں ۔ اور میں ٹھہرا ایک معصوم اور شریف سا آدمی ۔ اس لئے باقی باتیں بعد میں ۔ پہلے اپنی ایک کوٹھی

کا پتہ بتا دو ۔ جس کے متعلق تمہارے علاوہ اور کوئی نہ جانتا ہو ۔ اور وہاں ٹیلی فون بھی ہو ۔ لانگ رینج ٹرانسمیٹر ۔ ایک دو کاریں اور دوسرا اسی طرح کا سامان ۔ میں نے فوری طور پر چند ضروری امور نمٹانے ہیں ۔ ان سے فارغ ہو کر پھر میں تم سے خود رابطہ کروں گا ۔ اس کے بعد کھل کر گپیں ہانکیں گے " ـــــ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

" اوہ اچھا ۔ ٹھیک ہے ۔ پتہ نوٹ کرو ۔ کھتری سٹار کالونی ۔ بلاک ایکس کوٹھی نمبر فور ون فور تھری ۔ وہاں تمہیں ہر چیز مل جائے گی ۔ وہاں میرا آدمی باشو موجود ہو گا ۔ تم اُسے پرنس آف ڈھمپ کہہ دینا ۔ اس کے بعد تم چاہو تو اُسے واپس بھیج دینا ۔ چاہو تو وہیں رکھنا ۔ وہ میرا بے حد قابل اعتماد خاص آدمی ہے ۔ میں اُسے فون کر دیتا ہوں " ـــــ ہولی فادر نے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" پبلک بس جاتی ہے اس کالونی کی طرف " ـــــ عمران نے پوچھا ۔

" ہاں جاتی ہے ۔ سٹاپ نمبر ایٹی " ـــــ ہولی فادر نے جواب دیا ۔

" تھینک یو " ـــــ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ فون بوتھ سے باہر آ گیا ۔ کنگ ریستوران خاصا بڑا ریستوران تھا اور جب عمران وہاں پہنچا تو اس کے ساتھی ریستوران کے سب سے آخری حصے میں دو میزوں کے گرد بیٹھے کوک پینے میں مصروف تھے ۔ ان

سب نے مقامی میک اپ کر رکھے تھے۔ لیکن سب کی جیبوں میں سے سرخ رومال کے کونے جھانک رہے تھے۔ عمران خاموشی سے چلتا ہوا میز کی طرف بڑھ گیا۔

"ہیلو" ـــــ عمران نے کہا اور سب نے سر ہلاتے ہوئے ہیلو کہا اور عمران ایک کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

"تم سب نے یہاں سے ایک ایک کر کے اٹھنا ہے۔ اور سیلک بس پر سوار ہو کر سٹاپ نمبر اٹی پر اتر جانا ہے۔ وہاں سے کفری سٹار کالونی کے بلاک ایکس کی کوٹھی نمبر فور دن فور کفری پہنچ کر ادھر ادھر ہو جانا ہے۔ جب میں وہاں پہنچوں گا تو میں خود ہی تمہیں سر پر ہاتھ رکھ کر اشارہ کر دوں گا اور تم ایک ایک کر کے کوٹھی کے اندر آ جانا" ـــــ عمران نے قریب کھڑے ویٹر کو بلا کر پہلے اُسے کوک لانے کا آرڈر دیا اور اس کے جانے کے بعد انتہائی سنجیدہ لہجے میں اپنے ساتھیوں کو ہدایات دینے لگا تھا۔

"آخر تم اس قدر کیوں محتاط ہو گئے ہو۔ سیکرٹ سروس کے لحاظ سے تو ہم ختم ہو چکے ہیں۔ جب کہ مادام بلیک کو ہماری وہاں کی کارکردگی کا علم تک نہ ہو گا" ـــــ پاس بیٹھی ہوئی جولیا نے کہا۔

"مجھے اس ہیلی کاپٹر کی وجہ سے زیادہ محتاط ہونا پڑ رہا ہے۔ اس ہیلی کاپٹر کے بغیر ہم ہاگن پہنچ نہ سکتے تھے۔ اور یہاں کی سیکرٹ سروس لازماً اپنا ہیلی کاپٹر پہچانتی ہو گی۔ جب کہ پہلے انہیں یہ یقین تھا کہ ہیلی کاپٹر تباہ ہو چکا ہے۔ مگر اب اُسے صحیح سلامت

دیکھ کر وہ ساری بات سمجھ جائیں گے۔ اور اس کے بعد ظاہر ہے۔ انہوں نے ہمیں پکڑنے کے لئے زمین کی تہیں تک کھنگال کر رکھ دینی ہیں۔ تمہیں شاید احساس نہیں ہے کہ فلاسٹر پروجیکٹ کے خاتمے سے پوری دنیا کے یہودیوں کو کس قدر شدید ترین صدمے اور نقصان سے دوچار ہونا پڑے گا۔ یہ ان کا ایک ایسا منصوبہ تھا جس پر پوری یہودی دنیا نے اپنے مستقبل کی پلاننگ کر رکھی ہو گی اور میں نہیں چاہتا کہ ہم مشن کی تکمیل کے بعد صرف لاپرواہی کی وجہ سے ان کے ہاتھوں مارے جائیں۔ بس یہ جاننے کے لئے اس لئے کہہ رہا ہوں کہ یہاں ٹیکسی کا انتہائی جدید اور مربوط نظام قائم ہے" ـــــ عمران نے اُسی طرح سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اور سب کے چہروں پر گہری سنجیدگی کے آثار نمایاں ہو گئے۔ ظاہر ہے جب عمران جیسا شخص اس مرحلے پر اس قدر سنجیدہ اور محتاط ہو تو اس کا یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ حالات واقعی انتہائی گھمبیر ہیں اور انہیں ہر لحاظ سے انتہائی محتاط رہنا چاہیئے۔

ویٹر درمیان میں آ کر عمران کو کوک دے گیا تھا۔ لیکن عمران چونکہ باتوں میں مصروف تھا۔ اس لئے اس نے کوک پینی نہ شروع کی تھی۔ اور اب اس نے سٹرا منہ میں ڈالا اور کوک سپ کرنی شروع کر دی۔ باقی ساتھی ایک ایک کر کے اٹھے۔ اور پھر کاؤنٹر پر پیمنٹ کر کے وہ ریستوران سے باہر نکل گئے۔ سب سے آخر میں عمران ریستوران سے باہر آیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ بس کے ذریعے کالونی کے پہلے چوک پر پہنچ گیا۔ پھر کوٹھی تک پہنچا اور اپنے ساتھیوں کو اندر

بلانے میں اُسے کوئی زیادہ وقت نہ لگا۔ ہولی فادر کے آدمی کو اس نے وہیں رکھ لیا تھا۔ ساتھیوں کے استفسار پر اس نے ہولی فادر کے متعلق تفصیل سے بتادیا۔ کہ اس کی مدد سے وہ آسانی سے آرک لینڈ سے نکل جائیں گے۔ کیونکہ "دی گروپ" کا سمگلنگ پر مکمل ہولڈ تھا۔ اور سب ساتھیوں کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ عمران نے کوٹھی میں پہنچتے ہی سب سے پہلے فون کا رسیور اٹھایا اور سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اس نے سوچ لیا تھا۔ کہ اب وہ کسی نہ کسی ذریعے اس جگہ کا پتہ چلا کر ہی دم لے گا جہاں جم مارکر اور مادام بلیک جشن فتح منا رہے ہیں۔ لیکن دوسری طرف سے یہ سن کر وہ بے اختیار چونک پڑا کہ جم مارکر واپس ہیڈ کوارٹر پہنچ چکا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ مادام بلیک لازماً واپس ہیڈ کوارٹر جا چکی ہے۔ ورنہ جم مارکر اُسے اس طرح اکیلا چھوڑ کر ہیڈ کوارٹر نہ آتا۔ جم مارکر سے بات ہونے پر اس نے اپنے آپ کو کنگ کا بھائی اور ایکریمیا کا مستقل رہائشی بتایا تاکہ جم مارکر کو کسی قسم کا شک نہ پڑ سکے اور پھر پرنسز ڈنسی کا حوالہ دے کر اس نے مادام بلیک کے ہیڈ کوارٹر کی سپیشل فریکونسی معلوم کر ہی لی۔ کیونکہ ظاہر ہے وہاں کا فون نمبر وہ کسی طرح بھی معلوم نہ کر سکتا تھا۔ اس کے باقی ساتھی خاموشی سے بیٹھے اس کی باتیں سن رہے تھے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھا اور پھر ہولی فادر کے آدمی باشو کو بلا کر اُسے وسیع حیطہ عمل کا ٹرانسمیٹر لانے کے لئے کہا۔ باشو نے چند ہی لمحوں بعد ایک جدید قسم کا ٹرانسمیٹر لا کر عمران کے سامنے رکھ دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جاؤ اور ہمارے لئے کھانا تیار کرو"۔۔۔۔ عمران نے ٹرانسمیٹر رکھ کر ایک طرف کھڑے ہوئے باشو سے کہا۔ اور باشو خاموشی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

"اب ذرا اس مادام بلیک سے بھی دو باتیں ہو جائیں وہ پوری دنیا پر حکومت کرنے کا خواب دیکھ رہی تھی۔ حالانکہ پوری دنیا پر حکومت کرنے کا حق صرف جولیا کو ہی ہو سکتا ہے۔ کیوں تنویر"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر مسکرا کر خاموش ہو گیا۔

"تم بکواس بند کرو اور جو کام کرنا ہے وہ کرو"۔۔۔۔ جولیا نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ واہ۔ پھر تو آج بڑا خوش قسمت دن ہے۔ یار صفدر یہاں مولوی صاحب تو مل نہ سکیں گے۔ تمہیں آتا ہے نکاح پڑھانا"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جولیا نے بے اختیار منہ پھیر لیا۔ جب کہ باقی ساتھی سوائے تنویر کے بے اختیار ہنس پڑے۔

"آتا تو ہے"۔۔۔۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا ذرا سنانا خطبہ نکاح۔ ایمان مفصل، ایمان مجمل سمیت" عمران نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا اور صفدر ہنس پڑا۔

"صفدر پلیز"۔۔۔۔ جولیا نے اس بار صفدر پر آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"صفدر بے چارہ تو پلیز ہے۔ البتہ تنویر سے پوچھ لو۔ وہ اس

طرح منہ بنا رہا ہے جیسے صفدر نے اس کا نکاح پڑھانے کی بات کی ہو" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ ابھی آپ خود انتہائی سنجیدہ ہو رہے تھے اب آپ نے پھر غیر سنجیدہ باتیں کرنی شروع کر دی ہیں" ——— اس بار کیپٹن شکیل نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر" ——— عمران کیپٹن شکیل کی بات کا جواب دینے کی بجائے ٹائیگر سے مخاطب ہو گیا۔

"یس باس" ——— ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

"جا کر چیک کرو یہ باشو کچن تک پہنچ گیا ہے یا نہیں اور وہیں رہ کر اسے چیک کرتے رہنا" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ہونہہ۔ تو تم اس باشو کی وجہ سے ایسی باتیں کر رہے تھے" ——— اس بار جولیا نے غصیلے انداز میں ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باشو غیر مسلم ہے۔ اور غیر مسلم کی موجودگی کہیں نکاح میں ہی نہ گڑبڑ کر دے۔ اس لئے میں نے چیک کرایا ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر پر وہ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی جس پر مادام بلیک سے بات ہو سکتی تھی۔

"ہیلو ہیلو۔ چیف آف سیکرٹ سروس جم مارکر کالنگ اوور" ——— عمران نے یک لخت جم مارکر کے لہجے میں کال دینی

شروع کر دی۔

"یس۔ مادام بلیک ہیڈ کوارٹر اوور" ——— چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"مادام بلیک سے بات کراؤ فوراً اٹ از ایمرجنسی۔ انہیں انتہائی اہم اطلاع دینی ہے اوور" ——— عمران نے جم مارکر کے لہجے میں کہا۔

"یس ویٹ فار دس اوور" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور پھر چند منٹ بعد ٹرانسمیٹر سے مادام بلیک کی چیختی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے اوور" ——— مادام بلیک کے لہجے میں سانپ جیسی پھنکار تھی۔

"اس قدر غصے میں کیوں ہو مادام اوور" ——— عمران نے جان بوجھ کر کہا تاکہ مادام ابل پڑے ——— تاکہ اسے صحیح صورتحال کا علم ہو جائے۔

"غصے میں۔ میں تمہیں گولیوں سے اڑا دوں گی۔ تمہاری بوٹیاں کتوں سے نچوا دوں گی۔ تمہاری وجہ سے میرا شوہر ہلاک ہو گیا ہے۔ ساری مشینری تباہ ہو گئی ہے۔ اب فلاسٹر پروجیکٹ کون مکمل کرے گا۔ تم کرو گے یا تمہارا باپ کرے گا اوور" ——— مادام بلیک واقعی بے پناہ غصے میں تھی۔

"ارے ارے۔ میں نے کیا کیا ہے اوور" ——— عمران نے لطف لیتے ہوئے کہا۔

"تم نے کیا کیا ہے۔ تم سر سے پیر تک احمق ہو۔ انتہائی احمق۔ تم نے جزیرے پر بمباری کرائی۔ تمہارا کہنا تھا کہ وہ شیطان پاکیشیائی ایجنٹ جزیرے پر موجود تھے اور بمباری سے ہلاک ہو گئے ہیں۔ اگر وہ ہلاک ہو چکے ہوتے تو بمباری کی وجہ سے جزیرے پر بننے والی بڑی دراڑوں سے وہ ہیڈ کوارٹر کے سٹور روم کی چھت کیسے توڑ لیتے۔ وہ چھت توڑ کر اندر آئے۔ انہوں نے ماریا پر تشدد کر کے اس سے معلومات لیں اور پھر مشین روم میں پہنچ کر انہوں نے ڈاکٹر رونلڈ اور اس کے ساتھی سائنسدانوں کو گولیوں سے اڑا دیا۔ ساری مشینری تباہ کر دی۔ اور اسی راستے سے باہر نکل گئے۔ کاش میں اس وقت وہاں موجود ہوتی۔ مجھے تو لگتا ہے تم بھی ان سے ملے ہوئے ہو۔ تم یہودیوں کے خلاف سازش میں ان مسلمانوں کے ساتھی ہو۔ تم نے جان بوجھ کر مجھے ہیڈ کوارٹر سے باہر جشن منانے کے لئے بلا لیا۔ اور اب کہتے ہو میں نے کیا کیا ہے اوور" ـــــ مادام بلیک نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"فلاسٹر پروجیکٹ تو محفوظ ہے ناں اوور" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن لہجہ اس نے سنجیدہ ہی رکھا تھا۔

"وہ تو محفوظ رہنا ہی تھا۔ وہاں تک تو کوئی پہنچ ہی نہیں سکتا۔ اور اگر جانے کی کوشش بھی کرتا تو ہلاک ہو جاتا۔ لیکن ڈاکٹر رونلڈ اور اس کے سارے ساتھی ہلاک ہو گئے ہیں۔ حالانکہ ڈاکٹر رونلڈ نے مجھے بتایا تھا کہ ایک ہفتے کا کام باقی رہ گیا ہے۔ اب کون کرے گا یہ کام مکمل۔ کاش میں تمہاری باتوں میں نہ آجاتی اوور"

مادام نے چیختے ہوئے کہا اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ ساتھ ساتھ دانت بھی پیس رہی ہے۔

"مادام بلیک۔ بے چارے جم مارکر پر تم خواہ مخواہ غصہ نکال رہی ہو۔ اس بے چارے نے تو بڑی نیک نیتی سے جزیرے پر بمباری کرائی تھی۔ اور وہ اب تک یہی سمجھے ہوئے ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس بمباری سے ہلاک ہو گئی ہے اوور" ـــــ عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کک ـــ کک ـــ کون ہو تم۔ کون بول رہے ہو اوور" ـــــ مادام بلیک نے حیرت کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

"علی عمران بول رہا ہوں مادام بلیک۔ تم یہودیوں نے شاید یہ سمجھ رکھا ہے کہ دولت کے بل بوتے پر فلاسٹر پروجیکٹ جیسے خوف ناک ہتھیار بنا کر تم دنیا بھر کے مسلمانوں کا خاتمہ کر سکو گے لیکن یاد رکھو جب تک اس دنیا پر ایک بھی مسلمان زندہ ہے۔ تمہارے ان ناپاک منصوبوں کا یہی حشر ہوتا رہے گا۔ اور یہ بھی سن لو کہ تمہارا فلاسٹر پروجیکٹ بھی ختم ہو چکا ہے۔ اب وہاں سوائے لوہے کے ڈھانچوں پر مشتمل مشینری کے اور کچھ باقی نہیں رہا۔ تم نے تو اپنی طرف سے فلاسٹر پروجیکٹ کی حفاظت کے ہر ممکن اقدامات کر رکھے تھے۔ لیکن ایسے سائنسی پروجیکٹس کے خاتمے کے لئے ضروری نہیں ہوتا کہ آدمی خود اس کے اندر جا کر اسے تباہ کر دے۔ صرف بنیادی سسٹم معلوم ہونے کی دیر ہوتی ہے۔ پھر یہ جدید مشینری اپنے آپ کو خود تباہ کر لیتی ہے۔ اور سسٹم تمہارے اس بے چارے بوڑھے شوہر

ڈاکٹر رونلڈ کو بتانا ہی پڑا۔ اور یہ بھی سن لو کہ اگر تم وہاں ہوتیں تو تمہاری لاش بھی تمہارے شوہر کے پاس پڑی ہوتی۔ آئندہ مسلمانوں کے خلاف کوئی بھی منصوبہ بندی کرنے سے پہلے یہ سوچ لینا کہ اس منصوبہ بندی کے مقدر میں عبرتناک انجام کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ عمران نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔ اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کا چہرہ جذبات کی حدت سے سرخ ہو رہا تھا۔

" ہونہہ۔ احمق یہودی سمجھتے ہیں کہ سب کچھ دولت سے ممکن ہے"۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" انہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مقابلے کے لئے مسلمانوں میں عمران کو پیدا کر دیا ہے"۔۔۔ تنویر نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔ اور سب ساتھی حیرت سے تنویر کو دیکھنے لگے۔

" عمران تو اللہ کا ایک عاجز اور حقیر بندہ ہے تنویر۔ یہ سب توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اب اپنے آپ کو سنبھال چکا تھا۔

" یہ ٹھیک ہے۔ لیکن تمہاری ذہانت، تمہاری کارکردگی، تمہاری ہمت، تمہارا حوصلہ، تمہارا جذبہ۔ یہ بھی بہرحال کاؤنٹ کرتا ہے" تنویر نے اسی طرح جذباتی لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کی یہی فطرت تھی کہ وہ جو کچھ محسوس کرتا تھا۔ اس کا کھل کر اظہار کر دیتا تھا۔ منافقت اس کی فطرت میں قطعاً نہ تھی۔

" میری ہمت۔ میرا حوصلہ اور میرا جذبہ کب کام آتا ہے اگر

کام آتا تو اب تک جولیا مان چکی ہوتی۔ کیوں جولیا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کی اس بات سے سارا ماحول ہی یکلخت بدل گیا۔

" یہی تم میں سب سے بڑی خامی ہے۔ کہ تم سنجیدہ نہیں رہ سکتے"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" سن لیا تنویر۔ آئندہ محتاط رہنا۔ ورنہ اسی طرح ساری عمر آہیں بھرتے گزر جائے گی"۔۔۔ عمران نے بات کو تنویر کی طرف موڑتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" بکواس مت کرو۔ تم ہو ہی احمق"۔۔۔ تنویر نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

" ارے ارے۔ ابھی تو تم میری تعریفوں میں زمین و آسمان کے قلابے ملا رہے تھے۔ اب کیا ہوا"۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور تنویر نے تو بے بسی سے ہونٹ بھینچ لئے۔ جب کہ صفدر اور کیپٹن شکیل اس کے اس انداز سے منہ بنانے پر بے اختیار ہنس پڑے۔

" ارے۔ تم کیوں منہ لٹکائے بیٹھے ہوئے ہو۔ فکر نہ کرو۔ تمہیں معاوضہ ڈبل دلوا دوں گا۔ آخر تمہاری ہی وجہ سے فلاسٹر ہیڈ جیکٹ تباہ ہو سکا ہے۔ اگر تم وہ دراڑ تلاش نہ کرتے تو ہم تو واپس جا رہے تھے"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ بیٹھے ہوئے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

" آپ ڈبل کی بات کر رہے ہیں۔ میں سوچ رہا ہوں کہ پہلے سے

طے شدہ معاوضہ بھی نہ لوں۔ آپ جیسے لوگوں کے ساتھ رہ کر جو تجربہ مجھے حاصل ہوا ہے وہ معاوضہ سے کہیں زیادہ ہے" ___ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ارے ارے۔ ایسا غضب نہ کرنا۔ معاوضہ ضرور لے لینا چاہیے بعد میں تنویر کو دے دینا۔ بے چارہ آج تک حق مہر اکٹھا کرنے کے چکر میں کنوارہ پھر رہا ہے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مجھے کیا ضرورت ہے کسی سے پیسے لینے کی۔ تم لے لینا۔ ہر وقت روتے رہتے ہو۔ رقم کے لئے" ___ تنویر نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

" سوچ لو۔ جو حق مہر اکٹھا کر لیتا ہے۔ اس کی شادی بھی ہو جاتی ہے کیوں جولیا......" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے شرم کے مارے بے اختیار منہ دوسری طرف پھیر لیا۔

" چلو بحث ختم ہو گئی۔ میرا حق مہر تو پیشگی معاف ہو گیا" ___ عمران نے جولیا کے منہ پھیرتے ہی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک یادگار اور لافانی ایڈونچر

آپریشن ڈیزرٹ ون

مصنف :- مظہر کلیم ایم اے

• سُپر پاور ایکریمیا کی دہشت ناک تنظیم "ڈیول ہاٹ" حکومت آران میں موجود اپنے یرغمالیوں کی رہائی کے لئے ایک خوفناک منصوبہ بناتی ہے۔

• حکومت آران کی سیکرٹ سروس "ڈیول ہاٹ" کے سامنے بے بس اور مجبور نظر آنے لگتی ہے اور پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران "ڈیول ہاٹ" کے خلاف میدان میں اُتر آتے ہیں۔

• سُپر پاور ایکریمیا کی دہشت ناک تنظیم اور عمران کے درمیان ایک خوفناک اور حیرت انگیز جنگ۔

• "آپریشن ڈیزرٹ ون" ایک ایسا منصوبہ جس کی ناکامی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا مگر جب مقابلے میں عمران ہو تو ___؟

• کیا "ڈیول ہاٹ" یرغمالیوں کو چھڑانے میں کامیاب ہو گئی ___؟

• انتہائی خوفناک ۔ انتہائی دلچسپ اور انتہائی حیرت انگیز ایڈونچر۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور اچھوتی کہانی

کوڈواک

مصنف ـــــ مظہر کلیم ایم اے

- پاکیشیا کی میزائل بنانے والی خفیہ فیکٹری ـــــ جہاں صرف چیف ایکسٹو ہی داخل ہو سکتا تھا۔
- میزائل فیکٹری ـــــ جس کا اہم ترین فارمولا چوری ہو گیا اور انکوائری کیلئے ایکسٹو کو عمران اور جولیا کے ساتھ خود جانا پڑا ـــــ کیا ایکسٹو وہاں اپنے عہدے کی لاج رکھ سکا ـــــ یا ـــــ ؟
- وہ لمحہ ـــــ جب عمران اور سیکرٹ سروس کی موجودگی میں پاکیشیا کی یہ انتہائی اہم ترین دفاعی فیکٹری مکمل طور پر تباہ کر دی گئی اور عمران کا چہرہ پتھرا سا گیا۔
- وہ لمحہ ـــــ جب پہلی بار عمران کو احساس ہوا کہ اس قدر قیمتی فیکٹریاں اور لیبارٹریاں جب تباہ ہوتی ہیں تو دلوں پر کیا گزرتی ہے۔
- فیکٹری کی تباہی کے ساتھ ساتھ میزائلوں کا اہم ترین فارمولا بھی چوری کر لیا گیا۔ لیکن عمران اور سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کلیو موجود نہ تھا۔
- وہ لمحہ ـــــ جب عمران کو اطلاع ملی کہ صدر مملکت کو چوری شدہ فارمولا معاوضہ دے کر خریدنا پڑا ہے ـــــ کیا عمران اور سیکرٹ سروس واقعی اس حد تک بے بس ہو گئے تھے ؟
- کوڈواک ـــــ فارمولے کا ضروری حصہ جو غائب کر دیا گیا تھا اور جس کے بغیر فارمولا ادھورا تھا۔
- کوڈواک ـــــ جس کے حصول کے لئے سیکرٹ سروس کی تین ٹیمیں تین مختلف ممالک میں روانہ کر دی گئیں۔
- کوڈواک ـــــ جسے حاصل کرنے کے لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے درمیان مقابلہ شروع ہو گیا۔
- کوڈواک ـــــ جس کے حصول کے لئے عمران نے آخری لمحے تک بے پناہ جدوجہد کی۔ لیکن عین آخری لمحات میں اسے معلوم ہوا کہ کوڈواک اس سے پہلے سیکرٹ سروس نے حاصل کر لیا ہے۔
- کوڈواک ـــ جس کے حصول کیلئے عمران، سیکرٹ سروس کے ارکان سے واضح شکست کھا گیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان نے عمران کی شکست پر اس کے سامنے دل کھول کر قہقہے لگائے ـــــ کیا واقعی عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے میں شکست کھا گیا تھا۔ یا اس نے اپنی شکست کو فتح میں تبدیل کر لیا تھا۔
- لمحہ بہ لمحہ بدلتے حیرت انگیز واقعات۔ ایکشن اور سسپنس کا حسین امتزاج۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ سنسنی خیز اور یادگار ایڈونچر

سپر مشن

مصنف ۔ مظہر کلیم ایم اے

سپر مشن — بین الاقوامی تنظیم بلیک تھنڈر کا ایک ایسا مشن جسے اس نے خود سپر مشن کا نام دیا تھا۔

سپر مشن — جس کے تحت عمران کے ملک سے ایک سائنسدان کو اس کے اہم ترین فارمولے سمیت اغوا کر لیا گیا اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کا علم تک نہ ہو سکا۔

سپر مشن — عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے بھی یہ سپر مشن ہی ثابت ہوا کیونکہ عمران جانتا ہی نہ تھا کہ بلیک تھنڈر کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور سائنسدان کو کہاں لے جایا گیا ہو گا۔؟

سپر مشن — عمران نے بلیک تھنڈر سے سائنسدان اور فارمولے کو واپس حاصل کرنے کا عزم کر لیا اور پھر بلیک تھنڈر کے ہیڈ کوارٹر کی تلاش شروع ہو گئی۔

سپر مشن — جس میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا واسطہ یکے بعد دیگرے بلیک تھنڈر کے کئی ایجنٹوں سے پڑتا رہا اور ہر ایجنٹ سپر ایجنٹ ثابت ہوتا رہا۔

بوکلے — بلیک تھنڈر کا ایسا سپر ایجنٹ جسے خود بلیک تھنڈر نے عمران کے مقابلے میں کم تر صلاحیتوں کا سمجھتے ہوئے موت کی سزا دے دی۔

بلیک تھنڈر — جس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کھلی چھٹی دے دی کہ وہ جس طرح چاہیں مشن مکمل کریں — بلیک تھنڈر مداخلت نہ کرے گی۔ انتہائی حیرت انگیز سچوئشن۔

- کیا عمران اور اس کے ساتھی بلیک تھنڈر کے مقابلے میں اپنے مشن میں کامیاب ہو سکے — یا —؟
- انتہائی حیرت انگیز — دلچسپ — سنسنی خیز اور یادگار مشن۔ جس میں قدم قدم پر پیش آنے والے انوکھے واقعات نے خود عمران کو بھی حیرت زدہ کر دیا۔

بے پناہ سسپنس مسلسل اور تیز رفتار ایکشن

بھرپور اور جان لیوا جدوجہد

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان